حصہ اول

شرح قانون شہادت ہند

یعنی

نمبر ۱ سنہ ۱۸۷۲ء بعد تصحیح بموجب ترمیمات ایکٹ نمبر ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء و ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۸۷ء و ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۱ء و ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۹۹ء

ب ترجمہ سرکاری مندرجہ حصہ چہارم اردو گورنمنٹ گزٹ پنجاب مورخہ دہم نومبر سنہ ۱۸۹۹ء

مسمی بہ

وقار القانون

مولفہ

ب مولوی سید محمد محی الدین خان صاحب بہادر جسٹس ہائی کورٹ سرکار نظام

خلد اللہ ملکہ و بطور خاص ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد

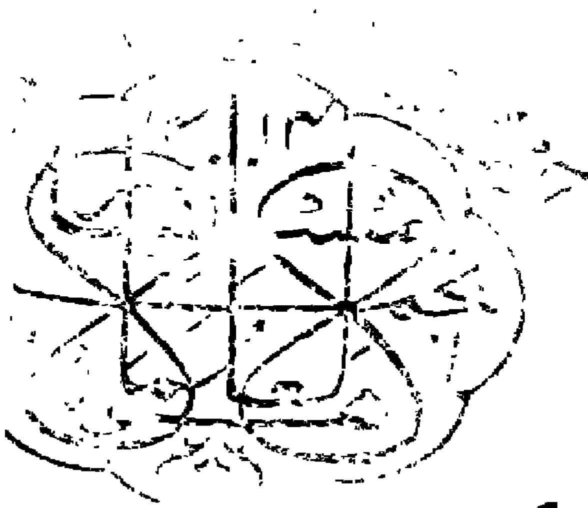
حسب فرمائش

جناب مولوی محمد بشیر الدین خان صاحب منصبدار سرکار عالی

مطبع شام اودھ واقع شہر لکھنؤ میں مطبوع ہوا

سنہ ۱۹۰۰ء

۱۲۰۴



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

[illegible]ی اور انصاف کیلیے جسقدر مضامین سے متعلق انضباط قواعد کی ضرورت ہو منجملہ اون مضامین کے
[illegible]ہونا یہ ضروری شہادت کا مضمون ہو۔ جسکے بغیر امور مابہ النزاع کا تصفیہ ممکن نہین ہو لیکن جسقدر یہ مضمون
اوسیقدر مشکل بھی ہے اور جو مضامین بتقریر مشکل ہوتے ہین گو کتنی ہی اون کے تسہیل کی
[illegible]ے لیکن تاہم اونکا عام فہم ہوجانا تو آسان نہین ہوتا کچھہ نہ کچھہ اشکال باقی رہتا ہی ہے
[illegible]شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ واضعان قانون نے اوسکے مطالب کی بوضاحت سمجہانے کی پوری سعی
[illegible] اور اسی غرض سے اکثر دفعات کے ذیل مین تمثیلات درج کی ہین تاکہ دفعات کا منشا بخوبی ذہن نشین
[illegible]ن با اینہمہ اکثر اشخاص اوسکے مطالب بخوبی نہین سمجہہ سکتے اور شرح کے محتاج ہین۔
گو اس قانون کے نفاذ کے بعد سے ابتک چند شرحین انگریزی مین نہایت مفید اور کارآمد لکہی گئی ہین
شرحین انگریزی مین ہین اسلیئے عام طور پر ہندوستانی لوگ جو انگریزی سے ناواقف ہین اون

شرحوں سے استفادہ نہیں اوٹھا سکتے اردو میں صرف ایک شرح جناب مولوی سید محمود صاحب سابق جسٹس ہائیکورٹ الٰہ آباد نے قانون مذکور کے نفاذ کے ابتدائی زمانے میں تحریر فرمائی تھی جو درحقیقت بہت مفید اور کارآمد تھی لیکن چونکہ شرح مذکور کے بعد سے ابتک خود قانون شہادت میں بذریعہ قوانین مندرجہ ذیل بہت کچھ ترمیمات ہوئی ہیں۔

(۱) ایکٹ نمبر (۲۰) سنہ ۱۸۸۶ء

(۲) ایکٹ نمبر (۳) سنہ ۱۸۸۷ء

(۳) ایکٹ نمبر (۳) سنہ ۱۸۹۱ء

(۴) ایکٹ نمبر (۵) سنہ ۱۸۹۹ء

اور جو ضابطہ دیوانی و فوجداری اور دیگر قوانین اوسوقت جاری تھے جنکے دفعات کا یا جنکے مضامین کا اوس شرح میں اکثر حوالہ دیا گیا ہے یا جن قوانین کے الفاظ پر اوس شرح میں بحث کیگئی ہے وہ سب تبدیل یا ترمیم یا منسوخ ہوگئے اور بجائے اونکے اب دیگر قوانین نافذ ہیں۔ ان انقلابات کی وجہ سے اب وہ شرح کارآمد نہیں رہی لہذا عموماً اون اشخاص کو جو انگریزی نہیں جانتے ایک جدید اردو شرح کی ضرورت تھی اور ملک سرکار عالی خلد اللہ ملکہ میں خاص طور پر ایسی شرح کی زیادہ ضرورت تھی اسلیے کہ یہاں ابھی تک کوئی قانون شہادت مدون نہیں ہوا ہے قانون شہادت گورنمنٹ اف انڈیا ہی سے مدد لی جاتی ہے اور یہاں علی العموم تمام ملک کی عدالتوں و دفاتر اردو میں ہیں اردو ہی میں سب کارروائی ہوتی ہے اردو ہی میں فریقین کی بحث سماعت ہوتی ہے اردو ہی میں فیصلہ لکھا جاتا ہے اور بہت کم جج اور مجسٹریٹ اور وکلا انگریزی دان ہیں اور یہاں کی عدالتوں میں نہ کسی پریزیڈنسی کا کوئی گورنمنٹ گزٹ لیا جاتا ہے نہ گزٹ اف انڈیا آتا ہے جو یہاں کے عہدہ داروں کو قوانین مجریہ گورنمنٹ اف انڈیا کے ترمیمات و تنسیخات سے اطلاع ہو سکے پس یہاں کے اکثر جج اور اکثر مجسٹریٹ نہ قانون شہادت کی ترمیمات سے مطلع ہیں نہ مولوی سید محمود صاحب کے شرح کے تغیرات سے واقف ہیں اور ابتک اکثر مسائل مندرجہ شرح مذکورہ پر عمل کرتے ہیں اور منسوخ یا ترمیم شدہ قواعد سے استدلال فرماتے ہیں جو درست نہیں ہے لہذا عام ضرورت کے لحاظ سے مینے جدید شرح اسطور پر لکھنی مناسب سمجھی کہ قانون شہادت جن اصول پر مبنی ہے بقدر ضرورت اون اصول کو بھی بیان کر دیا جائے اور قانون شہادت کے ہر دفعہ کی جسقدر تشریح ضرور ہے اوس قدر تشریح بھی کر دی جائے اور اوسوقت تک

جسقدر نظائر پریوی کونسل اور برٹش انڈیا کے چارون ہائیکورٹون اور پنجاب چیف کورٹ اور حیدر آباد
ہائیکورٹ کے قانون مذکورہ کے ہر دفعہ سے متعلق ملسکتے ہین وہ بھی ہر دفعہ کے ضمن مین درج کردیے جاتے ہین
اور نیز شاستر و شرع شریف کے شہادت سے متعلق مسائل جہان جہان جسقدر درج کرنے مفید ہین
وہ بھی مندرج ہون اور جن مقامات پر دیگر قوانین مجریہ برٹش انڈیا کے احکام کا تذکرہ ضرور ہو وہان قوانین نافذ
حال کے احکام کا تذکرہ کیا جائے یا حوالہ دیا جائے اور علی العموم قانون شہادت مجریہ برٹش انڈیا کو جو ناسخ
احکام شاستر و شرع شریف خیال کیا جاتا ہے اوسپر بھی بحث کیجائے اور عام طور پر قانون مذکور جو مخالف شرع
و شاستر سمجھا جاتا ہو اس خیال کو بھی رفع کیا جائے اور اہم مسائل مین جو نسبت قانون شخصی اور قانون شہادت
مین ہے اوسکی توضیح کردی جائے تاکہ یہ شرح قواعد شہادت کا ایک ایسا مجموعہ ہو جائے کہ ضروری
امور سب اسمین بہمدست ہوسکین گو ملک سرکار عالی خلد اللہ ملکہ مین برٹش انڈیا کے قانون شہادت سے
مدد لیجاتی ہے لیکن ساتھ ہی اسکے شرع شریف کے احکام کی پابندی کا بھی عدالتون کو حکم ہے جسکی وجہ صرف
یہی نہین ہے کہ شرع شریف مسلمانون کا اصلی قانون ہے بلکہ بعض ضروری اور اہم امور سے متعلق قانون
شہادت مین صریحی قواعد نہین ہین اور شرع شریف مین اون امور سے متعلق نہایت بسیط اور کافی قواعد
موجود ہین پس ایسے قواعد کا اندراج اس ملک کے لیئے بلحاظ احکام مذکورہ ضروری اور برٹش انڈیا کے لیئے
بجہت مذکورہ مفید تھا لہذا قواعد مذکورہ کا اندراج بھی مناسب تھا غرض بلحاظ امور مذکورہ بالا یہ شرح
مرتب کی گئی جو چار حصون پر مشتمل ہے پہلے حصہ مین ایک مقدمہ اور دفعات (۱) تا (۱۶) قانون شہادت
کی شرح ہو اور حصہ دویم مین دفعہ (۱۷) سے (۵۵) تک اور حصہ سیویم مین دفعہ (۵۶) سے دفعہ
(۱۰۰) تک اور حصہ چہارم مین دفعہ (۱۰۱) سے (۱۶۷) تک قانون شہادت کی شرح ہو۔

مقدمہ مین شہادت کے اصول اور بالاجمال قانون شہادت کے مضامین سمجھائے گئے ہین اور جہان جہان
ضرورت تھی مضامین کے ذہن نشین کرنے کے لیئے شجرہ درج کیے گئے ہین جنسے زیادہ آسانی کے
ساتھ مشکل مضامین سمجھ مین آسکتے ہین اور نیز ہر دفعہ کے وجوہ بیان کیے گئے ہین اور نیز شرع شریف
کے وہ قواعد جو بیان مدعی اور بیان گواہان مین اور خود گواہون کے بیانات مین اختلاف سے
متعلق ہین تفصیل کے ساتھ بیان کیے گئے ہین اور نیز بالمقابلہ شہادت پیش ہونیکی صورت مین
ترجیح کے اصول بموجب قواعد شرع شریف و شاستر درج کیے گئے ہین اور نیز اسوقت تک

جن قوانین کی رو سے قانون شہادت مین جو کچھ ترمیمات ہوئی ہین اونکا بھی تذکرہ کیا گیا ہو مقدمہ کے
مضامین کی تفصیل اوسکی فہرست سے دریافت ہو سکتی ہے نمبر (۱) سے دفعہ (۱۶) کی شرح مین
بعض پیچیدہ مقدمات درج کیے گئے ہین جنسے قانون شہادت کے اصول بخوبی ذہن نشین ہو سکتے ہین
اور حاشیہ مین ہر واقعہ متعلقہ کی نسبت اون مقدمات مین یہ بتایا گیا ہے کہ کون واقعہ کس دفعہ کے
بموجب واقعہ متعلقہ ہے جس سے اکثر قانون شہادت کے اون دفعات کی تمثیلات معلوم ہو سکتے ہین
جنکے رو سے واقعات متعلقہ یا غیر متعلقہ قرار پا سکتے ہین اور مشکل مضامین بخوبی ذہن نشین ہو سکتے ہین
دیگر حصص کے مضامین اون حصص کی فہرستون سے معلوم ہو سکتے ہین یہان سب کا تذکرہ خالی از
طوالت نہین ہے مجموعی حالات کے لحاظ سے یہ شرح قواعد شہادت کا ایک کافی مجموعہ ہے جو عموماً
کل ممالک ہندوستان اور خصوصاً ممالک محروسہ سرکار عالی کی ضرورتون کے لیے اعلیٰ کافی اور مفید ثابت ہوگا
چونکہ اس سے مقصود قواعد شہادت کی توضیح ہے لہذا اسکا نام (توضیح الشہادت) رکھا گیا ہے —

محمد محی الدین

جج ہائیکورٹ سرکار عالی و بعہد خدمت ناظم صدر عدالت صوبہ اورنگ آباد

فہرست مضامین مقدمہ شرح قانون شہادت

فہرست مضامین مقدمہ شرح قانون شہادت

فہرست مضامین مقدمہ شرح قانون شہادت

فہرست مضامین مقدمہ شرح قانون شہادت

فہرست شجرہ ہائے مندرجہ مقدمہ شرح قانون شہادت

فہرست مضامین مندرجہ شرح قانون شہادت

فہرست مضامین مندرجہ شرح قانون شہادت

فہرست مضامین مندرجہ شرح قانون شہادت

مقدمہ

واقعہ کا بیان

(۱) صنائع باری جل وعلی شانہٗ کی تماشگاہ عالم میں صرف بسائط طبیعیہ ہی کے افعال وخواص حیرت انگیز نہیں ہیں جنکے مادہ کو تجدد وتغیر وتشکل کی عجیب نامحدود قابلیت حاصل ہے - اور ہر آن میں یہ مادہ نئی نئی جدتوں اور عجیب وغریب تغیروں کے لیئے مستعد رہتا ہے اور ہر جدت اور ہر تغیر کے ساتھ نئی نئی صورتیں پیدا کرتا جاتا ہے بلکہ اُن کے مرکبات کے احوال وافعال وخواص اُن سے بھی زیادہ تعجب انگیز ہیں - درحقیقت عالم طبیعیہ میں جو کچھ ہے یا مرکبات طبیعیہ قائم بالذات ہیں یا اُن کے اعراض ہیں مرکبات قائم بالذات سے مراد حیوانات - نباتات - جمادات ہیں - حیوانات کی دو قسمیں ہیں - ایک لاعقل دوسرے عاقل - ماسوا الانسان کے اور حیوانات لاعقل سمجھے جاتے ہیں اور انسان عاقل کہلاتا ہے - اور مرکبات طبیعیہ کے اعراض کمیت - کیفیت - اینیت - متائیت - وضعیت - ملکیت - فعلیت - انفعالیت - میں محدود ہیں - پس مرکبات طبیعیہ میں سے صرف انسان ہی ایسا حیرت خیز طلسم ہے جسکے معلومات اگر قطعاً ہر طرح ناممکن نہیں ہے - تو جہاں تک ممکن ہے - وہاں تک بھی دشوار ضرور ہے اُسکے قوائے حساسہ انکا طریق عمل جداگانہ حیرت افزا ہے اُسکے قوائے ادراک اور اونکا نتیجہ عمل علحدہ تعجب افزا ہے اُسکے قوائے محرکہ اور اُن کے نتائج افعال الگ تحیر خیز ہیں - اوسکا طریقہ اظہار ما فی الضمیر الگ تعجب انگیز ہے کسطرح کی آوازیں انسان اپنے مونہ سے نکالا کرتا ہے - اور اُن میں تبدیلات اور تغیرات پیدا کیا کرتا ہے جنکی وجہ سے ہر آواز کا مفہوم بدلتا جاتا ہے اور جسکے ہر بامعنی جز کو لفظ اور ایسے جز کے اجزائے ترکیبی کو حروف کہتے ہیں - جو کہ الواقع ما فی الضمیر انسانی کے افہام وتفہیم کی علامات ہیں - اور ہر انسان دوسرے انسان کی ایسی آواز سے اُس خیال کو سمجھ لیتا ہے جو اُن علامات کے ذریعہ سے ظاہر کیا گیا

بہرحال جو الفاظ موجودات عالم یا اُن کی حالتوں یا کیفیتوں کو بتاتے ہین جو فعل و انفعال سے پیدا ہوتی ہین
جیسے انسان - حیوان - کلکتہ - سرا - دہوپ - چھانون - ماربیٹ - وغیرہ ایسے الفاظ اسم کہلاتے ہین
اور جو الفاظ موجودات عالم کے گزرے ہوئے یا گزرتے ہوئے یا گزرنے والی کیفیتون کو زمانہ کے
ساتہ بتاتے ہین - جیسے آیا - آتا ہے - آوے گا - ایسے الفاظ افعال کہلاتے ہین - اور جو الفاظ جملون
کا تعلق بتاتے ہین - جیسے - کے سے - تک - یہ حرف کہلاتے ہین - اور ایسے ہی چند الفاظ کا
مجموعہ جملہ کہلاتا ہے - اور ہر جملہ کے ذریعہ سے کسی نہ کسی خیال کا اظہار کیا جاتا ہے - اور ہمیشہ انسان
اسیر ما فی الذہن کو ایسے ہی جملون کے ذریعہ سے ظاہر کیا کرتا ہے - یہ اُسکا طریقہ اظہار ما فی الضمیر ہے
انسان کے معلومات کے ذرایع اور اُن کا طریقہ عمل کچھ ایسا ہے کہ انسان کو حالت بیداری مین ایک لمحہ
بھی ایسا نہین گزرتا - جس مین اُسے کچھ احساس یا کچھ ادراک نہ ہو - انسان کو تمام عمر حالت بیداری مین
کچھ نہ کچھ علم و ادراک عموماً ہوتا ہی رہتا ہے اُسکے قوائے احساس قوائے ادراک کبھی ایک لمحہ بھی بیکار
نہین رہتے - کچھ نہ کچھ کیا ہی کرتے ہین - علم و ادراک کا درحقیقت ایک ہی نتیجہ ہو فرق صرف یہ ہے
۲ کہ انسان ایک حالت مین عاہل ہوتا ہے - دوسری حالت مین معمول جس چیز کا ادراک ہوتا ہے اُوسکا
علم بھی ہوتا ہے اور جس چیز کا علم ہوتا ہے اُوسکا ادراک بھی ہوتا ہے - البتہ مدرکات مین فرق ہوا
کرتا ہے - بعض مدرکات موجودات قائم بالذات سے متعلق ہوتے ہین - جیسے زید - بکر - خالد - انسان
یا تیہر - گائے - حیوانات - یا درخت از قبیل نباتات - یا پہاڑ وغیرہ جمادات - بعض مدرکات مقدار سے
متعلق ہوتے ہین - جیسے خط - سطح - جسم - مکان - زمانہ - عدد - حرکت - جنمین سے ہر ایک کے مختلف
اقسام ہین - مثلاً زمانہ کے اقسام - ماضی - مستقبل - حال اور اُن مین سے ہر ایک کے اقسام - سال -
مہینہ - روز - گھنٹہ - منٹ - سکنڈ - یا حرکت کے اقسام - کون - فساد - زیادت - نقصان - تغیر - انتقال اور
بعض مدرکات کیفیت سے متعلق ہوتے ہین - جسکی دو قسمین ہین - ایک روحانی - دوسری جسمانی جسمانی
یا فاعلہ - جیسے حرارت - برودت - یا منفعلہ جیسے یبوست - رطوبت - یا ملازمہ - جیسے ذائقہ - رنگ - بو -
یا مزایلہ جیسے نشست - برخاست - روحانی کی قسم مین - علوم - اخلاق - رائین - اعمال ہین بعض مدرکات
اضافت سے متعلق ہوتے ہین - جسکی دو قسمین ہین - ایک مساوی - جیسے بھائی - ہمسایہ - دوست -
دوسرے غیر مساوی - جیسے باپ - بیٹا - غلام - مالک - علت - معلول - اوّل - آخر - آدہا - دوگنا - چھوٹا

بڑا۔ بعض مدرکات اینیت سے متعلق ہوتے ہین جنسے مقصود کسی شے کا کسی مقام مین ہونا ہے۔ جیسے
اوپر۔ نیچے۔ داہنے۔ بائین۔ سامنے۔ پیچھے بیچمین۔ بعض مدرکات متائیت سے متعلق ہوتے ہین جنسے
مقصود کسی شے کا کسی زمانہ مین ہونا ہے۔ جیسے کس زمانہ مین۔ کس وقت مین کس مہینہ مین۔ کس سال مین
بعض مدرکات وضعیت سے متعلق ہوتے ہین۔ جنسے وضع اشیا مقصود ہے۔ جیسے سونا۔ جاگنا۔ اُٹھنا
بیٹھنا۔ کپڑے سے پہننا۔ بعض مدرکات ملکیت سے متعلق ہوتے ہین۔ جسکی دو قسمین ہین۔ ایک داخلی۔ دوسرے
خارجی۔ جیسے مویشی۔ روپیہ۔ باغ۔ داخلی کی بھی دو قسمین ہین۔ ایک داخل الجسم۔ جیسے حسن وجمال۔ رنگ
دوسرے داخل النفس۔ جیسے علم۔ حلم۔ اور بعض مدرکات فعل فاعل سے متعلق ہوتے ہین۔ جیسے مارا۔
کیا۔ بنایا۔ لکھا۔ اور بعض مدرکات حالت انفعال سے متعلق ہوتے ہین۔ جیسے کٹ گیا۔ ٹوٹ گیا۔ جل گیا۔ بہر حال
اشیاء مدرکہ کچھ بھی کیون نہون انھین سے انسان کے خیالات اور تصورات ذہنی مرکب ہین۔ موجودات
عالم کی نسبت انسان کا علم مدرکات اور اُون نتایج پر مشتمل ہے جو اُن اشیا سے اخذ کئے جاتے ہین۔
جنکا ادراک اگر موقعہ ہو تو کیا جا سکے۔ مثلاً انسان ہی جسم کے متعدد اندرونی اعضا۔ جنکے دیکھنے یا چھونے کا
۳ کبھی خود انسان کو موقعہ نہین ملسکتا۔ مگر جب کوئی شخص اس قسم کے عضو (جیسے دماغ۔ یا دل۔) کا وجود
بیان کرتا ہے۔ تب اُسکی یہ مراد ہوتی ہے کہ دوسرے مشاہدہ کئے ہوئے اشخاص سے جسم کا حال سُنکر
یا دوسرے اشخاص کے اجسام کے مشاہدہ سے اُسکا یقین ہوتا ہے۔ کہ اگر اُسکی کھوپری یا سینہ کھولا جائے
تو مشاہدہ کرنے والے کو اعضاے مذکورہ کا ادراک ہوگا پس مدرکات مذکورہ نتایج قواے احساس ہی
حاوی نہین ہین بلکہ نتایج قواے مدرکہ پر بھی حاوی ہین اسلئے کہ حب ونفرت و غضب۔ ونیت۔ وارادہ
وخواہش وعلم۔ وراے۔ یہ قواے احساس سے محسوس نہین ہو سکتے۔ انکا ادراک قواے مدرکہ سے ہی
ہوتا ہے۔ جو ادراکات نہایت اہم اور ضروری ہین۔ مثلاً جب یہ کہا جاے کہ فلان شخص غصہ مین ہے یا
اُسکی نیت خالد کو مارنے کی ہے یا فلان امر اُسے معلوم ہے۔ یا اُسنے ارادتاً فلان کو دکھ دیا۔ نہ اتفاقاً
تو اِن جملون مین سے ہرایک کا ادراک ویسا ہی صریحی طور پر ہوا کرتا ہے جیسا کہ عموماً غل شور یا بادل
کی گرج یا بجلی کی چمک کا۔ اقوال مذکورہ مین جو کچھ فرق ہے وہ یہ ہے۔ کہ اگر یہ کہا جائے کہ کسی شخص
کی ایک خاص نیت ہے تو شے مبینہ ایک ایسی شے ہوگی کہ جسکا ادراک صرف شخص مذکور ہی کرسکتا ہے
نہ کوئی اور شخص لیکن اگر یہ کہا جائے کہ کوئی شخص کھڑا ہے یا بیٹھا ہے تو شے مبینہ ایسی ہوگی جسکا ادراک

ہر شخص کو جو دیکھ سکتا ہو اور جسے دیکھنے کا موقعہ ہو۔ ہو سکتا ہے

واقعہ کی تعریف | بہر حال معلومات انسانی خواہ محسوسہ ہو یا مدرکہ اوسکا ہر جزو جہان تک کسی ایک امر سے متعلق ہو ایک واقعہ کہلاتا ہے۔

واقعہ کی تفصیل | جس واقعہ کو انسان احساس سے دریافت کرتا ہے وہ واقعہ محسوسہ ہوتا ہے اور جس واقعہ کا انسان قولے مدرکہ سے استنباط کرتا ہے وہ واقعہ مدرکہ ہوتا ہے جب تک کوئی واقعہ مافی الذہن رہتا ہے وہ واقعہ ذہنیہ یا فکریہ کہلاتا ہے جب انسان اُسکا نطق کے ذریعہ سے اظہار کرتا ہے تب وہ واقعہ کلام یا جملہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جب وہ واقعہ تحریر مین آتا ہے تب اُس واقعہ کو مکتوبہ یا محررہ کہتے ہین۔

چونکہ جملہ خیالات اور جملہ زبانون مین کسیقدر عمومیت کا مادہ شامل ہے اسوجہ سے یہ ممکن ہے کہ ایک

واقعہ کے تجزیہ کا امکان | قسم کے واقعات کو کم و بیش تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اور ہر واقعہ کا جس سے کسی کو کوئی تعلق ہو چند ضمنی واقعات مین تجزیہ کیا جاسے۔ مثلاً کسی کمرہ مین کسی وقت چند اشخاص کا موجود ہونا بطور ایک واقعہ کے بیان کیا جاسے اور اگر بلحاظ دیگر واقعات کے ضرورت ہو تو اشخاص مذکور کے بیٹھنے کی جگہ اور سمت اور گرد کے اسباب کا موقعہ اور اُسکی تفصیل بھی بیان کیجائے

د ۴) یہان تک تو انسان کی معلومات اور اظہار مافی الذہن کا تذکرہ تھا اب کسیقدر انسان کے صفات

قانون کی علتِ غائی | سے بحث کیجاتی ہے۔ انسان کے طریقہ عمل پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر فرد انسانی مختلف الصفات ہے۔ اور اختلاف صفات بھی اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ دو افراد کا بھی متحد الصفات ملنا دشوار ہے گو بنی نوع انسان انسانیت مین یکسان سمجھے جائین لیکن صفات مین سب مختلف ہین جسطرح دو آدمیون کی صورت ایک نہین ہوتی اسیطرح دو آدمیون کے نہ خیالات متحد ہوتے ہین نہ عادات نہ جذبات نفسانی جس سے ثابت ہے کہ ہر فرد انسانی مختلف الصفات ہے لیکن سب بنی نوع انسان مدنی الطبع ہین۔ اور اسمین میل جول رکھتے ہین مل جُل کر رہتے ہین۔ مگر جب دو مختلف الآرا اشخاص کا اتفاق کے ساتھ بسر کرنا دشوار ہے اُنکا اختلاف راسے اُن مین ضرور نزاعات پیدا کراتا ہے تب مختلف الاخلاق مختلف الخیال مختلف العادات اشخاص کا بلانزاعات مل جُل کر رہنا کسطرح ممکن ہے اُن کے اختلاف صفات سے یہ کیونکر امید ہو سکتی ہے کہ اُن مین نئے نئے قسم کے نزاعات نہ پیدا ہون گے۔ بجز بداہہ

مشاہدہ سے ثابت ہے کہ ہمیشہ بنی نوع انسان میں مختلف نزاعین برپا رہا ہیں۔ اور اختلاف صفات کے ذیل میں ہر قسم کے اوصاف میں کمی بیشی کے لحاظ سے مختلف مدارج بنی نوع انسان میں معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے عمر کی کمی بیشی۔ عقل کی کمی بیشی علم کی کمی بیشی قوت کی کمی بیشی۔ کی کمی بیشی۔ ایک معمر شخص کو ایک جوان شخص پر اور ایک جوان شخص کو ایک بچہ پر بلحاظ عمر کے تفوق ہوا کرتا ہے۔ ایک عقلمند شخص کو کم عقل پر اور کم عقل کو بے عقل پر وقعت ہوا کرتی ہے علی ہذا دوسری صفات کے لحاظ سے کوئی شخص کسی شخص یا کسی جماعت اشخاص پر بزرگی رکھتا ہے اور وہ اشخاص اس شخص کی ان خصوصیات کی وجہ سے وقعت کرتے ہیں۔ اسے واجب التعظیم مانتے ہیں۔ کم عمر اشخاص معمر اشخاص سے کم عقل اشخاص عقلمند سے ناتجربہ کار تجربہ کار سے کم قوت اشخاص قوی اشخاص سے دب جاتے ہیں اور قوی الصفات اشخاص ضعیف الصفات اشخاص کو دبا لیتے ہیں۔ اور مغلوب غالب کا مطیع ہو جاتا ہے۔ تواریخ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ قوی الصفات اشخاص نے کس طرح دوسرے اشخاص پر اپنی وقعت اپنا رعب وداب قائم کیا ہے اور کس طرح ایک ایک شخص نے کثیر اشخاص کو اپنا مطیع بنا لیا ہے اور ایسے مطاعون کو بھی ان سے زیادہ قوی الصفات اشخاص نے اپنا مطیع کر لیا ہے جس کی وجہ سے ان سب مطاعون کے مطیع ایسے اشخاص کے مطیع ہو گئے ہیں جس سے ہر ایسے شخص کے مطیعون کی تعداد بہت کچھ بڑھ گئی ہے۔ چونکہ مطیع اشخاص تابع اوامر ونواہی شخص مطاع ہو جایا کرتے ہیں اسوجہ سے اکثر مطاع بلحاظ ان تعلقات کے مطیع گروہ کے حاکم کہلاتے ہیں اور ایسے بڑے گروہون کے مطاع کو امیر یا راجہ۔ یا پادشاہ۔ اور مطیع گروہ کو رعایا سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بہرحال ایسے ہی اسباب یا اسکے مماثل دیگر اسباب حکومتون کے قیام کی ابتدائی بنیاد ہین۔ بعد ازان ایسی حکومتین ارثاً اور دوسرے اسباب سے منتقل ہوتی رہی ہین۔ اور ان مین وسعت اور تنقیص کے تغیرات بھی مختلف اسباب سے ظہور مین آتے رہے ہین چونکہ یہ ہر طرح ثابت ہو کہ بنی نوع انسان بلا نزاعات نہین رہ سکتے اور جب نزاعات کا وجود لازمی ہے تو انفصال نزاعات بھی ضروری ہے۔ لیکن نزاعات کا تصفیہ بغیر شخص ثالث کے تو ممکن نہین اور پھر ثالث بھی ایسا ہونا ضرور ہے جسکی وقعت جسکی عظمت متنازعین کے دل مین ہو۔ جسکے انصاف پر متنازعین کو اطمینان ہو۔ جسکے فیصلہ کو فریقین مان لین جسکے فیصلہ کے بموجب فریقین عمل کرین ورنہ فیصلہ کا وجود کالعدم ہے اور نزاع بدستور باقی ہے۔ پس جو مدارج بنی نوع انسان مین فطرتی طور پر قایم ہو گئے ہین بغیر انکے

٥

ایسے شخص ثالث کا بہم پہونچنا دشوار تھا جیسے شخص ثالث کی تصفیہ نزاعات کے لئے ضرورت ہے چونکہ
بلحاظ مدارج کے متنازعین کو ایسا شخص ملنا ممکن نہین رہا جسکو وہ اُسکے صفات کے لحاظ سے واجب التعظیم
سمجھتے ہون اور اُسے اُن پر ہر طرح تفوق حاصل ہو پس شخص مطاع سے بہتر مطیع گروہ کے افراد کے
نزاعات کے تصفیہ کے لیئے کوئی شخص ثالث نہین ہو سکتا جسے اپنے فیصلہ کے جبریہ طور پر بھی تعمیل کرانے
کا اختیار حاصل ہے اور مطیع گروہ کے افراد چونکہ اُس کے اوامر و نواہی کے تابع ہین اسوجہ سے اُنھین
ہر طرح اُسکا فیصلہ ماننا ہی پڑتا ہے اور نزاع تصفیہ طلب نہین رہتے

خلاق عالم نے خود بھی بلحاظ بنی نوع انسان کی ضرورتون کے اُن کے تہذیب اخلاق اور ہدایت دینی و دنیوی
کے لیئے انبیا علیہم السلام کو مبعوث کیا۔ اور انبیا علیہم السلام پر صحائف اور کتابین نازل کین جنکے مندرجہ
احکام سے بنی نوع انسان کے حقوق کا تعین ہوا اور اُن کے حق آزادی و آسایش کا تحفظ۔ اُن مین کثرت
تنازعات و فسادات کا انسداد اُن کے دعاوی اور استغاثون کے انفصال کے طریقون کا تعین جن لوگون
نے انبیا علیہم السلام کو مانا انھون نے احکام الٰہی کی تعمیل کی جنھون نے نہین مانا۔ وہ اپنے عقاید کے بموجب
(۲) اپنے واجب التعظیم مطاعون کی اطاعت کرتے رہے اُن کے اوامر و نواہی پر عمل کرتے رہے۔ بہر حال نزاعات
کے تصفیہ کے لیئے بنی نوع انسان مین یہی طریقہ رہا کہ متنازعین اولاً اپنی نزاعین بغرض تصفیہ اُن اشخاص
کے سامنے پیش کرتے رہے جنھین وہ واجب التعظیم مانتے تھے اور اُسکے بعد اُنکے نزاعات کا تصفیہ حکومت
وقت سے ہوتا رہا چونکہ حکومت کے جہان اور فرائض تھے۔ وہان محکومون یا رعایا کے حقوق کی نگہداشت
اُن کے حق آزادی و آسایش کی حفاظت اُن کے باہمی نزاعات کے انفصال کا انتظام بھی فرض تھا
جسکے پورا کرنے کے لیئے ہر حکومت کو قواعد کی تدوین کی ضرورت تھی۔ گو کتب الہامی کے ماننے والون
کے لیئے کسیقدر امور مذکورہ سے متعلق کلیات کتب الہامی مین موجود تھے۔ تاہم بغیر تفصیلی قواعد کے
نامحدود مختلف الانواع مختلف الاشکال حالات مین کلیات سے کام لینا کوئی آسان امر نہ تھا۔ پس بغیر
اسکے کہ تفصیلی قواعد کی تدوین کیجائے چارہ نہ تھا۔ اور کتب الہامی کے نہ ماننے والون کے لیئے نہ تو
کلیات تھے نہ جزئیات اُن کے لیئے تو سب کی ضرورت تھی۔

قانون کی تدوین

(۳) غرض مذکورہ کے پورا کرنے کے لیئے ہر ایک حکومت کے مدبرون نے اپنے اپنے زمانہ مین اپنے اپنے
خیال اپنے اپنے عقائد اپنی اپنی معلومات کے موافق بلحاظ حکومت کے مقاصد اور اشخاص کی

ضرورتوں کے قواعد کی تدوین کی۔ جو لوگ کتب الہامی کے قائل تھے اُنھوں نے اکثر اُن امور میں جنسے متعلق کلیات کتب الہامی میں موجود تھے کتب الہامی کو اپنے تفصیلی قواعد کا ماخذ قرار دیا۔ اور جزئیات انھین اصول پر وضع کئے جو بطور کلیات کتب الہامی میں درج تھے اور دیگر امور میں اصول عقلی پر اپنے قواعد کو مبنی کیا۔ اور جو لوگ کتب الہامی کے قائل نہ تھے انھون نے اصول عقلی پر قواعد کی تدوین کی۔ اور روز بروز جسقدر جن جن اقوام کی معلومات علمی اور تحقیقات عقلی بڑہتی گئی۔ علوم اور اخلاق کی ترقی ہوتی گئی۔ شائستگی ترقی پذیر ہوتی گئی اسیقدر اُنکے خیالات مین وسعت پیدا ہوتی گئی صفائی بڑہتی گئی۔ اور وہ علوم کی امداد و تجربون کی اعانت سے اپنے قواعد کے اصولون کی غلطیون سے مطلع ہوتے گئے اور اصلاح کرتے گئے۔ تاآنکہ اُنھون نے بلحاظ اپنی اپنی ماتحت اقوام کے طرز معاشرت و عقائد و رواج و عام خیالات و خاص حالات اور عام ضرورتون کے اکثر امور سے متعلق کافی قواعد منضبط کر لیئے اور بعض سلطنتون کو ایسے قواعد کی تدوین مین اسےعلے درجہ کی کامیابی ہوئی۔

جن قواعد سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ ہر شخص کے مقابلہ مین اکثر واقعات کے ہمیشہ ایک سے نتائج پیدا ہون انھین

قانون کی تعریف

قواعد کو قانون کہتے ہین۔

قانون اصلی و اضافی کی تعریف

قانون کی بڑی دو قسمین ہین۔ ایک کو قانون اصلی کہتے ہین۔ دوسرے کو قانون اضافی قانون اصلی تو وہ ہے جسکے ذریعہ سے حقوق اور ذمہ داریون و فرائض و وجوبات و استحقاقات و تمدیات کا تعین ہوا ہو۔ اور قانون اضافی اُسے کہتے ہین جو قانون اصلی سے استفادہ اٹھانے والون اور سلطنت کے اُن عہدہ دارون کے طریقہ عمل کے انضباط سے متعلق ہو جو قانون اصلی کی تعمیل یا اُسکی تاثیر کے تحفظ پر مامور ہین تاکہ قانون اصلی کی کارروائی درستی کے ساتھ عمل مین آئے ایسے قوانین کو عموماً ضابطہ بھی کہتے ہین۔

(۴) گو قانون اصلی ہو یا اضافی ہو۔ اُنھین امور سے متعلق ہوتا ہے۔ جو وقوع مین آتے ہین۔ اور

واقعات اور قوانین کے تعلقات اور ان کا طریقہ عمل

جو امور وقوع مین آتے ہین اُنھین کو واقعہ کہتے ہین۔ جیسا کہ قبل ازین دفعہ (۱) مین تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاچکا ہے۔ بہرحال واقعات ہی کل حقوق اور جملہ ذمہ داریون کی بنیاد ہین۔ جب فریقین مین کسی امر سے متعلق نزاع ہوتی ہے تو امر نزاعی بھی کوئی نہ کوئی واقعہ ہی ہوتا ہے۔ عموماً واقعات گذشتہ یا موجودہ باعث نزاع ہوا کرتے ہین۔

عدالت عموماً حقوق اور ذمہ داریوں کی تحقیقات کیا کرتی ہے صیغہ فوجداری میں عدالت کی تحقیقات کا مقصود
یہ ہوتا ہے کہ جو الزام کسی شخص پر لگایا گیا ہے اُس نے فی الواقع اُس امر کا ارتکاب کیا یا نہیں صیغہ دیوانی میں
عدالت کی تحقیقات کا منشا یہ ہوتا ہے کہ کسی دادرسی سے متعلق کسی حق۔ یا کسی جائداد کی بابت کسی فریق
کا استحقاق کسی فریق کی ذمہ داری متحقق ہوتی ہے یا نہیں۔ دونوں صورتوں میں بنا نزاع واقعات ہی ہوتے
ہیں۔ اُن ہی کی بنیاد پر کوئی کسی شخص پر کسی قسم کا کوئی الزام قائم کرتا ہے۔ ملزم اپنے انکار کا ادعا کرتا ہے
کوئی کسی قسم کا کسی جائداد کے حق سے متعلق استحقاق ثابت کرتا ہے۔ کوئی اُس استحقاق کی تردید کرتا ہے
غرض بنا و سارے مابہ البحث امور کی واقعات ہی ہوا کرتے ہیں۔ اور ہر بحث میں بعض واقعات مقصود بالذات
ہوتے ہیں۔ اور بعض واقعات مقصود بالعرض۔ اور اکثر واقعات محض غیر متعلق۔ پس جس واقعہ سے کسی

واقعہ مقصود بالذات کی تعریف

ایسے حق یا ذمہ داری وغیرہ کا وجود یا عدم یا نوعیت یا حد متعین ہو سکے جسکے اثبات یا سلب
کی اصل مقدمہ میں بحث ہو اور جسکے فیصلہ سے اصل نزاع فیصل ہو سکے۔ اُس واقعہ کو امر مقصود

واقعہ مقصود بالذات کی تمثیل

۸

بالذات یا امر تنقیح کہتے ہیں۔ فرض کرو زید نے بکر کے مقابلہ میں دخلیابی اراضی کی نالش کی
جسکا بیان دعوے یہ تھا کہ اراضی بکر نے بمعاوضہ ایک ہزار روپیہ کے اُسکے ہاتھ بیع کی اور
زرثمن ادا کر دیا۔ مگر باوجود اسکے بکر نے اراضی پر دخل نہیں دیا۔ بکر نے یہ جواب دہی کی کہ بیشک اراضی متدعویہ اُسکی
مملوکہ ہے اور اُسنے بمعاوضہ ایک ہزار روپیہ کے بیعنامہ بنام زید مکمل کر دیا۔ لیکن چونکہ زید نے زرثمن ادا نہیں کیا
اسوجہ سے اُسکو دخل نہیں دیا گیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زید کے پیش کردہ واقعات میں سے صرف
اس واقعہ سے بکر نے انکار کیا کہ زرثمن ادا کر دیا۔ یہی واقعہ ادائی زرثمن ایسا واقعہ ہے جس سے زید کو حق
ملکیت اراضی مبیعہ حاصل ہوتا ہے۔ دخل کے استحقاق کا وجود متعین ہوتا ہے اور جسکے فیصلہ سے اصل
نزاع فیصل ہو سکتا ہے۔ لہذا یہی واقعہ اس مقدمہ میں امر مقصود بالذات امر تنقیح طلب ہے۔

واقعہ مقصود بالعرض کی تعریف

جس واقعہ کو امر مقصود بالذات سے کسی قسم کا کوئی ایسا تعلق ہو جسکی وجہ سے اُسکے اثبات
یا استرداد سے امر مقصود بالذات کا کسی حد تک اثبات یا استرداد نتیجۃً ہو یا اُسکے اثبات
یا استرداد سے کافی طور پر امر مقصود بالذات متاثر ہو اُسے واقعہ مقصود بالعرض یا واقعہ متعلقہ کہتے ہیں۔

واقعہ مقصود بالعرض کی تمثیل

مثلاً فرض کرو کہ خالد نے عمر پر یہ الزام لگایا کہ اُسنے اُسکی گھڑی چرالی۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ گھڑی
کے چوری جانے کے بعد جبکہ حسن نے عمر سے یہ کہا کہ خالد کی گھڑی چوری گئی ہے بعض انکا

کی خانہ تلاشی کے لئے اہلکاران پولیس آرہے ہین۔ جسکے سنتے ہی عمر گھبراکر بہت جلد اپنے گھر چلا گیا عمر نے کل بیان استغاثہ سے انکار کیا پس یہ واقعہ کہ خالد کی گھڑی عمر نے چرائی واقعہ مقصود بالذات ہے اور دوسرا واقعہ۔ واقعہ مقصود بالعرض ہے۔ اسلئے کہ ایسا واقعہ سنکر عمر کا گھبرانا۔ اور بہت جلد اپنے گھر چلا جانا یہ خیال پیدا کرتا ہے کہ ممکن ہے گھڑی اسکے گھر مین ہو اور وہ کسی ایسی جگہ دھری ہوی ہو جہان بہیچے خانہ تلاشی مین ملنی ممکن ہو اور اس خیال سے کہ اگر ابھی پولیس آجائیگا تو گھڑی اسکے گھر سے برامد ہو جائیگی اُسکی حالت مین تغیر پیدا ہوا ہو اور وہ گھڑی کو اسطرح پر مخفی کرنے کی غرض سے جلدی اپنے گھر گیا ہو کہ گھڑی کا خانہ تلاشی مین برآمد ہونا دشوار یا نا ممکن ہو جائے۔ پس اس واقعہ کو امر مقصود بالذات سے ایسا تعلق ہے جسکی وجہ سے اُسکا اثبات امر مقصود بالذات پر موثر ہے۔

(۵) غرض ہر واقعہ سے متعلق عموماً بحث جو کچھ ہوتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ واقعہ بابہ النزاع ثابت ہے یا نہین ایک فریق اثبات کی کوشش کرتا ہے۔ دوسرا فریق استرداد کی سعی کرتا ہے اور فریقین اپنے اپنے خیالات اپنے اپنے اخلاق اپنی اپنی عادات کے بموجب جائز اور ناجائز سعی مین جہانتک وہ اپنے مقاصد کے لیئے مفید خیال کرتے ہین کبھی دریغ نہین کرتے اور حتی الامکان پوری سعی اُن مین سے ہر ایک کی یہ ہوتی ہے کہ جسطرح ممکن ہو بلا لحاظ حق و ناحق شخص ثالث کی راے اُن کے مفید قائم ہو۔ یہی سعی مدعی کی ہوتی ہے یہی سعی مستغیث کی یہی سعی مدعا علیہ کی۔ یہی سعی ملزم کی۔ اور شخص ثالث کو صحیح اور غیر صحیح واقعات کا استنباط اسقدر دشوار ہو جاتا ہے کہ بغیر کسی اور چیز کے جس سے کسی واقعہ کے اثبات کی تائید یا تردید ہوتی ہو وہ نہ کسی واقعہ کو صحیح قرار دے سکتا ہے نہ کسی واقعہ کو غلط پس۔

واقعات کے اثبات و استرداد مین فریقین کے طرز عمل اور شہادت کا تذکرہ۔

9

شہادت کی تعریف

وہ چیز جسکی تاثیر یہ ہو کہ شخص ثالث کا رجحان ذہن اوس سے کسی واقعہ کے اثبات یا سلب کی طرف مائل ہو (شہادت) کہلاتی ہے بغیر شہادت کے نہ شخص ثالث ایسے واقعات کو مثبتہ تجویز کر سکتا جنکے وجود سے کسی فریق کو انکار ہو۔ نہ ایسے واقعات کو منفیہ قرار دیسکتا ہے جنکے وجود کا کسی فریق کو ادعا ہو جس سے ثابت ہے کہ تصفیہ نزاعات مین شہادت بہت ضروری چیز ہے جس پر واقعات کا اثبات و استرداد موقوف ہے۔

لیکن شہادت بھی واقعات سے خارج نہین ہے۔ بلکہ وہ بھی ایک قسم کے واقعات ہین۔ جنکی خاص

تاثیر ہے۔ اور بلحاظ خاص قسم کی تاثیر کے شہادت سے تعبیر کی جاتی ہین۔ مثلاً کسی شخص کا زخمی ہونا۔ اور اُن اسلحہ کا وجود جنسے وہ شخص زخمی کیا گیا ہے۔ اور وہ مقام جہان ایسا کوئی شخص زخمی کیا گیا۔ اور اسکا خون وہان بہا۔ یا کوئی تحریر کے معاہدہ یا انتقال یا عطیہ سے متعلق مرتب ہوئی۔ یا زید بکر خالد نے کچھ واقعات کی حقیقت یا کسی ارتکاب جرم سے متعلق بیان کئے یہ سب واقعات ہین۔ جنکی تاثیر ایسی ہے جسکے لحاظ سے خاص حالات مین وہ شہادت سے موسوم ہوسکتے ہین اور بعض واقعات کے اثبات یا استرداد پر موثر ہوسکتے ہین۔ اور بلحاظ ان خاص حیثیتون کے اول الذکر واقعات شہادت مادی کے مفہوم پر حاوی ہین اور آخر الذکر واقعات شہادت زبانی سے تعبیر کئے جاسکتے ہین۔ اور واقعات متوسطہ شہادت تحریری سے موسوم ہوسکتے ہین۔ جس سے ظاہر ہے کہ بلحاظ نوعیت شہادت کے اقسام حسب ذیل ہوسکتے ہین

(۱) شہادت مادی (۲) شہادت شخصی (۳) شہادت تحریری

شہادت مادی

شہادت مادی وہ اشیا ہین جنکے معاینہ سے کسی امر سے متعلق کوئی راے قایم ہوسکے جسمین باستثناء دستاویزات جملہ وہ اشیا داخل ہین جو عدالت معاینہ کرسکے یا عدالت کے روبرو پیش کیجاسکین مثلاً آلات جنکے ذریعہ سے کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو جیسے آلہ نقب جس سے نقب لگائی گئی ہو یا آلہ سکہ قالب جسکے ذریعہ سے سکہ قلب بنایا گیا ہو۔ یا مواہیر جعلی جنکے ذریعہ سے جعلی دستاویزات بنائی گئی ہون یا اسلحہ جنکے ذریعہ سے کسی کو زخمی کیا گیا ہو یا قتل کا ارتکاب ہوا ہو۔ یا مال جسکو نقصان پہونچایا گیا ہو جیسے کوئی کشتی جسمین سوراخ کردیا گیا ہو۔ یا موقعہ واردات جہان کش مکش کے علامات ہون۔ یا خون پڑا ہو

10

شہادت زبانی

شہادت زبانی وہ تمام شخصی بیانات ہین جو امور واقعاتی سے متعلق عدالت کی اجازت یا حکم سے عدالت کے روبرو ہوئے ہون۔ مثلاً بیان زید بیان بکر۔

شہادت دستاویزی

شہادت دستاویزی سے مراد ہر ایسا مضمون ہوگا جو کسی شے پر بذریعہ حروف۔ یا اعداد یا علامات۔ یا وسائل مذکورہ مین سے ایک سے زیادہ وسائل سے ظاہر یا منقوش کیا جاے۔ مثلاً بیعنامہ ہبہ نامہ فارغخطی۔

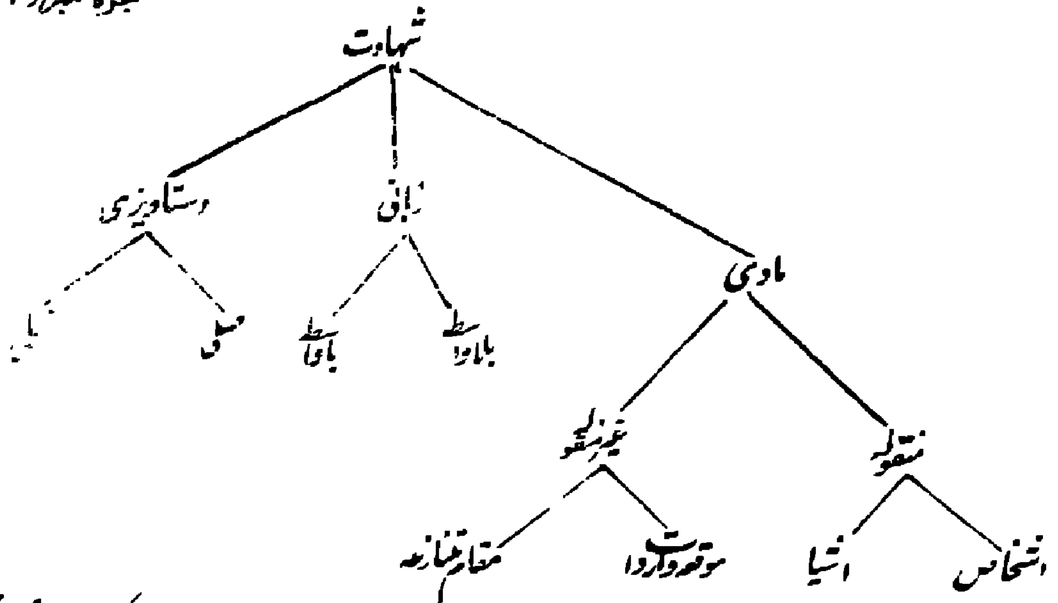
اقسام شہادت

شہادت مادی یا منقولہ ہوتی ہے۔ یا غیر منقولہ۔ منقولہ جیسے اشیا۔ اشخاص غیر منقولہ جیسے موقعہ واردات۔ مقام متنازعہ۔ شہادت زبانی یا بلاواسطہ ہوتی ہے۔ یا باواسطہ۔ بلاواسطہ تو ایسے واقعات کا بیان ہے۔ جنکا ادراک باحساس خود شخص مظہر کو ہوا ہو۔ اور باواسطہ وہ ہے کہ جس شخص کو

واقعات کا ادراک یا احساس ہوا ہو اُس سے سنے ہوئے واقعات بیان کئے جائیں شہادت دستاویزی اصلی ہوتی ہے یا نقلی۔ اصلی تو خود دستاویز ہے۔ نقلی اُسی دستاویز کی نقل ہو

شجرہ مندرجہ ذیل سے شہادت کے اقسام بخوبی معلوم ہو سکیں گے

شجرہ نمبر (۱)



ثبوت ۱۱

جسطرح ذہن انسانی مین محسوسات کا انعکاس اور مدرکات کا انطباع ہوا کرتا ہے ہمیشہ جہان تک واقعات قابل احساس ہون اور جہان تک قابل ادراک ہون بدستور انسان کو انکا احساس و ادراک ہوا کرتا ہے خواہ وہ واقعات اُس قسم کے ہون جنمین شہادت کا خاصہ ہو یا نہ ہو۔ انسان ایسے انعکاس اور انطباع کے بعد محسوسات اور مدرکات کو سمجھتا ہے اور اُنکی نسبت رائے لگاتا ہے جسکے بعد وہ امور محسوسہ اور مدرکہ امور معلومہ قرار پاتے ہین اور امور معلومہ سے ہمیشہ انسان امور غیر معلومہ کا استنباط کیا کرتا ہے جبکا اُسکے دل پر ہر واقعہ کے اثبات و سلب سے متعلق ایک خاص اثر ہوا کرتا ہے۔ جو یقین دلی کے مدارج مین سے کسی نہ کسی درجہ تک پہونچ سکتا ہے اسیطرح شہادت سے جو منجملہ امور معلومہ کے ہوجاتی ہے انسان اُن واقعات کی نسبت جو شہادت مین بیان کئے گئے ہون اُن کی نامعلوم صداقت و عدم صداقت کی نسبت استنباط کیا کرتا ہے جس سے اُسکے دل پر کسی واقعہ خاص کے وجود یا عدم کے واقعیت کی نسبت ایک خاص اثر پیدا ہوجاتا ہے اور وہ کسی واقعہ کو مثبتہ یا منفیہ یقین کرنے لگتا ہے اسی اثر خاص کو ثبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

نتیجہ شہادت

اور یہ نتیجہ شہادت بھی کہلاتا ہے۔ لیکن درحقیقت نتیجہ شہادت علم ہے اور ثبوت امر خاص ہے یہ ضرور نہین ہے کہ ہر شہادت کا نتیجہ ثبوت کی حد تک پہونچے ممکن ہے کہ نتیجہ شہادت ثبوت کی حد تک نہ پہونچے اور وہ امر جس سے متعلق شہادت پیش کی گئی ہو ثابت نہ ہو سکے - خواہ امر مذکور مثبتہ ہو یا منفیہ - غرض شہادت سے حسب ذیل نتایج پیدا ہو سکتے ہین -

(۱) اثبات

(۲) استرداد

(۳) عدم اثبات

در اصل شہادت واقعات کے اثبات یا استرداد کی علت ہو - اور اثبات یا استرداد معلول ہے یا یہ سمجھا جاے کہ شہادت واقعات کے اثبات یا استرداد کا وسیلہ ہے اور اثبات یا استرداد اُسکا نتیجہ ہے اثبات اور استرداد تو بالکل باہم متناقض نتایج ہین - اثبات استرداد کی نقیض ہے اور استرداد اثبات کی نقیض ہو لیکن عدم اثبات ان دونون نتایج سے مختلف نتیجہ ہو -

نتیجہ اثبات تو اُسوقت پیدا ہوا کرتا ہے - جب شہادت سے رجحان ذہن کسی واقعہ کے وجود کی نسبت اپنی غایت کو پہونچ جاتا ہے اور نتیجہ استرداد اسوقت ظہور مین آتا ہے - جب شہادت سے رجحان ذہن کسی واقعہ کے سلب کی نسبت اپنی غایت کو پہونچ جاتا ہے - اور نتیجہ سویم اسوقت پیدا ہوتا ہے کہ شہادت سے رجحان ذہن نہ واقعہ کے اثبات مین اپنی غایت تک پہونچتا ہو نہ واقعہ کے سلب مین - مثلاً ایک مقدمہ مین یہ امر مقصود بالذات تصفیہ طلب ہو کہ کیا علی زندہ ہے اور کافی شہادت سے یہ واقعہ ثابت ہو جائے کہ علی کو چند شخصون نے دفن کیا تھا جو حیات کی نقیض ہے اور جسکے ذریعہ سے رجحان ذہن علی کی موت کی نسبت اپنی غایت تک پہونچ سکتا ہے تب ایسی حالت مین یہ واقعہ کہ علی زندہ ہے مسترد قرار پائیگا - لیکن اگر علی زندہ حاضر عدالت کر دیا جاے تو اوسکی حاضری کافی شہادت اوسکی زندگی کی ہوگی جس سے اسکی زندگی ثابت قرار پائیگی اور واقعہ موت مسترد تجویز ہوگا لیکن اگر شہادت اس سے زیادہ کچھ نہو کہ علی شہر مین چند سال سے نہین ہے اور اسکی نسبت یہ کچھ نہین سنا گیا کہ وہ کہان ہے - تب یہ شہادت اس قابل نہوگی جسکی وجہ سے رجحان ذہن علی کی حیات کی نسبت اسی غایت کو پہونچ سکے اسلئے علی کی حیات کا واقعہ غیر مثبتہ رہیگا -

یہ ممکن ہے کہ شہادت ہو اور ثبوت نہ ہو مثلاً ایک گلا کٹا ہوا آدمی کسی ایسی جگہ ملے جدہر کوی شخص تھوڑی دیر قبل

جاتا ہوا دکھائی دیا ہو۔ کو اس آدمی کا اسطرف سے جانا شہادت اُس کے قاتل ہونے کی تو ہے لیکن ہرگز اُسکا نتیجہ یہ نہین ہو سکتا کہ وہی قاتل ہے۔ پس باوجود اسکے کہ شہادت ہی ثبوت نہین ہے۔ لیکن یہ ناممکن ہے کہ ثبوت ہو۔ اور شہادت نہ ہو۔ اسلئے کہ معلول کا وجود بغیر علت کے لازم ہوگا جو بالکل خلاف عقل ہو۔

(۹) دفعہ ۲ کی ابتدا مین جن نزاعات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ وہ عام ہین خواہ علمی ہون یا عملی خواہ اخلاقی ہون یا تمدنی خواہ عام ہون یا خاص۔ سبکا طریقہ تحقیقات و انفصال ایک ہی ہے۔ فرق جو کچھ ہے وہ یہ ہو کہ صرف نزاعات شخصی جو خاص حقوق اور ذمہ داریون اور فرائض اور وجوبات اور استحبابات اور مواخذون سے متعلق ہون اُنکا فیصلہ اخیر حکومت وقت کا قطعی ہوگا اور علمی نزاعات مین فیصلہ اخیر اعلیٰ ترین علماے فن کا ہوگا۔ بہرحال عموماً امور واقعاتی کے تحقیقات کی صحت کے لیے علوم کے مسلہ عام کا معلوم کرنا ضرور ہے جو یہ ہے۔

(واقعات سے متعلق صحیح مسائل تلاش اور جمع کیجاوین اور اُنکی توضیح کیجائے)

۱۳ واقعات کی اُس نوعیت کے لحاظ سے جسکا ذکر دفعہ (۱) مین ہے مسلہ سے مراد ہر جملہ ہوگا جس کے ذریعہ سے خاص خیالات یا تصورات بیان کئے جائین اور جو لوگ سمجھ سکتے ہون اُنکے ذہن مین خیالات یا تصورات مطابق معانی جملہ مذکور پیدا ہون۔ مثلاً (ایک خاص گھوڑا اسود ہے) ان الفاظ کو صرف وہی شخص جملہ کہہ سکتا ہو جو یہ جانتا ہو کہ اسود سیاہ کو کہتے ہین۔ یا (اُسکے فرق پر افسر ہے) ان الفاظ کو جملہ کے نام سے وہی شخص موسوم کر سکتا ہے جو یہ جانتا ہے کہ فرق سر کو اور افسر تاج کو کہتے ہین۔ مسائل کی اس نوعیت کے لحاظ سے صحیح مسلہ سے مراد وہ مسلہ ہے۔ جس سے ذہن مین اُن تصورات اور خیالات کے مشابہ تصورات اور خیالات پیدا ہون جو اُس شخص کے ذہن مین ہون جسکو مسلہ کے واقعات کا احساس یا ادراک ہوا ہو۔ اس امر کی تحقیق کہ کوئی خاص مسلہ بلحاظ واقعات صحیح ہے یا نہین۔ اور واقعات سے صحیح مسلہ بنانیکا کیا طریقہ عمل ہے علوم کا عقدہ عام ہے صحیح مسلہ بنانے کے لیے ایک یہ ضرور ہے کہ واقعات کا ٹھیک طور پر مشاہدہ کیا جائے دوسرے یہ کہ وہ مناسب اور درست عبارت مین تحریر کئے جائین۔ اگر عام اغراض کے لحاظ سے یہ فرض کیا جائے کہ مشاہدہ صحیح کیا گیا اور صحیح عبارت مین تحریر کیا گیا تو سوال یہ پیدا ہوگا کہ امور واقعاتی کی نسبت تحقیقات مین اُسکا کسطرح استعمال ہو سکتا ہے۔ جسکا جواب یہ ہے کہ طریقہ استعمال قواعد برہان قیاسی و برہان استقرائی سے معلوم ہو سکتا ہے عموماً یہی دو طریقہ ہر قسم کی تحقیقات مین مستعمل ہین طریقہ برہان قیاسی زیادہ تر اسوجہ سے

کا رادہ ہے کہ اُس سے وہ نتایج اخذ ہو تے ہیں جو بذریعہ استقرا نہیں اخذ ہو سکتے یہ سوالات کہ اگر اتنیک
جملہ اشخاص فوت ہوتے آئے ہیں تو یہ کیوں باور کرنا چاہیئے کہ آیندہ بھی جملہ اشخاص فوت ہو تے رہینگے
یا اگر اتنیک دھاتیں آگ میں تپانے سے گل جاتی ہیں تو یہ کیوں باور کیا جائے کہ آیندہ بھی یہی حالت قایم رہیگی
اسلیئے سوالات ہیں جنکو ہماری اغراض سے ذرہ بھی تعلق نہیں ہے۔ عملی اغراض کے لئے یہ فرض کرنا
کافی ہے کہ جو نتایج بذریعہ برہان قیاسی اور برہان استقرائی اخذ کئے جاتے ہیں جبکہ براہین مذکورہ کے
قواعد کے نسبت یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ جو نتایج انکی پابندی کے ساتھ اخذ کئے جاتے ہیں عموماً صحیح ہوتے
ہیں تب ضرور ایسے نتایج بالکل صحیح ہیں۔

برہان کیا ہے برہان تیسری حالت ذہنی ہے خواہ قیاسی ہو یا استقرائی۔ جسمیں دوسری اور
پہلی حالت ذہنی شامل ہے۔ یعنی تصورات اور تصدیقات۔ درحقیقت تصدیقات تصورات سے مرکب
ہوتے ہیں۔ اور برہان تصدیقات سے۔

۲۹

تصورات تصور تو کسی ایک شے یا کئی اشیا کا ہوتا ہے۔ مثلاً۔ عالم۔ روح۔ بقا۔ فنا۔
بقای روح۔ فنای عالم۔ جنمیں سے بقاے روح اور فناے عالم کے تصورات تو ایک سے زیادہ اشیا کے
کے ہیں اور باقی صرف ایک شے کی اور

تصدیقات تصدیق میں تین تصور اور چوتھا حکم ہوتا ہے۔ مثلاً انہیں تصورات مذکورہ میں سے
تصور روح کے نسبت انسان نے یہ راے لگائی کہ وہ فنا ہوگی یا تصور عالم کی نسبت انسان نے
یہ راے لگائی کہ وہ باقی نہ رہیگا۔ جسکے باضابطہ قضایا حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) روح کو فنا نہیں ہے۔ (۲) عالم کو بقا نہیں ہے۔

پہلے قضیہ میں پہلا روح کا تصور۔ دوسرا فنا کا تصور ہے۔ تیسرا فناے روح کا تصور ہے۔ چوتھا یہ
حکم ہے کہ فناے روح صحیح نہیں ہے۔ علی ہذا دوسرے قضیہ میں پہلا عالم کا تصور ہے۔ دوسرا بقا
کا تصور ہے۔ تیسرا بقاے عالم کا تصور ہے چوتھا یہ حکم ہے کہ بقاے عالم صحیح نہیں ہو

برہان اور برہان میں اکثر دو قضایا اور ایک نتیجہ ہوتا ہے اسلئے کہ دو امروں کے مان لینے سے
لازمی طور پر تیسرا امر ماننا پڑتا ہے۔ مثلاً کسی بچہ کو دیکھکر یہ سمجھنا کہ اسکے بھی ماں باپ ہیں اگر بشکل برہان
باقاعدہ طور پر مرتب کیا جائے تو حسب ذیل ہوگا۔

(۱) یہ بچہ ہے

(۲) بچہ کے ماں باپ ہوتے ہین

(۳) پس اسکے ماں باپ ہین

جسکے جملہ اول سے ظاہر ہے کہ وہ تین تصورون سے مرکب ہے اور چوتھا اُس مین حکم ہے۔ ایک شے موجود کا تصور۔ دوسرے بچہ کا تصور تیسرے شے موجودہ کے بچہ ہونیکا تصور چوتھا یہ حکم کہ شے موجود بچہ ہے علی ہذا جملہ دویم مین ایک بچہ کا تصور دوسرے ماں باپ کا تصور تیسرے بچہ کے ماں باپ ہونیکا تصور۔ چوتھا یہ حکم کہ بچہ کے ماں باپ ہوتے ہین۔ یہ دو تو جملہ قضایا۔ یا صغرے۔ کبرے کہلاتی مین اور جملہ سویم انہین قضایا کا نتیجہ ہے۔

برھان قیاسی جن قیاسات کے ذریعہ سے انسان کسی عام بات سے کسی خاص بات کو سمجھا کرتا ہے جو اُسکا ادراک یقینی ہوتا ہے مثلاً یہ عام بات ہو۔ کہ انسان کبھی نہ کبھی مرہی جاتا ہے کوئی ہمیشہ زندہ نہین رہتا زید۔ بکر۔ خالد۔ کو انسان پاکر یہ خاص بات سمجھے کہ یہ بھی کبھی نہ کبھی مرہی جاوینگے۔ جو یقینی ہے اس قسم کے قیاسات برہان قیاسی کہلاتے ہین۔

15

برہان استقرائی جن قیاسات کے ذریعہ سے آدمی کسی خاص بات سے عام بات کو سمجھا کرتا ہے جو ادراک ظنی ہوتا ہے مثلاً شیشہ۔ لوہا۔ چاندی۔ جو دہاتین ہین انھین جب آگ مین گرم ہوکر پگھلتے دیکھا جو ایک خاص بات ہو تب اس خاص بات سے انسان نے یہ عام بات سمجھی کہ ہر دہات آگ مین تپانے سے گل سکتی ہے۔ جو ایک ظنی امر ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی دہات ایسی بھی ہو جو تپانے سے بھی نہ گلے اس قسم کے قیاسات برہان استقرائی کہلاتے ہین۔

جملہ واقعات اسباب یا قبل کے نتایج خیال کئے جاسکتے ہین۔ ہر نتیجہ ایک مجموعہ واقعات کے بعد پیدا ہوتا ہے ان واقعات مین سے ایک یا چند نتیجہ مذکور کے صحیح سبب یا اسباب ہوتے ہین اور باقی کل واقعات اُسکے امکانی سبب ہوسکتی ہین۔

(صحیح اور امکانی اسباب مین تمیز کرنا عقدہ قابل حل ہے)

جب کبھی کوئی نتیجہ پیدا ہو تب ایک سبب امکانی بھی واقع ہو۔ اور دیگر اسباب امکانی مین تغیر ہو تو وہ سبب امکانی جو ہمیشہ واقع ہوتا رہتا ہے۔ صحیح سبب خیال کیا جاویگا۔ اور جسقدر زیادہ علی التواتر سبب مذکور واقع ہوا جسقدر زیادہ

دوسرے امکانی اسباب مین فرق ہوا وسیقدر یہ خیال قوی ہوتا جائیگا کہ سبب مذکور اُس نتیجہ کا صحیح سبب ہے ۔مثلاً چند بار چند اشیا ملائی گئین. ہر دفعہ صابن پیدا ہوا ہر دفعہ جسقدر اشیا ملائی گئین اومین روغن اور سجی بھی داخل تھا اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ روغن اور سجی صابن کے بننے کا سبب ہین پس جسقدر علاوہ روغن اور سجی کے مختلف اجزا ملائے گئے ہون ۔ اور جسقدر زیادہ تجربہ کئے گئے ہون اسیقدر یہ خیال قوی ہوگا اسطرح پر دلائل کا استنباط بطریق مطابقت کہلاتا ہے اگر نتیجہ مذکور ایک خاص مجموعہ اسباب امکانی کے بعد پیدا ہو اور کسی ایک سبب کے موجود نہونیسے نہ پیدا ہو تو وہ سبب امکانی جو نتیجہ مذکور کے پیدا ہونیکی حالت مین موجود تھا اور اُسکے نہ پیدا ہونیکی حالت مین موجود نہ تھا نتیجہ مذکور کا صحیح سبب ہو۔ مثلاً چند اشیا جنمین روغن اور سجی بھی تھی ملائی گئین اُنکے ملانیسے صابن بنگیا. وہی اشیا باستثنا روغن اور سجی کے ملائی گئین ۔ مگر صابن نہین بنا. اس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ روغن اور سجی ہی صابن کے بننے کا صحیح سبب ہو۔ اسطور پر دلائل کا استنباط بطریق تفریق کہلاتا ہے یہ استقراء کے اہم قواعد ہین۔ استقرائی دنیا کے مسائل کے حل کرنیکا بڑا کار آمد طریقہ ہو

۱۶ قواعد استقراء کے بیان مین بغرض سہولت یہ فرض کیا گیا ہے کہ جملہ اسباب اور نتائج زیر تحقیقات علیحدہ واقعات ہین جنکے باہم کچھ تعلق نہین ہے ایک خاص نتیجہ چند سببون مین سے کسی ایک کی وجہ سے پیدا ہو سکتا ہے اور ممکن ہے کہ چند سببون سے صرف ایک نتیجہ پیدا ہو یہ امر خاص کر طریقہ تفریق مین زیادہ اہم ہے طریقہ مذکور اگر چند حالات سے متعلق کیا جاسے تو وہ بہت کم کار آمد ہوگا مثلاً ممکن ہے کہ سواے روغن اور سجی کے دوسری اشیا کے امتزاج سے صابن پیدا ہو مثلاً (الف) (ب) (ج) اور (د) کے امتزاج سے اگر حسب ذیل تجربہ کئے جائین

(۱) روغن اور سجی اور الف و ب کے امتزاج سے صابن پیدا ہوا

(۲) روغن اور سجی اور ج اور د کے امتزاج سے صابن پیدا ہوا

دونون حالتون مین صابن پیدا ہوا لیکن یہ تحقیق نہین ہوا کہ روغن اور سجی یا (الف اور ب) یا (ج) اور (د) یا روغن اور سجی اور (الف) اور (ب) اور (ج) اور (د) کے ملانے جانیسے پیدا ہوا یا کن اشیا کی کن اشیا کے ساتھ ملاے جانیسے یا مثلاً۔ ایک جیب گھڑی ایک ایسی جگہ سے چوری گئی جہان صرف زید اور بکر اور خالد جا سکتے تھے اور ایک دوسری جیب گھڑی ایک ایسی دوسری جگہ سے چوری گئی کہ جہان زید اور عمرو اور ولید جا سکتے تھے ۔ ہر دو حالات مین اُن تین شخصون مین جنہون نے ضرور چوری کی زید داخل ہے لیکن باوجود اسکے

یہ ممکن ہے کہ اُس گھڑی کو اشخاص مذکورہ مین سے سوا زید کے اور کسی نے چرایا ہو۔ طریقہ مطابقت انفرادی مین جو ضعف ہے وہ متواتر تجربون سے رفع ہو سکتا ہے بشرطیکہ ایسے تجربہ تعداد مین اسقدر کثیر ہون کہ یہ امر خلاف قیاس ہو جاوے کہ کوئی واقعہ ماقبل ہوا سکے جو ہر حال مین موجود ہوا ہو اُس نتیجہ کے پیدا کرنیکا باعث ہوا ہو جو حال مین پیدا ہوا۔

اتفاقات۔ اتفاقات کو جو تعلق واقعات کے قرینِ قیاس ہونے سے ہے اس سے متعلق اس موقعہ پر اس سے زیادہ بیان کرنا ہماری اغراض حال سے خارج ہے کہ روزمرہ کے مشاہدہ سے ہر شخص پر اُسکی صحت ظاہر ہو سکتی ہے۔ اگر یہ تحقیق ہو جاوے کہ زید - یا الف - یا زید یا ب یا زید یا ج یا زید یا د) مین سے کسی ایک نے چند متواتر ایک ہی قسم کے سرقون مین سے کسی سرقہ کا ارتکاب کیا تو اسمین ذرہ شک نہین ہے کہ زید سارق ہے۔

عملاً اس قسم کا امتحان نہایت مشکل ہے اور اُسمین غلطی ہونیکا بھی خطرہ ہے اسلئے کہ جب دو اشخاص مین سے ایک نے جرم کا ارتکاب کیا تو جداگانہ جرم کا ثابت کیا جانا ضرور ہے مثلاً حالت مذکورہ بالا مین ہر فرد کی نسبت علیحدہ علیحدہ حسب ذیل تحقیقات ہونی ضرور ہے

17

(۱) یہ کہ سرقہ کا ارتکاب ہوا

(۲) یہ کہ اُن دو اشخاص مین سے کسی ایک نے سرقہ کا ارتکاب کیا۔

(۳) یہ کہ ہر حالت مین شہادت کی مقدار دونون اشخاص کے خلاف مساوی ہے

اسباب کا اختلاط اسباب کا باہم گر مخلوط ہونا اس سے زیادہ پیچیدگی اور دقت کا باعث ہوا کرتا ہے - جو حسب ذیل دو طرح وقوع پذیر ہوتا ہے۔

(۱) جسطرح علم جر ثقیل سے دریافت ہوتا ہے کہ کئی مختلف قوتون کے ایک ساتھ عمل کرنیسے ہر ایک قوت زائل ہو کر ایک خاص قوت پیدا ہو جاتی ہے اسیطرح جملہ سببون کے نتایج باہم گر ملکر سب کی قوت زائل ہو جاتی ہے اور سب کا یکجائی نتیجہ ایک پیدا ہوتا ہے۔

(۲) جسطرح علم کیمیا سے مستنبط ہوتا ہے کہ جداگانہ نتایج مطلقاً پیدا نہین ہوتے اور بجائے اُنکے ایک نئی شے پیدا ہوتی ہے

حالت دویم مین تو استقرا کا استعمال کیا جا سکتا ہے گو اُسمین بعض مشکلات پیدا ہون لیکن حالت اول مین استقرا کا

استعمال نہین ہوسکتا اسلئے کہ جو نتائج پیدا ہوتے ہین جدا گانہ ظاہر نہین ہوتے بلکہ بعض ایک دوسرے کو
توڑتے ہین کوئی کسی مجموعہ مین شامل ہوجاتا ہے اور ایسی حالت مین اکثر یہ دشوار ہوجاتا ہے کہ مشاہدہ کے
ذریعہ سے نتائج اور اسباب مین متصل تعلق دریافت کیا جاسکے۔ مثلاً کوئی شے ساکن ہے ممکن ہے کہ اُسکا
سکون بالمقابلہ دو قوتون کے قطعی قطع عمل سے ہو لیکن اثر مذکورہ سے سبب کا دریافت کرنا ناممکن ہے۔
اس قسم کے حالات سے استقرا کا متعلق کیا جانا اس وجہ سے مشکل ہے کہ انمین اشیا کی حالت مفروضہ کو وجود کا
کچھ پتا نہین ملتا۔ قبل ازان کہ یہ کہا جائے کہ ایک خاص واقعہ دوسرے خاص واقعہ کے بعد پیدا ہوتا ہے
یا دو طرح کے امکانی اسباب سوا ایک امر کے باقی امور مین ایک دوسرے سے مشابہ ہین واقعات ماقبل
و مابعد کی نسبت یہ فرض کرنا ضرور ہے کہ انکا جدا جدا مشاہدہ خاص طور پر کیا جاسکتا ہے۔ اس وجہ سے اسکی
ضرورت ہوتی ہے کہ نتائج بطریق برہان قیاسی اخذ کئے جائین۔ جسکا طریقہ یہ ہے کہ ہر عام مسئلہ جسکی تحقیق
بذریعہ استقرا ہوچکی ہو۔ مقدمہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور اس سے اُس شے کی نسبت جو
خاص حالات مین واقع ہوتی ہے نتائج باقاعدہ اخذ کئے جاتے ہین۔ اور نتائج کا اُن واقعات سے
۱۸ جو مشاہدہ کئے گئے ہین مقابلہ کیا جاتا ہے اگر نتیجہ مشاہدہ اور نتیجہ برہان قیاسی مطابق ہوتا ہے تو یہ نتیجہ اخذ کیا
جاتا ہے کہ شے مذکورہ کی توضیح ہوگئی جس سے ظاہر ہے کہ بطور مکمل برہان قیاسی و استقرائی سے اخذ نتائج
کے مدارج حسب ذیل تین ہین۔

(۱) بذریعہ استقرا مقدمات کی قرارداد۔

(۲) قواعد منطق کے بموجب ایک نتیجہ کا اتحاد۔

(۳) نتیجہ مذکور کی بذریعہ مشاہدہ تصدیق۔

کرات شمسی کی قوت مرکزی اور کشش ارضی کی قوت مین حسب ذیل مطابقت اسی طریقہ سے دریافت کی گئی
ہے جس سے بیان مذکورہ کی توضیح ہوگی

(۱) برہان قیاسی سے یہ ثابت کیا گیا کہ زمین چاند کو ایک خاص قوت کے ساتھ کھینچتی ہے

(۲) چاند کا فاصلہ زمین سے اور اُسکا خط مماس سے انحراف واقعی معلوم تھا یہ دریافت
کیا گیا کہ اگر چاند فاصلہ مفروضہ سے زیادہ فاصلہ پر نہ ہو اور نیز خارجی قوتون سے بھی موثر
نہ ہو تو کس سرعت کے ساتھ مائل ہوگا۔

یہ وجہ دویم تھا جسمین قواعد متعلق کے بموجب نتیجہ نکالا گیا ہے۔

(۳) جب اُس رفتار محسوبہ کا اُس رفتار سے مقابلہ کیا گیا جس سے جملہ وزنی اشیا بوجہ کشش ارضی زمین کی طرف مائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کئے گئے ہین یعنی (۱۶) فٹ پہلی سکنڈ مین اور (۴۸) فٹ دوسرے سکنڈ مین اور علی ہذا بہ تناسب اعداد طاق، تو ہر دو رفتار مطابق ہوئین اسطرح تصدیق کی جاتی ہے۔

چونکہ وہ واقعات جو مشاہدہ ہوئے واقعات محسوبہ کے مطابق ہین۔ لہذا جس اصول پر کہ حساب کیا گیا صحیح ہے

ہر آسان سے آسان واقعہ درحقیقت بہت پیچیدہ ہوتا ہے۔

صحیح مسائل نہ بلاتوسط کارخانہ قدرت اخذ کئے جاسکتے ہین۔ نہ بلا مشاہدہ طریقہ عمل انسانی۔ ہر واقعہ جسکا مشاہدہ ہو باوجود اسکے کہ وہ کیسا ہی کچھ آسان نظر آئے درحقیقت اسقدر پیچیدہ ہوتا ہے کہ بغیر اسکے کہ دوسرے واقعات کے تعلق سے اُسکی جانچ کیجائے کوئی علم اوسکی نسبت حاصل نہین ہوسکتا۔ مثلاً واقعات ذیل نہایت آسان اور بالکل معمولی معلوم ہوتے ہین کہ ایک درخت کاٹا گیا اور زمین پر گرا جسپر بہت سی چڑیان بیٹھی ہوئی تھین وہ اُڑگئین درخت کے گرنے سے بہت سا غبار اُڑا اور ہوا مین منتشر ہوگیا تالاب کے پانی مین جسکے کنارہ پر یہ درخت تھا ایک قسم کا تلاطم پیدا ہوا اگرچہ یہ بہت آسان اور معمولی واقعات معلوم ہوتے ہین لیکن ان سے متعلق حسب ذیل سوالات پیدا ہوتے ہین۔

19

(۱) درخت کیون گرا۔

(۲) درخت کے ساتھ چڑیان کیون نہین گرین وہ کیون اُڑگئین

(۳) غبار کیا ہوا وہ ہوا مین کیون غایب ہوگیا۔

(۴) پانی مین تلاطم کیون پیدا ہوا اور تلاطم کے بعد پانی کیون ٹھیر گیا

یہ جملہ واقعات درحقیقت اس قاعدہ کی تمثیلات ہین جس سے کہ کشش ارضی محسوب کیجاسکتی ہے اور یہ دریافت کیا جاسکتا ہے کہ بایل کا اُن اقسام پر جو اُس مین غرق ہون کیا اثر ہے۔

تحقیقات عدالتی اور علمی مین کیا فرق ہے۔

(۷) دفعہ سابقہ مین عام طور پر تحقیقات کے اصول بیان کئے گئے ہین قبل از ان کہ اصول مذکور تحقیقات عدالتی سے متعلق کئے جانے پر بحث کیجائے مناسب ہوگا کہ اُن حالات کا مقابلہ کیا جائے جن مین عدالتی اور علمی تحقیقات ہوا کرتی ہے۔

بعض اہم امور مین دونون قسم کے حالات ایک دوسرے سے مشابہ ہوتے ہین - امور واقعاتی کی
تحقیقات مین قطع نظر نوعیت اور غرض تحقیقات کے عموماً معلوم سے مجہول کا استنباط کیا جاتا ہے
اور دونون قسم کی تحقیقات مین یہ امر مفروضہ ہوا کرتا ہے کہ اشیاے عالم موجودات اور طریقہ عمل انسانی
ہمیشہ یکسان رہتا ہے اور جملہ اشیا مین باہمدگر علت و معلول کا تعلق ہے اس اصول کا خاص حالات سے
متعلق کرنا اور جس طریقہ پر اُسکا عمل درآمد ہے اُسکا بیان کرنا گو مشکل ہو مگر ممکن ہے - ترتیب و وضع عالم جز
امور جداگانہ کی تحقیقات علمی مین عام اس سے کہ تحقیقات مذکورہ باغراض تاریخی ہو یا باغراض عدالتی
یا باغراض امور روزمرہ - چند اہم فرق ہین -
پہلا فرق یہ ہے کہ ہر امر جداگانہ مین تجربہ کرنا ممکن نہین یا شاذ ممکن ہوتا ہے ایک تعداد محدود امور واقعاتی
پر جسکا بڑہانا ناممکن ہے اکتفا کرنا پڑتا ہے
علم طبعی کی غرض اہم یہ ہے کہ ضوابط عام دریافت کئے جاوین جنکے دریافت کرنے سے احوال
کا سمجھنا اور امور آیندہ کی نسبت پیشین گوئی ممکن ہو یہ قواعد بالآخر واقعات جداگانہ سے اخذ کئے جاتے ہین
لیکن ہزارون واقعات مین سے تحقیقات کنندہ علمی کی اغراض کیواسطے ایک واقعہ ویسا ہی کارآمد ہوا کرتا ہے
جیسا کہ دوسرا واقعہ بہت سی حالتون مین واقعات کی ترتیب بغرض تحقیقات ممکن ہے - مثلاً کشش ارضی
دریافت کرنیکے لئے یہ ضرور تھا کہ وہ وقت جو مختلف اجسام کے ایک خاص فاصلے سے گرنے مین گزرتا ہے
دریافت کیا جائے پس ہر مشاہدہ جو اس غرض سے کیا گیا واقعہ جداگانہ ہے - لیکن اگر کوئی تجربہ راست
نہ آیا یا کوئی خلل واقع ہوا یا اگر مشاہدہ صحیح نہین کیا گیا یا کسی سبب مخل کا شائبہ ہوا [illegible] لیا تو
دوبارہ تجربہ کرنا نہایت آسان ہے اور جو نتایج کسی ایک تجربہ سے اخذ کئے گئے ہون وہ ویسے ہی
اعتبار کے قابل ہین جیسے کہ وہ نتایج جو کسی دوسرے تجربہ سے اخذ کئے جائین پس مادی اشیا کی
نسبت تحقیقات مین امور متعلقہ کی تعداد جسقدر منظور ہو بڑہائی جا سکتی ہے تحقیقات امور جداگانہ مین جب
یہ دریافت کرنا منظور ہو کہ ایک خاص موقع پر کیا واقع ہوا تو جو کچھ اسی قسم کے حالات مین واقع ہوا اُس سے
کوئی کارآمد نتایج نہین اخذ کئے جا سکتے اسلئے کہ مجموعہ واقعات جسکی نسبت علمی یا تاریخی تحقیقات کیجاتی ہے
اس قسم کے پیچیدہ ہوتے ہین کہ یہ فرض کرنا دشوار ہے کہ انکا اعادہ ہوا یا ہوگا اگر ہم یہ جاننا چاہین کہ
دو ہزار برس پہلے جب ایک خاص مقدار مین آکسیجن اور ہائی ڈروجن خاص حالات مین ملا گیا تھا تو کیا نتیجہ

پیدا ہوا تھا تو تجربۂ مذکور کے اعادہ سے نتیجۂ مذکور کی نسبت تعیین کامل حاصل ہو سکتا ہے لیکن اگر ہمکو اُن حالات
کا دریافت کرنا منظور ہو جن میں کہ جولیس سیزر قتل کیا گیا تو سوائے اِسکے کہ کل واقعات تاریخی کا اعادہ ہو حالات
مذکور کا مشاہدہ ممکن نہیں ہے۔

اس قسم کے واقعات کی نسبت شہادت محدود پر اکتفا کرنا پڑتا ہے کہ سیزر قتل کی بابت ہم کو صرف اُسیقدر
معلوم ہو سکتا ہے کہ جتنا تاریخ میں لکھا ہے مثلاً تو اُن حالات کے جو مورخوں نے تحریر کیئے ہیں
کوئی واقفیت حاصل نہیں ہو سکتی مورخوں کے لکھے ہوئے پر اعتبار کرنے میں بیشتر ان امور کا لحاظ
ضرور ہے جو مورخوں کے خاص میلان طبع کی وجہ سے ان کے بیانات کی صحت پر موثر ہیں
خصوصاً ایسے بیانات جو اسناد غیر موجودہ پر مبنی ہوں اور جنکی صداقت کی تجربے سے جانچ
ہونی ممکن نہیں ہے کہ اتفاقاً کسی امر کا کسیطور پر انکشاف ہو جائے ایسے امور سے صرف تاریخ
کے چند صفحات پر انسان کا علم محدود ہے۔ اور جو شہادت ایسے بیانات کی بابت اُنکے خلاف قیاس
ہونیکی وجہ سے یا مورخوں کے اختلاف بیانی سے یا مورخوں کی بے اعتباری سے ذہن میں جاگزین

۲۱

ہو وہ ہمیشہ لاینحل ہے۔

علاوہ اس فرق کے جو علمی اور تاریخی تحقیقات کی شہادت کی مقدار میں ہے ایک فرق عظیم اُس غرض کے
لحاظ سے بھی ہے جو ان دونوں قسموں کی تحقیقات کی ہوتی ہے اشیاء عالم کی ہیئت کی نسبت
تحقیقات کے دو اغراض ہوا کرتے ہیں اول خواہش تفتیش کی پوری تکمیل کی راحت خواہش مذکور جن اشخاص کے
دل میں کچھ بھی ہو نہایت ترغیب دہ ہوتی ہے جو انسان کے جملہ خواہشات طبعی میں سب سے زیادہ کارآمد ہے
دوسرے مختلف اقسام کے کارآمد نتائج کا پیدا ہونا۔

ان دونوں اغراض میں سے کوئی غرض اُسوقت تک حاصل ہوتی ممکن نہیں جبتک کہ مسائل اشیاء عالم میں سے
کچھ مسائل حل نہ کیئے جائیں۔ ممکن ہے کہ مسائل مذکور حل نہ ہو سکیں۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ جسقدر حل کیئے جائیں
[illegible] دنیا میں۔ ہر مسئلہ علمی ہمیشہ قابل تحقیقات رہتا ہے ممکن ہے کہ ہزارہا برس تک حل کرنیکی کوشش
[illegible] ساتھ بھی ناکامیابی ہوا اور اُسکے بعد وہ حل ہو یا یہ کہ مسئلہ مذکور کا جواب جو ہزاروں برس سے صحیح خیال
کیا جاتا تھا غلط ثابت ہو اور بجائے اسکے ہزارہا برس بعد کوئی اُس سے بہتر جواب دیا جاسکے بہر حال تحقیقات
علمی میں یہ کوشش کیجاتی ہے کہ جہانتک ممکن ہو حق محض دریافت کیا جائے [illegible] تحقیقات کی علت غائی

ہے جبتک کہ ثبوت کا کوئی جزو نامکمل ہو یا کوئی واقعہ مختلفہ اس اصول کے مطابق نہ ہو جسکی توضیح کرنا مقصود ہے تفتیش کنندہ علمی مطمئن نہین ہو سکتا اور نہ اُسکو مطمئن ہونا چاہیئے جبتک کہ غلطی کا امکان دور نہ ہو جاے تحقیقات کنندہ علمی کو دُکم سے کم امکان مذکور کی حدتک ، راے قائم کرنے سے باز رہنا چاہیئے - عدالتی تحقیقات کی حالت اسکے خلاف ہی علمی اغراض کی بنیاد پر عدالتی تحقیقات مین یہ ضرور ہے کہ جو فیصلہ کیا جاتا ہے وہ ایک خاص طریقہ پر عمل کرنیکے بعد قطعی اور ناقابل تردید ہو جاتا ہے - ایسی حالت مین اُسقدر یقین کی اُمید مین جسقدر یقین کی محققان علوم کو ضرورت ہوتی ہے مقدمات کو ملتوی رکھنا ممکن نہین ہے فیصلجات عدالتی ضرورتاً ناکافی مادہ کی بنیاد پر صادر کیے جاتے ہین - گو غلطی کا اندیشہ ہو تحقیقات کنندگان علم طبعی کو تحقیقات کنندگان عدالتی کے مقابلہ مین ایک تو یہ آسانی ہے کہ شہادت دجہان تک کہ شہادت زبانی پر اُسکا انحصار ہے ، جو اُن کے روبرو پیش کیجاتی ہے اُس سے بہت زیادہ معتبر ہوتی ہے جو عدالت کے روبرو پیش ہوتی ہو جسکے کئی سبب ہین اول یہ کہ جو بیانات تحقیقات کنندگان علمی کرتے ہین وہ اُونکے میلان طبع پر موثر نہین ہوتی - دوم یہ کہ بجز اسکے کہ تحقیقات ۲۲ کنندہ مذکور کسیقدر معتبر اور تعلیم یافتہ ہو اُسکی شہادت قبول نہین کیجاتی - تیسرے یہ کہ جبتک کہ اُسکے مشاہدات کا دوسرے اشخاص کے مشاہدات سے مقابلہ نہ کیا جاے خود اُسکو اس امر کی واقفیت نہین ہوتی کہ اُن واقعات سے جنکا مشاہدہ کیا ہے کیا نتیجہ اخذ کیا جائیگا پس اگر اُسکی یہ مرضی بھی ہو کہ غلط بیانات کرے تو یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ کس قسم کی غلط بیانی سے اُسکا مقصود حاصل ہونا ممکن ہے چوتھے یہ کہ وہ یہ جانتا ہے کہ اُسکے بیانات کا دیگر اشخاص کے بیانات سے مقابلہ کیا جائیگا اگر اُسنے بے احتیاطی کی یا صحت کو ملحوظ نہین رکھا یا اگر اُسکا منشا بے ایمانی کرنیکا ہے تو یہ امور مخفی نہین رہ سکتے ضرور ظاہر ہو جائینگے - پانچوین یہ کہ جس قسم کے واقعات کا مشاہدہ اُسکو کرنا ہوتا ہی وہ آسان ہوتے ہین اور مشاہدہ کے واسطے خاص قسم کے آلات موجود ہوتے ہین تاکہ مشاہدہ صحیح ہو اور اُسکے نتایج صحیح طور پر قلمبند کئے جا سکین - عدالت کے گواہونکا حال اسکا بالکل خلاف ہی جن واقعات کی نسبت وہ اداے شہادت کرتے ہین ہمیشہ وہ واقعات اس قسم کے ہوتے ہین جنمین گواہونکا میلان طبع کچھ نہ کچھ کسی نہ کسی طرف ضرور ہوتا ہی اور اکثر واقعات ایسے ہوتے ہین جنکی نسبت گواہونکے دلمین سخت تعصب بھرا ہوا ہوتا ہے - گواہون کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ امر تنقیح طلب کیا ہی وہ اپنی شہادت اس نتیجہ کے پیدا کرنیکے لحاظ سے جسکا پیدا کرنا اُون کو منظور ہے بنا سکتے ہین موقع اس قسم کا ہوتا ہے کہ اُنکے بیانات کے کم سے کم ایک بڑے جزو کی تردید ممکن نہین واقعات جنکا کہ وہ مشاہدہ کرتے ہین اکثر طریقہ عمل انسانی کے

متعلق ہوتے ہین جو اس قسم کا پیچیدہ ہے کہ اگر گواہ سچ بولنے کی حتے الامکان کوشش کرے تو بھی اکثر
اُسکا بیان کسی واقعہ کی نسبت نادرست اور ہمیشہ ناکمل رہیگا اب تک جو بیان کیا گیا ہو اُس سے ظاہر ہو کہ حقائق
جداگانہ کے وجود کی تحقیق اور اُنکے ثابت کرنیکا موقع اُن قواعد کے اثبات اور تحقیقات کے موقع سے کم ہے
جو عام طور پر قوانین قدرت کہلاتے ہین لیکن دوسری جانب بہی کسیقدر گفتگو کا موقع ہے اگر عدالتی اور تاریخی
تحقیقات مین شہادت کم دستیاب ہوتی ہے اور ہمیشہ مقدار مین محدود ہوتی ہے تو وہ امور جنکی بابت عدالتی
تحقیقات کیجاتی ہے اُن امور سے جنکی نسبت تحقیقات کنندہ علمی کو تحقیقات کرنا منظور ہوتا ہے بہت زیادہ پیچیدہ
ہوتے ہین اور گو حاکمون اور مورخون کو تجربون سے استمداد کرنیکا موقع حاصل نہین ہے اور گو عدالتی تحقیقات
کرنیوالون کے آلات علمی تحقیقات کرنیوالون کے آلات کے مقابلہ مین کم وقعت ہون لیکن عدالتی تحقیقات
کرنیوالون کا کام بالتناسب آسان اور کم درجہ کا ہے علاوہ برین تحقیقات عدالتی مین چند ایسی سہولتین
بہی ہین جنسے حسب اطمینان تحقیقات کرنیمین بہت مدد ملتی ہے۔

انسان کو طریقہ عمل کی نسبت کسیقدر توضیح و پیشین گوئی ممکن ہے

۲۳ (۸) گو اسوقت تک اہل علم نے اس مسئلہ پر غور کیا کہ بلحاظ نوعیت اشیا ایسے
قواعد عام منضبط ہو سکتے ہین یا نہین جنسے انسان کے طریقہ عمل کی نسبت مثل
اشیاء طبعیہ کے توضیح اور پیشین گوئی ہو سکے۔ لیکن ابھی تک ایسے اصول نہین قایم ہو سکے البتہ ایسے قواعد
منضبط ہین جنسے خاص واقعات کی قرین قیاس ہونے کی جانچ ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر کسی شخص کے قبضہ
مین ایسا مال مسروقہ نکلے جو پہلے سے اُسکے پاس نہ تھا اور جسکی نسبت قابض یہ بیان نہ کر سکے کہ وہ کسطرح
پر اُسکے قبضہ مین آیا تو کسی شخص کو یہ تسلیم کرنیسے انکار نہو گا کہ قابض یا تو چور ہے یا مال مسروقہ کا لینیوالا ہے
یا اگر کوئی شخص کسی ایسی دستاویز کے پیش کرنیسے انکار کرے جو اُسکے قبضہ مین ہو تو یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ
دستاویز مذکور کی عبارت شاید اُسکے مطلب کے خلاف ہو عملی اغراض کے لیئے واقعات جداگانہ کی تحقیقات
مین اس قسم کے قواعد قریب قریب ایسی ہی کارامد ہین جیسے کہ زیادہ صحیح اور عام قواعد گو جب کسی سلسلہ
واقعات کے علمی یا قیاسی اغراض کے لئے توضیح کرنا منظور ہو تو قواعد قسم مذکور کچھ بھی کارآمد نہین ہوتے
مثلاً اگر یہ دریافت کرنا ہو کہ کسی خاص شخص نے کسی ایسے جرم کا ارتکاب کیا یا نہین جسکے ارتکاب مین
پانی استعمال کیا گیا ہو تو اُن امور سے واقفیت کہ شخص مذکور کے باغ مین ایک پمپ لگا ہوا تھا اور
باغ کے کسی کوئین سے پمپ مذکور کے ذریعہ سے پانی نکالا جا سکتا تھا ایسا ہی کارآمد ہو جیسے کہ علم

سیال سے واقفیت کامل۔ لیکن۔ اگر یہ دریافت طلب ہو کہ کسی مکان اور اسکے متعلق اراضی کیواسطے سال بھر
پانی کس طرح مہیا کیا جا سکتا ہے تو علم سیال اور دیگر ضروری امور کے اصول اور اُن سے متعلق طریقہ
عمل سے واقفیت کی ضرورت ہو گی اور جسقدر زیادہ پانی مہیا کرنا ہو اُسیقدر زیادہ علم کی ضرورت ثابت
ہو گی۔ طریقہ عمل انسانی سے متعلق جسقدر تخمینی قواعد ہین اُنکی تحقیق انسان کے ذاتی تجربہ پر موقوف ہے
جو عموماً ہر شخص کو اپنے دلی خیالات سے ہوتا ہے۔ اور دلی خیالات کی تائید عموماً دوسرے اشخاص کے
طریقہ عمل کے مشاہدہ سے ہوتی ہے۔ جسکی توضیح اُس خیال سے ہوتی ہے جو ہر شخص کے دل مین
ہے کہ حالات ذہنی اُسکے حالات ذہنی کے مطابق ہین تجربہ سے ظاہر ہے کہ جو نتائج اسطور پر اخذ کئے
جاتے ہین بمقابلہ اُسکے جسقدر صحت اُن کی عام طور پر خیال کیجاتی ہے زیادہ صحیح ہوا کرتے ہین
تاہم غلطیون کی قلت ذاتی عقل و فراست کے استعمال پر موقوف ہے۔ جس سے قواعد متعلقہ طریقہ
عمل انسانی کی ایک نہایت خاص شکل پیدا ہوتی ہے قواعد مذکور عموماً درست عبارت مین بیان نہین کیے جاتے
اور اُنکی تحدید اور ان مین مستثنیات قایم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قواعد مذکور اُس قسم کے استقرا اون سے

۲۴ جو علم طبعی مین مستعمل ہین۔ اسوجہ سے زیادہ کارآمد ہین۔ کہ اُنکے نقص اور اُنکے ضروری مستثنیات کا
انکشاف اُن لوگون کے ذاتی تجربہ سے ہو جاتا ہے جو ان کو استعمال کرتے ہین۔ اسکی توضیح ذیل
کی دو تمثیلون کے مقابلہ سے ہو سکتی ہے

(۱) وزنی اشیا زمین پر گر پڑتی ہین۔

(۲) ایسے مال مسروقہ کا قابض جسکا سرقہ عنقریب ہوا ہے۔ سارق ہے۔

غبارہ کا ہوا پر چڑہنا قاعدہ اول کا ایسا استثنے ہے جس سے قاعدہ مذکورہ کی صداقت کی نسبت شبہ
پیدا ہوتا ہے لیکن اگر کچھ روپیہ چوری جانے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد کسی بڑے دوکاندار
کے گولک مین سے نکلین جو اُسنے نہین چُرائے تو کوئی شخص قاعدہ دوم کے صداقت مین
شک نہین کر سکتا ہر شخص فوراً سمجھ سکتا ہے کہ یہ حالت قاعدہ مذکور کے مستثنیات مین سے ہے
اسکی وجہ یہ ہے کہ اشیاے مادی کی نسبت انسان کی واقفیت صرف مشاہدہ پر موقوف ہے جسمین
کوئی گنجایش کسی قسم کے میلان طبع کی نہین ہوتی لیکن انسان کے طریقہ عمل کی نسبت ہر شخص
کو اُس سے زیادہ واقفیت ہوتی ہے جتنی قواعد عام کے ذریعہ سے اسکا ناحاصل ہو سکتی ہے

ایک امر قابل غور یہ ہے کہ اس امر کی تحقیقات کہ کسی واقعہ جداگانہ کا وجود ہے یا نہین بمقابلہ اس قاعدہ کے متحقق اور ثابت کرنیکے جسکے مطابق کسی خاص قسم کے واقعات واقع ہوتے ہین بہت زیادہ سہل ہے تحقیقات مذکور نہایت محدود ہوتی ہے اور عام طور پر بطریق برہان قیاسی کیجاتی ہے تخصیص مذکور استقرار ماقبل پر مبنی ہوتی ہے جسکی صداقت عموماً تسلیم کیجاتی ہے اور جسمین عدالت کی کارروائی عدالت مین عام طور پر یہ آسانی ہے کہ حاکم کے ذاتی تجربہ اور میلان طبع سے دریافت مین مدد ملتی ہے براہین قیاسی بھی مختلف قسم کے ہوتے ہین اور تضاد اور تخالف کی وجہ سے ایک سے دوسرے کے نقص کی تکمیل ہو جاتی ہے مثلاً ایک سلسلہ واقعات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ زید کو بکر کے قتل عمد کے ارتکاب کی شدید وجہ تحریک تھی دوسرے سلسلہ واقعات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بکر زہر سے ہلاک ہوا تیسرے سلسلہ واقعات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زید نے بکر کو زہر دیا جس سے وہ ہلاک ہوا۔ سوال یہ ہے کہ زہر کے ذریعہ سے قتل کرنیوالون مین زید داخل ہے یا نہین اگر داخل ہے تو مختلف مسائل اوسپر صادق آوینگے جن مین سے دو مین بھی ضروری تعلق باہمی نہوگا بجز اسکے کہ یہ فرض کیا جاوے کہ

۲۵

زید قاتل ہے اس حالت مین اس قسم کے تین صحیح مسائل فرض کیے جا سکتے ہین - اول یہ کہ بکر زہر سے ہلاک ہوا۔ دوم یہ کہ زید نے زہر دیا۔ سوم یہ کہ زہر دیے جانیکی وجہ تحریک بھی جداگانہ ہر ایک مسئلہ کی تحقیقات امکانی قیاسات کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور جب یہ متحقق ہو جاوے کہ بکر زہر سے ہلاک ہوا تو متعدد قیاسات جو بکر کی ہلاکت کی نسبت زید کو مجرم سمجھکر پیدا ہوتے تھے رفع ہو جاوینگے اور جب یہ بات ثابت ہو جاوے کہ زید نے بکر کو زہر دیا جسکی وجہ سے بکر ہلاک ہوا تب ہر قیاس جو زید کو مجرم سمجھکر (بہ نسبت اتفاق وغیرہ) بکر کی ہلاکت سے متعلق پیدا ہوتا تھا باقی نہین رہیگا - اور جب یہ ظاہر ہو کہ زید کو وجہ تحریک زہر دینے کی تھی تب قیاسات مذکورہ مین سے کسی ایک کے ثابت کرنیکی وقت نہ رہ جاویگی اور قیاسات کی تعداد جو زید کو مجرم خیال کرنے سے پیدا ہو سکتی تھی بالتناسب کم ہو جاویگی اسباب سے ایک اور امر ظاہر ہوتا ہے جو عدالتی تحقیقات کی وقعت حقیقی جانچنے کے لیئے نہایت اہم ہے اور وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تحقیقات مین جملہ مہذب قومون مین اسطرح پر کارروائی کیجاتی ہے یا کم سے کم کیجانی چاہیے کہ ہر شخص جسکو کارروائی مذکورہ کے نتیجہ سے تعلق ہو اُسکے کافی موقع رفع الزام کا دیا جاوے تمثیل مذکورہ مین زید کو سب سے زیادہ قوی وجہ تحریک بکر کو زہر دینے کے الزام کے رفع کرنے

کی تھی اور سب سے زیادہ موقع تھا پس اگروہ وجہ مذکور سے بیان کرنیسے قاصر ہے تو یا وہ قاتل ہے یا اُن لوگون مین داخل ہے جنکو قتل عمد کی ارتکاب کی وجہ تحریک تھی اور جو اُس شخص کے قتل کا باعث ہوئے جسکے قتل کی اُنھین وجہ تحریک تھی اور جو کوی سبب اس امر کے قیاس کا ظاہر نہین کرسکے کہ اُنھون نے بلا ارتکاب کسی جرم کے زہر دیا۔

(۹) قبل ازین یہ بیان کیا جاچکا ہے کہ جملہ حقوق اور ذمہ داریان واقعات ہی سے پیدا ہوتے ہین

عدالت کو انفصال نزاعات مین کیا ضرور تین واقع ہوتی ہین

پس فریقین جب کسی نزاع سے متعلق کوئی دعوی یا استغاثہ کیا کرتے ہین اور جو کچہ جواب دہی ہوتی ہے وہ سب کچہ واقعات ہی کی پیرایہ مین ہوتا ہے اور عدالت کو عموماً انفصال نزاعات مین واقعات سے متعلق حسب ذیل مین امور کے دریافت کرنیکی ضرورت ہوا کرتی ہے۔

(۱) یہ کہ خاص قسم کے واقعات کی حقوق اور ذمہ داریون اور نفس الامر اور وجوبات اور استحقاقات اور مواخذہ سے متعلق کیا تاثیرات ہین

(۲) ایسے خاص واقعات سے تاثیرات معینہ کے استنتاج کا کیا طریقہ عمل ہے

(۳) یہ کہ اُون واقعات خاص کی صداقت پر اعتبار کا کیا طریقہ عمل ہے۔

جسمین سے سوال اول کا جواب تو قانون اصلی سے ملسکتا ہے اور سوال دویم و سویم کا جواب قانون اضافی سے متعلق ہے سوال دویم کا جواب عام ضابطہ دیوانی و فوجداری سے اور سوال سویم کا جواب قانون شہادت سے مستنبط ہونا چاہیئے۔ مثلاً زید نے بکر پر بربناے دستاویز دوہزار روپیہ دلا پانے کی نالش کی بکر نے دستاویز کو تسلیم کیا اور یہ جواب دیا کہ زید نے اُسسے ایک سرکاری خدمت دلانیکا وعدہ کیا تھا اور جسکے اُسکے معاوضہ مین یہ دستاویز لکھدی تھی۔ چونکہ ایفاے وعدہ نہین ہوا اسلیئے زید کو زر دستاویز پانے کا استحقاق نہین ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قانون اصلی کے بموجب کسی شخص کو سرکاری خدمت دلانیکا معاوضہ لینا دینا ناجائز ہے اور جس عہد کا بدل ناجائز ہو وہ معاہدہ کالعدم ہے پس معاہدہ کا واقعہ کوئی تاثیر زر مقدمہ دستاویز کی ادائی کے ذمہ داری سے متعلق نہین رکھتا ضابطہ دیوانی کے بموجب امر نزاعی کا اسطور پر تعین کیا جائیگا۔ کہ کیا بکر نے یہ دستاویز بہ معاوضہ اس امر کے لکھی تھی کہ زید اُسے کوئی خدمت سرکاری دلائیگا۔

قانون شہادت سے امور مندرجہ ذیل معلوم ہونے چاہئیں۔

(۱) یہ کہ امر نزاعی کا کس شخص کو ثبوت پیش کرنا چاہیئے

(۲) کس قسم کا ثبوت امر نزاعی سے متعلق پیش ہونا چاہیئے

(۳) کس طور پر ثبوت مذکور پیش کیا جانا چاہیئے

جس سے ظاہر ہے کہ قانون کو جو کچھ تعلق ہے واقعات ہی سے تعلق ہے۔ خواہ قانون اصلی ہو اور خواہ قانون اضافی۔ واقعات ہی سے نزاعات پیدا ہوتے ہین واقعات ہی کے اثبات یا استرداد پر نزاعات کے انفصال کا انحصار ہے۔ شہادت سے اس سے زیادہ کچھ بھی مقصود نہین ہے کہ اُسکے ذریعہ سے واقعات کے اثبات و استرداد مین مدد ملے۔

قانون شہادت کی ضرورت اور تدوین اور قدیم زمانہ مین ہندوستان مین قانون شہادت شاستری اور فقہی کا عملدرآمد

(۱۰) چونکہ فصل خصومات کے لیے شہادت سب سے اہم جز ثابت ہوتی تھی اور سب سے زیادہ اسکی ضرورت تھی کہ شہادت کے پیش ہونے اور متعلق اور غیر متعلق قرار پانے اور اُسکی جانچ اور قیمت قائم کرنے کے مفصل قواعد منضبط ہون۔ تاکہ شہادت کا استعمال اور اُس سے استناج وقت طلب نہ رہے۔ پس اس ضرورت نے شہادت سے متعلق قواعد کے تدوین کی طرف توجہ دلائی اور مختلف ممالک مین مختلف قواعد مختلف زمانون مین قرار پائے ہندوستان مین چونکہ سب سے پہلے اہل ہنود کی سلطنت تھی اُن کے کتب مقدسہ مین شہادت سے متعلق کچھ قواعد تھے اور کچھ قواعد بڑے بڑے علمائے ہنود نے مختلف تجربون کے بعد تجویز کیے تھے جن سب کا مجموعہ شاستر اہل ہنود مین شامل ہے اور جبتک اُن کی سلطنت کے زمانہ مین عمل ہوتا رہا۔ چونکہ مسلمانون کے قرآن مجید مین بھی شہادت سے متعلق بعض احکام تھے اور نیز احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین اکثر احکام تھے فقہا نے اُنھین اصول پر بلحاظ اپنے تجربہ کے بہت مفصل قواعد شہادت سے متعلق وضع کئے جو کتب فقہ مین منضبط ہین۔ ہندوستان پر جب مسلمانون کا تسلط ہوا۔ تب اُنکی زمانہ مین فقہی قواعد شہادت پر ہندوستان مین عمل ہوتا رہا۔

۲۷

ہندوستان مین اہل یورپ کے تسلط کے بعد قانون شہادت

(۱۱) اسکے بعد جب ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی اہل یورپ کا تسلط ہوا تب سے ہندوستان مین قانون شہادت اہل ہنود و اہل اسلام

مروجہ صدر میں کیا تغیرات ہوئے

کا عمل روز بروز گھٹتا گیا اور قانون شہادت مروجہ انگلستان کے بموجب عمل ہونا
شروع ہوا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمانہ حکومت مین کچھ ایسے قواعد شہادت سے
متعلق جاری ہوئے جنکا ماخذ قانون شہادت انگلستان تھا بالآخر ایکٹ نمبر (۱۵) مصدرہ
۱۸۵۲ء قواعد شہادت سے متعلق جاری ہوا۔ پھر بذریعہ ایکٹ نمبر (۱۹) ۱۸۵۳ء اُن قواعد
شہادت مین ترمیم ہوئی۔ اسکے بعد ایکٹ نمبر (۲) ۱۸۵۵ء کے ذریعہ سے شہادت کے قواعد
جاری کیے گئے گو یہ ایکٹ جاری ہوئے جاری رہے جو فی الواقع نہ کوئی جامع قانون شہادت
تھے نہ ضرورتون کے لیے کافی تھے اور اکثر عدالتہاے اضلاع مین قانون شہادت انگلستان
ہی استعمال مین آیا کرتا تھا۔ اُسی پر عمل ہوا کرتا تھا جو فی الحقیقت نہ ہندوستان کی حالت سے کوئی
مناسبت رکھتا تھا۔ نہ فی الواقع کوئی مرتب اور مکمل قانون تھا۔

قانون شہادت انگلستان کی حالت

۲۸

جیسے کہ مسٹر اسٹیفن کی تحریر مندرجہ ذیل سے قانون انگلستان کی حالت منکشف ہوتی ہے انگلستان
کے دیگر قوانین کی طرح قانون شہادت بھی رفتہ رفتہ مرتب ہوا ہے کوئی جزو قانون کا
اسقدر بہم حکام کی راے پر کلیتاً نہین چھوڑا گیا۔ جیساکہ قانون شہادت بہت
کم عرصہ ہوا جب تک واضعان قانون نے امر مذکور مین کچھ بھی دخل نہین دیا تھا اور جب سے کہ انھون
نے دخل دینا شروع کیا تو سواے اسکے کہ بعض قوانین کو (مثلاً اُن قوانین کو جنکے بموجب کہ
بعض شاہد بوجہ تعلق قابل اداے شہادت خیال کیے جاتے تھے اور اُن قوانین کو جنکے بموجب کہ فریقین
مقدمہ اداے شہادت نہین کرسکتے تھے) منسوخ کرین۔ اُنھون نے قانون مذکور مین کچھ مداخلت
نہین کی اور نہ قانون مذکور کے اصول اہم مین کچھ دست اندازی کی ایسے مجموعہ قوانین مین جو بلحاظ خاص
مقدمات کے رفتہ رفتہ مرتب ہوا ہو یہ ظاہر ہے کہ بدنظمی ہوگی اور اُسکی اصطلاحات خاص کی تشریح
مستند طور پر نہ ہوگی اور اُسکے قواعد عام حاوی اصول پر مبنی نہ ہونگے بلکہ بلحاظ خاص حالات کے بنائے گئے
ہونگے اور اصطلاحات مذکورہ ایسے مستثنیات کے ساتھ مشروط کیا جانا ضروری ہوا ہوگا جو قانون
مذکور کے اصول کے مطابق نہ تھین۔ اس قسم کی بدنظمی جبکہ قانون مذکور مین ایک دفعہ ہوگئی پھر اُسکی اصلاح
کتب اصول بدشواری کرسکتے تھے عدالتہاے قانونی یا مصنفان قانونی مقدمات متدائرہ
کو بموجب قوانین مجریہ وقت کے فیصل کرسکتے ہین اور کتب اصول کے لکھنے والے فیصلجات

مذکور کے نتایج کو جمع کرتے ہین۔
اس مین شک نہین کہ واضعان قانون اس خرابی کو دور کر سکتے تھے لیکن پارلیمنٹ نے ابتک کبھی
بسیط مسائل قانونی کے بابت قواعد جامع جاری کرنے کی کوشش نہین کی گو ہندوستان مین
قانون قسم مذکورہ بالا چند مشہور حالات مین نمایان کامیابی کے ساتھ جاری کیا گیا۔ انگلستان کے
قانون شہادت کا وہ جزو جو کسی اصول عام پر مبنی معلوم ہوتا ہے محض قواعد ذیل پر حاوی ہے

اول شہادت امور تنقیح طلب پر محدود ہونی چاہیئے

دوم شہادت سماعی داخل نہ ہونی چاہیئے ٭

سوم جملہ حالات مین سب سے عمدہ شہادت پیش ہونی چاہیئے ہر سہ قواعد
مذکورہ بالا نادرست الفاظ مین بیان کئے گئے ہین لفظ شہادت جو کہ تینون جملون مین سب سے
زیادہ ضروری لفظ ہے بمہم طور پر ستعمال کیا گیا ہے اور اُسکی تعریف نہین کیگئی لفظ مذکور سے
بعض دفعہ اُن الفاظ اور اشیا سے مراد لیجاتی ہے جو کہ عدالت کے روبرو گواہان کہین یا پیش

29

کرین۔
بعض حالات مین لفظ مذکور سے اُن واقعات سے مراد ہوتی ہے جنکا وجود کہ الفاظ یا اشیا مذکورہ
کے ذریعہ سے ثابت کیا جائے اور جو کہ دیگر واقعات غیر ثبتہ کی نسبت نتایج اخذ کرنے کی بنیاد

ہون۔
لفظ شہادت سے بعض دفعہ مراد اُس بیان سے ہوتی ہے جس سے یہ معلوم ہو کہ خاص واقعہ اُس
امر سے جسکی تفتیش ہو رہی ہو متعلق ہے۔
تنقیح کا لفظ بھی مبہم ہے اکثر حالات مین یہ لفظ ٹھیک انگلستان کے عرضی دعوی اور جواب دعوی
کے قواعد کے لحاظ سے جسکا خاص مقصد یہ ہے کہ وہ امر خاص جسکو کہ ایک فریق مقدمہ ثابت۔
اور جس سے کہ دوسرا فریق مقدمہ انکار کرتا ہے معلوم ہو جائے استعمال کیا جاتا ہے۔ دیگر حالات
مین لفظ مذکور کے معنے جملہ امور زیر تنقیح پر حاوی ہوتے ہین۔
لفظ سماعی بھی مختلف معنون مین استعمال ہوا ہے بعض دفعہ اسکے معنی مین وہ الفاظ داخل ہوتے ہین
جو کہ کسی شخص نے کہتے ہوئے سنے ہون اور بعض دفعہ مراد اُس بیان سے ہوتی ہے جو ایک شخص

دوسرے شخص سے اطلاع پاکر بیان کرے اور بعض دفعہ لفظ مذکور نفظ غیر متعلق کا ہم معنی خیال کیا جاتا ہے
اگر اس قاعدہ کی شہادت صرف امور تنقیح طلب کی بابت ادا کیجانا چاہیئے ٹھیک تصریح کیجاے
تو اُسکے یہ معنی ہونگے کہ گواہان کو کسی واقعہ کی بابت سواے اُن واقعات کے کہ جنکا عرضی دعوی
او جواب دعوے مین ایک فریق نے بیان کیا اور جن سے دوسرے فریق نے انکار کیا ہو شہادت
اداکرنیکی اجازت نہین ہے اگر قاعدہ مذکور کے یہ معنے سمجھے جائین تو سلسلۂ دادگستری قطعًا منقطع
ہوجائیگا کیونکہ واقعات موید فیصلہ کی نسبت ادائے شہادت ممکن نہ ہوگی مثلاً زید نے بکر کے اُوپر بربنا
ایک ہنڈوی کے نالش دائر کی بکر نے ہنڈوی کے لکھنے سے انکار کیا۔
زید کے پاس بکر کا لکھا ہوا ایک خط موجود ہے جس مین بکر نے ہنڈوی مذکور کے لکھنے کا اقبال کیا ہو
اور روپیہ ادا کرنے کا وعدہ کیا ہے یہ اقبال اگر قاعدہ مذکورہ بالا کی ٹھیک تعبیر کیجاے تو ثابت نہین
کیا جاسکتا کیونکہ امر تنقیح طلب یہ ہے کہ بکر نے ہنڈوی تحریر کی تھی یا نہین نہ یہ کہ بکر نے اُسکے
لکھنے کا اقبال کیا تھا یا نہین۔ اس مہمل نتیجہ سے بچنے کے لیئے لفظ شہادت سے مراد نہ صرف بیان
گواہ سے ہے۔ بلکہ ہر ایک واقعہ سے ہے جس سے دیگر واقعات مستنبط ہوسکین اگر لفظ شہادت کے ۳۰
یہ معنے خیال کیے جائین تو قاعدہ مذکورہ بالا یعنی اس قاعدہ کی شہادت صرف امور تنقیحی کے
بابت ادا کی جائیگی یہ معنی ہونگے کہ سواے واقعات تنقیحی یا اُن واقعات کے جن سے واقعات
تنقیحی کی نسبت استنباط کیا جاسکے کسی اور واقعہ کی نسبت شہادت نہ لیجاے گی۔ اگر قاعدہ مذکور
کی اسطرح تعبیر کیجاے تو وہ اسقدر مبہم ہوجاتا ہے کہ بالکل کارآمد نہین ہوسکتا کیونکہ عقلاً یہ سوال
پیدا ہوتا ہے کہ کس قسم کے واقعات سے اور واقعات کا وجود مستنبط ہوسکتا ہے اس سوال کا
کوئی صاف جواب قانون انگلستان مین نہین ہے اگرچہ اس قاعدہ کے مستثنیات سے جسکے ذریعہ
سے شہادت سماعی کے ادخال کی ممانعت کی گئی ہے۔ جزو سوال مذکور کا بے ترتیب اور نامکمل
جواب اخذ کیا جاسکتا ہے مثلاً۔ بعض مقدمات ایسے ہین جن سے یہ مستنبط ہوسکتا ہو کہ بعض حالات
مین شہادت نسبت ایسے واقعہ کے ادا کیجا سکتی ہے جس سے کسی دوسرے واقعہ کی نسبت نتیجہ
اخذ کیا جاسکے اگرچہ وہ واقعہ جس سے کہ نتیجہ اخذ کیا جاوے جرم ہو اور اگرچہ وہ واقعہ جو مستنبط
کیا جائے وہ بھی ایسا جرم ہو جسکی بابت شخص ملزم کی تجویز ہورہی ہو۔ بیان مذکورہ سے ظاہر ہو

کہ قانون شہادت سے متعلق سب سے زیادہ اہم سوال کا جواب یعنی اس سوال کا جواب کہ کون
واقعات متعلقہ ہین مکمل طور پر جزو بذریعہ تجربہ کے اور جزواً بذریعہ اجتماع اس قسم کی پیچیدہ اور محدود
مثالون کے جیسے ایک ابھی بیان کی گئی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

یہ قاعدہ کہ شہادت سماعی قابل ادخال نہین بدرجہ غایت مبہم ہے کیونکہ لفظ سماعی کے متعدد معنی
ہو سکتے ہین اور ہر معنی کے لحاظ سے قاعدہ مذکور کا مطلب تبدیل ہو سکتا ہے۔ قاعدہ مذکور کے معنی
مستند طور پر کہین بیان نہین کیے گئے اُن متعدد مستثنیات سے جو قاعدہ مذکور مین ہین جسکے معنی
نکالے جاتے ہین مستثنیات مذکور سے جو کہ بارہ تیرہ ہین لفظ سماعی کے کم سے کم تین مختلف معنی
مستنبط ہو سکتے ہین۔

مثلاً ایک یہ قاعدہ ہے کہ شہادت بابت بیانات کے جو کہ واقعات متعلقہ سے جہت رکھتے ہون
اور جن سے اُنکی توضیح ہوتی ہو ادا کیا سکتی ہے چونکہ کسی قاعدہ سے یہ قرار نہین دیا گیا کہ واقعات
متعلقہ کیا ہین لہذا یہ قاعدہ بذاتہ ناکمل ہے لیکن چونکہ قاعدہ مذکور بطور اُس قاعدہ کے مستثنیٰ کے
سمجھا گیا ہے جسکی رو سے شہادت سماعی کی قبول کئے جانے کی ممانعت کی گئی ہے پس اُس سے

۳۱

لفظ سماعی کے معنے جو کچھ کہ کسی شخص نے کہتے ہوئے سُنا مستنبط ہوتے ہین اگر لفظ سماعی کے یہی
معنی ہین اُس قاعدہ کا جسکے ذریعہ سے شہادت سماعی ناقابل ادخال قرار دی گئی ہے یہ مطلب
ہوگا کہ گواہان کو کسی حالت مین ایسی شے کی بابت شہادت دینے کی اجازت نہ ہوگی جسکی کہ انھون
نے کسی دوسرے سے سماعت کی ہو نتیجہ یہ ہوگا کہ معاہدہ زبانی ثابت نہ کیا جا سکیگا اور نہ کوئی شخص
بغرض استحصال ناجائز دھمکی دینے یا بذریعہ الفاظ کے جو بولے گئے ہون ازالہ حیثیت عرفی کا مجرم سوائے
اُن حالات کے جو کہ قاعدہ مذکور کے مستثنیات سے متعلق ہون جن سے قاعدہ کا اثر ضعیف ہوتا ہو
قرار دیا جا سکیگا اکثر مستثنیات سے لفظ سماعی کے معنی اون بیانات کے معلوم ہوتے ہین جو کہ کوئی شخص
دوسرون سے سُنکر کرے نہ خود اپنے دیگر حواس سے دریافت کر کے اگر لفظ مذکور کے یہ معنی سمجھے
جاوین تو قاعدہ مذکورہ بالا بلا شک باستثنا بعض حالات کے بہت کار آمد ہے لیکن ان الفاظ کے
کہ شہادت سماعی قابل ادخال نہین یہ معمولی معنی نہین ہین اور عملاً یہ قریب قریب ناممکن ہے کہ لفظ
کے اصلی معنی سے قطع نظر کی جا سکے۔

یہ قاعدہ کہ دستاویزات جنسے کہ قبضہ قدیم ثابت ہوتا ہو اون اشخاص کے درمیان جو ان دستاویزات کے فریق نہ ہون قابل پذیرائی ہین اوس قاعدہ کا جسکی روسے کہ شہادت سماعی قابل ادخال نہین مستثنیٰ خیال کیا گیا ہے اسکا یہ مطلب ہو کہ لفظ سماعی اگر بالکل نہین توکسیقدر لفظ غیر متعلق کا ہم معنی خیال کیا گیا ہے لیکن قانون انگلستان مین کہین بیان نہین کیا گیا کہ لفظ متعلق سے کیا مراد ہے وہ قاعدہ جسکی روسے یہ حکم دیا گیا ہے کہ بلحاظ واقعہ کے بہترین شہادت ادا کیجاے ہر سہ قواعد مذکورہ بالا مین سب سے زیادہ اور واضح اور بلاشک سب سے زیادہ کارآمد ہے قاعدہ مذکور صرف اس اصول صریح کی توضیح ہے کہ اگر کوئی شخص کسی شے کی نسبت کلیتاً واقفیت حاصل کیا چاہتا ہے تو سب سے زیادہ یقینی علم اوسکو اپنے حواس خمسہ کے ذریعہ سے حاصل ہو سکتا ہے اگر سو تندین اشخاص کسی سر بمہر خط کے مضمون کی بابت حلفاً ایک اظہار دین اور وہ شخص جسکے روبرو کہ اظہار دیے جائین خط کھول کر پڑھے اور خط کا مضمون اُس کے خلاف پاوے جو کہ اشخاص مذکور نے حلفاً بیان کیا ہے تو وہ شخص بلا صرف عقل کے فوراً یہ نتیجہ اخذ کریگا کہ ان لوگون کا بیان صحیح نہین ہے۔ علاوہ اس ابہام کے جو کہ قواعد مذکورہ بالا مین واقع ہوتا ہے لفظ شہادت کے مبہم ہونے سے اور بہت دقتین پیدا ہوتی ہین تحقیقات علمی اور معمولی اغراض عام کے لیئے بلاشک یہ قرین آسانی ہے کہ ایک لفظ ایسا ہو جسکے معنی

(۱) اس شہادت پر جسکی بنا پر کوئی شہادت باور کی جاے۔

(۲) اُن واقعات پر جن پر کہ اسطرح باور کیا جاسے۔ اور

(۳) اُن دلائل پر جو کہ اُن واقعات پر مبنی ہون حاوی ہو۔

مثلاً کتاب مصنفہ پیلی صاحب موسومہ ایویڈینسیز آف کرسچینٹی کے سرنامہ مین لفظ شہادت ایسے معنی مین استعمال ہوا ہے اس تصنیف کی نوعیت ایسی نہ تھی کہ نسبت اس لفظ کے وہ فرق جس سے کہ قطع نظر کی گئی ہے اہم خیال کیا جا سکتا۔

اسی طرح پر تحقیقات علمی مین دربنا ے اُن وجوہ کے جنکا ذکر کیا جا چکا اس فرق پر جو درمیان کسی واقعہ اور اس بیان کے ہو جسکی بنا پر واقعہ مذکور باور کیا جاے زیادہ لحاظ کرنیکی ضرورت نہین ہوتی لیکن تحقیقات عدالتی مین اس فرق کا ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہو اس فرق کو نظرانداز کر دینے

قانون انگلستان مین نہایت ابتری پیدا ہوئی کیونکہ مقنان انگلستان نے اس فرق اہم سے یعنی اس فرق سے جو درمیان تعلق واقعات اور اوس طریقہ کے ہے جس سے کہ تعلق واقعات ثابت کیا جاتا اور جسکی بنا پر تقسیم اقسام شہادت ہونی چاہیئے قطع نظر کی۔

لفظ شہادت کا استعمال واسطے ظاہر کرنے اوس واقعہ کے جسکا ثابت کرنا منظور ہو اور نیز واسطے ظاہر کرنے اوس ذریعہ کے جس سے کہ واقعہ مذکور ثابت کیا جائے نتیجہ اسکا ہوا ہے کہ ہر فقرہ جس مین کہ لفظ مذکور واقع ہے ذومعنی ہو جاوے مثلاً لفظ شہادت اصلی سے بعض دفعہ واقعہ متعلقہ سے مراد ہوتی ہے اور بعض دفعہ کسی دستاویز کی اصل سے بخلاف اس کے نقل کی شہادت قرینہ خلاف شہادت صریح کے ہی لیکن اکثر شہادت قرینہ سے وہ واقعہ مراد ہوتا ہے جس سے کسی دوسرے واقعہ کا استنباط کیا جاوے اور شہادت صریح سے مراد اوس شہادت سے ہوتی ہے جو کسی شخص نے بابت ایسی شے کے ادا کی ہو جسکا ادراک اوس نے خود اپنے حواس سے کیا ہو اس حالت مین کہنا صحیح ہوگا کہ شہادت قرینی شہادت صریح کے ذریعہ سے ثابت کیجاوے جس سے کہ معلوم ہوتا ہے کہ کسقدر خیالات مین بے ترتیبی اور ابتری اس لفظ کے استعمال کرنے سے واقع ہوئی ہے نقص جسکا ذکر کیا گیا محض طریقہ بیان پر محدود نہین ہے لوگون کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ شہادت قرینی اور صریحی کا بلحاظ انکی تاثیر کے ایکدوسرے سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور یہ کہ قواعد نسبت ان شرائط کے جنکا لحاظ کیا جانا پیشتر اس سے کہ عدالت شہادت مذکور پر یقین کرے ضرور ہو مرتب کیے جا سکتے ہین یہ غلطی اصول شہادت مین بے ترتیبی کا باعث ہوئی ہے اور مخصوص لفظ شہادت کے مبہم ہونے سے پیدا ہوئی ہے۔

۳۴

ہندوستان مین قانون شہادت انگلستان کا استعمال کیون دقت طلب تھا

قانون شہادت انگلستان کا ہندوستان کے حکام کو سامنے پیش کیا جانا اس وجہ سے اور زیادہ دقتین پیدا ہونیکا باعث ہوا کرتا تھا کہ درحقیقت انگلستان کو قانون شہادت کا سمجھنا بیشتر وہان کی عدالتون مین کام کرنے کے تجربہ پر موقوف ہے اور حکام ہندوستان اکثر ایسے ہوتے تھے جنہین کبھی انگلستان کی عدالتون مین کام کرنیکا موقعہ نہین ملا جسکی وجہ سے اونہین خود قانون کے سمجھنے مین بھی دقت ہوتی تھی اور مقدمات سے متعلق کرنے مین اور زیادہ دشواری پیش آتی تھی۔

اور ساتھ ہی اسکے یہ دقت بھی تھی کہ قانون شہادت انگلستان کو نہ وہ غیر متعلق قرار دے سکتے تھے

نہ اوس پر عمل کرنے سے انکار کر سکتے تھے۔ اور قانون انگلستان کے رو سے بکثرت ایسی شہادت ناقابل اور خارج قرار پاتی تھی جسکے استعمال پر ثبوت ہونے سے کسی نہ کسی قدر امر واقعہ کی صداقت ظاہر ہوتی۔

ہندوستان کے لیے ایکٹ (۱) ۱۸۷۲ء کی تدوین اور اسکا نفاذ

(۱۲) بہرحال ایک عرصہ تک تو یہی دقتین رہین اوسکے بعد ایک ذی علم لایق شخص مسٹر اسٹیفن کو ان حالات سے مطلع ہوکر قانون شہادت کی تدوین کا خیال پیدا ہوا اور انہون نے قواعد شہادت انگلستان اور ہندوستان پر غور کیا۔ اور جہان تک وہ قانون شہادت انگلستان سے اصول اور قواعد اخذ کر سکتے تھے اونھون اخذ کیے اور اونمین جہانتک بلحاظ ہندوستان کے خاص حالات کے تغیر کی ضرورت تھی۔ وہانتک اونمین تغیر کیا اور اپنے اعلی درجہ کی معلومات اور تجربہ کی مدد سے اونھون نے انھین اصول و قواعد سے ہندوستان کے لیے ایک قانون شہادت کا مسودہ نہایت لیاقت کے ساتھ مدون کیا اور کونسل وضع آئین و قوانین ہندوستان نے بعد غور کسیقدر ترمیمات کی بعد اس مسودہ کو منظور کیا اور ایکٹ نمبر (۱) ۱۸۷۲ء کے نام سے موسوم کیا۔ اور یکم ستمبر ۱۸۷۲ء سے اُسے نافذ فرمایا جو درحقیقت تدوین قانون کی ایک عمدہ نظیر اور ضرور ایک حد تک جامع اور باترتیب قانون شہادت ہے جسکی قوانین شہادت سابق مین کوئی نظیر نہین مل سکتی۔

۴۴

ایکٹ نمبر ۱ ۱۸۷۲ء قانون شہادت کی تقسیم

یہ قانون حسب ذیل ابواب پر منقسم ہے۔

(۱) واقعات کے متعلق اور غیر متعلق ہونے کی باب مین

(۲) واقعات کے ثبوت کے بیان مین۔

(۳) واقعات کا ثبوت پیش ہونے کے بیان مین

باب اول مین دو فصلین مین۔ پہلی فصل اُون الفاظ اور اصطلاحات کی معانی اور تعریفات مین ہے جو اس قانون مین مستعمل ہوئے ہین دفعہ (۱) سے دفعہ (۴) تک یہی فصل ہے دوسری فصل مین واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ کا بیان ہے جو دفعہ (۵) سے شروع ہوئی ہے اور دفعہ (۵۵) پر ختم ہوئی ہے اس فصل مین (۵۱) دفعات ہین۔

باب دوم حسب ذیل فصول و دفعات پر حاوی ہے۔

(۱) اُون واقعات کے بیان مین جنکا ثبوت ضرور نہین ہے دفعہ (۵۶)

تا دفعہ (۵۵)۔

(۲) شہادت زبانی کے بیان میں۔ دفعہ (۵۶) تا دفعہ (۶۰)

(۳) شہادت دستاویزی کے بیان میں دفعہ (۶۱) تا دفعہ (۹۰)

(۴) بمقابلہ شہادت دستاویزی کے شہادت زبانی کی نامنظوری کے بیان میں دفعہ (۹۱) تا دفعہ (۱۰۰)

اور باب سوم اُن فصول اور دفعات پر حاوی ہے جو حسب ذیل ہیں۔

(۱) بار ثبوت کے بیان میں دفعہ (۱۰۱) تا دفعہ (۱۱۴)

(۲) موانع تقریر مخالف کے بیان میں دفعہ (۱۱۵) تا دفعہ (۱۱۷)

(۴) گواہوں کے بیان میں دفعہ (۱۱۸) تا دفعہ (۱۳۴)

(۴) گواہوں کے اظہارات کے طریقہ کے بیان میں (دفعہ ۱۳۵) تا دفعہ (۱۶۶)

(۵) اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت کے بیان میں دفعہ (۱۶۷)

۴۵

واقعات متعلقہ کی شناخت کی فہرست

(۱۳) باب اول کے فصل اول کے اہم امور کی اس سے قبل بخوبی شرح کیجا چکی ہے۔ فصل دوم تشریح طلب ہے درحقیقت فصل دوم نہایت اہم اور بہت تشریح کے قابل ہے جسمیں واقعات سے واقعات تنقیحی یا مقصود بالذات اور واقعات متعلقہ یا واقعات مقصود بالعرض کے امتیاز کا طریقہ بتایا گیا ہے واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ کا امتیاز فی الحقیقت ایک نہایت دشوار امر تھا اکثر واقعات بادی النظر میں امور مقصود بالذات سے متعلق معلوم ہوتے ہیں اور فی الواقع ان میں امور تنقیحی سے کوئی بھی تعلق نہیں ہوتا۔ اور بغیر اسکے یقین کے کہ کونسا واقعہ متعلقہ ہے اور کون واقعہ غیر متعلقہ شہادت کی پیش ہونے سے مجوز کو امر مقصود بالذات کے تصفیہ میں علاوہ اوس تضیع اوقات اور غیر ضروری بحث کے جو غیر متعلق شہادت قلمبند کرنے میں ہوتی ہی اور بہی اسقدر دقتیں پیدا ہو جاتی ہیں کہ جنکی وجہ سے نزاع کی تصفیہ میں بہت سے مغالطے پیش آتے تھے اور صحیح طور پر امر مقصود بالذات کا تصفیہ دشوار ہو جاتا تھا شہادت کو متعلق اور غیر متعلق قرار دینے سے زیادہ آسانی اسی میں تھی کہ واقعات کو متعلق اور غیر متعلق تجویز کیا جاے اسلیے کہ شہادت سے تو واقعات ہی ثابت کیے جاتے ہیں جب واقعات کا متعلق ہونا اور غیر متعلق ہونا

تشخص ہو جائیگا۔ تب آسانی کے ساتھ یہ نتیجہ نکل سکیگا کہ جہانتک غیر متعلق واقعات کی شہادت ہو وہ بھی غیر متعلق ہے اور شہادت کو لکھنے یا لینے اور اُس پر غور کرنے کی کوی ضرورت باقی نہین رہیگی۔ اس فصل کا اہم وہ حصہ ہے جو قانون شہادت کے اُس جزو پر مشتمل ہے جو پہلے پہلے لائق مقنن نے وضع کیا ہو اور جس مین قطعی طور پر یہ تجویز کیا ہے کہ کون کون واقعات متعلقہ ہین جنکی نظیر قانون انگلستان مین اس بسط اور ترتیب کے ساتھہ نہ تھی بلکہ قانون انگلستان مین اُس سے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہین تھا۔ کہ چند خاص واقعات ثابت نہین کیے جا سکتے۔ درحقیقت واقعات کی تعلق کے اصول بہت مشکل ہین اور واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ مین امتیاز سہل نہین ہے جنکے قواعد حسب ذیل بیان کیے جاتے ہین۔

واقعات متعلقہ کی شناخت کا اصُول

ضمن (۱) واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہو کہ جملہ واقعات مین وہ نسبتی تعلق ہے جیسا کہ علت اور معلول مین ہوا کرتا ہے یا جیسا تعلق سبب اور نتیجہ مین ہوتا ہے۔ مثلاً ایک یہ واقعہ ہے کہ زید نے بکر کے لکڑی ماری دوسرا یہ واقعہ ہے کہ لکڑی کی چوٹ سے بکر کا سر پھٹ گیا۔ پس زید کا لکڑی مارنا علت ہو اور بکر کا سر پھٹنا معلول ہے اور دونون واقعون مین علت و معلول کا تعلق ہے۔ یا پہلا واقعہ سبب ہے اور دوسرا واقعہ اُسکا نتیجہ ہے یعنی لکڑی مارنا سر پھٹنے کا سبب ہے اور سر پھٹنا لکڑی کے ضرب کا نتیجہ ہے اور دونون واقعون مین سبب اور نتیجہ کا تعلق ہے

۳۶

دراصل علت اور سبب اور معلول اور نتیجہ متحد المقصود الفاظ ہین۔

علت کے اقسام حسب ذیل ہین۔

(۱) علت فاعلیہ (۲) علت مادیہ (۳) علت صوریہ (۴) علت غائیہ۔

فرض کرو ایک سُنار نے چاندی کا ایک کڑا پہننے کے لیے بنایا۔ پس سنار کا فعل کڑے کی علت فاعلیہ ہے چاندی کڑے کی علت مادیہ ہے اُسکے حلقہ کی ہیئت موجودہ کڑے کی علت صوریہ ہے ہاتھہ مین پہننے کی غرض علت غائیہ ہو اگر علت کو سبب۔ اور معلول کو نتیجہ کہو تب بھی مقصود مین کوئی تغیر نہین پیدا ہوتا بہرحال خواہ طریقہ عمل انسانی پر غور کیا جائے اور خواہ اشیاء مادی پر صرف ایک حد تک ہی علت و معلول کا تعلق نہین دریافت ہوگا بلکہ یہ بھی معلوم ہوگا کہ متعدد واقعات ایک دوسرے سے متعلق ہین گو تعلق کے سلسلہ کی خاص نوعیت بادی النظر مین نہ معلوم ہو سکے تاہم تعلق کے وجود مین توکوئی شک نہین رہتا جسطرح علت سے معلول کا استنباط کیا جاتا ہے اوسی طرح معلول سے علت کو دریافت کیا جا سکتا ہے

دونوں طرح تعلق واقعات معلوم کیا جا سکتا ہے تیں واقعہ مقصود بالذات سے جسقدر واقعات کو ایسا
تعلق ہو جیسا تعلق علت کو معلول کے ساتھہ یا معلول کو علت کے ساتھہ ہوتا ہے وہ جملہ واقعات واقعات
متعلقہ ہیں پس قطع نظر جملہ واقعات کے ایک دوسرے سے کچھہ نہ کچھہ علت و معلول کا تعلق رکھنے کے
محققہ اور صحیح یا ظنی ہونیکے یہ نقطہ صحیح ہے کہ علل کا اثر معلولات پر یا اسباب کا اثر نتایج پر عموماً نہایت محدود
درجہ تک مستنبط ہو سکتا ہے۔ مثلاً ایک چھری سے قتل کا ارتکاب کیا گیا جسکی وجہ سے اوس میں دندانے
پڑ گئے اور وہ چھری خون آلودہ ہو گئی اسکے بعد اوس چھری کو احتیاط کے ساتھہ دھویا گیا اور پانی
پھینک دیا گیا اور چھری پر سان رکھوا کر اوسکے دندانے معدوم کیے گئے اس سے ظاہر ہے کہ اگر سلسلہ
اسباب اور نتایج کا ہر جزو ثابت نہ کیا جائیگا تو جو تعلق ان واقعات اور اُس غرض میں ہے جس میں
وہ چھری مستعمل ہوی اوسکا پتہ لگنا دشوار ہوگا۔ پس یہ قاعدہ کہ جو واقعات امر مقصود بالذات سے متعلق
بیان کیے جائیں اگر اون میں اور واقعہ مقصود بالذات میں علت و معلول کا تعلق ہو تو وہ واقعات متعلقہ
قرار پا سکتے ہیں اس شرط کے ساتھہ صحیح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ اس قسم کے تعلق کے وجود سے جو نتیجہ
اخذ کیا جائے اوسکا ہر جزو جس سے سلسلہ تعلق پورا ہوتا ہو ثابت کیا جائے یا ایسا قرین قیاس ہو
کہ بلا ثبوت قیاس کیا جا سکے مثلاً کسی موقعہ واردات پر نشانات قدم پائے گئے اور حالات اس قسم کے
تھے جس سے یہ قیاس پیدا ہو سکتا تھا کہ وہ ملزم کے قدم کے نشانات ہیں اور وہ نشانات ملزم کے جوتے سے
ٹھیک طور پر مطابق تھے۔ جملہ واقعات کا سلسلہ حسب ذیل ہے۔

(۱) غالباً وہ نشانات اون جوتوں کو پہنکر ملزم کے زمین پر چلنے سے پیدا ہوئے۔

(۲) غالباً ملزم اپنے ہی جوتے پہنے ہوئے تھا۔

(۳) وہ جوتے جنکا نشان ہے غالباً یہی جوتے تھے۔

(۴) یہ جوتے زید کے ہیں۔

پس غالباً زید کے یہ جوتے پہنکر چلنے سے نشانات پیدا ہوئے لہذا اغلباً زید نے جرم کا ارتکاب کیا
ان واقعات میں سبب اور نتیجہ کا تعلق حسب ذیل دکھایا جا سکتا ہے۔

(۱) زید کا اون جوتوں کا مالک ہونا اُن کے پہننے کا سبب ہے

(۲) زید کا اون جوتوں کو اوس خاص وقت اور موقعہ پر پہننا اون نشانات کے پیدا ہونیکا سبب ہے

(۳) یہ نشانات مجرم کے بھاگنے سے پیدا ہوئے

(۴) ملزم کا بھاگنا بہ سبب ارتکاب جرم تھا۔

(۵) پس وہ نشانات زید کے بعد ارتکاب جرم بھاگنے سے پیدا ہوئے

گو تعلق کے بیان کرنیکا یہ طریقہ صحیح ہے۔ لیکن بآسانی سمجھ میں نہیں آسکتا۔ مثلاً یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اس تشریح کے بموجب موقعہ واردات پر نہ موجود ہونا کسطرح واقع ہوگا جسکا گو یہ جواب ہے کہ کسی شخص کا کسی خاص موقعہ پر کسی خاص وقت موجود نہ ہونا اُسکے اوس خاص موقعہ پر اُس خاص جرم کے نہ کرنیکا سبب ہے لیکن یہ طریقہ بیان خالی از ابہام نہیں ہے۔

واقعات متعلقہ متذکرہ دفعہ ۶ لغایت دفعہ ۱۱ کا تذکرہ

ضمن (۲) بوجوہ متذکرہ لایق مقنن نے اس قانون میں واقعات متعلقہ کا بیان نہایت تصریح کے ساتھ کیا ہے باتخصیص اصول مندرجہ دفعہ سابق پر دفعات ۶ لغایت (۱۱) مبنی ہیں ان دفعات کی عبارت بھی وسیع رکھی گئی ہے

۳۸

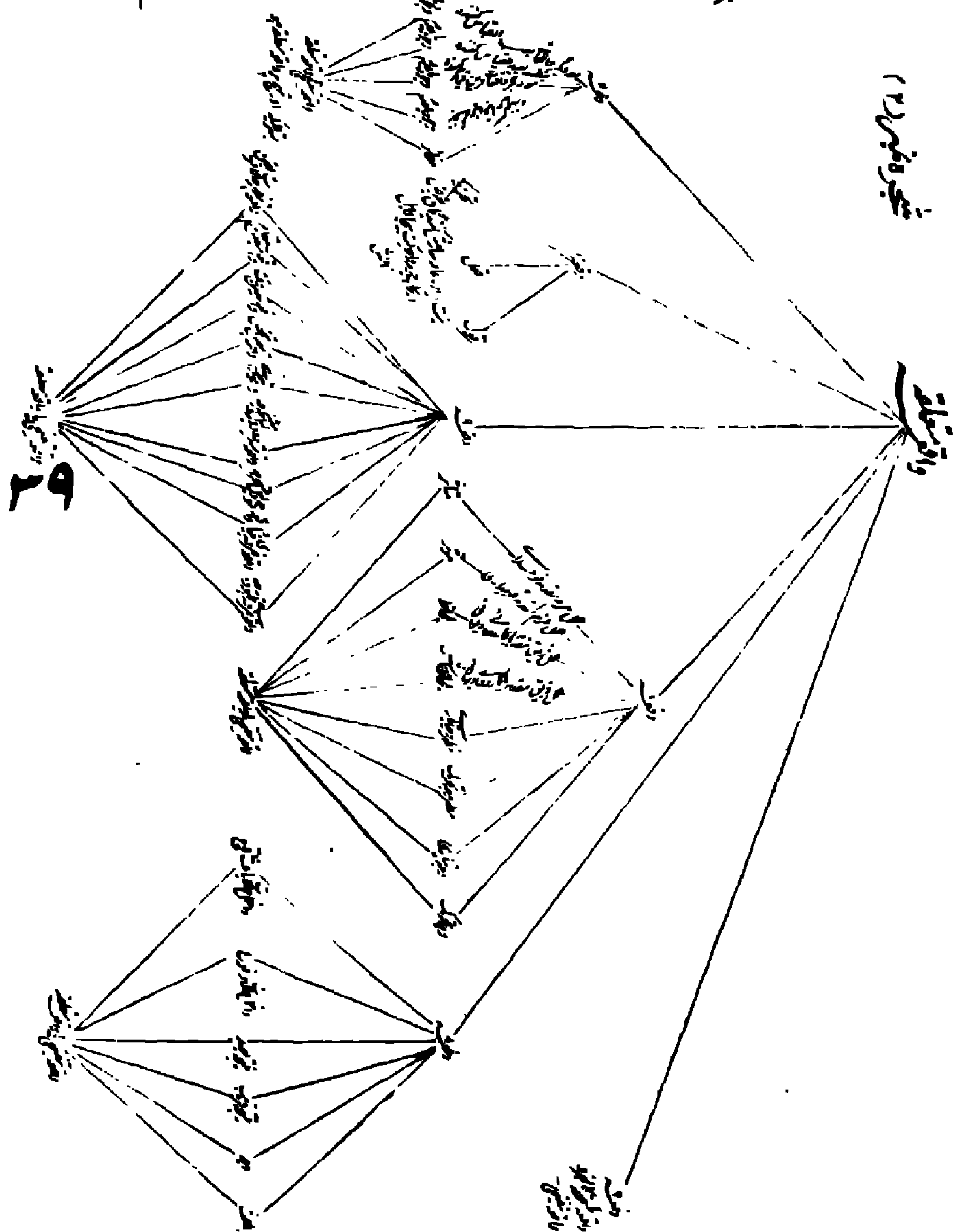
جس سے یہ غرض ہے کہ وہ وجوہ جنکی بنیاد پر واقعات متعلق خیال کیے جاتے ہیں جسقدر عام عبارت میں ممکن ہو بیان کیے جاویں تاکہ اگر کوئی واقعہ متعلقہ ہو تو اُسکا متعلق ہونا بآسانی متحقق ہوسکے اور بہت وضاحت کے ساتھ تمثیلات کے ذریعہ سے ہر واقعہ متعلقہ کو سمجھایا گیا ہے۔

دفعہ ۶ سے دفعہ (۱۱) تک کا منشا بعبارت ذیل بیان کیا جاسکتا ہے۔

ہر واقعہ جو واقعات تنقیحی سے اسقدر الحاق رکھتا ہو کہ جزو ایک ہی معاملہ کا ہوگیا ہو

(۶) اور ہر واقعہ جو باعث۔ یا وجہ یا نتیجہ قریب یا بعید۔ یا واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا ہو یا داخل حالات وقوع یا باعث وقوع واقعات تنقیحی ہو (۷) اور جو واقعات وجہہ تحریک یا تیاری واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ۔ یا منظہر امور مذکورہ ہوں۔ اور عمل فریق و مختار مقدمہ دیوانی و ملازم مقدمہ فوجداری جہانتک کہ واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ پر موثر یا اُس سے متاثر ہو (۸) اور واقعات ضروری تا ہور۔ وجہ۔ یا بنیاد و موید یا تردید دلیل مستخرجہ۔ واقعات تنقیحی یا متعلقہ۔ و تعین شئے یا شخص یا تعین کنندہ وقت و مقام یا منظہر تعلقات فریقین متعلقہ واقعات تنقیحی و متعلقہ (۹) اور جو چیز کہ کسی جرم یا حرکت بیجا قابل نالش سے متعلق سازش کنندوں میں سے کسی نے اپنے عام ارادہ کی نسبت کہی یا کی یا لکھی ہو وہ سازش کے وجود اور ہر شخص کے شرکت کے ثبوت کے لیے امر واقعہ ہے (۱۰) اور جو واقعات اور طرح پر متعلقہ

ہون اگرچہ مغائر واقعہ تنقیحی یا متعلقہ ہون یا جیسے فی نفسہ یا بعیت اور واقعات کے کسی واقعہ تنقیحی یا متعلقہ کا وجود یا عدم بدرجہ نہایت قرین قیاس یا بعید القیاس ہوتا ہو۔ واقعہ متعلقہ ہین۔ (۱۱) ذیل مین ایک شجرہ منضبط کیا جاتا ہے جس سے واقعات متعلقہ مندرجہ دفعات مذکورہ تفصیل کے ساتھ معلوم ہونگے



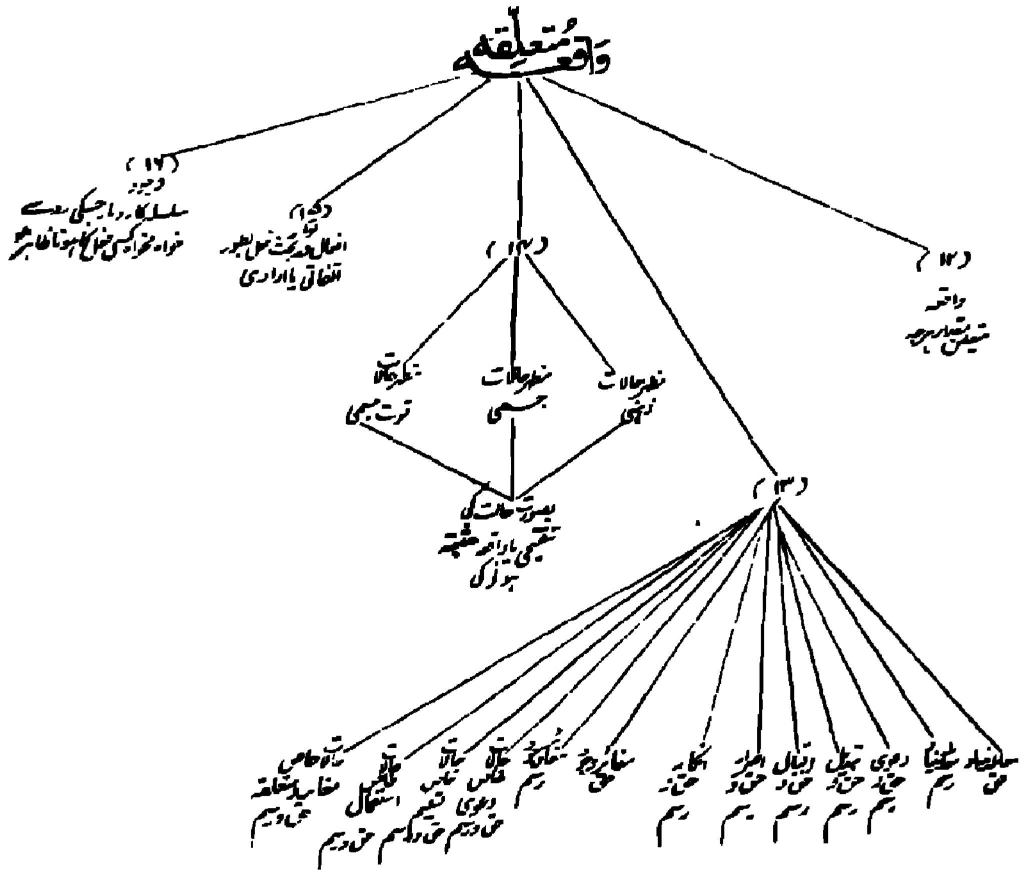
واقعات متعلقہ مندرجہ دفعہ (۱۲) لغایت دفعہ (۱۶) کا بیان۔	ضمن (۳) عام طور پر دفعات (۱۲) تا (۱۶) سبھی اکثر اوسی اصول پر مبنی ہین جسکا دفعہ (۱۱) مین ذکر کیا گیا ہے دفعہ (۱۲) سے دفعہ (۱۶) تک کے مضامین بعبارت

ذیل بیان کیے جاسکتے ہین۔

ہر واقعہ جس سے تعداد ہرجہ کا تعین ہو (۱۲) ہر معاملہ بنیاد حق و رسم و دعوے تبدیل۔ اقبال۔ اصرار انکار۔ مغایر وجود حق و رسم و حالات خاص دعوے و تسلیم و استعمال و نزاع و اصرار در استعمال و تجاوز (۱۳) واقعات مظہر حالات ذہنی نسبت شخص خاص و حالات جسمی یا قوت جسمی بصورت حالات مذکورہ کی تنقیح یا متعلقہ ہونیکے (۱۴) اور اس بحث مین کہ فعل اتفاقی تھا یا ارادی اُس فعل کا اسطرح کی چند افعال کا جزو ہوتا جو فاعل ذکیے (۱۵) اور اس بحث مین کہ کوئی امر فعل کیا گیا یا نہین وجود سلسلۂ کار و بار جسکی رو سے خواہ وہ فعل ہو (۱۶) واقعات متعلقہ ہین۔

واقعات متعلقہ متذکرہ دفعات مذکورہ کی بآسانی سمجھہ مین آنیکے لیے ذیل مین ایک شجرہ درج ہے۔

شجرہ نمبر (۳)



اون واقعات کا ذکر جو بظاہر واقعات متعلقہ معلوم ہوتے ہین اور درحقیقت غیر متعلقہ ہوتے ہین۔

ضمن (۴) بیان مندرجہ ضمن (۱) دفعہ ہذا سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بجز اسکے کہ واقعات کا تعلق واقعات تنقیحی سے حسب یا نتیجہ کا ہو اور ہر ایک امر جو اوس سلسلہ مین ہو ثابت کیا جائے یا اس قسم کا ہو کہ اوسکی واقعیت کا قیاس بلا ثبوت ہو سکتا ہو کوئی واقعہ واقعہ متعلقہ نہین ہے اکثر غیر معمولی واقعات خاص واقعات کی ساتھہ موجود ہوتی ہین بغیر اسکے کہ کسی وجہ معلومہ سے اون کے باہم تعلق ہو۔ مثلاً بوقت ارتکاب کسی جرم کے کسی بڑے شہر مین دیگر معاملات جنکی تعداد خیال مین نہین آسکتی۔ قرب وجوار مین ہوا کرتے ہین۔ لیکن کسی شخص کو اونکی بابت شہادت ادا کرنیکا خیال بھی نہین آتا بجز اسکے کہ اونکا کسی طور سے کسی جرم کے ساتھہ کوئی تعلق ہو۔ پس ایسی واقعات سے جو صریحاً محض غیر متعلق ہون ذرا بھی دقت نہین پیدا ہوتی۔ زیادہ تر وقت اون واقعات سے پیدا ہوتی ہے جو ظاہراً متعلق معلوم ہوتے ہین۔ لیکن واقعی متعلق نہین ہوتے جن مین سے سب سے اہم حسب ذیل تین قسم کی واقعات ہین۔

(الف) ایسے اشخاص کے بیانات جو بطور گواہ طلب نہ کئے گئے ہون۔

(ب) معاملات جو واقعات تنقیح طلب کے مشابہ ہون۔ مگر درحقیقت ان سے کوئی تعلق نہو۔ ۴۱

(ج) وہ رائین جو اشخاص نے واقعات تنقیحی یا واقعات متعلقہ کی نسبت قایم کی ہون ان امور مین سے کوئی امر بموجب واقعہ متعلقہ کے اُس تعریفات کے جو دفعات ۶ لغایت ۱۱ مین مندرج ہو واقعہ متعلقہ نہین ہے۔ ممکن ہے کہ یہ بحث کیجائے کہ فقرہ دویم دفعہ ۱۱ کی یہ منشا ہے کہ ثبوت ایسی واقعات کا جیسے کہ ابھی مذکور ہوئے ہین مقبول کیا جائے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ زید نے جو بطور گواہ کے طلب نہین کیا گیا یہ ظاہر کیا تھا کہ اوسنے بکر کو جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھا اوس سے یہ بات قرین قیاس ہو کہ بکر نے ارتکاب جرم کیا۔ لہذا زید کا بیان مذکور حسب فقرہ دویم دفعہ (۱۱) واقعہ متعلقہ ہے دفعہ مذکور کا یہ منشا نہین ہے۔ جیسا کہ اون احکام دقیق سے ظاہر ہوتا ہے جو اسی باب کے جز مابعد مین خاص اقسام بیانات کے نسبت مندرج ہین۔ جو واقعات متعلقہ خواہ اس وجہ سے سمجھے جاتی ہین کہ وہ حالات جنمین بیانات مذکور کئے گئے ایسے تھی کہ جن سے اونکا وجود امر قرار پاتا ہو یا اس وجہ سے کہ اون سے بہتر کوئی شہادت نہین ملسکتی اوس قسم کے واقعات جو از روئے دفعہ مذکور مقصود نہین وہ واقعات ہین کہ جنسے کسیقدر صراحت کی ساتھہ وجود یا عدم اُن واقعات کا لازم آتا ہو

جبکہ ثابت کرنا منظور ہے اُن معاملات کے مختلف الاقسام ہونیکے خیال سے جنسے دفعہ مذکورہ متعلق ہی
گو دفعہ مذکورہ کی عبارت وسیع رکھی گئی ہے تاہم اگر الفاظ مندرجہ ذیل دفعہ مذکور مین اور بڑہا دیے جاتے تو
زیادہ تحمیل کے ساتہ اوسکے معانی ظاہر ہو سکتے

یعنی کسی بیان کی نسبت یہ تصور نہ کیا جائیگا کہ اُس سے امر بینہ نہایت قرین قیاس مطابق اس
دفعہ کے ہو جاتا ہے۔ بجز اسکے کہ بیان مذکور ایک واقعہ متعلقہ بموجب کسی اور دفعہ ایکٹ ہذا کے
قرار دیا گیا ہو۔"

وہ وجوہ مختلف ہین جن سے بیانات متعلقہ واقعات جو ایسے اشخاص نے کیے ہون جو بطور گواہ طلب
نہ کیئے گئے ہون بجز خاص صورتون کے ناقابل ادخال ہین۔ اسکا ہر شخص کو تجربہ ہے کہ عام حالات
مین تمام گفتگو اسقدر بے سوچے سمجھے بیانات کیجایا کرتے ہین اور اسقدر اون کے غلط سمجھے جانے
یا اوسکے غلط بیان کیئے جانیکا احتمال ہے کہ اون پر بھروسہ کسی غرض اہم کے لیئے بجز ایسکے نہین
کیا جا سکتا کہ وہ بیانات خاص حالات مین کیئے گئے ہون۔

۴۲

یہ اقرار بابت بیانات اور اون کے نہ متعلق ہونے کی نسبت ہو اور کسیقدر سچ ہی بلا شبہ جب
کسی آدمی کو ایسے واقعات کی نسبت تحقیقات کرنی ہوتی ہے۔ جو اوسکے سامنے اولاً نہایت مہمل
طور پر بیان کیئے گئے ہون تو اکثر نہایت ضروری ہے کہ جو بات عام طور پر اور ظاہرا بے بنیاد طور پر
مشہور ہو اوسکا پتہ چلایا جاسے۔ اس طریقہ سے ایسے واقعات دریافت ہو سکتے ہین جو واقعات
تنقیح سے نہایت متعلق ہون۔ اگر کوئی اہلکار پولیس یا شخص قانون پیشہ جو کسی مقدمہ فوجداری یا
دیوانی کو مرتب کرتا ہو اون باتون کو نہ سُنے جو بموجب قانون شہادت متعلق نہین ہین تو وہ اپنے
فرض منصبی کے ادا کرنے مین ضرور غفلت کریگا۔ ہندوستان مین اکثر حاکم عدالت یا مجسٹریٹ کو وہ
کام کرنا پڑتا ہے۔ جو انگلستان مین عہدہ دار پولیس یا اٹرنی کرتے ہین اور اسکو خود صحیح حال جہانتک
ممکن ہے دریافت کرکے معلوم کرنا پڑتا ہے۔ قانون پیشہ اشخاص سے حاکم عدالت کو بہت کم مدد ملتی ہی
دفعہ (۱۶۵) قانون شہادت کا یہ منشا ہی کہ حاکم عدالت کے اختیارات صحیح حالات دریافت کرنیکی
غرض سے جہانتک ممکن ہو وسیع رہین اور مقصود اس دفعہ سے یہ ہے کہ اصل معاملہ کو دریافت
کرنے کے لئے جو عدالت کے روبرو پیش ہو ہر واقعہ پر گو وہ کسی قسم کا ہو عدالت پورا لحاظ کر سکے اور اوسکی

بابت کماحقہ تحقیقات کرسکے عدالتی تجاویز کا اس قسم کی بیانات پر جنکا یہ ذکر ہو بوجوہ ذیل مبنی ہونا مناسب نہ تھا ۔

اگر یہ روا رکھا جاتا تو محمول حکام عدالت کو اس امر کی بہت ترغیب ہوتی کہ بیانات منقولی پر حجت کریں جس سے فریب کا دروازہ کہلجاتا لوگ ایسی بیانات کرتے کہ جنکی بابت وہ کسیطرح سے ذمہ دار نہین ہوسکتے اور اسی بیانات کا کیا جانا ایسے گواہون سے ثابت کرانا لازم آتا جو اصل واقعات مبنیہ کی حقیقت سے محض ناواقف ہوتے ۔ اسطور پر ہر شخص کی نسبت وہ لوگ جو جھوٹ بولنے کو عادی ہون جو چاہتے کہہ سکتے تھے ۔ اور اونکی شہادت کی جانچ یا تردید بھی نہین ہوسکتی تھی فرض کرو کہ اگر الف و (ب) و (ج) و (د) مفصل حال کسی جرم کا (ہ) و (م) و (ز) سے بیان کریں اور یہ کہین سکہ اس جرم کا ارتکاب زید نے کیا اور عمرو نے ۔ اوس گفتگو کا بصحت اعادہ کرین جو اونھون نے سُنی اور (الف) و (ب) و (ج) و (د) غائب ہوجائین اور دستیاب نہ ہون تو ظاہر ہے کہ ایسی صورت مین زید اپنی جوابدہی مطلقاً نہین کرسکتا اور عدالت بھی بیانات الف ۔ ب ۔ ج ۔ د کی جانچ نہین کرسکتی جس سے بچنے کے لیئے صرف یہ طریقہ ہے کہ ایسی شہادت کلیتاً ناقابل ادخال قرار دی جاسے اور حکام عدالت پر جہانتک ممکن ہو اس امر کی سخت تاکید رکھی جاسے کہ وہ اصلیت ہر ایسے معاملہ کی جو اونکے روبرو پیش ہو دریافت کرین ۔ ۴۴

اس سے زیادہ اور کیا تضیع اوقات ہوسکتی ہے کہ ایسی گفتگو کا پتہ لگایا جائے جو بلا ذمہ داری اور بلا اختیار کی گئی ہو ۔ اور ایک جھوٹ مین ملی ہوئی صحیح بات کی تحقیقات کرین جو بالکل اسکے مساوی ہے کہ بہت کچھ کوشش کرکے کسی مچھلی کا پانی مین پتہ لگائین ۔

(ب) ایسے معاملات کی شہادت کا ناقابل ادخال ہونا جو واقعات تنقیح کے منشا نہ ہون مگر بالتخصیص اون سے متعلق نہ ہون اس بنیاد پر مبنی ہے کہ اگر ایسی شہادت خارج نہ کی جائے تو ہر مقدمہ مین خواہ وہ دیوانی کا ہو یا فوجداری کا تحقیقات کل حالات زندگی اور چال و چلن فریقین کی لازم آئیگی ۔ اہالی مقدمہ کو اکثر بہت سے معاملات مین علاوہ اس خاص امر کے جو فی الواقع مابین اونکے زیر تنقیح ہے ۔ اختلافات ہوتے ہین اور اکثر اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ بہت کوشش سے دعا اس امر سے باز رکھی جاوین کہ عدالتونکو ایسا تماشہ گاہ نہ بنادین کہ جسمین وہ کل نئے معاملات کا مباحثہ کرین ۔

ضابطہ فرانس سے تھوڑے سی تفتیش اس امر کی دریافت کرنیکے لیے کافی ہے کہ کارروائی عدالت میں اس امر سے کسقدر خرابی پیدا ہوتی ہے کہ اشخاص کو اصل امر نزاعی سے تجاوز کرنیکی اجازت دیجاے (ح) عام طور پر شہادت راے اسوجہ سے ناقابل ادخال قرار دیگئی ہے کہ اوسکا منظور کیا جانا کل مقدمات میں محض تضیع اوقات تھا البتہ خاص حالات میں کچھہ فائدہ ممکن تھا جسکا آیندہ ذکر کیا جائیگا۔

اقبال کی تعریف اور اقسام اور شرایط اور اوسکو متعلق ہونیکے وجوہ	ضمن (۵) صرف دفعہ ۱۶ تک مقنن نے عام طور پر واقعات متعلقہ کا تذکرہ کیا ہے اسکے بعد دفعات (۱۷) و (۱۸) و (۱۹) و (۲۰) میں اقبال کی تعریف اور شرایط حسب ذیل درج کیے ہیں۔

شجرہ نمبر (۴)



عام قاعدہ یہ ہے کہ اقبالات مذکور بمقابلہ اون اشخاص کے جنھون نے اقبال کیا ہو ثابت کئے جا سکتے ہین اقبال کنندہ اپنے حق مین اپنے اقبالات نہین ثابت کر سکتا جس قاعدہ کی وجہ بہت بدیہی ہے اگر زید یہ کہے کہ بکر پر میرا قرضہ ہے تو محض اس کہنے سے تو قرضہ نہین ثابت ہوتا۔ اگر بیان مذکور کی کچھ وقعت ہو تو وہ وقعت کسی اور واقعہ کی وجہ سے ہوگی جو بیان مذکور سے علیحدہ ہوگا مثلاً زید کو یہ یاد ہوتا کہ اوسنے بکر کو روپیہ قرض دیا تھا۔ تب اس واقعہ سے متعلق زید گواہی دیسکتا ہے لیکن صرف اوسکے بیانات مابعد کوئی ثبوت اوسکا نہین ہین۔ جو کچھ وہ بیان کرے برخلاف اسکے کہ زید یہ کہتا کہ بکر پر میرا کچھ نہین ہے تو یہ ایک ایسا واقعہ تھا جسکو بکر استعمال کر سکتا تھا۔ اور جو کسی مقدمہ مطالبہ زر یافتنی زید مین عدم وجود قرضہ زید سے متعلق ایک قطعی تاثیر رکھتا۔

اقرارات جرائم بھی معمولی طور پر اقبالات کہلاتی ہین اون سے متعلق جو احکام قانون شہادت کے دفعات ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ مین ہین وہ بجنسبہ لفظ بلفظ مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع سے منتقل کیے گئے ہین قواعد جاریہ انگلستان کو دفعات مذکور سے مقابلہ کرنیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ قواعد مندرجہ دفعات مذکورہ اور قواعد جاریہ انگلستان مین بہت فرق ہے۔ دراصل خاص حالات اور خاص ضرورتون کے لحاظ سے ایکٹ نمبر ۲۵ سنہ ۱۸۶۱ع مین یہ دفعات اس غرض سے قائم کی گئی تہین کہ پولیس کو اپنے گرفتار کردہ محبوس اشخاص سے بہ تشدد اقبالات حاصل کرنیکا موقع نہ رہے اور ملزمون کو پولیس کے بیجا ظلم و تعدی سے نجات ملے۔ ضمن (۶) دفعہ (۲۱) سے دفعہ (۳۲) تک اقبال کے متعلق اور غیر متعلق ہونیکے

'۵

اقبال کے واقعہ متعلقہ ہونے نہ ہونے سے متعلق قواعد	کے قواعد بیان کئے ہین جو لعبارت ذیل بیان کئے جا سکتے ہین۔ اقبال واقعہ متعلقہ ہے۔ بمقابلہ مقبل و قائم مقام ثابت کیا جا سکتا ہے لیکن مقبل یا اوسکا قائم مقام بجز اسکے کہ حسب دفعہ (۲۱) واقعہ متعلقہ ہو یا بیان دیجود حالت

عقلی یا جسمانی سوا ایسے عمل کے ہو جس سے اوسکا کذب خارج از قیاس ہو۔ یا سوا اقبال ہونیکے اور طور پر واقعہ متعلقہ ہو ثابت نہین کر سکتا (۲۱) زبانی اقبال مضامین دستاویز کی نسبت واقعہ متعلقہ نہین ہے۔ مگر جبکہ شہادت منقولی پیش کرنیکا استحقاق ثابت کیا جائے یا دستاویز کی اصلیت معرض بحث مین ہو (۲۲) اگر اقبال بدین شرط کیا گیا ہو کہ اوسکی شہادت نہ پیش ہوگی یا عدالت حالات سے یہ سمجھے تو مقدمات دیوانی مین ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہین ہے (۲۳) اگر

ملزم نے اقبال کسی شخص ذی منصب کی ترغیب یا دہمکی یا وعدہ سے کیا ہو اور عدالت کی یہ راے ہو کہ ملزم اقبال کو اپنے لئے مفید سمجھ سکتا تھا تو ایسا اقبال واقعہ متعلقہ نہین ہے۔

(۲۴) جو اقبال پولیس کے روبرو کیا جاوے وہ بمقابلہ ملزم ثابت نہین کیا جائیگا

(۲۵) اور جو اقبال بحراست پولیس ہو وہ بھی بمقابلہ ملزم ثابت نہین کیا جائیگا مگر جبکہ مجسٹریٹ کے سامنے خود ملزم نے اقبال کیا ہو۔

(۲۶) پولیس مین ملزم کے بیان سے اگر کسی امر واقعہ کا حال منکشف ہو تو اوس واقعہ سے متعلق بیان ثابت کیا جائیگا۔

(۲۷) اقبال دفعہ ۲۴ اگر اوس وقت ہو جبکہ عدالت کی راے مین ترغیب یا دہمکی یا وعدہ کا اثر کلیۃً رفع ہو چکا ہو واقعہ متعلقہ ہے۔

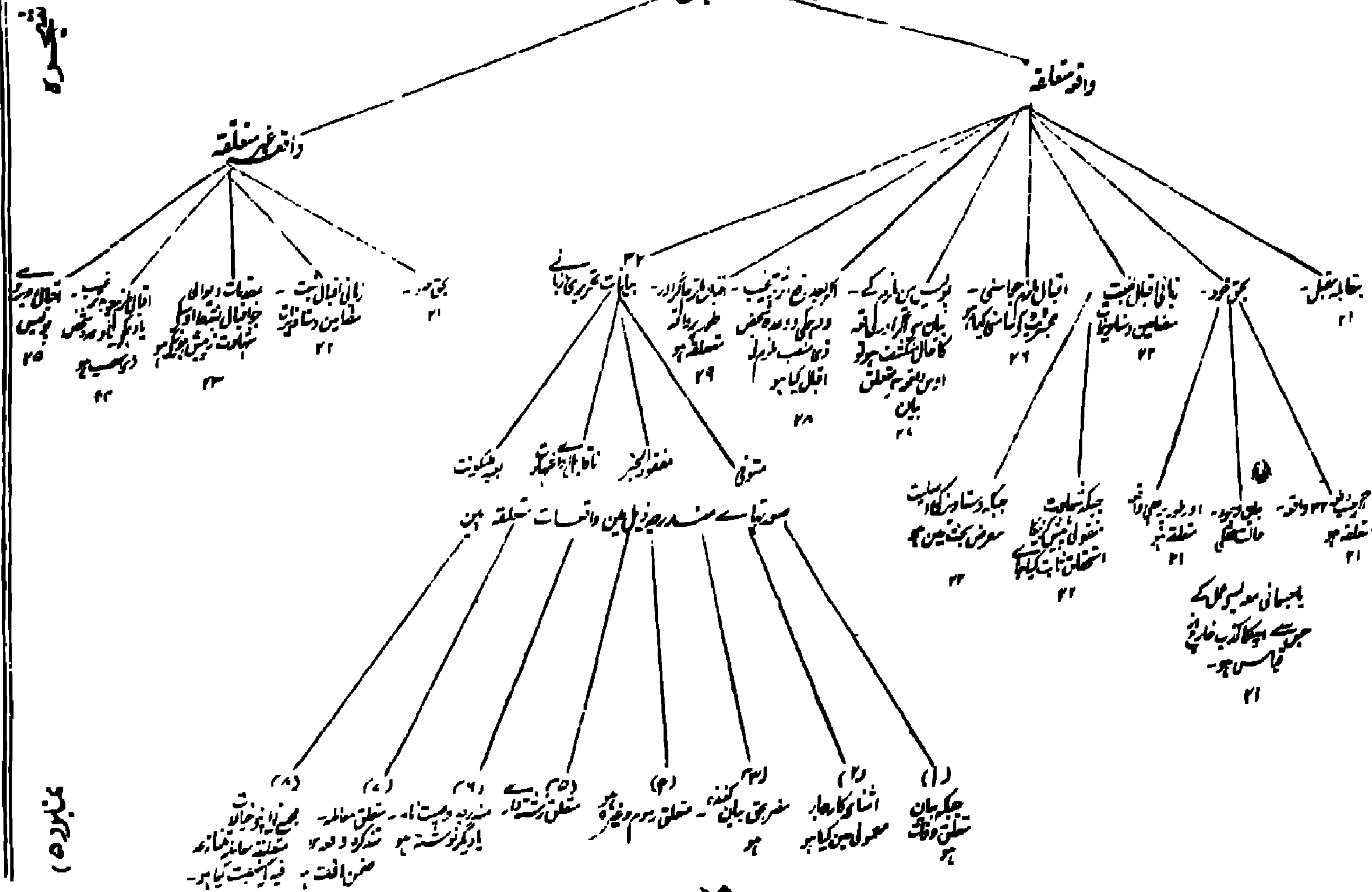
(۲۸) اگر اقبال اور طور پر واقعہ متعلقہ ہو تو اوس وجہہ سے غیر متعلقہ نہوگا کہ بوجہ وعدہ اخفای راز یا بسبب فریب کیا گیا یا ملزم نوشہ یا سوالات غیر ضروری الجواب کے جواب مین یا بوجہ ناواقفیت عدم لزوم اقبال اقبال کیا۔

(۲۹) اگر ملزم کا اقبال اپنی نسبت یا اپنے شریکار کی نسبت ثابت ہو جاوے تو ایسا اقبال مقبل اور شریک کی نسبت قابل غور ہوگا

(۳۰) اقبال ثبوت قطعی نہین ہے۔ البتہ مانع تقریر مخالف کا اثر رکھتا ہے۔

(۳۱) بیانات تحریری یا زبانی۔ اشخاص متوفی۔ و مفقود الخبر۔ و ناقابل اداے شہادت۔ و بعید السکونت اوس صورت مین واقعات متعلقہ ہین جبکہ بیان متعلق وفات ہو یا اثناے کاروبار معمولی مین کیا گیا ہو یا مضر بحق بیان کنندہ ہو۔ یا متعلق رسم وغیرہ ہو۔ یا متعلق رشتہ داری ہو یا وصیت نامہ یا دیگر نوشتہ مین مندرج ہو۔ یا متعلق معاملہ مذکورہ دفعہ ۱۳ ضمن الف ہو۔ یا مجمع نے اپنے خیالات متعلقہ معاملہ متنازعہ فیہ کے نسبت کیا ہو۔

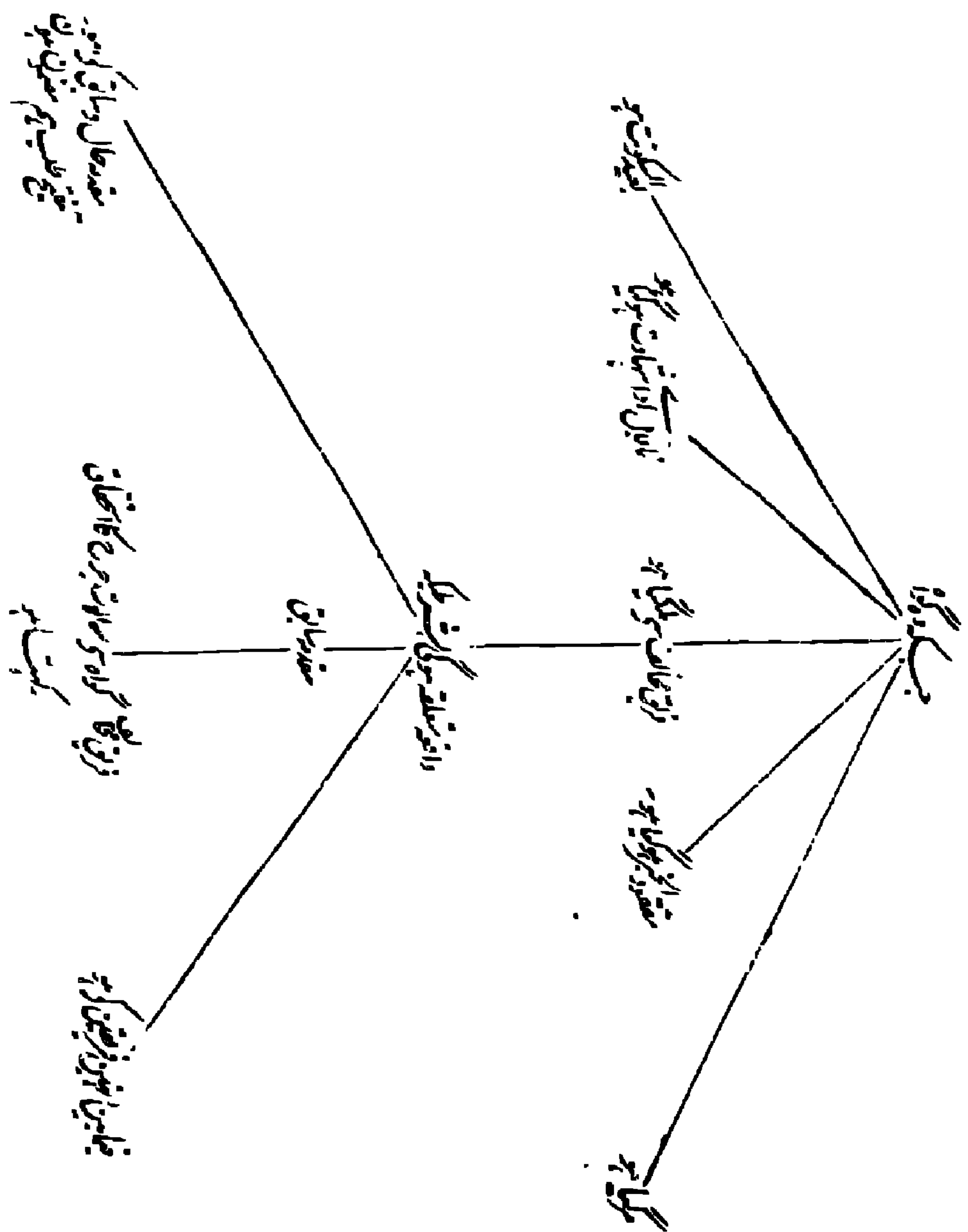
(۳۲) [illegible] ہنکے زیادہ آسانی کے ساتھ سمجھ مین آنے کے لئے ذیل مین ایک شجرہ مندرج ہے۔


شجرہ
اقبال
واقعہ متعلقہ
واقعہ غیر متعلقہ
نمبر (۵)

ضمن (۷) دفعہ (۳۳) اُس شہادت سے متعلق ہے جو زمانہ ماقبل میں کسی گواہ نے ادا کی ہو اور نوبت مابعد میں اون واقعات کی اثبات کے لیے پیش ہو جو اوس میں مذکور ہوں۔ اگر ایسی شہادت اوس وقت پیش ہو۔

شہادت سابقہ کو واقعہ متعلقہ قرار پانے کے شرائط و وجوہ۔

شجرہ نمبر (۶)



دفعہ ہذا اور دفعہ (۳۲) کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ (دفعہ ۳۲) کے رو سے بیانات زبانی و تحریری واقعہ متعلقہ قرار دیے گئے ہین اور دفعہ ہذا کی رو سے شہادت سابقہ - درحقیقت جن صورتون مین یہ شہادت متعلق قرار دیگئی ہے اون صورتون مین اوس سے بہتر شہادت کا ملنا ہی ناممکن تھا تب اسکے سوا کیا چارہ تھا کہ ایسی شہادت متعلق قرار دی جاتی - جو امور مابہ النزاع کی ایک قسم کی شہادت تائیدی قرار دی گئی ہے۔ دفعہ (۳۳) کی بعض صورتین ایسی ہین جن مین علاوہ اسکے کہ اوس سے بہتر شہادت نہین ملسکتی تھی بیانات بھی ایسے حالات مین کیئے جائینگے ظاہر ہونگے جو حالات بنفسہ اون بیانات کی صداقت باور کرانیکے لیئے اکافی نہین ہو سکتے اور بعض صورتون مین بالکل کافی ہوسکتے ہین ایسی صورت مین دراصل اوس شخص کا طلب کرنا بھی بہت کم کارآمد تھا جس نے بیان کیا ہو - ان وجوہ اوران ضرورتون سے اس قسم کی شہادتین متعلق قرار دی گئی ہین -

اس جگہہ اس امر کا بھی تذکرہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کسطرح پر قانون شہادت ایسی شہادت کے ثبوت پر موثر ہے جو کسی گواہ نے کسی عدالت مین دی ہو مثلاً اگر کسی گواہ پر جھوٹ گواہی دینے کا الزام لگایا جاوے تو یہ امر کہ اوس نے وہ شہادت دی جسکا جھوٹ ہونا بیان کیا گیا ہے ایک واقعہ تنقیحی ہوگا اور قانون شہادت مین احکام اون صورتون کی بابت بھی ہین جنکا مقصود یہ ہے کہ اگر شہادت کسی اور موقع پر بھی دی گئی ہو تاہم بصورت اثبات معاملہ مبینہ دفعہ ۳۳ قابل پذیرائی ہوگی اور نیز اوسکی تردید بھی کیجا سکتی ہے جیسا کہ دفعہ ۱۵۵ کے فقرہ ۳ مین حکم ہے اور نیز گواہ کے بیان کی تصدیق بھی کیجا سکتی ہے جیسا کہ دفعہ ۱۵۷ مین حکم ہے بلاحظہ ان دفعات کے اس امر کا تحقیق کرنا ضروری ہے کہ شہادت جو دیگئی تھی وہ متعلق ہے یا نہین اگر وہ متعلق ہے تو دفعہ ۳۵ مین یہہ حکم ہے کہ اوسکا اندراج کسی کاغذ مین جو کوئی ملازم سرکاری بہ بجاآوری اپنے کار منصبی کے کرے بطور ایک طریق ثبوت امر مذکور کے واقعہ متعلقہ ہے -

مجموعہ ضابطہ دیوانی و مجموعہ ضابطہ فوجداری مین حکم ہو کہ جملہ عہدہ داران عدالت وہ شہادت قلمبند کرین جو اونکے روبرو دی گئی ہو اور دفعہ (۸۰) قانون شہادت مین یہ حکم ہے کہ جس کاغذ سے یہ ظاہر ہو کہ وہ شہادت قلمبند شدہ ہے اوسکی نسبت اصلی ہونیکا قیاس کیا جائیگا اور جو بیانات نسبت اون حالات کی تحریر ہون جن مین شہادت مذکور ادا کی گئی ہو سچی قیاس

۴۹

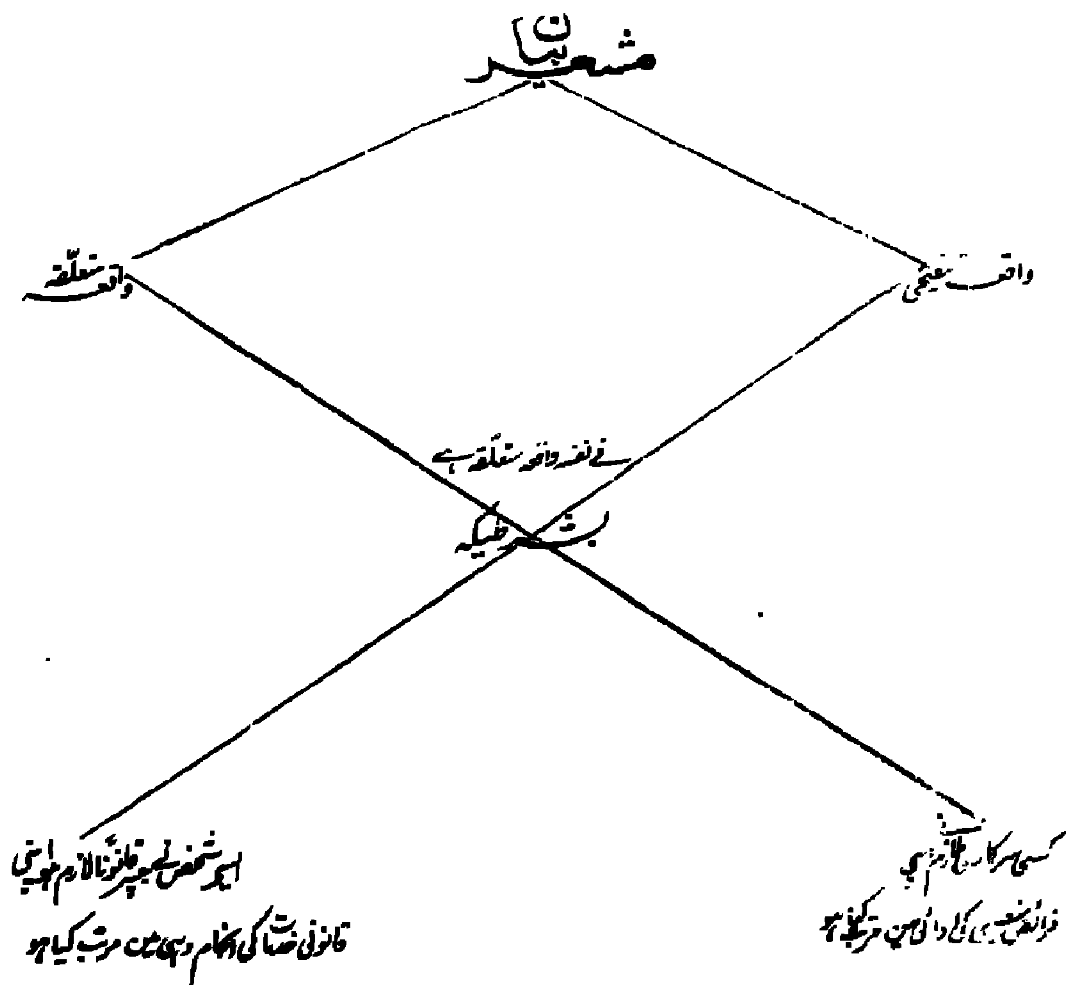
کیے جاوینگے اور یہ سمجھا جائیگا کہ شہادت حسب ضابطہ لی گئی پس نتیجہ یکجائی ان دفعات کا یہ ہو کہ جب اوس شہادت کا ثبوت جو کسی موقعہ ماسبق پردی گئی ہو قابل پذیرائی ہو تو اظہار تحریری یا نقل مصدقہ اوسکی پیش کرکے شہادت مذکورہ ثابت کیجا سکتی ہے ۔

داخلہ ہی خانگی یا سرکاری کے واقعہ متعلقہ ہونے کی شرائط اور وجوہ

ضمن (۸) دفعہ (۳۴ و ۳۵) مین داخلہ جات ہی ہاے خانگی و سرکاری کے واقعہ متعلقہ ہونیکا ذکر ہے دفعہ (۳۴) مین تو یہ حکم ہو کہ داخلہ ہی حساب جو باتناے کاروبار معمولی مرتب رکھی گئی ہو اگر امر متنازعہ کی بابت ہے تو واقعہ متعلقہ ہو) اور دفعہ (۳۵) مین یہ حکم ہو کہ داخلہ جو کسی سرکاری سررشتہ کی بہی یا رجسٹر یا کاغذات مین مندرج ہو

شجرہ نمبر (۷)

۵۰



درحقیقت خانگی طور پر بھی اگر کوئی شخص مسلسل روزانہ جمع خرچ لکھتا رہے اور معمولی طریقہ اوسکے کار
وبار کا مقتضی ایسی ہی مسلسل جمع وخرچ کے رکھنے کا ہو تو قیاس یہ ہوسکتا ہے کہ باتمامی کاروبار معمولی
اکثر اندراج حسب واقعہ ہوا کرتا ہے لہذا خانگی بہی کھاتہ جو باتمامی کاروبار معمولی صحت کے ساتھ تحریر
ہوا کرتا ہو وہ اپنے اندراج کی شہادت تائیدی ہوسکتا ہے۔ اسوجہ سے مقنن نے اوسے متعلق
قرار دیا ہے علی ہذا اندراجات بہی ورجسٹر سرکاری علاوہ وجہ مذکورہ کے اس سبب سے قابل اعتبار
ہین کہ سرکاری ملازم بحیثیت ملازمت سرکاری اونکا اندراج کرتے ہین۔ جو نیک نیتی اور صحت سے کام
کرنے کے ذمہ دار ہین۔ اور نیز ذمہ دار معتمد افسر ایسے کام کی نگرانی کرتے رہتے ہین۔

اندراج نقشجات واشتہارات کتب قانونی ونظایر کو متعلق ہونیکے شرائط اور وجوہ

ضمن (۹) دفعات (۳۶ و ۳۷ و ۳۸) کا منشا حسب ذیل ہے۔

(۳۶) تحریرات مندرجہ
- نقشجات مشتہرہ بغرض فروخت
- نقشجات زمین وعمارت بحکم سرکار

} اگر واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے متعلق ہون تو فی نفسہ واقعہ متعلقہ ہین

۵۱

(۳۷) بیان
- مضمون مندرجہ ایکٹ
- مضمون اشتہار گزٹ سرکاری

} دربحث وجود واقعہ عام۔ واقعہ متعلقہ ہے

(۳۸) اندراج
- ہر کتاب قانون ملک غیر
- جو بحکم گورنمنٹ طبع ہوئی ہو
- ہر کتاب نظایر عدالت ملک غیر

} جبکہ غیر کی قانونی نسبت راے قائم کرنی ہو۔ واقعہ متعلقہ ہے

دفعہ (۳۶) کے روسے نقشجات کو جو وقعت عطا کی گئی ہے اوسکی یہہ وجہ ہے کہ علی العموم جو نقشجات عام طور پر مرتب اور شتہر کیئے جاتے ہین اونکی ترتیب اور اشاعت کے وقت کوئی غرض خاص نہین ہوتی عام رفاہ مقصود ہوا کرتا ہے اور بوجہ اشاعت اوسپر ہر شخص کی نظر پڑتی ہے۔ اور ہر شخص کو بصورت غلطی جرح و اعتراض کے شتہر کرنیکا موقعہ ملتا ہے۔ اسوجہ سے ایسی نقشجات کی صحت کا قیاس ہوسکتا ہے یہ وجوہ تو قسم اوّل کے نقشجات کی وقعت کی ہین قسم دوم کے نقشجات کی وقعت کی یہ وجہ ہے کہ اونہین سرکاری ذمہ دار افسر مرتب کرتے ہین جنہین بحیثیت ملازمت صحت اور ایمانداری کے ساتہہ کام انجام دینا لازم ہے اور جنکے کام کی جانچ اور نگرانی کا صیغہ ملازمت مین قابل اطمینان انتظام رکہا جاتا ہے جسکی وجہ سے سرکاری عہدہ داروں کے کام کی صحت پر اعتبار کیا جاسکتا ہے یہی وجہ مضامین ایکٹ و اشتہار گزٹ سرکاری۔ اور کتب قانون و نظائر ملک غیر کی وقعت کی ہے۔ چونکہ یہ کافی شہادت تائیدی ہین اسوجہ سے متعلقہ قرار دیے گئے ہین۔

۵۲ ضمن (۱۰) دفعہ (۳۹) مین یہ حکم ہے کہ۔

امر متعلقہ سے زیادہ کی شہادت نہین پیش ہوسکتی

جو بیان جزو کسی طویل گفتگو یا کسی دستاویز کا ہو اگر اوسکی شہادت پیش ہو تو صرف اوسیقدر حصہ کی بابت جو اوس مقدمہ مین بیان مذکور کی نوعیت اور تاثیر اور حالات کی سمجہنے کے لئے ضرور ہو جنمین وہ بیان کیا گیا تھا اوس سے زیادہ نہیں۔ اس ضمن کا مقصود یہ ہے کہ عدالت کو فضول کام سے بچایا جاوے۔ اگر اس دفعہ کی بموجب عدالت کو اس امر کی تجویز کرنیکا وسیع اختیار نہ دیا جاتا کہ کسقدر بیان اصل مقصود کے سمجہنے کیلیے ضرور ہے اور کسقدر پیش ہونا چاہیئے تو بجائے کسی جزو بیان کے پورا بیان بلا لحاظ اوسکی طوالت کے اور اس امر کے کہ وہ قابل ادخال ہے یا نہین پیش کیا جاسکتا۔ اور عدالت کے سامنے بہت سے ایسے فضول بیانات اور اندراجات دستاویزات پیش کردیے جاتے جسکی وجہ سے اوس فضول مادہ کے مجموعہ سے شئے مقصود کا نکالنا عدالت کو دشوار ہوجاتا اور بجز اسکے کہ عدالت اصل مقصود کی استنباط مین پریشان رہتی اور کوئی نتیجہ نہین ہوتا۔ انہین امور کے خیال سے اس دفعہ کے ذریعہ سے عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ جسقدر جزو بیان ضروری سمجہے اوسقدر شہادت مین داخل کرنیکی اجازت دے۔

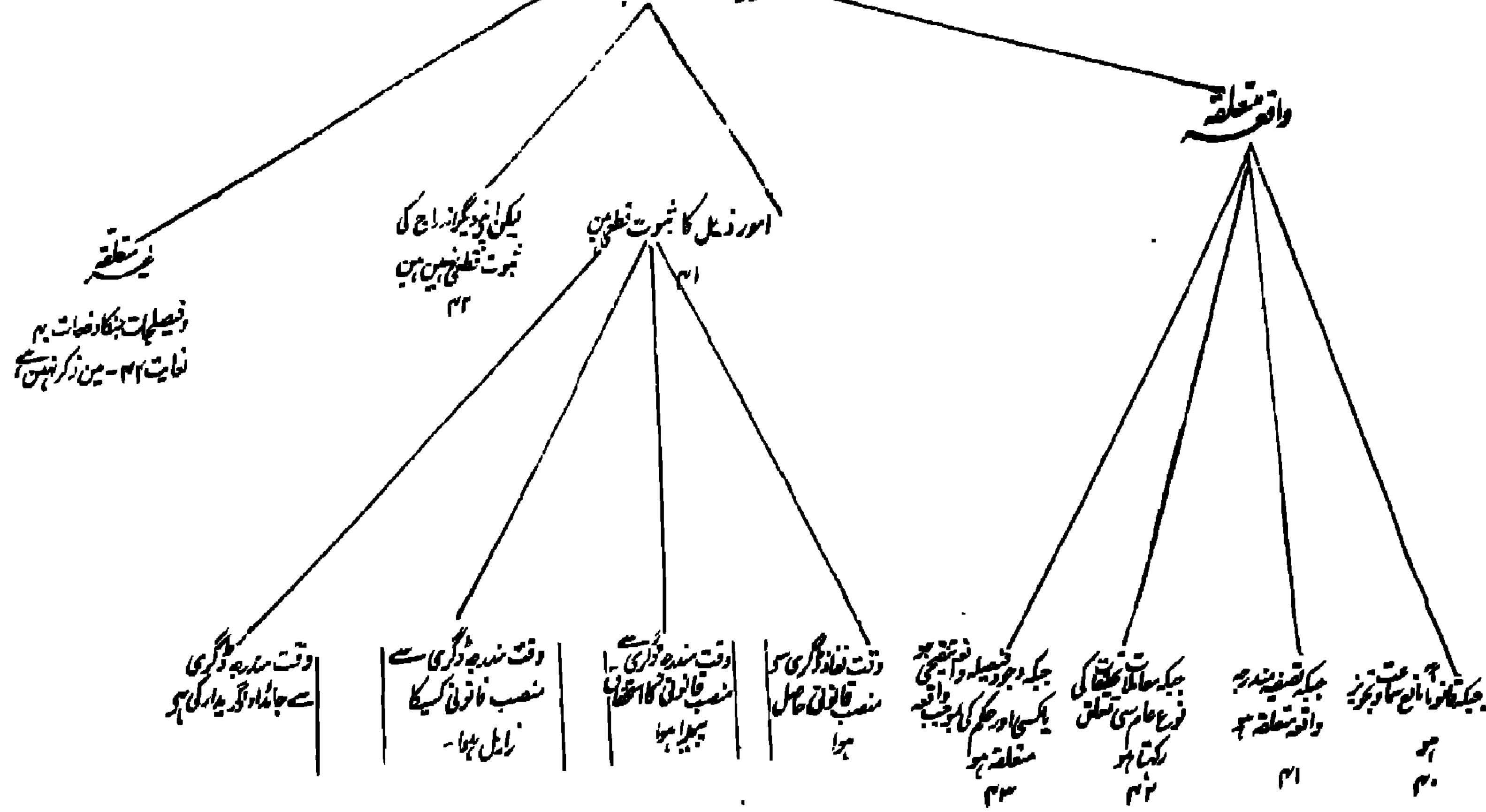
فیصلجات عدالت کی واقعہ متعلقہ ہونیکی شرائط اور وجوہ

متن (۱۱) فیصلجات عدالت کی وقعت تو ظاہر ہے جیسی کچھ ہے اونکی وقعت سے متعلق تو کچھ لکھنا ضرور نہین ہے البتہ اونکا واقعہ متعلقہ ہونا نہونا تصریح طلب ہے جسکی تصریح لائق مقنن نے اس قانون کی دفعات ۴۰ تا (۴۴) مین کردی ہے گویہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ جب یہ قانون قانون اضافی مین شامل ہے اور یہ امر بھی متعلق قانون اضافی ہے کہ کن صورتون مین بوجہ کسی ڈگری یا فیصلہ کے موجود ہونے کی سماعت و تجویز ممنوع ہے تب کیون اس موقع پر اوسکا ذکر نہین کیا گیا اسکی وجہ یہ ہے کہ گو قانون شہادت قانون اضافی ہو لیکن اوسکے حدود عمل شہادت ہی کے حد تک محدود ہین او... سے شرائط نالشات سے کچھ بحث نہین ہے جو اجنل حدود عمل ضوابط دیوانی وفوجداری

٥٢

ہین۔ اور جن ضوابط کو شرائط نالشات سے بحث ہو اونہین کا یہ کام ہے کہ وہ عارض نالشات کو بیان کرین مقنن نے تجاویز عدالت کی تاثیر متعلقہ عارض نالش مالبعد ہونے کے اس وجہ سے بھی نہین بیان کی اور نیز اسوجہ سے بھی کہ ضابطہ دیوانی وفوجداری مین تفصیل کے ساتھ اس سے متعلق قواعد موجود ہین اور یہان اونکا تذکرہ محض تحصیل حاصل ہے جن مقدمات کی بابت قانون شہادت مین حکم ہے وہ ایسے مقدمات ہین جن مین تجاویز عدالت نوعیت قانون رکھتی ہین اور اون سے وہ حق حاصل ہوتا ہے جسکے وجود کا اثبات اون کے رو سے کیا جاسے۔

دفعہ (۴۰) سے دفعہ (۴۴) تک کا منشا شجرہ مندرجہ ذیل سے باآسانی سمجھ مین آسکتا ہے۔



فیصلہ جات واحکام
وڈگریات عدالت مجاز
واقعہ متعلقہ
غیر متعلقہ
امور ذیل کا ثبوت قطعی ہیں
۴۱
۴۳
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳

رای اشخاص غیر کے واقعہ متعلقہ قرار پانیکی شرائط اور وجوہ

ضمن (۱۲) اشخاص غیر کی رای عموماً مقدمات مین اسوجہ سی کارآمد نہین ہوتی کہ ہر رائے جس قسم کی معلومات پر قایم ہوتی ہی اوسکی ذرائع کا عموماً باقاعدہ ہونا اور عام رای کا با اصول قرار پانا لازمی نہین ہے۔ حاکم عدالت تو فریقین کے بیانات پر غور کرکے امور مابہ النزاع تجویز طلب قرار دیتا ہے ہر قسم کی تائیدی اور تردیدی شہادت پر غور کرکے باقاعدہ طور پر شہادت کا نتیجہ اخذ کرتا ہی اوسکی بعد کسی امر کے ثبوت منفیہ ہونیکی نسبت رای قائم کرتا ہے عام لوگ تو اس احتیاط کی ساتھہ رای نہین قائم کرتی نہ اونہین اوسقدر مادہ رای قائم کرنیکی لیئی مل سکتا ہے اونکی رائین بیقاعدہ مسموعات اور ضعیف قیاسات پر مبنی ہوا کرتی ہین پس ایسی اشخاص کی رائے کیا وقعت رکھتی ہی۔ اس امر کا اظہار کہ فلان شخص کی یہ رائے تھی کہ خالد نی فلان جرم کا ارتکاب کیا اور بکر کی یہ رائے تھی کہ عمر نے بیع کا معاہدہ کیا۔ اگر محض فضول نہین ہے تو کیا مفید ہی نہ معلوم خالد کے ارتکاب جرم کی نسبت کن مبادی پر رائے قائم کی گئی اور عمر کے معاہدہ بیع کی بابت کن اسباب سے رائے قرار پائی کجا جج کی رائے اور کجا عوام کی رای جج کی رائے صحیح مبادی پر مبنی ہوتی ہے عوام کی رائے بیشتر غلط اور ناقص مبادیات پر مبنی ہوا کرتی ہے جس سی ظاہر ہے کہ عام طور پر اشخاص غیر کی رائے انفصال مقدمات مین کچھہ بھی کارآمد نہین ہے البتہ بعض خاص صورتون مین خاص وجوہ سے اشخاص غیر کی رائے کسیقدر کارآمد ہو سکتی ہی مثلاً کسی فوٹوگرافر کی رای انضباط عکس سی متعلق کسی ڈاکٹر کی رائے کسی مرض کے حالات سے متعلق کسی مشین کے بنانے والے کی رای اوس مشین کے استعمال سے متعلق کسی انجن ڈرایور کی رائے کسی انجن کے عمل سے متعلق۔ کسی ادیب کی رائے کسی مضمون کی انشا سی متعلق کسی شاعر کی رائے کسی شعر کے وزن اور نقایص اور صنایع اور بدایع سے متعلق کسی محاسب کی رای کسی حساب سے متعلق کسی زبان کے جاننے والیکی رائے کسی زبانکی الفاظ کی معانی کی نسبت کسی ڈکیت کی رای مصطلحات ڈکیتی کی معانی کی نسبت کسی پجاری کی رائے کسی دیول کی پوجا کی رواسم سے متعلق کسی خوشنویس کی رای کسی خط کی نسبت۔ لہذا مقنن نے اسی قسم کی چند آرا کو واقعہ متعلقہ قرار دیا ہے جسکا ذکر دفعہ (۴۵) سی دفعہ (۵۱) تک ہی اور جن دفعات کے سمجھانیکی لیئی ذیل مین ایک شجرہ منضبط کیا جاتا ہی

۵۵

۵۶

راے اشخاص غیر

واقعہ متعلقہ

واقعہ غیر متعلقہ
وہ امور جو دفعات ۴۵ لغایت ۵۱ - میں درج نہیں ہیں -

رای واقفین قانون ملک غیر
وعلم
وہنر
۴۵

رای شناخت کنندہ دستخط
۴۷

۴۸
رای
اشخاص جنکی امور ذیل سے واقفیت امر قرین قیاس ہو

رواج عام

وجود حق عام

۴۹
رای
اشخاص جو امور ذیل سے واقفیت کی خاص وسائل رکھتے ہوں

کسی فرقہ یا خاندان کے دستورات و معاملہ

کسی مہوبی یا خیرات کا انتظام

معنی الفاظ و مصطلحات فرقہ اسے خاص یا صناعات خاص

۵۰
رای
شخص جو امور ذیل کی واقفیت کی وسائل خاص رکھتا ہو

بعض اشخاص کی قرابت کا استنباط از روی اونکے طور و طریق کے

وجوہ
جنپر کوئی رائے قائم ہو متعلقہ بھی ہو
۵۱

واقعات
مؤید یا مخالف رائے جو واقعہ متعلقہ ہو
۴۶

ضمن (۱۴۱) چال چلن جن صورتون مین واقعہ متعلقہ ہو سکتا ہے وہ صورتین دفعہ (۵۲) سے دفعہ (۵۵) تک بیان کی گئی ہین مگر عموماً شہادت نیک چلنی اوس حالت مین کارآمد ہوا کرتی ہے جب دونون پلے برابر ہون گو دو قسم کے مقدمات ایسے ہین جن مین شہادت مذکور نہایت اہم ہوتی ہے۔

چال چلن کے واقعہ متعلقہ اور غیر متعلقہ ہونے کی صورتین اور اوسکے شرائط

(۱) جس صورت مین کہ چال چلن مشتبہ یا قیاساً مجرمانہ ہو ایسی صورت مین چال چلن کی شہادت سے طریقہ عمل کے توضیح ہو سکتی ہے اور اون قیاسات کی تردید ہو سکتی ہے جو بصورت عدم موجودگی ایسی شہادت کے پیدا ہو سکتی تھی مثلاً ایک شخص کے قبضہ مین مال مسروقہ ملا اوسکا یہ بیان ہے کہ اوسنے مال مذکور پایا اور اوسکو اپنی سپردگی مین اسلیے رکھا کہ مالک کو دے پس اگر وہ شخص نہایت عمدہ چال چلن کا آدمی ہے تو اوسکا یہ بیان باور کیا جا سکتا ہے۔

57

(۲) جب کوئی الزام ایک گواہ کی شہادت صریح اور ملزم کے انکار محض پر منحصر ہو۔

مثلاً ایک شخص پر ایک عورت نے یہ الزام لگایا کہ جب وہ اور ملزم اتفاقیہ تنہا رہ گئے تب اوس نے بےحیائی سے اوسپر حملہ کیا ملزم نے اس امر سے انکار کیا ایسی صورت مین ملزم کا چال چلن نہایت باتہذیب ثابت ہونا از حد کارآمد ہوگا دفعات مذکورہ کا مقصود سمجھانے کے لیے ذیل مین شجرہ مندرج کیا جاتا ہے

۵۸

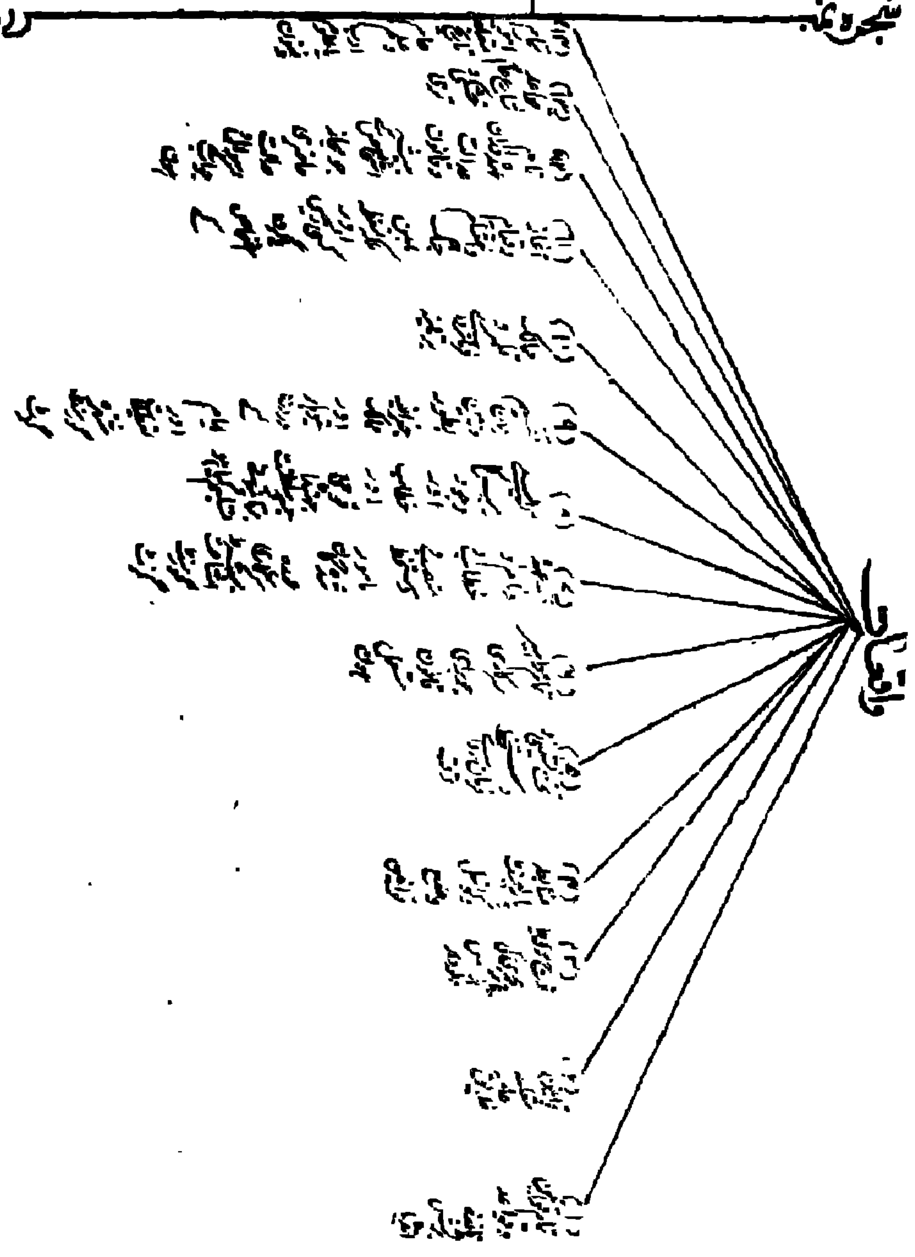
چال چلن

- واقعہ متعلقہ
  - مقدمات دیوانی میں چال چلن اگر اور طور پر واقعہ متعلقہ ہو ۵۲
  - عام شہرت و عام خاصہ طبعی متعلقہ چال چلن جس سے مقدار ہرجہ میں فرق پڑے ۵۵
  - بعد گذرنے شہادت نیک چلنی ملزم کا بد چلن ہونا ۵۴
  - نتیجہ ملزم کا کسی جرم کا ارتکاب ۵۴
  - ملزم کا چال چلن نیک ہونا ۵۳
- واقعہ غیر متعلقہ
  - مقدمات دیوانی میں چال چلن جس سے غرض کہ اغلب قرین قیاس یا خلاف قیاس ہے ۵۲
  - ملزم کا بد چلن ہونا قبل از گذرنے شہادت نیک چلنی ۵۴
  - خاص افعال متعلقہ چال چلن فرض مقدار ہرجہ میں فرق کرے ۵۵

کن واقعات کا ثبوت ضرور نہین ہے
اور کیون ضرور نہین ہے

(۱۴) اس قانون کا باب دویم جو ثبوت سے متعلق ہے اوسکی فصل اول مین واقعات سے متعلق ہے جنکا ثبوت ضرور نہین ہے اور اس فصل مین دفعہ (۵۶) سے دفعہ (۵۸) تک اسی امر کا تذکرہ ہے جسکا منشا عبارت ذیل مین بیان کیا جا سکتا ہے۔ کوئی ایسا واقعہ ثابت کرنا ضرور نہین ہے جسکو فریقین تسلیم کرین یا اون کے بیان سے تسلیم کیا ہوا متصور ہو۔ لیکن عدالت کو اختیار ہے کہ اوسکے سوا اور طرح پر واقعات مسلمہ ثابت کرنیکا حکم دے (۵۸) جو واقعہ عدالت وجہ ثبوت لیے بغیر تسلیم کرے محتاج ثبوت نہین ہے (۵۶) عدالت واقعات ذیل کو وجہ ثبوت لیے بغیر تسلیم کریگی

شجرہ نمبر (۱۱)



۵۹

جسپر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حسب ذیل دو صورتون مین کسی واقعہ کا ثابت کرنا ضروری نہین سمجھا گیا۔

(۱) یہ کہ بلا ثبوت کسی واقعہ کو عدالت تسلیم کرے۔

(۲) یہ کہ کوئی واقعہ مسلمۂ فریقین ہو۔ خواہ صراحتاً فریقین نے اوسے تسلیم کیا ہو یا اونکے بیانات سے اُسکا مسلمہ ہونا مستنبط ہوتا ہو۔

صورت اول مین تو عدم ضرورت ثبوت کی یہ وجہ ہے کہ جن واقعات کی ایسی شہرت ہو کہ وہ بدرجہ ثبوت سمجھی جاوے۔ یا جو واقعات ایسے صحیح مطبوعات مین مندرج ہون جنکا دستیاب ہونا کچھ بھی دشوار نہ ہو اون کے ثبوت کی کیا ضرورت ہے جیسے کہ واقعات دفعہ (۵۷) مین بیان کیے گئے ہین۔ اگر منجملہ امور مذکورہ کسی امر کی حاکم عدالت کو اطلاع نہ ہو یا یاد نہ ہو تو وہ خود مطبوعات سے یا دیگر ذرایع سے معلوم کر سکتا ہے۔ امور مذکورہ مین سے کسی امر کے لیے باضابطہ

۶۰

شہادت لینی کیا ضرورت ہے جسمین عدالت کا تضیع اوقات اور فریقین کی زیر باری اخراجات کے سوا کوئی فائدہ متصور نہین ہے۔ واقعات مندرجہ (دفعہ ۵۶) واقعات مسلمہ عدالت کہلاتے ہین۔

صورت دوم مین ثبوت کی بےضرورت ہونے کی یہ وجہ ہے کہ عدالت امور مابہ النزاع کی تحقیقات کیا کرتی ہے نہ امور مسلمہ کی جس امر کا وجود کسی فریق نے بصراحت تسلیم کر لیا اوس امر کے وجود کے اثبات کی کوئی ضرورت ہی باقی نہین رہی مثلاً کسی قرضہ کے مقدمہ مین زر مطالبہ اگر مدعی علیہ نے تسلیم کر لیا تو پھر کوئی امر مابہ النزاع ہی باقی نہین رہا یا مثلاً کسی مقدمہ مین کوئی دستاویز پیش ہوی۔ فریق ثانی نے اوسکے وجود او سکی صحت کے متعلق کوئی اعتراض نہین کیا اور جو کچھ جواب دہی کی وہ یہ کی کہ بروے دستاویز دعوے خارج المیعاد ہے۔ تب جواب دہی کا مفہوم یہی ہوگا کہ اصل دستاویز مسلمہ فریق ثانی ہے پس واقعات کے مسلمہ فریقین ہونیکی صورت مین ثبوت لینا علاوہ اسکے کہ عبث محض ہے باعث تضیع اوقات و اخراجات فضول بھی ہے اسلیے مقنن نے اشکال مذکورہ مین ثبوت پیش کرنا غیر ضروری تجویز کیا ہے۔

شہادت زبانی سے کیا ثابت کیا جاتا ہی اور وہ کیسی ہونی چاہیے اور اس سے متعلق قواعد کن وجوہ پر مبنی ہین۔

(۱۵) باب دوم کی فصل دوم شہادت زبانی سے متعلق ہی اور اس فصل مین دفعہ (۵۹) و (۶۰) صرف دو دفعات ہین جنکا منشا بعبارت ذیل بیان کیا جاسکتا ہی تمام واقعات بجز مضامین دستاویزات کے شہادت زبانی سے ثابت کیے جاسکتے ہین (۵۹) شہادت زبانی بلاواسطہ ہونی چاہیے۔ اگر واقعہ دیکھنے کے قابل ہو تو دیکھنے والا اور اگر سننے کے قابل ہے تو سننے والا اور اگر کسی اور حس سے محسوس ہونیکے قابل ہو تو اُس حس سے محسوس کرنیوالا اور اگر رائے یا وجوہ سے متعلق ہو تو وہین وجوہ پر رائے رکھنے والا گواہ پیش کیا جاے اگرچہ رائے ماہرین کسی عام مشتہرہ رسالہ مین درج ہو تو رسالہ سے ثابت کیجا سکتی ہی بشرطیکہ مصنف۔ فوت ہوگیا ہو۔ مفقود الخبر ہو۔ ناقابل ادای شہادت ہوگیا ہو۔ بعید المسکونت ہو۔ اگر شہادت زبانی کسی شے مادی کے وجود یا حالت سے متعلق ہو تو جائز ہے عدالت اُس شے کے معاینہ کے لیئے پیش کرنیکا حکم دے مقصود ان دفعات کے احکام کا حسب ذیل ہے۔

61

(۱) باستثناے مضامین دستاویزات اور واقعات ایسی شہادت سے ثابت کیے جاسکتے ہین جو بلاواسطہ ہو۔

(۲) جس حس سے دریافت ہونیکے قابل وہ واقعہ ہو اوسی حس سے جس کسیکو ادراک ہوا ہو وہ بحیثیت گواہ پیش کیا جائے۔

(۳) شے مادی کی وجود یا حالت کی بحث مین اصل شے کا معاینہ بھی جائز ہے۔ امر اول مین دستاویزات کے استثنا کی وجہ تو یہ ہی کہ اگر عام طور مضامین دستاویزات زبانی شہادت سے ثابت کرنیکی اجازت دیدیجاے۔ تو دستاویزات کے تحریر ہونے کی غرض فوت ہوگی دستاویزات مین معاہدات اور عطیات اور انتقالات کا اندراج تو اسی غرض سے ہوا کرتا ہی کہ وہ دستاویزات بطور شہادت محفوظ رہین اسلیے کہ طویل شرائط معاہدات و عطیات کا زمانہ دراز تک لوگون کو یاد رہنا مشکل ہے پس جب دستاویزات سے غرض یہ ہے تو ضرور ہے کہ بلاوجوہ کافی مضامین دستاویزات کو بغیر دستاویزاتکے اور شہادتون سے ثابت نہ کیے جائین۔ اور شہادت کو بلاواسطہ

ہونے کی قید اسوجہ سے لگا لی گئی ہے کہ باواسطہ شہادت درحقیقت
کوئی شہادت نہین ہے جس شخص کو بلا واسطہ واقعہ کا ادراک
ہوا ہو اوسی کی گواہی قابل اعتبار ہے اگر کسی شخص نے کسی
ایسے شخص سے کسی واقعہ کا حال سنا ہو جنے خود اوس واقعہ کا
ادراک بیان کیا ہو تو ایسے شخص کی شہادت جنے دوسرے
سے کسی واقعہ کا حال معلوم کیا ہو کب اعتبار کے قابل ہے
ممکن ہے کہ جس شخص نے کسی واقعہ کا احساس یا ادراک کیا ہو
اوسنے کہا کچھہ ہو یہ سمجھا کچھہ ہو اور اگر سمجھا بھی ٹھیک ہو تو اوس
واقعہ کے وقوع کے اسباب اور تاثیرات کے سمجھنے کے لئے
جو کچھہ اصل احساس یا ادراک کنندہ سے پوچھا جاسکتا ہے
اون سوالون مین سے اکثر سوالات کا یہ جواب نہین دیسکتا ۶۲
اسلئے کہ اوسنے تو جسقدر سنا ہے اوسیقدر بیان کرسکتا ہے
خود تو اوسکو اوس واقعہ کا احساس یا ادراک ہوا نہین
جو یہ ایسے سوالات کا جواب دے سکے اور یہ بھی ممکن ہے کہ
کسی کو کسی واقعہ کا ادراک کچھہ ہوا ہو اور اوسنے بیان کچھہ کیا ہو
خواہ کچھہ بڑھا دیا ہو یا گھٹا دیا ہو اوسکی بابت اوس سے سوالات جرح
کرنا فضول ہوگا اور یہ بھی ناممکن نہین ہے کہ کسی شخص کو
مطلقاً کسی واقعہ کا نہ احساس ہوا ہو نہ ادراک ہوا ہو اور
وہ کسی شخص سے ایسے کسی واقعہ کا احساس یا ادراک
بیان کر دے تب سامع کے بیان سے اسکا پتہ لگانا ناممکن
ہے کہ درحقیقت جو کچھہ اوس سے کہا گیا واقعی تھا
یا غیر واقعی - جس سب کا نتیجہ یہ ہے کہ باواسطہ شہادت
محض فضول ہے - اور دوسرے درحقیقت شہادت کے بلاواسطہ ہونے کی تصریح ہے اسلئے کہ واقعہ
جو بے معاینت ہونے کے قابل ہو اوس حس سے دریافت نہین ہوا تو اور حس سے اوس کا ادراک
ہوا اور غیر حس سے ادراک شہادت باواسطہ بنا دیتا ہے اور جو شہادت مقصود
ہے بلاواسطہ ہے نہ باواسطہ - مثلاً یہ واقعہ کہ زید بکر کی مار سے پٹا لیا ہو تو یہہ

جو آنکھہ سے دکھائی دیگا اگر کسی شخص نے آنکھہ سے یہ واقعہ نہین دیکھا صرف کان سے سُنا کہ زید کو بکر نے مارا۔ تب یہ شہادت بلا واسطہ نہین ہوی باواسطہ ہوئی۔ امر سویم کی وجہ یہ ہے کہ ہر شئے اپنے وجود اپنی حالت کا کافی ثبوت ہے۔ بمقابلہ اوس شہادت زبانی کے جو اوسکے وجود اوسکی حالت کی نسبت پیش ہو خود اوسکا پیش ہونا زیادہ قابل اطمینان ہوگا۔

(۱۷) باب دویم کی فصل سویم مین شہادت دستاویزی کا تذکرہ ہے اور اس فصل مین دفعہ (۶۱) سے دفعہ (۹۰) تک اوسکا بیان ہے۔ جسمین سے دفعہ (۶۱) تا (۷۳) کا منشا بعبارت ذیل بیان کیا جاسکتا ہے۔

> شہادت دستاویزی [illegible] کی بہم رسانی [illegible] کے اقسام وشرائط اور انکے ثبوت کا طریقہ اور [illegible] متعلق قیاس

٦٣

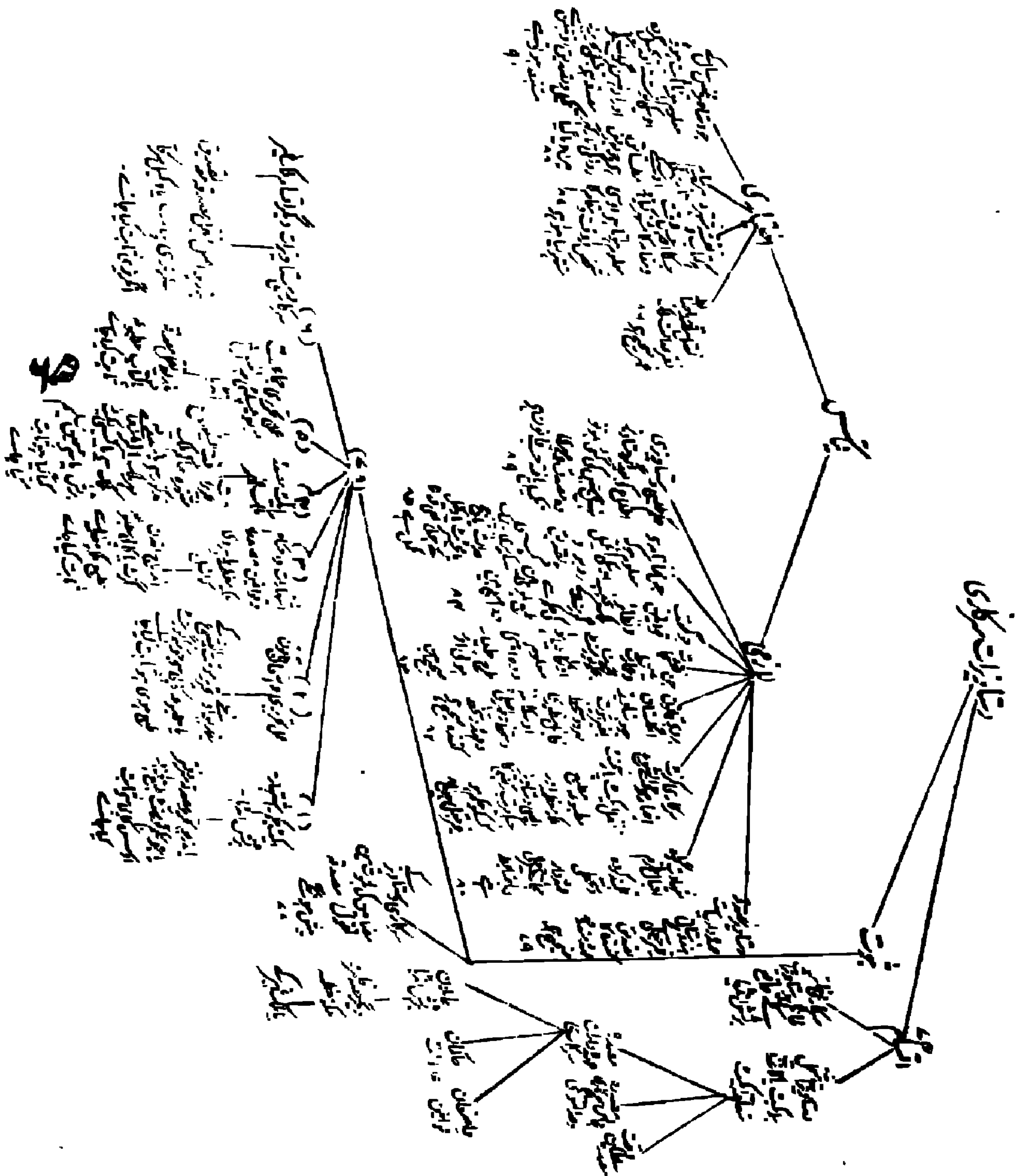
لازم ہے کہ مضامین دستاویزات کا اثبات یا تو دستاویزات کے پیش کرنے کے ذریعہ سے ہو۔ جسے شہادت اصلی کہتے ہین یا نقل کے ذریعہ سے۔ یا بذریعہ بیان زبانی مضامین دستاویزات ثابت کیا جاے جسے شہادت منقولی کہتے ہین (۶۱) دستاویزات شہادت اصلی سے ثابت کیجاینگی (۶۴) عموماً شہادت اصلی مطلوب ہے جسمین بعض اہم مستثنیات ہین اون مستثنیات مین شہادت منقولی پیش کیجا سکتی ہے۔ شہادت اصلی بغیر خاص شرائط کے شہادت مین مستعمل نہین ہوسکتی۔ خط و دستخط و مواہیر دستاویزات کی نسبت کیونکر راے قایم کیجا سکتی ہے۔

شجرہ ذیل سے کسیقدر تصریح کے ساتھہ شہادت اصلی اور منقولی کا اقسام اور شرائط معلوم ہونگے

دفعہ (۷۴) تا دفعہ (۹۰) کا منشا عبارت ذیل میں بیان کرنا ممکن ہے

سرکاری دستاویزات کی نقول مصدقہ بجائے اصل دستاویزات کے قابل پذیرائی ہیں۔ اور بعض سرکاری دستاویزات بسبب مزید ثبوت کے ذریعہ سے ثابت کیجا سکتی ہیں بہت سے اقسام کی دستاویزات کی نسبت لازم ہے کہ وہ صحیح مان لیجائیں اور بعض اقسام کی دستاویزات کو صحیح سمجھنے کا عدالت کو اختیار دیا گیا ہے

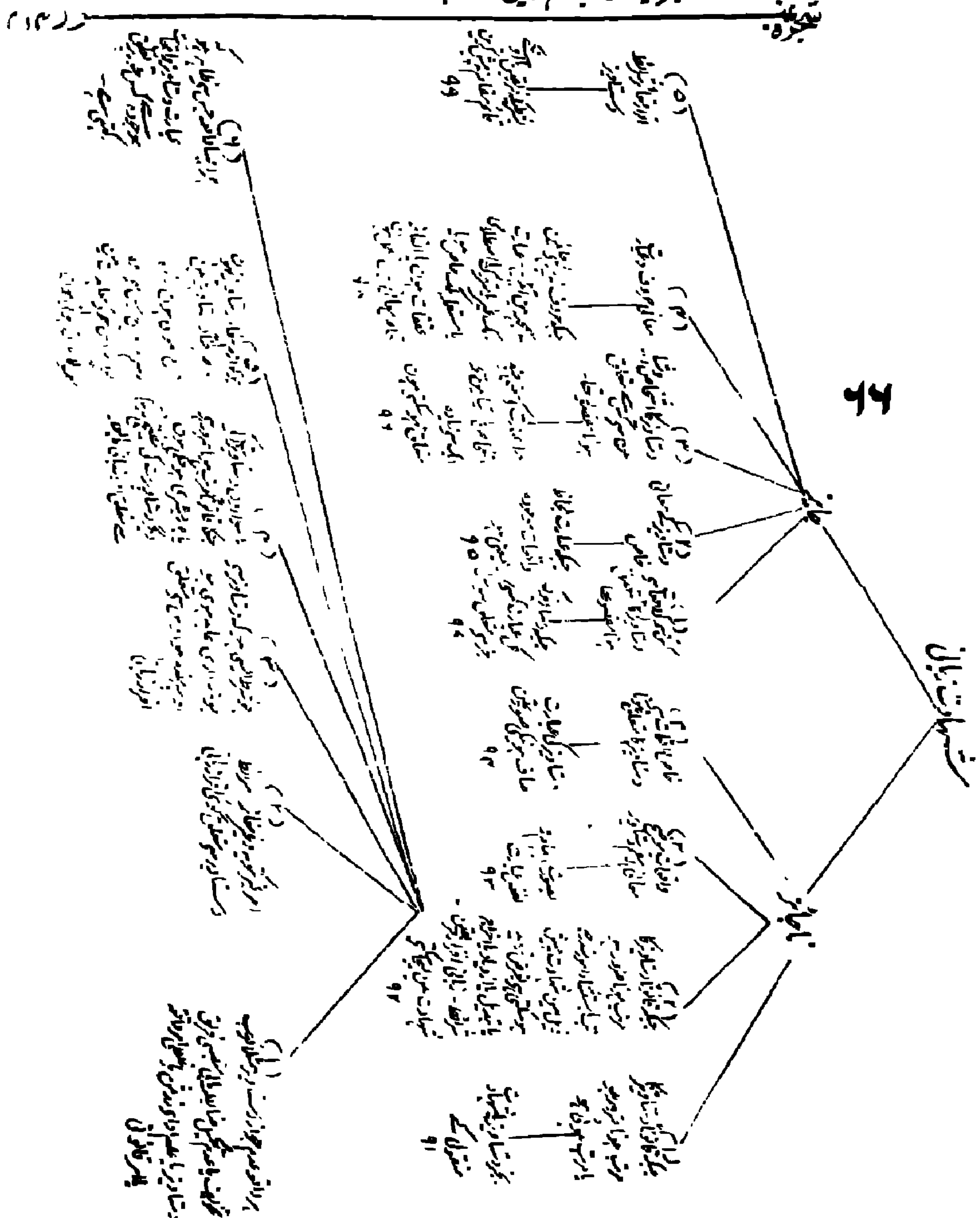
شجرہ مندرجہ ذیل سے یہ مضامین بخوبی سمجھ میں آسکتے ہیں۔ شجرہ نمبر (۱۳)



بمقابلہ شہادت دستاویزی شہادت زبانی کے جواز و عدم جواز کی صورتیں اور شرائط

(۱۷) باب دوم کی فصل چہارم میں نا منظوری شہادت زبانی کا بمقابلہ شہادت دستاویزی کے تذکرہ ہے دفعہ (۹۱) سے (۱۰۰) تک اسی امر کا بیان ہے۔ دفعہ (۱۰۰) کے ذریعہ سے تصریح معانی وصیت نامجات کا ان احکام سے استثنا کیا گیا ہے جو اس فصل میں ہیں باقی دفعات کا منشا شجرۂ ذیل سے بخوبی سمجھ میں آسکتا ہے۔

شجرہ (۱۴)



بار ثبوت کے اصول اور قواعد کا بیان اور مسئلہ قیاس کی تصریح

(۱۸) اس قانون کا باب سوم جو شہادت کی پیش ہونے اور اوسکی تاثیر سے متعلق ہے اوسکی فصل اول بار ثبوت سے متعلق ہے - اس فصل مین دفعہ (۱۰۱) سے دفعہ (۱۱۱) تک اسی کا تذکرہ ہے اور دفعہ (۱۱۲) سے دفعہ (۱۱۴) تک قیاسات کی وضعت بیان کی گئی ہے - درحقیقت مسئلہ بار ثبوت بھی قیاس ہی پر مبنی ہے جسکا آسانیکو ساتھ سمجھ مین آنا مشکل ہے اور جسکا سمجھنا خالی از دقت نہین ہے - لیکن ساتھ ہی اسکے نہایت اہم اور بہت ہی ضروری ہے اسلئے کہ ہر مقدمہ مین بھی امر تصفیہ طلب ہوتا ہے کہ کس امر کا بار ثبوت کس فریق کے ذمہ ہے -

ثبوت کے اصول کا مختصر تاریخی تذکرہ -

ابتدائی زمانہ مین انگلستان مین علم طبیعات بھی بہت ہی نامکمل تھا - اور نیز ثبوت کے اصول بھی بالکل ابتدائی حالت مین تھے - جب علم طبیعات مین فیفرفتہ نمایان ترقیات ہوئین - تب اوسکی مدد سے ثبوت کے اصول بھی دریافت ہونے لگے اوسی زمانہ مین اس امر کی بھی بہت کوشش ہوئی تھی کہ کوئی اصول شہادت کی وقعت سے متعلق ایسا قائم کیا جائے جو یکجا ہے اصول دراک حالات ہو - کبھی یہ تجویز ہوا تھا کہ بعض صورتون مین خاص تعداد کے گواہ پیش کیے جائین - مثلاً کسی واقعہ اثبات کے لیے دو گواہ کافی ہونگے کسی اثبات کے لیے چار گواہ بعض صورتوں مین خاص قسم کی شہادت پورا ثبوت سمجھا جاتا تھا - دیگر قسم کی شہادت نصف ایک قسم کی شہادت نصف سے بھی کم اور دوسری قسم کی شہادت نصف سے زیادہ ثبوت خیال کیجاتی تھی اور بیشتر مسئلۂ قیاس اسی اصول سے متعلق تھا - حکام عدالت کو بعض حالات واقعات سے بعض امور کے قیاس کی ہدایت تھی - جن قیاسات کو میزان ثبوت مین کسیقدر وقعت دیجاتی تھی اور تجویز کیا گیا تھا کہ فلان قسم کا قیاس اور فلان قسم کی شہادت پورا ثبوت ہے اور فلان قسم کی شہادت اور فلان قسم کا قیاس نصف - علیٰ ہذاالقیاس غرض جس بے ترتیبی سے قانون انگلستان مدون ہوا ہے اوس سے علاوہ اور نتائج کے ایک یہ نتیجہ بھی پیدا ہوگیا ہے کہ اس امر کا جواب یقینی طور پر دینا دشوار ہے کہ اصول قیاسات اور دیگر اصول جنکا قیاسات ایک جزو ہین قانون انگلستان پر کس حد تک موثر تھا

قیاس کے معنی اور مفہوم

لغت مین قیاس کے معنی کسی چیز کا اندازہ کرنے یا کسی کیفیت مین کوئی خبر کسی چیز کو

برائے خیال کر سکتے ہیں۔ عموماً لفظ قیاس بہت کثیرالاستعمال ہے جب لوگ
کسی امر کی نسبت کہتے ہین کہ قیاس اسکا مقتضی ہے تو عموماً اونکی مراد اوس سے
یہ ہوتی ہے کہ عام تجربہ سے جو بات معمولی طور پر پائی جاتی ہے اوس سے یہ امر مشابہ ہے
اور جب لوگ کسی امر کو خلاف قیاس کہتے ہین تو اونکا مقصود بیان یہ ہوا کرتا ہے کہ عام
تجربہ سے جو امر معمولی طور پر متحقق ہوا ہے یہ امر اوسکے مانند نہین ہے یا اوسکی نقیض ہے
جس سے قیاس کے لغوی معانی کی اچھی طرح تصریح ہوتی ہے۔ اور قیاس کے
معانی بخوبی سمجھہ مین آسکتے ہین مقننون نے قیاس کی یہ تعریف بیان کی ہے۔

قیاس کی تعریف

قیاس وہ رجحان ذہن ہے جو کسی واقعہ کے نسبت
ایسا ہو جسکی صحت پر عمل ہو سکے بشرطیکہ اوسکے خلاف کوئی وجہ کافی نہ ہو۔

اقسام قیاس بموجب قانون انگلستان۔

قانون انگلستان کے بموجب قیاس کی چار قسمین ہین۔
ایک قیاسات قطعی جو بہت شاذ و نادر ہین اور اون سے
مراد یہ ہے کہ جب وہ پیدا ہون تو بعض قسم کے طریقہ ثبوت کی تردید نہین
ہو سکتی۔

دوسری قسم کے وہ قیاسات ہین جو بار ثبوت کے عام قاعدہ پر موثر ہین۔ مثلاً
جو شخص کوئی امر بیان کرے اوسکا ثابت کرنا اوسی کو لازم ہے اسلیئے کہ قیاس یہ ہے
کہ ہر شے معدوم ہے تاآنکہ اوسکا وجود ثابت ہو یا کوئی شخص یہ کہے کہ فلان شخص فوت ہو گیا
تو معمولی طور پر تو اوسکو یہ امر ثابت کرنا لازم ہوگا لیکن اگر وہ یہ ثابت کر دے کہ سات برس سے
اوس شخص کی کوئی خبر نہین ہے تو بار ثبوت فریق مخالف پر منتقل ہو جائیگا اسلیئے کہ قیاس
یہ ہے کہ جب کوئی شخص سات برس تک مفقود الخبر رہا تو اوسکو متوفی مان لینا چاہیئے۔
جسکے خلاف فریق مخالف کا بیان ہے تب جو شخص خلاف قیاس کچھہ کہے اوسکو ثابت کرنا
لازم ہے۔

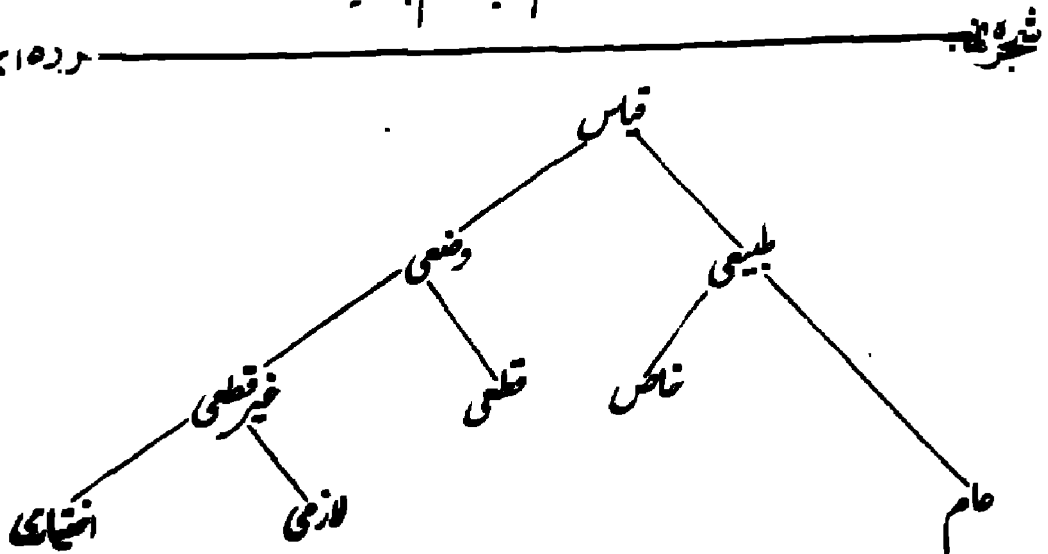
تیسرے قسم کے وہ قیاسات ہین۔ کہ گو اونکی تردید ہو سکتی ہے لیکن قانون انگلستان نے
انہین مسائل مسلمہ سے بھی زیادہ وقعت دی ہے یہ امر آسانی کے ساتھہ کہنا ممکن نہین ہے کہ

ایسے قیاسات کسقدر ہین - تاہم اِس قسم کے قیاسات کی مثال اس قاعدہ سے معلوم ہوسکتی - کہ جس شخص کے قبضہ مین - حال کا مال سرقہ ہو اگر وہ کوئی وجہ کافی نہین بتا سکتا تو قیاس یہ ہے کہ قابض مال یا خود چور ہے یا مال سرقہ لینے والا ہی جیسے قسم کی قیاسات مخصوص واقعہ ہین - جو دلائل سے زیادہ کوئی وقعت نہین رکھتے عدالت کو اختیار ہے کہ وہ بلحاظ جملہ حالات کے جو راے قایم کرے اُوسکو لحاظ سے جو مناسب سمجھے ایسے قیاسات کی وقعت تجویز کرے -

قیاس کی عقلی تقسیم ہر قیاس دو حال سے خالی نہین یا طبعی ہوگا یا وضعی ہوگا طبعی تو وہ قیاسات ہین جو عادات انسانی کے تجربہ سے اخذ کیے گئے ہون یا اصول طبیعات سے لہذا قیاسات طبعی کے دو نوعین قرار پاسکتی ہین ایک عام دوسرے خاص جو قیاسات عادات انسانی کے تجربہ سے اخذ کیے گئے ہین وہ خاص ہین اونہین قیاسات طبیعی خاص یا اخلاقی کے نام سے موسوم کرسکتے ہین اور جو قیاسات عام طور پر اصول طبیعات سے ماخوذ ہوے ہین اونہین قیاسات طبیعی عام کہہ سکتے ہین قیاسات وضعی وہ ہین جن قیاسات کی وقعت مقننون نے بلحاظ مضمون کے تجربہ با کثیر الوقوع ہونیکے یا بمقاصد انتظام مملکت قایم کی ہو جنکی دو قسمین ہین ایک قطعی دوسرے غیر قطعی اور غیر قطعی قیاسات وضعی کی بھی دو نوعین ہین ایک لازمی دوسری اختیاری - شجرہ مندرجہ ذیل سے قیاس کے اقسام بخوبی معلوم ہوسکینگے -

49

شجرہ نمبر (۱۵)



قیاسات طبیعی خلاقی کی مثالین

قیاسات طبیعی کی پہلی قسم یعنی قیاسات اخلاقی کی چند امثلہ ذیل مین درج کیجاتی ہین - جنسے اس قسم کے قیاسات کی نوعیت بخوبی ذہن نشین ہوسکتی ہے -

(الف) جو نتیجہ کسی شخص کے فعل سے بطور نتیجہ طبیعی ظہور پذیر ہو - قیاس یہ ہے کہ فاعل کا فعل سے وہی نتیجہ مقصود تھا

(ب) اگر کوئی دستاویز کسی ایسے شخص کے قبضہ مین ہے - جسکے حق مین وہ دستاویز مفید ہے تو قیاس یہ ہے کہ دستاویز غیر منسوخ ہے اور اگر کوئی دستاویز کسی ایسے شخص کے قبضہ مین ہے جس پر اوسکی روسے کوئی ذمہ داری عاید ہوتی ہے تو قیاس یہ ہے کہ وہ دستاویز منسوخ ہو -

(ج) ہندوستان مین اگرچہ اہل ہنود ایک خاندان کے یکجائی بود و باش رکھتے ہین تو قیاس یہ ہے کہ اونمین موروثی جائداد تقسیم نہین ہوئی -

۷ **قیاسات طبیعی عام کی مثالین** قیاسات معمولات طبیعی کی چند امثلہ حسب ذیل ہین -

(الف) معمولی خواص انسانی سب افراد انسانی مین موجود ہین - کوئی شخص عنین یا مخبوط الحواس بلا ثبوت کافی نہین سمجھا جاسکتا

(ب) کسی چیز کی جو حالت ایک دفعہ ثابت ہوئی - قیاس یہ ہو کہ وہ چیز اوسی حالت مین چلی جاتی ہے - مثلاً خالد کی نسبت ایک دفعہ یہ ثابت ہوا کہ وہ عنین ہو یا بکر کی نسبت یہ ثابت ہو کہ وہ مجنون ہے تو آیندہ بھی قیاس یہی ہوگا کہ خالد بدستور عنین ہے اور بکر بدستور مجنون دونون کی وہی حالت چلی جاتی ہو -

(ج) ایک قسم کے نتیجہ کے لیے وہی اسباب ہوا کرتے ہین جنسے معمولاً اسی طرح کے نتایج پیدا ہوا کرتے ہین -

قیاس قانونی قطعی کی مثالین قیاسات وضعی یا قانونی قطعی کی امثلہ یہ ہین جو ذیل مین درج ہین

(الف) ہندہ خالد کی زوجہ تھی جسے خالد نے طلاق دیدی بعد طلاق ما بین ۲۷۰ ایام کے ہندہ کے بطن سے زید پیدا ہوا - قیاس یہ ہو کہ زید صلبی بیٹا خالد کا ہی -

(ب) ۱۰ جنوری سنہ ۱۸۸۱ع کو دیانند نے ایک ڈگری عدالت مجاز سے اس امر کی حاصل کی

کہ وہ اپنے ضلع کی قوم شدہ کے مراسم مذہبی نکاح وغیرہ ادا کرنیکا مستحق ہو اور تاریخ صدور ڈگری سے اور کسی شخص کو یہ استحقاق نہین ہے - قیاس یہ ہے کہ دیاننذکو یہ استحقاق ۲۰ جنوری ۱۸۷۶ء سے پیدا ہوا - اور دیگر اشخاص کا یہ اختیار اوسی تاریخ سے سلب ہوا -

(ج) گزٹ اف انڈیا مین ایک اشتہار بدین مضمون شائع ہوا کہ بعض متعلقات ملک گورنمنٹ اف انڈیا سے ایک ہندوستانی رئیس کے تفویض کیئے گئے قیاس یہ ہوگا کہ بتاریخ مندرجہ اشتہار متعلقات تفویض ہوے -

قیاس قانونی لازمی کی مثالین

امثلہ مذکورۂ قیاسات قانونی وضعی قطعی کی تھین - غیر قطعی قیاسات قانونی لازمی کی امثلہ حسب ذیل ہین -

(الف) ایک دستاویز مصدقہ رجسٹرار ضلع ہی تو قیاس یہ ہے کہ وہ دستاویز جعلی نہین ہی اوس دستاویز پر شہاب الدین کا دستخط بحیثیت رجسٹرار ضلع ہی پس قیاس یہ ہی کہ بتاریخ تصدیق دستاویز شہاب الدین رجسٹرار ضلع تھا -

۱ <

(ب) ایک نقشہ ایک موضع کا صیغہ بندوبست کا مرتب کیا ہوا ہے جو بحکم گورنمنٹ مرتب ہوا تھا تو قیاس یہ ہی کہ اوس نقشہ کا اندراج بالکل صحیح ہی -

قیاس قانونی اختیاری کی مثالین

قیاسات قانونی اختیاری کی مثالین ذیل مین درج کیجاتی ہین

(الف) ایک پیام تاربرقی خالد کے نام پہونچا پس قیاس یہ ہی کہ جس مضمون کا پیام تاربرقی خالد کے پاس پہونچا ہی - بجنسہ اوسیطور پر یہ پیام تاربرقی دفتر تاربرقی مین خالد کے پاس بھیجنے کے لیئے دیا گیا تھا -

(ب) ایک دستاویز کے پیش کرنیکا ایک فریق مقدمہ کو حکم دیا گیا جسکے قبضہ مین وہ دستاویز تھی - لیکن اوسنے دستاویز مذکور نہین پیش کی - قیاس یہ ہی کہ دستاویز مکمل ہی

قیاس طبعی اور وضعی کا فرق

امثلہ قیاسات پر غور کرنیسے معلوم ہوگا - کہ قیاسات طبعی اور وضعی مین کیا فرق ہے - درحقیقت قیاسات طبعی مین استنباط کے لیے کامل اور کافی وجوہ ہوا کرتے ہین - اور قیاسات وضعی مین بھی وجوہ تو ہوتے ہین مگر ویسی کافی نہین ہوتی

قیاسات طبیعی تو اوس قسم کے ہوتے ہیں کہ بلحاظ ضرورت بھی ذہن خود بخود نتیجہ خاص تک جا پہونچتا ہے
اور قیاسات وضعی میں اگر یہ خیال نہ ہو کہ اسطرحکا ایک قیاس تسلیم کرنا چاہیئے تو شاید ذہن
اوس قیاس کو یقینی طور پر تسلیم نہ کرتا۔ مثلاً یہ قیاس کہ جب کوئی شخص سات برس تک
مفقود الخبر رہا تو اوسکو متوفی مان لینا چاہیئے تجربہ سے اتنی بات تو صحیح ثابت ہوتی ہے کہ جب
کوئی شخص سالہا سے دراز تک غائب رہا تو ممکن ہے کہ وہ زندہ نہو لیکن برسون کی تعداد پر
حیات اور موت کے تجربہ کا انحصار نہین ہوسکتا۔ لیکن تقنون نے بمصالح مختلف
ایک زمانہ کا تعین کردیا ہے۔

قانون انگلستان کے مندرجہ قیاسات کی تقسیم عقلی قیاسات تطبیقی

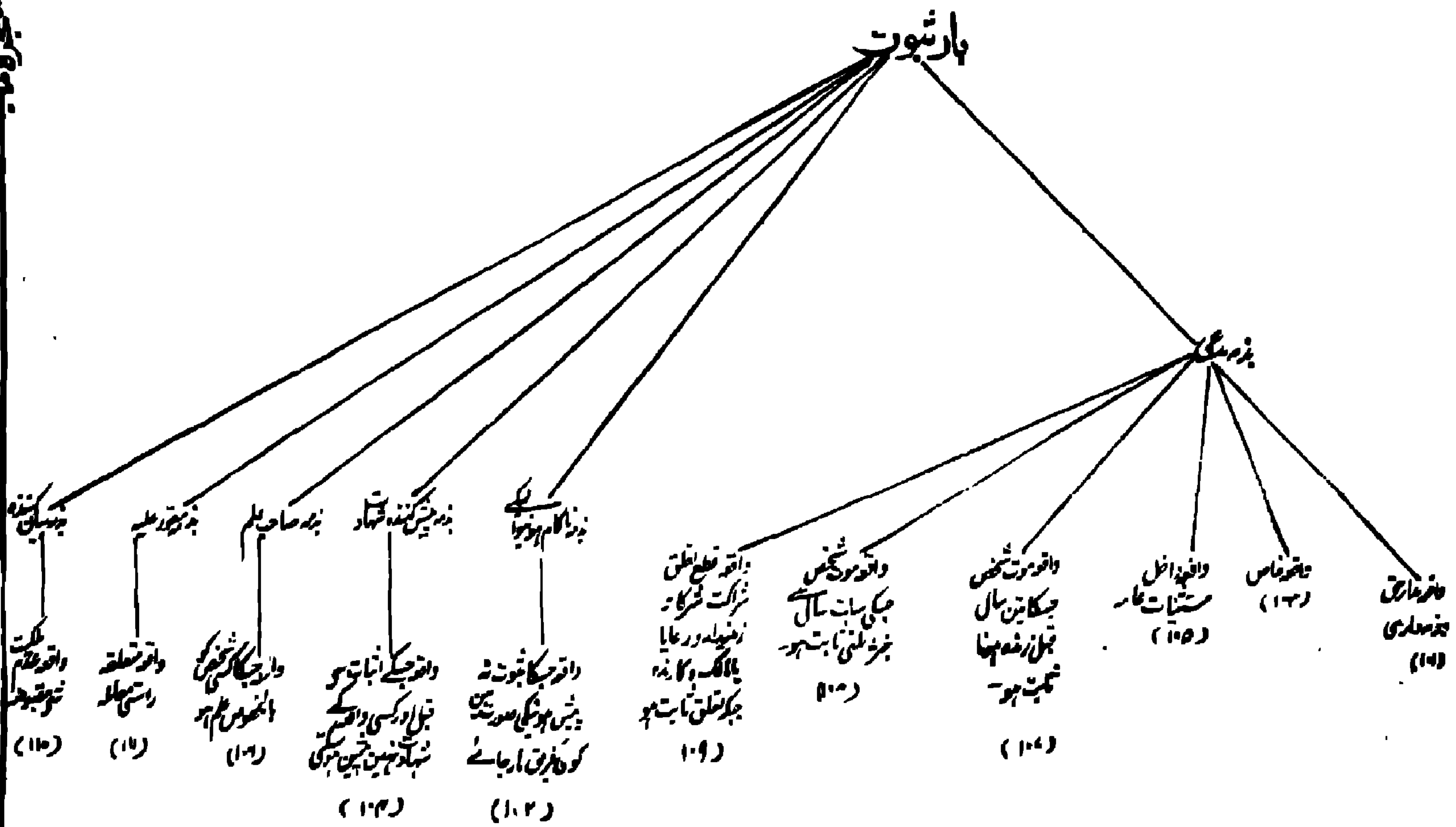
قانون انگلستان میں جسطور پر قیاسات مستعمل ہیں اور جنکا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اوس میں قیاسات قسم چہارم سے قیاسات طبعی مقصود ہیں اور دیگر تین قسم کے جو قیاسات ہیں وہ قیاسات
۴۲ وضعی ہیں۔ جنکے لحاظ سے قیاسات وضعی قیاسات قانونی کے نام سے
اور قیاسات طبیعی قیاسات واقعاتی کے نام سے موسوم کیے جا سکتے ہیں پس باقی
تین اقسام کے قیاسات مندرجہ قانون انگلستان میں قیاسات وضعی کی ایک قسم قطعی ہے
اور قیاسات وضعی کی دوسری قسم غیر قطعی کی دونون نوعون میں سے باقی دو قسمین
لازمی اور اختیاری کی ہین۔

بار ثبوت کا اصول

بار ثبوت سے جہانتک قیاس کو تعلق ہے وہ یہ ہے کہ
جس امر مین قیاس جس فریق کے مخالف ہوا وس امر کا بار ثبوت اوسی فریق پر ہے مثلاً زید یہ کہتا ہے کہ عمر نے
سرقہ کے جرم کا ارتکاب کیا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہر شخص بے جرم ہے تا وقتیکہ مجرم نہ ثابت ہوے
قیاس زید کے خلاف ہے لہذا زید پر اس امر کا بار ثبوت ہے کہ عمر نے سرقہ کا ارتکاب کیا یا مثلاً خالد کا یہ دعویٰ ہے
کہ مکان مقبوضہ بکر اوسکا ہے اوس سے دلایا جاوے اور قیاس یہ ہے کہ ہر قابض جائداد اوسکا مالک متصور ہوگا
تب قیاس خالد کے خلاف ہے لہذا اس امر کا بار ثبوت کہ مکان خالد کا ہے ذمہ خالد ہوگا۔

دفعات (۱۰۱) تا (۱۱۱) کا منشا

دفعہ (۱۰۱) سے دفعہ (۱۱۱) تک جو بار ثبوت کا اصول اور خاص صورتین
بیان کی گئی ہین اونکا منشا شجرہ مندرجہ ذیل سے سمجھ میں آسکتا ہے۔


بار ثبوت
بذمہ مدعی
واقعہ خارج
بذمہ مدعی
(۱۰۱)
واقعہ خاص
(۱۰۳)
واقعہ داخل
مستثنیات عامہ
(۱۰۵)
واقعہ موت شخص
جسکا تین سال
قبل زندہ ہونا
ثابت ہو
(۱۰۷)
واقعہ موت شخص
جسکی سات سال سے
خبر نہ ملی ثابت ہو
(۱۰۸)
واقعہ قطع تعلق
شراکت شرکاء
زمیندار و رعایا
یا مالک و کارندہ
جبکہ تعلق ثابت ہو
(۱۰۹)
بذمہ نالام ہونیوالے کے
واقعہ جسکا ثبوت نہ
پیش ہونیکی صورت میں
کوئی فریق ہار جائے
(۱۰۲)
بذمہ پیش کنندہ شہادت
واقعہ جسکے اثبات سے
قبل اور کسی واقعہ کے
شہادت نہیں لی جاسکتی
(۱۰۴)
بذمہ صاحب علم
واقعہ جسکا کسی شخص کو
بالخصوص علم ہو
(۱۰۶)
بذمہ معتمد علیہ
واقعہ متعلقہ
راستی معاملہ
(۱۱۱)
بذمہ منکر ملکیت
واقعہ عدم
ملکیت مقبوضہ
(۱۱۰)

بار ثبوت مندرجہ نقشہ کے وجوہات

بار ثبوت نمبر (۱) جس قیاس پر مبنی ہے اوسکا اس سے قبل تذکرہ کیا جا چکا ہے۔ کہ قیاس یہ ہے کہ ہر شی معدوم ہے تاآنکہ کسی شے کا وجود ثابت کیا جاوے۔ اسی قیاس پر بار ثبوت نمبر (۳) مبنی ہی بار ثبوت نمبر (۲) اسپر اور نیز دیگر وجوہ پر حاوی ہے لائق مقنن نے بہت ہی عمدہ طریقہ تنقیح بار ثبوت کا بتایا ہے جاسکے مساوی ہے کہ فرض کیا جاوے کہ کوئی امر باہم النزاع بیان ہی نکیا جاوے ایسی صورت مین مقدمہ کا کیا نتیجہ ہوگا جو کچھہ نتیجہ ہو اوس مین جو شخص ہار جاوے اوس امر غیر متذکرہ کا بار ثبوت اوسی شخص پر ہوگا۔ مثلاً زید نے بکر پر بربنائے تمسک زر قرضہ کی نالش کی بکر نے تمسک کو تسلیم کیا اور عذر یہ کیا کہ وہ قرضہ ادا کر چکا۔ اب اگر فرض کیا جاوے کہ ادائی قرضہ بیان ہی نہین ہوئی تھی۔ تو بربنائے اقبال دستاویز دعوی ڈگری ہوگا اور بکر ہار جائیگا پس بار ثبوت ادائی قرضہ کا بذمہ بکر ہوگا یا فرض کرو کہ ادائی قرضہ کا ثبوت نہ پیش ہو تو بھی بکر ہی ہاریگا۔ پس بار ثبوت اسکا بکر ہی پر ہوگا بار ثبوت نمبر (۴) بھی اوسی اصول پر مبنی ہے جس ۴۷ اصول پر بار ثبوت نمبر (۱) و (۳) مبنی ہے دفعہ ۱۰۵ کی رو سے جن واقعات خاص کے ثبوت سے قبل اور واقعات کی شہادت نہین لیجا سکتی اون واقعات کی نسبت بھی وہی قیاس ہی کہ اونکا وجود نہین ہے۔ پس جو شخص وجود کا ادعا کرتا ہے اوسی کو ثابت کرنا چاہئیے درحقیقت شرائط خاص یا دیگر واقعات کی شہادت پیش ہونے کے مانع ہوا کرتے ہین اور شرائط خاص کا جبتک وجود نہین ثابت ہوتا اور واقعات کی شہادت نہین ہوسکتی پس شرائط خاص کا وجود بربنائے قیاس مذکورہ اوسی شخص کے ذمہ ہی جو اونکے وجود کا ادعا کرے بار ثبوت نمبر (۵) بھی تقریباً اصول مذکورہ پر مبنی ہے یہ امر کہ کسی شخص کا فعل اسوجہ سے جرم نہین ہے کہ داخل مستثنیات عام ہے۔ یا داخل مستثنے خاص ہے یا وہ جرم نہین ہے جو قائم کیا گیا ہے اوس سے خفیف ہی اوسی شخص کے ذمہ ہے جسکا یہ دعوی ہو اسلیئے کہ جو شخص یہ بیان کرتا ہے اوسکو وجوہ بھی اوسکو بخوبی معلوم ہونگے اور جبکہ بربنائے قیاس مذکورہ تا ثبوت ہر امر معدوم خیال کیا جاتا ہے تب جو شخص کسی امر کا دعوی کرے اوسکو وہ امر ثابت کرنا چاہئیے۔ بار ثبوت نمبر (۶) اس اصول پر مبنی ہے کہ جس شخص کے علم مین کوئی امر ہو وہ ہی اوسکی نسبت متعلق کچھہ کہہ سکتا ہی نہ وہ شخص جسے کوئی علم ہی

نہ ہو۔ مثلاً ایک راہن نے ایک جائداد رہن کی اور رہننامہ بعد تکمیل و تصدیق مرتہن کے حوالہ کیا پس مدت دراز کے بعد جبکہ رہننامہ کی کوئی کاپی راہن کے پاس نہ ہو اوسے شرائط معاہدہ بھی بخوبی یاد نہیں رہ سکتے۔ اور آمدنی جائداد و اخراجات شکست و ریخت کا تو مطلقاً اوسے کوئی علم ہی نہیں ہو سکتا اسلیئے کہ جائداد بقبضہ مرتہن ہے پس بمقابلہ راہن کے مرتہن ہی کو شرائط رہن و آمدنی منافع و خرچ کا بالتخصیص علم ہو سکتا ہے نہ راہن کو۔ لہذا جب شرائط رہن اور منافع اور اخراجات جائداد مرہونہ کی بابت بحث ہو تو بلحاظ مرتہن کے معلومات خاص کے بار ثبوت انصافاً اوسی کی ذمہ ہونا چاہیئے نہ بذمہ راہن اسی لحاظ سے بار ثبوت نمبر (۶) تجویز ہوا ہے بار ثبوت ۷، ۸ جس قیاس پر مبنی ہیں اونکا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ بار ثبوت نمبر (۹) اس قیاس پر مبنی ہے کہ جسطرح پر ایک شی کی حالت تھی اوسیطرح اوسکی حالت کا رہنا تصور کرنا چاہیئے جب تک کہ اوسکے خلاف ثابت نہو۔ بار ثبوت نمبر (۱۰) اوس قیاس پر مبنی ہے کہ قابض شے مالک شی ہے تاآنکہ اوسکے خلاف ثابت ہو بار ثبوت نمبر (۱۱) اس قیاس پر مبنی ہے کہ جو نتیجہ کسی شخص کے فعل سے بطور نتیجہ طبعی پیدا ہو قیاس یہ ہے کہ اوسنے اوسی نتیجہ کا قصد کیا تھا اسیطرح معتمد علیہ کے فعل سے جو نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے وہ جب خلاف نیک نیتی ہو تب نیک نیتی کا بار ثبوت معتمد علیہ پر ہوگا۔

۴۵

قیاسات قطعی

دفعات ۱۱۲ و ۱۱۳ مین اون قیاسات قطعی کا ذکر کیا گیا ہے جو مختلف اجزای قوانین ہندوستان و انگلستان مین پائے جاتے ہین ان دفعات کا منشا بعبارت ذیل بیان کیا جا سکتا ہے

(۱) یہ واقعہ کہ بایام قیام ازدواج جائز یا اوسکے انفساخ کے بعد مابین (۲۸۰) یوم کے کوئی بچہ پیدا ہو جسکی ماں بعد انفساخ نکاح بے شوہر رہی اس امر کا ثبوت قطعی ہے کہ وہ صلبی بیٹا باپ کا ہے بجز اسکے کہ بزمانہ امکان حمل زوجین کا صحبت نہ رکھنا ثابت ہو (۱۱۲)

(۲) گزٹ آف انڈیا مین بدین مضمون اشتہار کا اندراج کہ ایک حصہ عملداری سرکار انگریزی ایک ہندوستانی رئیس کے تفویض کیا گیا اس امر کا ثبوت قطعی ہے کہ بتاریخ مندرجہ اشتہار تفویض ملک کی جوازاً عمل مین آئی (۱۱۳)

قیاسات اختیاری

دفعہ (۱۱۴) مین یہ بیان کیا گیا ہے کہ عدالت جملہ اقسام کے

مقدمات مین اون واقعات سے جو اوسکے سامنے پیش ہون ایسے نتایج اخذ کرسکتی ہی جو اوسکی
راے مین قرین انصاف ہون اور اس دفعہ کے الفاظ ایسے رکہے گئے ہین جن سے اکثر قیاسات
منجملہ اوس تعداد کثیر کے جو قانون انگلستان مین تھی اور جسمین ایسے قیاسات کو ایک خاص وقعت دیگئی
تھی اوسمین آسکتے ہین لیکن دفعہ کے الفاظ کی روسے اون قیاسات کی وہ وقعت باقی نہین ہے
صرف مسئلہ مسلمہ کی حیثیت اُن قیاسات کی رہتی ہی جو واقعات سی عدالتین اپنے اختیار تمیز کیے
بموجب اخذ کرسکتی ہین اور متعلق کرسکتی ہین اون قیاسات مین سے جو دفعہ کے الفاظ مین آسکتی ہین
(۹) قیاس جو سب سے اہم ہین اونہین مقنن نے بطور تمثیلات اسی دفعہ مین بیان کردیا ہے
اون قیاسات کو جو درحقیقت قانونی اصول ہین گو بعض اوقات قیاسات سی تعبیر کیا جاے مقنن نے
اس خیال سے متروک کیا کہ وہ نہ زیادہ تر اصلی قانون سے متعلق تھی نہ شہادت سی مقنن کو
اونکی صحت سی انکار نہین تھا مگر ساتہہ ہی اسکے قانون شہادت مین اونکو شریک کرنے کی کوئی
ضرورت بھی نہ تھی منجملہ اون قیاسات کے اہم تر یہہ قیاس ہی کہ ہر شخص قانون جانتا ہی جو اس مسئلہ
مین بیان کیا گیا ہے کہ ناواقفیت قانون سے اوسکی خلاف ورزی کی معذرت نہین ہوسکتی
جو درحقیقت قانون فوجداری کا ایک اصول ہے -

دفعہ (۱۱۴) کا منشا بعبارت ذیل بیان کیا جاسکتا ہے -

عدالت کو کسی واقعہ کا وجود قیاس کرلینا جائز ہی جو اوسکی دانست مین اغلبا وقوع مین آیا ہو
لیکن بہ نسبت جو معمولی طریقہ واقعات طبعی اور روبہ انسانی اور کاروبار سرکاری و خانگی کو متعلقہ
کے واقعات کی ساتہہ ہی ملحوظ رکہنی ہوگی

اسور مانع تعزیر مخالف کے قواعد اور اونکے وجود کا بیان

(۱۹) فصل دویم باب سویم اسور مانع تعزیر مخالف سی متعلق ہی جو صرف دفعات (۱۱۵) تا (۱۱۷) پر حاوی ہی - قبل ازانکہ دفعات مذکورہ کا منشا بیان کیا جاے مناسب ہوگا کہ مانع تعزیر مخالف کو سمجھایا جاے -

مانع تعزیر مخالف کی تعریف

اوس ناقابلیت شخصی کو مانع تعزیر مخالف کہتی ہین جو قانونا خاص حالات کی وجہ سے خاص واقعات کی اثبات سی ممنوع ہونیکے
سبب سے پیدا ہوی ہو جو قیاس سی بالکل مختلف ہی اسلیے کہ قیاس عموما اون خاص نتایج کا جو

خاص واقعات سی اخذ ہوتی ہین ایک قاعدہ ہوا کرتا ہی۔ جب وہ خاص واقعات وقوع پذیر ہوتی ہین تب وہ عام حکم
نتیجہ بھی مستنبط ہوتا ہی جو نتیجہ اکثر صحیح ہوتا ہی۔ مانع تعزیر مخالف کو نہ صدق و کذب سی کچھ بحث ہی نہ وہ اوس قسم کا
کوئی قاعدہ ہی بلکہ وہ صورت خاص مین ایک خاص شخص کی ایک خاص قسم کی ناقابلیت ہی جیسے دوسری الفاظ
مین حجت الزامی کہتے ہین قانون انگلستان کی قواعد مانع تعزیر مخالف نہایت پیچیدہ ہین اور اکثر اصطلاحی جسکی
دو وجہین ہین ایک یہ کہ خاص قسم کی معاملات سی متعلق خاص قسم کے قواعد رکہی ہین دوسرے یہ کہ انگلستانی
مقننون نے تمام تجاویز عدالت کو قانون شہادت کا ایک شعبہ تصور کر رکہا ہی بہر حال دفعات مذکورہ کا منشا بعبارت
ذیل سمجہایا جا سکتا ہی۔

(۱) جس شخص نے کسیکو عمداً اظہار یا فعل یا ترک سی کچھ راست باور کرا کی اوس سے عمل کرایا ہو اوسی او ر اوسکی قائم مقام کو
آئندہ کسی نالش مین اوسکی صداقت سی انکار کا حق نہین ہی (۱۱۵)

(۲) دخیل جائداد غیر منقولہ یا دعویدار بذریعہ دخیل مذکور مجاز نہین ہی کہ کہے کہ مالک بوقت اوسکی آغاز دخل
یا قابض بوقت اجازت دخل جائداد پر استحقاق ملکیت یا استحقاق قبضہ رکہتا تہا (۱۱۶)

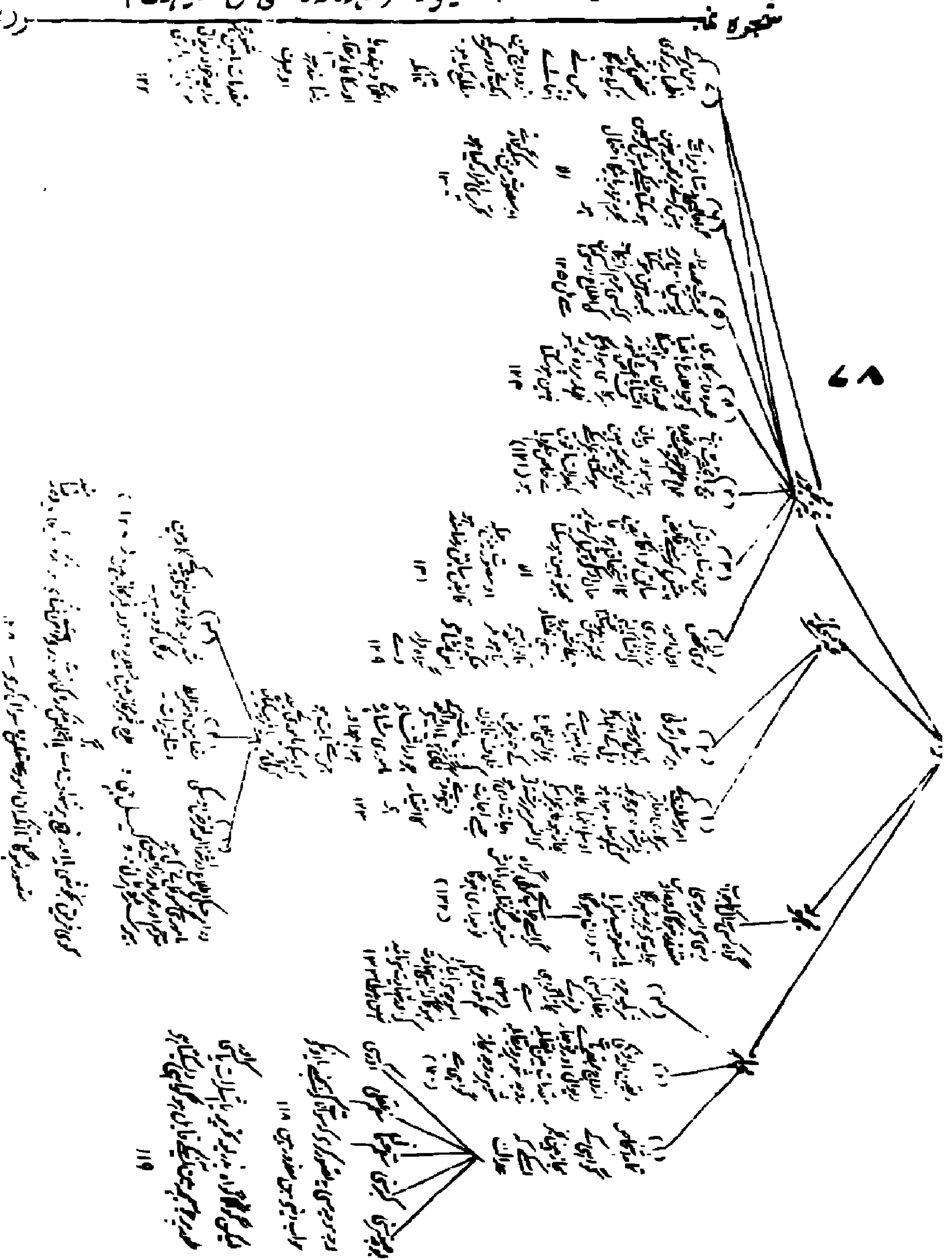
(۳) ہنڈی سکارنیوالا یا امین یا لیسنس دار مجاز نہین ہے کہ کہے کہ ہنڈی لکہنی والی کو اوسکے لکہنے یا ثبت
یا ثبت کرنیکا او یا امانت یا لیسنس دہندہ کو ابتدای امانت یا لیسنس دینے کی وقت امانت رکہنی یا لیسنس دینیکا
اختیار نہ تہا۔

احکام مذکورہ عام اخلاقی اصول پر مبنی ہین جن سی مقصود یہ ہی کہ لوگ بداخلاقی کی افعال سی فائدہ نہ اوٹھا سکین
اور جھوٹ اور فریب سے بیجا تمتع حاصل نہ کر سکین۔ جو ایک حد تک بداخلاقی کی افعال کی انسداد پر موثر ہین
اور بالکل منصفانہ احکام ہین۔ جس شخص نے کسی امر کی صداقت باور کرا کی کسی سی کوئی فعل کرایا ہو یا در حقیقت
وہ امر صحیح ہوگا یا غلط ہوگا اگر صحیح ہی اور نوبت مابعد مین کسی خاص فائدہ کی غرض سی غلط بیان کیا جاتا ہی تو
اوس موقع پر محض جھوٹ بولنے کی ذریعہ سی فائدہ حاصل کرنیکی سعی ہی اور اگر در حقیقت زمانہ ماقبل مین غلط امر کو
کسی خاص فائدہ کی غرض سی صحیح باور کرایا گیا تھا اور ابکسی خاص غرض سی صحیح بیان کیا جاتا ہی تو فریب کی ذریعہ سے
زمانہ ماقبل مین کو خاص فائدہ حاصل کیا گیا تھا جسکی بحالی مین عدالت سی اعانت مقصود ہی۔ پس جو امر فریب پر
مبنی ہو اوسکی بحالی مین اعانت عدالت کا کام نہین ہی۔ بطور حجت الزامی اوسکی صحت سی بہی بر فریب دہندہ فریق
مجبور کیا جانا چاہئی۔ انہین اصولون پر دفعات مذکورہ مبنی ہین۔

گواہونکو مجاز و غیر مجاز گواہی اور مجبور و غیر مجبور ہونیکے قواعد اور شرائط اور انکی وجوہ

(۲۰) فصل سوم باب سوم گواہونکے بیان مین ہے دفعہ (۱۱۸) سے دفعہ (۱۳۴) تک گواہونکا ہی تذکرہ ہے باستثناء دفعہ (۱۳۴) کے باقی دفعات فصل مذکورہ کا منشا شجرہ مندرجہ ذیل سے بآسانی سمجھہ مین آسکتا ہے - دفعہ (۱۳۴) مین صرف یہ بیان کیا گیا ہو (کسی واقعہ کے ثبوت کیلئے یہ ضرور نہوگا کہ گواہ کسی خاص تعداد کے ہون)

شجرہ نمبر (۱۷)



زبانی شہادت سے متعلق قانون کا اصول یہ ہے کہ جس شخص مین سوالات کے سمجھنے اور جواب دینے کی قابلیت ہو اور جسے بلا واسطہ کسی واقعہ کا احساس یا ادراک ہوا ہو۔ بلا دیگر امور کے لحاظ کے اوسکی شہادت ہو سکتی ہے اس اصول کو اسقدر وسعت دی گئی ہے کہ اگر چند اشخاص کسی جرم کا ارتکاب کرین تو اون مین سے ہر شریک جرم کی بمقابلہ دیگر شریک جرم کی شہادت جائز ہے لیکن چونکہ بموجب ضابطہ فوجداری کسی ملزم کا حلفی بیان نہین قلمبند ہو سکتا اسوجہ سے بالشرط معافی سزا۔ کوئی ملزم گواہ بنایا جاتا ہے یا بعد ختم مقدمہ متعلقہ ملزم مذکور اوسکا بیان حلفی قلمبند کیا جاتا ہے۔ اگر یہ قید نہوتی تو ضرور ملزم کی گواہی بھی اوسکی استغاثہ مین ہو سکتی۔ دفعات (۱۱۹) و (۱۲۰) و (۱۳۲) اسی اصول پر مبنی ہین لیکن دفعہ (۱۲۰) دفعہ (۱۲۲) کے شرائط کے ساتھ مشروط ہے جو مصالح تمدن پر مبنی ہے اسلیے کہ زوجہ اور خاوند کے تعلقات مین ایک دوسری پر اعتبار ایک ایسی چیز ہے جسپر دونونکا اطمینان منحصر ہے ایسی شہادت کے جواز مین جس سے متعلق دفعہ (۱۲۲) ہے اوس اعتبار کے مفقود ہونیکا اندیشہ تھا جو زن و شوہر کے اطمینان کا باعث ہے اور جسکے نہ باقی رہنے کی صورت مین مختلف خرابیون کے پیدا ہونیکا خطرہ تھا۔ جو اصول تمدن کے خلاف مضر اثر رکھتا ہے اسلیے مقنن نے 79 خاص شرائط کے ساتھ ایسی شہادت کو مشروط کر دیا ہے تاکہ زیادہ اون خرابیون کے پیدا ہونیکا موقعہ نہو۔ دفعہ (۱۳۲) مین اسوجہ سے گواہ کی مجبوری جائز رکھی گئی ہے کہ امر مشہود بہ کے اثبات مین خرابی واقع نہو۔ اسی خیال سے گواہ کے ساتھ یہی خاص رعایت کی گئی ہے کہ باوجود اوسکو مجرم قرار پانیکے بھی اس شہادت بنیاد پر نہ وہ مستوجب گرفتاری ہوگا نہ مستوجب نالش فوجداری تاکہ گواہ کو کوئی خوف باقی نہ رہے اور امر مشہود بہ کے اثبات مین صرف اسوجہ سے کوئی خرابی نہ واقع ہو دفعہ (۱۲۳) مصالح ملکی پر مبنی ہے تاکہ راز سلطنت کا افشا نہو۔ کوئی شخص واقف حالات راز سلطنت اس امر کا مجاز نہین کیا گیا کہ وہ اپنی معلومات بیان کرے اور افسر سررشتہ کی اجازت پر ایسے اشخاص کی شہادت موقوف رکھی گئی ہے اسلیے کہ افسر سررشتہ راز سلطنت ہر ایسے امر کی نسبت بلحاظ اپنی معلومات خاص کے رائے قائم کر سکتا ہے کہ اوسکے افشا سے اغراض سلطنت مین کیا خرابیان پیدا ہونی ممکن ہین یا کسی قسم کی کسی خرابی کا اندیشہ نہین ہے۔ افسر مذکور اوسی صورت مین کہ امر مشہود بہ کوئی ایسا راز نہو جسکے افشا سے کوئی خطرہ ہو بموجب اپنی صوابدید کے اجازت دیسکتا ہے اور بصورت کسی قسم کے خطرہ کے انکار کر سکتا ہے یہ بالکل اوسکا اختیار رکھا گیا ہے چاہے اجازت دے اور چاہے انکار کر دے۔ دفعہ (۱۲۶) مصالح تمدن پر مبنی ہے اگر پیشہ قانونی اوس قسم کے امور کے افشا کا مجاز ہوتا

امور کا دفعہ مذکورہ مین ذکر ہی تو مشورہ لینے والونکو بہت ہی سخت دقت پیش آتی نہ یہ ممکن ہوکہ وہ کسی مشیر قانونی سے اپنے
معاملات کے حالات بیان کرین نہ بغیر حالات بیان کرنیکے کوئی اونہین مشورہ دیسکے جسکا نتیجہ یہ ہوکہ ایسے اشخاص نہ عدالت سے
صحیح طور پر چارہ کار حاصل کرین نہ عدالت آسانی کے ساتہ انصاف کر سکے۔ انہین مصالح کے لحاظ سے مشیر قانون اور
اوسکے وہ ملازمین جو اس قسم کے حالات سے مطلع ہو سکتے ہین ایسی معلومات کی بابت غیر مجاز ادای شہادت قرار دیے گئے ہین
اور دفعات (۱۲۶) و (۱۲۷) و (۱۲۸) و (۱۲۹) اسی اصول پر مبنی ہین جس اصول پر دفعہ (۱۲۳) مبنی ہی اوسی
اصول پر دفعہ (۱۲۴) مبنی ہی دفعہ (۱۲۱) و (۱۲۵) ججون اور مجسٹریٹون اور افسران پولیس کے عہدہ کی وقعت کے تحفظ کے لحاظ
مبنی ہین اور دفعات مذکورہ کے ذریعہ سے اونہین ایک خاص قسم کا استحقاق عطا کیا گیا ہی جو درحقیقت بہت سے مصالح پر مبنی
ہی۔ لیکن اگر اونہین کسی امر متذکرہ دفعات مذکور کے بیان کرنے مین کوئی عذر نہو تو وہ ہر سوال کا جواب دیسکتے ہین کوئی ایسے
متعلق اونکے لیے ممانعت نہین ہی دفعات (۱۳۰) و (۱۳۱) کے احکام اور دفعہ (۱۳۲) کے احکام مین بادی النظر مین
تناقض معلوم ہوتا ہی۔ دفعہ (۱۳۲) کے روسے ایسے سوال کے جواب مین گواہ کی مجبوری جائز رکہی گئی ہی جسکے جواب سے گواہ
۸۰
مجرم قرار پاسے مستوجب سزا و تاوان ہو اور جن دستاویزات کے پیش ہونے مین مجرم ہونیکا احتمال ہو اونکے پیش کرنے پر
گواہ کی مجبوری جائز نہین رکہی گئی۔ لیکن درحقیقت کوئی تناقض نہین ہی جواب سے جو کچہہ نقصان کا خطرہ پیدا ہوتا
تہا اوسکا انسداد دفعہ (۱۳۲) کے ذریعہ سے کر دیا گیا ہے گو اسی طور پر دستاویز کے پیش ہونیکی صورت مین بہی
نقصان کے خطرہ کا انسداد ممکن ہو لیکن اسقدر سہل نہ تہا جسقدر کسی جواب کے نقصان کا انسداد آسان تہا۔ دستاویز
سے نقصان کے انسداد کیلیے یا تو جرائم متعلقہ دستاویزات مین سے بعض جرائم کو خارج کرنا پڑتا یا بصورت
شہادت استثنا کرنا پڑتا جو علاوہ خلاف مصلحت اور موجب کثرت جرایم دستاویزات کے بہت کچہہ دقت طلب
بہی تہا اسلیے یہی سہل سمجہا گیا کہ گواہ کی مجبوری جائز نہ رکہی جائے دفعہ (۱۳۰) مالک
دستاویز سے متعلق ہی اور دفعہ (۱۳۱) ماسوا مالک دستاویز کے دیگر اشخاص سے متعلق ہی جنکے قبضہ مین
کسی وجہہ سے کسی مالک دستاویزات کی دستاویزین ہون خواہ وہ گماشتہ ہو یا مختار یا مرتہن یا امین یا کوئی اور۔
دفعہ (۱۳۴) اس اصول پر مبنی ہی کہ کسی واقعہ کا اثبات یا استرداد شہادت کی کمیت پر مبنی نہین ہی بلکہ کیفیت پر مبنی
ہی اور جب شہادت سے استنتاج کیفیت اور وقعت شہادت پر مبنی ہی تب گواہونکی تعداد کا تعین محض غیر ضروری ہے،
فریقین کو اختیار ہی جسقدر چاہین شہادت کسی امر کی تائید یا تردید مین پیش کرین عدالت کو نہ کمی تعداد گواہان
کی صورت مین بیشی کی فرمایش کا حق ہی نہ بیشی تعداد گواہون کی حالت مین تقلیل تعداد پر اصرار کرنیکا استحقاق ہی

بلکہ جسقدر شہادت پیش ہو بلحاظ کمی بیشی کے عدالت کو لینی چاہیے اور اوسکے اعتبار کی نسبت
رائے قائم کرنی چاہیے لیکن جبکہ اس دفعہ کی روسے گواہون کی تعداد رکھی ہی نہین گئی تب بروے
دفعہ مذکورہ ایک گواہ بھی پیش ہوسکتا ہے اور ایک سے زیادہ گواہ بھی اگر کوئی فریق کسی امر کی تائید مین
صرف ایک ہی گواہ پیش کرے تو عدالت کو دوسرا گواہ فریق مقدمہ سے طلب کرنیکا استحقاق نہین ہے
پس اگر ایک ہی گواہ پیش ہو تو اوسکے بیان کے صدق و کذب کی نسبت رائے قائم کرنا ضرور دشوار ہوگا
اسلیے کہ مقابلہ کے لیے کوئی شہادت موجود نہین ہوگی گو حالات مقدمہ اور بیانات فریقین سے اوسکی
شہادت کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے تاہم جسقدر اطمینان کے ساتھ کسی اور شہادت کے موجود ہونیکی
حالت مین دو تین شہادتون کا پایا جانا ہر واقعات مقدمہ اور بیانات فریقین کے ساتھ مقابلہ کرنیسے ہر ایک شہادت
کی نسبت قابل اطمینان رائے قائم کرنیکا موقعہ ملتا۔ اوسقدر اطمینان کے ساتھ ایک گواہ کی شہادت
کے صدق و کذب کی نسبت رائے قائم نہین ہوسکتی اور اکثر صورتون مین ممکن ہو کہ ایک گواہ کے بیان کا فریقین کے
بیانات اور واقعات مقدمہ کے ساتھ مقابلہ کرنیسے اوسکے صدق و کذب کا کچھ بھی پتہ نہ چلے اور بوجہ انفرادیت بیان

81

صرف اس اعتبار پر کہ اوسنے جو کچھ بحلف کہا ہو سچ مان لیا جاتا ہو اوسکا بیان سچا خیال کر لیا جاے
مگر ممکن ہو اوسکا بیان بالکل غلط ہو درحقیقت جسقدر گواہ زیادہ ہون اوسیقدر اونکے بیانات کے مقابلہ سے ہر گواہ
کی صداقت اور عدم صداقت کی نسبت آسانی کے ساتھ رائے قائم ہوسکتی ہو اور جب صرف ایک ہی گواہ
ہو تو باوجود اسکے کہ جج بوقت اداے شہادت اوسکی حالت اوسکے طرز بیان پر بھی غور کرتا رہا ہو
اوسکی شہادت کے ساتھ جج نے اوسکی قوم اوسکی مذہب اوسکا اخلاق اوسکی تعلیم اوسکے درجہ کا بھی خیال
رکھا ہو۔ مقدمہ کے حالات فریقین کے بیانات کے مقابلہ قیاسات طبعیہ کی اعانت سے اوسکی بیانات کے خلاف قیاس اور محال
قیاس ہونے پر بھی لحاظ کیا ہو تاہم مجموعی نتیجہ اوسکی شہادتکو قابل اعتبار قرار دینے کے نسبت اوسقدر قابل اطمینان نہین ہوسکتا
جسقدر قابل اطمینان ایک سے زیادہ گواہونکی صورت مین گواہونکے بیانات کے مقابلہ سے ہوتا بہرحال ان صورتون جبکہ کسی
امر کی تائید یا تردید مین صرف ایک ہی گواہ ہو تو جج کو نہایت احتیاط کے ساتھ شہادت کا نتیجہ اخذ کرنا چاہیے۔

طریقہ اظہار گواہان کے قواعد اور قواعد کے وجوہ

(۲۱) فصل چہارم باب سوم گواہون کے اظہار کے طریقہ کو بیان مین
ہے دفعہ (۱۳۵) سے دفعہ (۱۶۶) تک اسی کا تذکرہ ہے
جن دفعات کا منشا نقشہ مندرجہ ذیل سے بآسانی سمجھہ مین آسکتا ہو۔

دفعہ (۱۳۶) کا مقصود یہ ہے کہ نہ عدالت کو غیر ضروری کام کرنا پڑے نہ غیر متعلق شہادت پیش ہو
دفعہ (۱۳۷) مین گواہ کو پیش کرنیوالے کو جو پہلے سوال کرنیکا استحقاق عطا کیا گیا ہے اوسکی وجہ یہ ہے
کہ جن اغراض سے جسنے کسی گواہ کو پیش کیا ہے۔ وہی خوب جانتا ہے کہ اوس گواہ سے کیا کیا پوچھنا
ہے اور کس طریق اور سلسلہ سے گواہ کے کن بیانات سے کیا ثابت کرانا مقصود ہے پس بہتر یہی ہے
کہ پہلے گواہ کے پیش کرنیوالے کو ان تمام سوالات کا موقعہ ملے جنکی ضرورت سے اوسنے گواہ کو پیش
کیا ہے۔ دفعہ مذکورہ مین سوالات پیش کنندہ گواہ کے بعد فریق ثانی کو سوالات کرنیکا مجاز کیا گیا ہے
جسکی وجہ یہ ہے کہ واقعات اصلی و تعلقات سے تو فریقین ہی واقف ہین کہ دراصل کیا وقوع پذیر ہوا تھا
عدالت کو [illegible] امور سے متعلق ہی نہین فریق ثانی ہی اس امر کو سمجھ سکتا ہے کہ
گواہ نے جو کچھ بیان کیا کسقدر وہ سچ ہے اور کسقدر جھوٹ ہے وہی اس امر سے بھی واقف ہے
کہ گواہ نے اگر کوئی [illegible] بیان کیا یا کسقدر بدل دیا تو اوسکے کیا اسباب ہین گواہ کو بعد حلف جھوٹ
۸۳
بولنے کی کیا مجبوریاں تھین یا اوسکے اس فعل کے کیا وجوہ ہین فریق ثانی ہی گواہ اور پیش کنندہ
گواہ کے تعلقات سے واقف ہے وہی گواہ کے عادات خیالات طریقہ عمل سے واقف ہے پس صحیح انکو
گواہ کے صدق و کذب کی نسبت رائے قائم کرنیکے لیئے اسکی سخت ضرورت ہے کہ فریق ثانی کو گواہ سے
سوالات کرنیکا حق [illegible] ہے تاکہ وہ گواہ اور پیش کنندہ گواہ کے تعلقات دونوں کے اغراض دونوں کی
[illegible] خیالات گواہ کے وسائل علم گواہ کی واقفیت کا طریقہ گواہ کی
قوت حافظہ [illegible] کے ذریعہ سے ظاہر کرادے فریق ثانی کے ایسے سوالات سوالات جرح
کہلاتے ہین اور اگر سوالات جرح کوئی واقف حالات اور لائق شخص کرے تو مشکل ہے جھوٹی گواہی
کے دروغ بیانی چھپ سکے۔ غرض فریق ثانی کے سوالات سے کچھ نہ کچھ ضرور ایسے امور ظاہر ہوجاتے
ہین جن سے عدالت کو گواہ کی نسبت رائے قائم کرنیکا موقعہ ملتا ہے اگر گواہ کے جوابات سے اوسکا
ضعیف الحافظہ ہونا دریافت ہوتا ہے یا اوسکے بیان مین تناقض پیدا ہوجاتا ہے یا اوسکے نظیرہ
واقعات خلاف قیاس ہوتے ہین تو اوسکی شہادت کی وقعت بہت گھٹ جاتی ہے۔ دفعہ مذکورہ مین
فریق ثانی کے سوالات کے بعد پھر فریق اول کو سوالات کا حق دیا گیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ
سوالات جرح مین جو کچھ بیان ہوتا ہے اگر اوس مین کہین کہین کسی کے واقعہ سے متعلق ابہام رہجاتا ہے تو فریق ثانی

اسوجہ سے کہ اوس ابہام کا نتیجہ اوسکے حق مین مفید ہوتا ہے وہ اوسے رفع نہین کرتا۔ اور ابہام کی
وجہ سے گواہ کے بیان کی نسبت مختلف اوقات مین مختلف خیال پیدا ہونا ممکن ہے جسکا نتیجہ بعض وقت
مین شہادت کی بیوقعتی ہو سکتا ہے اسلیے فریق اول کو اس غرض سے موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ ایسے
سوالات کرے جن سے ایسا ابہام رفع ہو جاسے اور جو واقعات غیر مصرح بیان ہوئے ہین اگر
اونکی صراحت کی ضرورت ہے تو اونکی صراحت کردیجاسے دفعہ (۱۴۱) مین سوال موصل الی المقصود
بیان کیا گیا ہے جو ہر ایسا سوال ہے جسکی جواب مین ہان یا نہین کہا جا سکے (۱) مثلاً تم جانتے ہو
کہ خالد غلہ کی تجارت کرتا ہے (۲) تم اوسی کے ہان سمت ۱۹۴۴ مین ملازم تھے (۳) تمہارے
سامنے الف کا غلہ بکر نے خالد سے لیا تھا (۵) تمہارے سامنے غلہ کی قیمت (۶) ماہ کے بعد دینے کا
معاہدہ ہوا تھا۔ عموماً ایسے سوالات کا فریق پیش کنندہ کے لیے جائز رکھنا بھی گویا شہادت پیش کرنیوالے کی
اعانت تھی۔ ہر ایسا گواہ جس نے واقعات کی وقوع کے وقت اونکا احساس یا ادراک نہ کیا ہو باوجود
تعلیم کے بھی ترتیب کے ساتھ کل سکہاسے ہوسے امور آسانی کے ساتھ نہین بیان کر سکتا۔
مگر ایسے سوالات سے ہر تعلیمی امر یاد آسکتا ہے اور جواب مین بلحاظ تعلیمی امور کے ہان یا نہین آسانی
کے ساتھ کہہ سکتا ہے لہذا دفعہ (۱۴۲) کے ذریعہ سے بجز امور مندرجہ ذیل کے فریق پیش کنندہ
گواہ کو ایسے سوالات کی اجازت نہین دیگئی۔

(۱) مبادیات مقدمہ یعنی تمہیدی امور۔

(۲) امور مسلمہ فریقین۔

(۳) امور ثبتہ

جس سے ظاہر ہے کہ امور ثبتہ اور مسلمہ فریقین پر نوعیت شہادت کا کچھ اثر ہوتا ہی نہین باقی رہی
تمہیدی امور وہ درحقیقت نہ ایسے اہم ہوتے ہین جنکا کوئی معتد بہ اثر ہو۔ نہ اوسنے فریق مقدمہ
کوئی خاص فائدہ اٹھا سکتا ہے چونکہ فریق ثانی کے اس قسم کے سوالات مین وہ خطرہ نہین ہوسکتا
جسکا اوپر ذکر ہے اسوجہ سے فریق ثانی کو بر نسبت دفعہ (۱۴۳) ایسے سوالات کی اجازت دی گئی ہے
اسمین کچھ شک نہین ہے کہ ایسے سوالات سے شہادت کم عرصہ مین ادا ہوتی ہے شہادت کی تکمیل
مین زیادہ دیر نہین لگتی پس جس حد تک اس قسم کے سوالات سے کوئی خطرہ نہین ہوسکتا اوس حد تک

اس قسم کے سوالات جائز کر دیے گئے تاکہ نہ عدالت کی زیادہ تضیع اوقات ہو نہ فریقین کی دفعہ
(۱۴۳) کے رو سے فریقین کے اوس استحقاق کا تحفظ کیا گیا ہے جو اونہین بر بنائے دفعات ۹۱
و ۹۲ حاصل ہے۔ دفعہ (۱۴۵) کا مقصود یہ ہے کہ جب گواہ سے سوال جرح اوسکے بیان سابقہ
مندرجہ تحریر کی بابت ہو تو اوسے وہ تحریر یاد دلائی جائے اور یہ بتا دیا جائے کہ پہلے فلان خط
یا فلان دستاویز یا فلان اظہار مین اس واقعہ کی نسبت بیان کیا تھا تاکہ گواہ کو خواہ مخواہ مغالطہ ہو نہ
مقصد تردید نامکمل رہے۔ بلکہ بخوبی حجت ختم ہو جائے۔ دفعہ (۱۴۶) مقاصد سوالات جرح پر مبنی ہے
جنکا ذکر دفعہ (۱۳۸) کے وجوہ مین اوپر بیان کیا جا چکا ہے بغیر اسکے کہ اس قسم کے سوالات
کیے جائین۔ عدالت کو گواہ کے اعتبار کی نسبت رائے قائم کرنے کے وجوہ بہم نہین ہوسکتے۔ دفعات
(۱۴۸) و (۱۴۹) و (۱۵۱) و (۱۵۲) کا مقصود یہ ہے کہ بیجا طور پر محض ایذا دہی اور رنج رسانی کے
غرض سے گواہ دق نہ کیے جائین۔ جو ایسے مواقع مین فریق ثانی سے خلاف امید نہین ہے
۸۵ عدالت کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ بیجا اور باعث توہین اور فحش اور رنج دہ سوالات سے روکے
دفعہ (۱۵۳) مین عموماً ہر گواہ کی شہادت کی تکذیب مین شہادت کا پیش ہونا جائز نہین رکھا گیا
اسلیے کہ اگر یہ طریقہ جائز رکھا جائیگا تو سلسلۂ تکذیب تقریباً لا انتہا ہو جائیگا ہر گواہ کی تکذیب اوسکی
تکذیب کی شہادت کی تکذیب علی ہذا اوسکی تکذیب جو دور تسلسل کیطرح ختم ہی نہین ہوگا۔ جس مین
علاوہ تضیع اوقات عدالت کے اصل مقصود مین بہت خرابیان پیدا ہونیکا خطرہ تھا۔ صرف دو خاص صورتون مین
ایسی شہادت کا پیش ہونا جائز رکھا گیا ہے لیکن اوسکی تکذیب کی شہادت جائز نہین رکھی گئی ہے
دیگر بحثین زیادہ وقت طلب نہین ہین باقی حالات مین یہ جائز رکھا گیا ہے کہ علیحدہ کسی گواہ پر دروغ
حلفی کی نالش کیا جاسکے۔ دفعہ (۱۵۴) اس ضرورت پر مبنی ہے کہ بعض اوقات مدعی علیہ
بحیثیت گواہ طلب کیا جاتا ہے جس سے بہت کم امید مفید مدعی گواہی دینے کی ہوتی ہے
اور بعض اوقات بعض گواہ مخالف اسباب سے مدعی کی خلاف گواہی دینے پر آمادہ ہو جاتے ہین
تب اسکی ضرورت ہوتی ہے کہ خود اپنے گواہ سے جرحی سوالات کیے جائین اور اوسکے بیان سے
جو ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہو اوسکو جس حد تک ممکن ہو روکا جائے اسیوجہ سے عدالت کو یہ اختیار
دیا گیا ہے کہ عدالت حالات مقدمہ کے لحاظ سے اس امر کو بخوبی سمجھ سکتی ہے کہ درحقیقت گواہ

مخالف پیش کنندہ سے ہے یا نہیں اور اس امر کی ضرورت ہی کہ پیش کنندہ کو سوالات جرح کی اجازت دیجائے یا نہیں اسوجہ سے کہ اور سباب اور اور اغراض سے محض ایذا رسانی کے لیے بھی ایسی اجازت کی استدعا ہوسکتی ہے (دفعہ ۱۵۵) انہیں مقاصد پر مبنی ہے جن مقاصد پر دفعہ (۱۳۶) مبنی ہے فرق یہ ہے کہ دفعہ (۱۳۶) محض فریق ثانی سے متعلق ہے اور دفعہ ہذا فریقین سے متعلق ہے اور نیز وہ امور بھی مختلف ہیں جنسے متعلق جرح کیجائیگی اوسکی تشریح اس مقصود پر مبنی ہے کہ غیر ضروری طوالت نہو۔ اگر فریق ثانی ضرورت سمجھیگا خود بطور اعتیاری دریافت کرلیگا۔ اور نیز اس دفعہ میں وہی امر بھر بتا دیا گیا ہے جو دفعہ (۱۵۳) میں بتایا گیا تھا تاکہ اس صورت خاص میں شہادت تکذیب گواہ کے پیش ہونے نہونے سے متعلق کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ دفعہ (۱۵۶) بھی اسی غرض پر مبنی ہے کہ بیضرورت طوالت نہو۔ اونہیں واقعات سے متعلق گواہ سے سوالات کیے جائیں جو درحقیقت موید گواہی نسبت واقعہ متعلقہ ہوں اور ایسے واقعات سے متعلق سوالات جو بوقت وقوع واقعہ دیکھے ہوں اسوجہ سے جائز رکھے گئے ہیں تاکہ ہر واقعہ کے سلسلہ کے واقعات بخوبی ظاہر ہوسکیں تحقیق کے لئے ہر طرح مفید ہو دفعہ (۱۵۷) کسی شہادت کی مزید تائید پر مبنی ہے اور دفعہ (۱۵۸) مزید تائید و تردید پر دفعہ (۱۵۹) کا مقصود یہ ہو کہ خواہ مخواہ گواہ کو مغالطہ نہو۔ اور ضعف حافظہ کی وجہ سے شہادت بیکار نہ جاسے دفعہ (۱۶۱) کا مقصود یہ ہے کہ ایسی تحریر سے فریق ثانی بھی بیخبر نہ رہے اور جو بھی ایسی تحریر سے متعلق جو کچھ پوچھنا ہو وہ پوچھ سکے دفعہ (۱۶۲) سے مقصود یہ ہے کہ عدالت کے احکام کی تعمیل میں غیر ضروری عذرات کی بنیاد پر تعویق نہو اور گواہ بلا وجہ معقول دستاویزات کا پیش کرنا بوجہ عذرات نہ ملتوی رکھیں۔ عدالت کے احکام کی خلاف ورزی نہ ہو (دفعہ ۱۶۳) کا مقصود یہ ہے کہ محض بے نتیجہ افعال سے فریقین کو تضیع اوقات کا موقعہ نہ ملے جب کوئی دستاویز طلب کی ہے تو وہ شہادت میں مستعمل ہونی چاہئے اسلئے کہ طلبی دستاویز کی کوئی غرض تو معین ہونی چاہیئے محض غیر ضروری اور بے نتیجہ افعال کو عدالت نہیں جائز رکھ سکتی (دفعہ ۱۶۵) کا مقصود یہ ہو کہ عدالت بغرض انکشاف حالات یا حصول ثبوت گواہوں اور فریقین سے جو سوالات چاہے کرسکے جو دستاویزات چاہے منگا سکے دیکھ سکے تاکہ حاکم عدالت کو کسی مقدمہ کے حالات معلوم کرنے میں کوئی دقت باقی نہ رہے اسلئے کہ حالات

۸۶

مفصل معلوم ہوتے ہیں قبل انصاف مشکل ہے دفعہ (۱۹۶) کے ذریعہ سے اپل جوری کا منصب دین کو اپنی تجویز ہی مقدمات میں گواہوں سے اوس حد تک سوالات کرنیکی اجازت دیگئی ہے جس حد تک سوالات حاکم عدالت کو جائز ہین -

اقبال بیجا و نامنظوری شہادت کی تاثیر اور اوسکی وجہ

(۲۲) فصل پنجم باب سوم اقبال بیجا و نامنظوری شہادت سے متعلق ہے جسمین صرف ایک ہی دفعہ (۱۶۷) ہے جسکا منشا بعبارت ذیل سمجھایا جا سکتا ہے -

اقبال بیجا یا شہادت کی نامنظوری اوس صورت مین وجہ تجویز جدید یا تنسیخ فیصلہ ہوگی جبکہ قطع نظر اوس شہادت کے یا اوس اقبال کے فیصلہ کے جائز رکھنے کے لئے کافی شہادت موجود ہو یا ایسی صورت ہو کہ شہادت نامنظور شدہ اگر منظور بھی ہوتی تو بھی فیصلہ مین کوئی تبدیلی لازم نہ آتی - اس دفعہ کا مقصود اس سے زیادہ کچھ نہین ہے کہ اگر عدالت کی تجویز علاوہ اور شہادت کے کسی اقبال بیجا اور نامنظوری شہادت پر بھی مبنی ہو تو صرف اس وجہ سے وہ تجویز قابل تنسیخ نہین ہے کہ امور مذکورہ پر کیون مبنی ہے بلکہ غور طلب یہ امر ہے کہ ماسوا امور مذکورہ کے جو شہادت مثل مین موجود ہے اوسکا کیا نتیجہ ہے اگر اوسکا نتیجہ بھی تجویز مذکور ہو سکتا ہو تب تو غلطی مذکورہ کی ایسی تاثیر کبھی نہین ہو سکتی کہ شہادت موجودہ مثل کے اثر کو معدوم کردے - لیکن اگر شہادت موجودہ مثل علاوہ امور مذکورہ کے تجویز کے بحالی کے لئے کافی نہو تو ایسی حالت مین ضرور تجویز قابل تنسیخ قرار پائیگی -

٨٧

شہادت اور قیاس مین کیا فرق ہے

(۲۳) دفعہ (۵) مین شہادت کی تعریف بیان کی گئی ہے اور دفعہ (۱۸) مین قیاس کی تعریف کا تذکرہ کیا گیا ہے جن دونون تعریفات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ شہادت اور قیاس دونون متحد النتیجہ ہین یعنی ہر ایک سے رحجان ذہن کسی واقعہ کے اثبات یا استرداد کی طرف مائل ہوتا ہے لیکن شہادت اور قیاس دونون ایک چیز نہین ہین دونون مین بہت فرق ہے - جسطور پر شہادت سے کسی امر خاص کا استنباط ہوتا ہے اسی طور پر واقعات سے کسی امر خاص کا استنباط ہوا کرتا ہے مثلاً یہ یقینی امر ہے کہ اگر کسی آدمی کے جسم پر دھار دار آلہ کی ضرب لگائی جائیگی تو جسم کٹ جائیگا - زید نے بکر کے جسم پر

تلوار ماری جس سے اوسکا جسم کٹ گیا۔ پس ان واقعات سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ زید کا مقصود
بکر کو زخمی کرنیکا تھا اسی استنباط کو قیاس کہتے ہین اسیطرح شہادت سے بھی کسی امر کا استنباط
ہوا کرتا ہے مثلاً بکر اور احمد یہ بیان کرتے ہین کہ زید نے خالد کو گالی دی۔ یہ شہادت بھی
ایک قسم کا واقعہ ہے جسکا استنباط یہ ہو کہ اوسکے مصرحہ واقعات سچ ہین مثلاً یہ کہ زید نے خالد کو
گالی دی پس درحقیقت یہ استنباط بھی ایک قیاس ہی جو اس قیاس پر مبنی ہو کہ بکر اور
احمد نے جو کچھ بیان کیا ہے بحلف ہی اور حلف کے بعد لوگ عموماً سچ ہی کہا کرتے ہین پس
اونہون نے جو کچھ بحلف بیان کیا ہے۔ وہ سچ ہے اور جب اونکا بیان سچ ہے تو ضرور
یہ واقعہ وقوع پذیر ہوا۔ عموماً قیاس کا نتیجہ ثبوت ہوا کرتا ہے خواہ مثبتہ ہو یا منفیہ۔ اور شہادت
یا واقعات کا نتیجہ قیاس ہوا کرتا ہے۔ جس سے ظاہر ہی کہ شہادت علت ہو اور قیاس معلول اسکے
اور قیاس علت ہو اور ثبوت معلول ہو۔ پس جب شہادت علت ہو اور قیاس معلول ہو تو ظاہر ہی
کہ شہادت اور قیاس مین بہت فرق ہو۔

۸۸

کیفیت شہادت عدالتی

گوظن غالب روزمرہ کی زندگی کیلیے کافی شہادت تصور کیجاتی ہو
اور یقین کامل کے حاصل کرنیکا کبھی انتظار نہین کیا جاتا اور عموماً عملدرآمد محض اعتبار اور ظن غالب پر ہو
جیساکہ دوا اور غذا کے استعمال سے ظاہر ہے کہ کوئی دوا اور غذا کے صحت بخش ہونیکی نسبت
یقین کامل حاصل کرنے تک توقف نہین کرتا حالانکہ انسان کو زندگی سے زیادہ کوئی شے عزیز نہین ہو
عموماً اس سے قبل کہ حجام کی نسبت اس امر کی بابت یقین کامل حاصل کیا جاوے کہ وہ گردن نہ کاٹ ڈالیگا
اوس سے حجامت بنوانے کیلیے ہر شخص مستعد ہوجاتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ دنیا کا عملدرآمد قیاس پر
موقوف ہو۔ بہرحال عدالتی شہادت نہ ایسی ہونی چاہیے جسپر روزانہ زندگی کا کاروبار چلتا ہے
نہ ایسی ہونی ضرور ہے جسکا درجہ یقین کامل کا ہو بلکہ ان دونون مین جو توسط کی حیثیت رکھتی ہو
غرض عدالتی شہادت سے صرف ایسا نتیجہ مقصود ہی جو نہایت قرین قیاس ہو۔ بمقابلہ اوس درجہ
قیاس کے جسکی تحقیقات علمی مین ضرورت ہوتی ہے۔ عدالتی تحقیقات مین کم درجہ کے قیاس پر
اکتفا کرنا پڑتا ہے سب سے زیادہ قوی قیاس جو معمولی حالات مین عدالتون کو پیدا ہو سکتا ہو
یہ ہو کہ گواہ جو کسی ایسے واقعہ کا وجود بیان کرتے ہین جسکا اونہون نے احساس یا ادراک کیا ہو

سچ ہوتے ہین۔ اس قسم کے قیاس کی بابت کا اوس قسم کے قیاس کی بابت سے مقابلہ کرنا جو تحقیقات عملی مین مستعمل ہوتا ہے دشوار ہی۔ اور اس قسم کے مقابلہ کی کوشش سے کچھہ فائدہ بھی ممکن نہین ہی صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ جس طریقہ سے حالت اول مین کم درجہ کے قیاس کا وجود ثابت ہوتا ہی فی الاصل وہ وہی طریقہ ہے جس سے دوسری حالت مین اعلی درجہ کے قیاس کا وجود ثابت ہوتا ہی۔

قیاس کے مدارج اور مسئلہ احتیاط۔

قیاس کے مدارج غیر محدود ہین جنکا بیان اور جنکی تفصیل تعریباً ناممکن ہے بعض ایسے حالات بیان کیے جانے ممکن ہین جنمین ایسے قوی قیاسات پیدا ہوتے ہین کہ اگر کوئی علم قیاس سے اعلی درجہ کا ہوسکتا تو ہی عملی اغراض کے لیے اونمین اور اوس مین تمیز ممکن نہین تھی جیسے کسی جاندار کے کبھی نہ کبھی مرجانیکا قیاس یا ہر دہات کے آگ مین تپانے سے گلجانیکا قیاس ہے۔ یا کرہ زمین کے آفتاب کے گرد گہومنے کا قیاس یا ۱۹۱۱ء مین دربار قیصری کا قیاس اغراض عملی کے لیے اس قسم کے نتایج بالکل محقق ہین اس قسم کے قیاسات سے لیکر سیارون کے باشندون کے وجود کے ضعیف قیاس تک اور اوس سے ضعیف تر ایک شبہہ تک جو کسی شخص پر کسی جرم کے ارتکاب کی بابت ہو قیاسات کا ایک ایسا تنزل سلسلہ ہی جسکی تعریف اغراض عملی کے لیے صحت کی ساتھہ بہت مشکل ہی اور اسکی ضرورت ہی کہ اوسکے اوس درجہ کا اظہار کیا جا جسے (یقین دلی) کہتے ہین۔ اور جس سے مقصود صرف یہ ہی کہ قیاس ایسا ہو جسکی صحت کو کوئی محتاط شخص بلحاظ حالات باور کرسکے۔ درحقیقت یقین دلی صرف مسئلہ متعلقہ احتیاط پر منحصر ہی
تحقیقات عدالتی مین اکثر مندرجہ ذیل مقولے بطور اصول بیان کیے جاتے ہین۔

(۱) مقدمات فوجداری مین ثبوت جرم ایسا ہونا چاہیے کہ کوئی شبہہ معقول نہ رہے۔

(۲) مقدمات دیوانی مین فیصلہ بحق اوس فریق کے ہونا چاہیے جو اغلباً مستحق ہو۔

مقولہ اول الذکر کا مقصود یہ ہے کہ جب عموماً بیجرم کا سزایاب ہونا سخت قبیح امر ہے تب جہانتک ممکن ہو اوس سے اجتناب ہونا چاہیے لیکن برخلاف اسکے ناممکن ہی کہ ایسا ذرا سا شبہہ جو ذہن ہی ذہن رہے بیان نہ کیا جاسکے ملزم کو مجرم قرار دینے کی تجویز مین متمیز ہوسکے۔ مقولہ مذکورہ مین

لفظ شبہہ عام طور پر مستعمل ہوا ہے اور لفظ معقول کے ساتھہ اوسکی عمومیت کو محدود کر دیا گیا ہے تاکہ باوجود شبہہ مذکورہ کے وجود کے بھی فیصلہ صادر کیا جاسکے بشرطیکہ معقول کی حد سے خارج ہو پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مقدمات فوجداری مین شبہہ معقول کس قسم کی شبہہ کو کہہ سکتے ہین جسکا جواب یہ ہے کہ یہ امر مسئلہ احتیاط پر منحصر ہے۔

ایسے مقدمات بہت کم ملینگے جنمین ایک سمجھدار شخص اس قسم کی قیاسات نہ بیان کر سکے جنسے ملزم کی بیگناہی ظاہر ہوتی ہو مقولہ دویم کی نسبت گو کوئی اعتراض نہین ہو سکتا تاہم یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ جسقدر وہ کوتہ بلا کسی شرط کے عمل نہین کیا جا سکتا اسلیئے کہ ایسے مقدمات دیوانی مین جنمین کسی شخص کے چال چلن کی بحث ہو کچھہ کچھہ مقدمہ فوجداری کی سی نوعیت ہوتی ہے۔

قیاسات کی وقعت کس طرح قائم کی جا سکتی ہے

۹۰

گو مختلف اقسام کے قیاسات کی جامعی وقعت معلوم کرنیکے قواعد کا وضع کیا جانا تو تقریباً ناممکن ہے لیکن اسپر ہمیشہ غور کیا جا سکتا ہے کہ قیاسات سے شرائط استقرا کے طریقہ تفریق کا ایفا ہوتا ہے یا نہین اگر کلیتاً ایفا نہین ہوتا تو کسقدر ہوتا ہے تحقیقات خواہ عدالتی ہو یا علمی محض سادہ ہو یا سخت پیچیدہ اصول ایک ہی ہے ہر حال مین مختلف قیاسات یا نامعلوم شبہہ واقعات کے لحاظ سے ایسے واقعات معلومہ کی قسم وار ترتیب ہونی چاہیئے جنسے واقعات مذکورہ کے وجود کی وجہہ معلوم ہو سکے۔ اگر جملہ قیاسات واقعات معلومہ سے بجز ایک کے مطابق ہون تو وہی ایک قیاس ثابت ہو جائیگا اور اگر ایک سے زیادہ قیاسات واقعات معلومہ سے مطابق ہون اور صرف ایک عقلاً قرین قیاس ہو (یعنی معمولی طریقہ حالات سے مطابق ہو) تو عدالتی تحقیقات مین بیشک وہ معقول و ثابت شمار کیا جائیگا جس سے ظاہر ہے کہ قیاسات کی تعداد غیر معین اور تبدیل پذیر ہے اور عدالتی کارروائی مین مسئلہ اخیر متعلقہ احتیاط ہے۔

اگر سوال یہ ہو کہ زید نے ایک خاص فعل کیا یا نہین اور حالات اس قسم کے ہون کہ فعل مذکور ضرور کسی نہ کسی نے کیا لیکن ممکن ہے کہ زید نے کیا ہو یا بکر نے کیا ہو تو اگر زید اور بکر دونون کی نسبت فعل مذکور کے کرنیکا مساوی احتمال ہے تو تحقیقات مزید ممکن نہین اور یہ امر کہ فعل مذکور کس نے کیا غیر تصفیہ رہیگا لیکن اگر یہ ظاہر ہو کہ فعل مذکور کرنیکے لیئے بہت قوت جسمانی مطلوب ہے اور زید نہایت قوی اور بکر بچہ ہے یہ ثابت خیال جائیگا کہ فعل مذکور زید نے کیا لیکن اگر زید کبسے قوی تر ہو مگر اوسکے اور زید اور بکر کی

قوت مین بہت فرق نہ ہو تو یہ قرین قیاس ہوگا کہ زید نے وہ فعل کیا لیکن یہ ناممکن نہوگا کہ بکر نے وہ فعل کیا ہو علی ہذا القیاس ایسے حالات مین کوئی معین اور مکمل قاعدہ نہین قرار دیا جا سکتا -

شہادت کے نتائج کسطور پر اخذ کیئے جا سکتے ہین

(۴۴) جو نتائج عدالتی تحقیقات سے اخذ کیئے جاتے ہین حسب ذیل دو قسم کے ہوتے ہین -

(۱) وہ نتائج جو کسی بیان سے شی مبینہ کی صداقت کی نسبت اخذ کیئے جائین عام اس سے کہ بیان مذکور دستاویزی ہو یا زبانی -

(۲) جن واقعات کو وجوہ کا بیانات مذکورہ سے یقین ہوا ہو اونسے ایسے واقعات کی نسبت نتائج اخذ کیئے جائین جنکا وجود بیان نہ کیا گیا ہو -

اختصار کے لحاظ سے اس موقع پر نتائج کے مختلف ضمنی اقسام کا ذکر نہین کیا گیا جیسے وہ نتائج جو بیان کرنیکے طریقہ یا خاموشی یا سکوت یا فریقین کے طرز عمل سے اخذ کیئے جا سکتے ہین اور جو بیان کی مختلف اشکال خیال کیے جا سکتی ہین اور اسوجہ سے ان نتائج کے ذیل مین آ سکتے ہین جو کسی بیان سے نسبت شی مبینہ کی صداقت کے اخذ کیے جائین -

یہہ وہ فرق ہے جو اس امر کے بیان کرنے سے معمولی طور پر ظاہر کیا جا سکتا ہے کہ جملہ شہادت صریحی یا واقعاتی ہوتی ہے ان الفاظ کے استعمال سے جزواً اسوجہ سے احتراز کیا گیا ہے کہ شہادت صریح سے مراد بیان صریح ہوتا ہے لیکن شہادت واقعاتی سے مراد اوس واقعہ سے ہے جسکی بنا پر کوئی نتیجہ اخذ کیا گیا ہو اور جزواً اسوجہ سے اہم ہے کہ الفاظ مذکور کے استعمال سے اس غلط خیال کی تائید ہوتی ہے کہ دونون اقسام کے نتائج جن اصول پر مبنی ہین وہ مختلف ہین اور انکی تاثیر مختلف مدارج کی ہے اور ایک کا دوسرے سے بلحاظ تاثیر مقابلہ کیا جا سکتا ہے لیکن حقیقت الامر ایسا نہین ہے بلکہ دونون قسم کے نتائج ایک ہی اصول عام سے اخذ کیے جاتے ہین گو اونکی مقدمات کی تحقیقات کی جنمین واقعات مبینہ متعدد ہون اون مقدمات کی تحقیقات سے مختلف ہین جنمین واقعات مبینہ قلیل التعداد ہون -

ہر حالت مین سوال یہ ہوتا ہے کہ ما سوا اوس نتیجہ کے جسکی تحقیقات کرنا منظور ہے - جملہ نتائج کے

واقعات معلومہ مطابق ہین یا نہین۔ (واقعات معلومہ ہر حال مین شہادت کہلاتی ہین اگر شہادت کا لفظ محدود معانی مین استعمال کیا جاسے) حاکم عدالت گواہون کے بیانات خود اپنے کانون سے سماعت کرتا ہے اور دستاویزات جو پیش کیجاتی ہین اُنہین خود اپنی آنکھون سے دیکھتا ہے۔ اوسکا یہ کام ہے کہ جو کچھہ اوسنے اسطور پر سُنا یا دیکھا ہو اوس سے اون واقعات کے وجود کی نسبت نتائج اخذ کرے جنکو نہ اوسنے دیکھا ہو نہ سُنا ہو مثلاً اگر سوال ہو کہ ایک خاص وصیت نامہ لکھا گیا ہے یا نہین اور تین گواہ جنکی صداقت مین کچھہ شک نہو اگر بیان کرین کہ وصیت نامہ مذکور پر اونکے سامنے دستخط ہوے تو بیانات مذکور اس قسم کے واقعات ہین جنکی سماعت حاکم نے خود کی ہے ایسے مقدمہ مین صرف تین قیاسات مندرجہ ذیل پیدا ہونگے جنپر حاکم کو واقعہ معلومہ (یعنی شہادت) سے اوس واقعہ کی نسبت جسکا تحقیق کیا جانا منظور ہو (یعنی تکمیل وصیت نامہ) استنتاج مین لحاظ کرنا چاہیئے۔

(۱) ممکن ہے کہ گواہ سچ بولتے ہون۔

(۲) ممکن ہے کہ گواہون کو غلطی ہو گئی ہو۔

(۳) ممکن ہے کہ گواہ جھوٹ بولتے ہون۔

حالات اس قسم کے ہو سکتے ہین کہ قیاسات ۲ و ۳ نہایت بعید العقل ہوں اور معمولی طور پر بھی قیاسات مذکورہ بعید القیاس ہین ایسی حالت مین لحاظ قیاس اول وصیت نامہ حسب بیان گواہان تحریر کیا جانا ثابت ہوگا واقعات جو کہ حاکم عدالت کے روبرو موجود ہین اس قیاس کے سوا کہ وصیت نامہ مذکور تحریر و تکمیل ہوا کسی معقول قیاس سے مطابق نہین ہوسکتے لہذا اس مقدمہ کی نسبت یہ کہا جائیگا کہ شہادت صریح سے ثابت ہے۔

سوال یہ ہے کہ زید نے ایک جرم کا ارتکاب کیا یا نہین واقعات جنسے حاکم کو فی الحقیقت آگاہی ہے یہ ہین کہ چند گواہون نے اوسکے روبرو اس قسم کے چند بیانات کیے۔ جنکا وہ صحیح ہونا باور کرتا ہے جو یہ ہین کہ زید یا بکر یا خالد مین سے کسی ایک نے جرم کا ارتکاب کیا بکر اور خالد مین سے کسی نے جرم مذکور کا ارتکاب نہین کیا اس حالت مین جو واقعات حاکم عدالت کے سامنے ہین وہ اس قیاس کے سوا کہ زید نے ارتکاب جرم کیا اور کسی قیاس معقول سے مطابق نہین ہو سکتے۔ لہذا یہ مقدمہ عام طور پر شہادت واقعاتی کا

مقدمہ کہلائیگا لیکن یہہ ظاہر ہے کہ جس اصول پر یہہ تحقیقات مبنی ہے وہ وہی اصول ہے جسکی
بموجب مقدمہ اوّل الذکر مین تحقیقات ہوئی صرف نتائج کی تعداد مین فرق ہے نہ اصول تحقیقات مین
اسلیے کہ یہ تحقیقات کسی اور اصول پر مبنی نہین ہے یہ بھی ظاہر ہے کہ ان دونون حالات مین سے
ہر ایک استقرا کے طریقہ تفریق کے اصول کی بنا پر ہے جسکی تمثیل حسب ذیل ہے۔

نجوم جنکی کشش ایک مرکز کے جانب ہوتی ہے فاصلہ بہ تناسب وقت طے کرتے ہین
اور جن کواکب پر کشش مرکزی کا اثر نہین پہنچتا۔ مختلف اقسام کی حرکت کرتے ہین مگر مشاہدہ سے
یہ دریافت ہوا کہ نجوم مذکور بہ تناسب زمانہ فاصلہ طے کرتے ہین۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ یہی کیفیت حالات مذکورہ کی ہو
کہ گواہون کے بیانات سے وصیت نامہ کا تحریر کیا جانا ظاہر ہوتا ہے اور سوائے اسکے کہ وصیت نامہ
تحریر کیا گیا ہو بیانات مذکور کے کیے جانے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی اگر وصیت نامہ تحریر کیا جاتا
تو وہ بیانات نہ کیے جاتے لیکن بیانات مذکور کیے گئے لہذا وصیت نامہ تحریر کیا گیا گو وہ نتائج جو کسی بیان سے
۹۳ اوسکی صداقت کی نسبت اخذ کیے جائین اور وہ نتائج جو اون بیانات سے صحیح سمجھے گئے ہین اون واقعات کی
نسبت اخذ کیے جائین جنکا صحیح ہونا بیان نہین کیا گیا ایک ہی اصول پر مبنی ہوتے ہین لیکن دونون
قسم کی نتائج مین مختلف خواص ہوتے ہین عام طور پر یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ کسی بیان سے اوسکی
صداقت کی نسبت نتیجہ اخذ کرنا سہل ہے گو خاص حالات مین نتیجہ اخذ کرنا فی الواقع سہل ہو اور گو ایک
خاص معانی مین یہ امر ہمیشہ سہل ہو لیکن درحقیقت نتیجہ صحت کے ساتھ اخذ کرنا سب سے زیادہ مشکل کام ہے
جو حاکم عدالت کو کرنا پڑتا ہے اور نتیجہ مذکور کے غلط اخذ کرنے سے ہمیشہ نا انصافی ہوا کرتی ہے لہذا
اس امر کی مکمل تفصیل کی ضرورت ہے کسی بیان سے شی متنازعہ کی نسبت نتیجہ اخذ کرنا ایک معنی مین نہایت آسان ہے
ایک ذرہ سا کام عقل سے لینا پڑتا ہے جس مین کچھہ دقت نہین ہوتی اور اکثر حالات مین خود بخود نتیجہ نکل آتا ہے
لیکن انہین صورتون مین صحیح نتیجہ اخذ کرنا نہایت مشکل ہے اگر یہ کہا جا سکتا کہ جملہ اشخاص جملہ حالات مین
سچ بولتے ہین تو یہ کہنا کچھہ بھی دشوار نہ ہوتا کہ اس آدمی نے یہ بیان کیا ہے لہذا یہ واقعہ صحیح ہے لیکن حقیقتاً
ماقبل مین کبرے ایسے مستثنیات سے مشروط ہے جنکی طرف خواہ مخواہ حاکم کی توجہ
نہین ہوتی لیکن اگر توجہ ہو بھی تو اکثر حاکم کو یہ تحقیق کرنیکا کوئی ذریعہ نہین ہے
کہ وہ کس حد تک کن خاص حالات سے متعلق کیے جا سکتے ہین یا مطلقاً متعلق نہین کیے جا سکتے۔

یکسطرح کہنا ممکن ہے کہ کسی شخص کی قوت حافظہ اور یاد ایسی ہو کہ اوسنے جس واقعہ کو کبھی چند منٹ
کیلیے دیکھا تھا۔ وہ اوس واقعہ کی نسبت اداے شہادت کے وقت بالکل سچ ہی کہتا ہو یا باوجود متعدد
وجوہ متحرکہ کے اوسکو سچ ہی بولنے کی خواہش ہے گو سوالات جرح سے کسیقدر امتحان ہو سکتا ہو
لیکن جن لوگون نے عملاً سوالات جرح کے اثر کی آزمایش کی ہی وہ سب سے کم اوسکو اس امر کے ثبوت مین
قبول کر سکتے ہین کہ جو شخص سوالات مذکور مین نہ بگڑے اوسکے بیان پر یقین کرنا چاہیے بیچیدا مستقل مزاج
دروغگو جو اسپنے بیان کی تردید نہونے دے بجز اتفاقی اتفاقات کے نہایت ہوشیار ممتحن کو
تنگ دیسکتا ہے اور ایسے اشخاص کے لیے اتفاقی اتفاقات بھی بمقابلہ اون قصص اور حکایات کے
بہت کم پیش آتے ہین جنکے رو سے ایسے اتفاقات زیادہ سمجھے جاتے ہین۔ واضعان قانون گو شہادت کے
متعلق قواعد وضع کرین لیکن اس مشکل کو کسی حد تک بھی واضعان قانون قواعد کے رو سے کم نہین کرسکتے
حکام عدالت کا یہ کام ہے کہ جسطرح ممکن ہو اپنی ذاتی عقل اور تجربہ سے امتحان مذکور کو کام مین لاوین اور
بوجہ وقت مذکور جو بنا انسانی واقع ہو وہ بوجہ سچ دریافت کرنیکے ذریعون کے ناکمل ہونیکے سمجھی
جاتی ہے۔ حکام کے اوصاف مین سے وہ قدرتی تیزی اور فراست اور تجربہ ہے جس سے ہوشمند
آدمی کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ گواہ جھوٹ بولتا ہے یا سچ اور جو سب سے اہم ہے وصف مذکور قانون
اور قواعد شہادت کی واقفیت سے بہت زیادہ اہم ہے کوئی مقدمہ ایسا نہین ہوتا جسمین اس قسم کی
ہوشیاری کی ضرورت نہوتی ہو لیکن ایسے مقدمات کم ہوتے ہین جنمین قانونی دقت واقع ہو یا جنمین مختلف
واقعات کو یکجا کرنیمین جو شہادت سے متحقق ہوتے ہین خاص ہوشیاری درکار ہو یہ اسم وصف
جسکی موجودگی حکام مین نہایت ضروری ہے کتب کے مطالعہ سے نہین حاصل ہو سکتا۔ جہانتک اوسکا
حاصل کرنا ممکن ہے وہ صرف تجربہ سے حاصل ہوتا ہے جسکا حاصل کرنا منصب حاکم آسان نہین ہے
اسلیئے کہ حاکم کے روبرو لوگ مقدمہ طیار کرکے لیجاتے ہین اور جس شہادت کے دینیکا اونہون نے ارادہ کرلیا ہے
وہ ادا کرتے ہین اگر حاکم کو اوس سے اور طور پر واقفیت نہو تو اوسکو یہ تجویز کرنیکا کوئی ذریعہ نہین ہے
کہ کیون ایک متوفی کے بیان پر بمقابلہ دوسرے متوفی کے بیان کے یقین کیا جاوے ممکن ہے
کہ شہادت کی نسبت قواعد کے ذریعہ سے اس قسم کا امتحان مقرر کیا جاوے جسکی صحت تجربہ سے
ثابت ہو چکی ہو اور جس سے حکام کو یہ اطمینان ہو سکے کہ کوئی اعتراض نسبت مادہ کے جسکی بنا پر تجویز ہو

کیجاتی ہے نہین ہو سکتا لیکن امتحان مذکور سے حکام کو یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ کوئی خاص گواہ
سچ بولتا ہے یا نہین یا کسی خاص واقعہ سے کیا نتیجہ اخذ کرنا چاہیے اس امر کی صحت حاکم کی فراست
اور لیاقت منطق اور عملی تجربہ پر منحصر ہے نہ قانون شہادت کی واقفیت پر کسی خاص بیان پر
جو کسی خاص شخص نے کسی خاص حالت مین کیا ہو یقین کرنے یا نہ کرنے کی حسب ذیل تین وجوہ ہو سکتی ہین
(۱) وہ جو گواہ کے سچ بولنے کی قابلیت پر منحصر ہین (۲) وہ جو اوسکی سچ بولنے کی مرضی پر
منحصر ہین اور (۳) وہ جو بیانات کی نوعیت ذاتی اور قرائن حالات سے متعلق ہین۔
ہر شخص کے سچ بولنے کی قابلیت اوسکے علم اور قوت بیانی پر منحصر ہے اوسکا علم جزواً صحت مشاہدہ
اور قوت حافظہ اور جزواً اوسکی حاضر طبعی پر منحصر ہے اوسکی قوت بیانی مختلف حالات پر منحصر ہوا کرتی ہے
اور بلحاظ اوس شے کے جسکا بیان کیا جاتا ہے مختلف ہوتی ہے ہر شخص کے سچ بولنے کی مرضی اوسکی تعلیم
اور اوسکے چال چلن اوسکی جرات اوسکی ایمانداری اوسکے واقعات مبینہ سے تعلق اوسکی حالت طبیعت پر

۹۵

جو بوقت بیان ہو اور ہزاروں امور پر منحصر ہے جنکی وجود یا عدم کی بابت کسی خاص حالت مین رائے قائم کرنا
مشکل ہے۔ تیسری قسم کے وہ اسباب ہین جنکا کسی بیان کے قرین قیاس ہونے پر انحصار ہے۔
کسی بیان کے قرین قیاس نہ ہونیسے بیان مذکور کے قابل یقین ہونے پر کیا اثر ہوتا ہے گو اس سے متعلق
بہت کچھہ مباحثہ ہوا ہے۔ لیکن اوسکا بیان تذکرہ ضرورت سے خارج ہے عدالتی تحقیقات کے لحاظ کر
اسقدر بیان کرنا کافی ہے کہ کسی بیان کا بعید از قیاس ہونا ہمیشہ اوسپر نہ یقین کرنیکا سبب ہوتا ہے
اور عملاً یہ سبب قطعی ہوتا ہے لیکن بیان مذکور کی اگر تائیدی شہادت موجود نہ ہو تو صرف اوسکے
قرین قیاس ہونیسے اوسکا باور کرنا لازم نہین آتا ہے ہوشیار دروغگو ہمیشہ ایسی جھوٹ بات کہتا ہے
جو قرین قیاس ہو اور جھوٹ بولنے کا سبب نہایت معمولی ہوا کرتا ہے بہر حال یہ تسلیم کرنا ضرور ہے
کہ کسی بیان کی نتیجہ سے شے متعلقہ کی صداقت کے بابت بہت کم امور ایسے بیان کیے جا سکتے ہین جو فی الحقیقت
کار آمد ہون بیانات جو امر مذکور کی نسبت کیے جا سکتے ہین یا تو عام طور پر ایسے وسیع ہین کہ عملاً بہت کم
کار آمد ہو سکتے ہین یا اسقدر خاص اور محدود ہین کہ صرف تجربہ اور مشاہدہ ذاتی سے اونکا سیکھنا
ممکن ہے جو لوگ اس قسم کے بیانات کرتے ہین وہ اونکو صحیح مسائل کی شکل مین کم بیان کر دیتے ہین
ایسا بیان کرنا فی الواقع بوجوہ صریح لاممکن ہے اور یہ بات بھی ناممکن ہے کہ نہایت ذکی شاہد بھی

اوس لب ولہجہ اوس عارضی طریقہ سیاق اوس چہرہ کے تغیر کا بیان کرسکے جسکو اوسنے اپنے تجربہ سے جھوٹ سے متعلق کیا ہے اور اگر وہ اوسکا بیان کرے بھی تو بیان مذکور دوسرون کے کارآمد نہین ہوسکتا اس قسم کے امور سے ہر شخص کو خود واقفیت حاصل کرنا چاہیے اور گو حاکم کیواسطے کسی قسم کی واقفیت اس سے زیادہ اہم نہین ہے لیکن اوسکے حاصل کرنیکے لیے کوئی طریقہ منضبط نہین کیا جاسکتا۔

(۱) جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ بمقابلہ اوس تمثیل کے جسکا ذکر کیا جاتا ہے کچھ بھی عجیب نہین ہے جن تعداد مین صرف ایک گواہ کے ایسے بیان پر انحصار ہو جسکی بہ لحاظ نوعیت مقدمہ اور کسیطور پر تائید ممکن نہو اوس سے زیادہ عملی طور پر کسی قسم کے مقدمات مین قابل اطمینان فیصلہ صادر کرنا دشوار نہین ہے مثلاً ایک مرد اور ایک عورت اکیلی ریل گاڑی مین سفر کرتی ہون اور کسی اسٹیشن پر ریل کھڑی ہو اور عورت مرد پر نازیبا سلوک پیش آنیکا الزام لگائے اور مرد اوس سے انکار کرے اوس عورت اور مرد کے چال چلن یا حالات ماقبل سے کچھ واقفیت نہو سوالات جرح مین بھی عورت اپنے بیان پر قائم رہے تو کسی قسم کے مقدمات مین صحیح نتیجہ اخذ کرنا ایسا دشوار نہین ہوسکتا جیساکہ ایسے مقدمہ مین دشوار ہوگا اس قسم کے مقدمات کا فیصلہ پورے اطمینان کے ساتھ نہین ہوسکتا سخت پیچیدہ اور طویل سلسلہ نتائج کے مقدمات کا اطمینان کے ساتھ فیصلہ کرنا اس قسم کے مقدمات کے فیصلہ کرنے سے سہل ہے کسی بیان سے نتائج اخذ کرنے مین اگر شبہہ ہو تو منطقی طریقہ پر نتائج کے بیان کرنیسے وہ شبہہ رفع ہوسکتا ہے بطور نتائج قضایائے منطقی حسب ذیل بیان کیا جاسکتا ہے۔

جملہ اشخاص کسی ایک خاص حالت ہو سچ یا جھوٹ بولتے ہین (یعنی جیسا موقعہ ہو)

زید نے اس خاص حالت مین کچھ بیان کیا۔ لہذا زید کا وہ بیان صحیح ہے یا غلط (یعنی جیسا موقعہ ہو)

یہ برہان قیاسی تعمیم ماقبل پر مبنی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تعمیم جو کبرے مین قایم کیگئی ہے ہمیشہ نہایت ناکمل ہوگی اور مقدمہ صغرے کی صداقت جو تخصیص کے لیے نہایت ضروری ہے ہمیشہ کچھ نہ کچھ ظنی ہوتی ہے اکثر حالات مین قسم اول کے نتائج کے نقائص قسم دوئم سے اتفاقاً رفع ہو جاتے ہین۔

---

(۱) مجکو مشاہدہ سے یہ در یافت ہوا ہے کہ سچ بولنے کی قابلیت (جسکا مفہوم صحیح مشاہدہ کرنا اور واقعات کی وقعت باہمی کو سمجھنا اور ملحوظ رکھنا ہے) اور مناسبت قوت بیان کا ہونا ہے اوس سے بہت کم پائی جاتی ہے جتنے عام طور پر لوگ سمجھتے ہین غیر تعلیم یافتہ لوگون کے لیے یہ نہایت مشکل ہے کہ نتیجہ اور بیان مین فرق ملحوظ رکھ سکین اس قسم کے آدمیون کے لیے یہ بھی مشکل ہے کہ اُن واقعات مین جنکا خود اونہون نے مشاہدہ کیا ہے یا جنکی اونہون نے خود سماعت کی ہے اور اُن واقعات مین تمیز کر سکین جو اونہون نے دوسرون سے سُنے ہون سوا اسکے کہ خاص طور پر اونکی توجہ اس فرق کی طرف مائل کی جاوے۔

(یعنی جن واقعات کی وجود کا عدالت کو بیانات سے یقین ہوا ہو اور اُن سے اون واقعات کی نسبت جنکا وجود بیان نہوا ہو جو نتائج اخذ کیے جائین اونسے نتائج قسم اول کے نقائص رفع ہو سکتے ہین ؎

اس سے قبل بیان کیا جا چکا ہے کہ کسی بیان سے شئے مبینہ کی نسبت نتیجہ اخذ کرنا اکثر ویسا ہی سہل ہوتا ہی جیسا کہ سہل معلوم ہوتا ہے بہت سی مثالات مین اکثر امور کے وقوع کے وقت اونکا شناخت کرنا اونکی نسبت قواعد وضع کرنے سے زیادہ سہل ہے اکثر اوقات کسی ایک گواہ کا صریح بیان نہایت قابل وقعت ہوتا ہے مثلاً اگر شئے مبینہ سی گواہ کو تعلق نہو گواہ کے بیان کی تردید ہو سکتی ہو تو ایک شخص کا ایسا بیان کثیر التعداد جھوٹ بنائے ہوئے بیانات پر ترجیح پا سکتا ہی مثلاً اگر بہت سی گواہ کسی شخص کا موقعہ واردات پر موجود نہونا ثابت کرنیکے لیے طلب کیے گئے ہون اور وہ بیان کرین کہ وہ سب ساتھ کسی میلے مین جو کسی خاص روز کسی خاص جگہہ ہوتا ہے مع ملزم کے موجود تھے اور مجسٹریٹ ضلع جسکا فرض منصبی یہ ہی کہ میلہ کا انتظام کرے یہ بیان کرے کہ جس روز گواہون نے میلہ مین جمع ہونا بیان کیا ہی اوسکے ایک دن بعد تک میلہ شروع ہی نہین ہوا تھا۔ تو کسی کو اسمین شک نہوگا کہ گواہون نے بالاتفاق جھوٹی شہادت دی اور اپنی چالاکی سی میلہ کا دن غلط بیان کیا اس حالت مین ایک صریح بیان کی بہت سی بیانات کی مقابلہ مین زیادہ وقعت ہوگی جسکی وجہہ یہ ہے کہ مجسٹریٹ ضلع ذی منصب اور متدین سمجھا جاتا ہے اور مقدمہ متنازعہ سے اوسی مطلقاً کچھہ بھی تعلق نہین ہے اور وہ ایسے واقعات کی بابت شہادت ادا کرتا ہی جنسے واقف ہونا اوسکا فرض منصبی ہی جسکی نسبت وہ غلطی نہین کر سکتا اور نیز اس وجہ سی کہ واقعہ مبینہ سے بہت لوگون کی واقفیت ممکن ہی ایسی واقعہ کی نسبت اگر وہ جھوٹ بولتا تو اوسکی گرفت اور تردید ہو سکتی ہی اور وہ اوسکی ضرر کا باعث ہوگا۔ تبدیل حالات سے وہی شہادت صریح جو با وقعت قرار پاتی ہی بے وقعت ہو جاتی ہے مثلاً گواہ سی یہ سوال کیا جائے کہ اوسنی زنا کا ارتکاب کیا یا نہین اگر گواہ انکار کرے تو اوسکا انکار ایسی حالت مین کچھہ بھی وقعت نہین ہو سکتی اسلیئے کہ اوسپر اس قسم کا الزام لگایا گیا ہی کہ خواہ اوسنے ارتکاب کیا ہو یا نہ کیا ہو ہر حال مین وہ اوس سے انکار ہی کریگا پس یہ وہ صورت ہی جسمین عدم وجود مین طریقہ عمل ایک ہی رہیگا اور بوجہہ وحدت طریقہ عمل گواہ کے مجرم یا بیجرم ہونیکی جانچ نہین ہو سکیگی تقریباً ہر کارروائی عدالت مین چند واقعات ایسی شہادت کی بنیاد پر تحقیق ہوتے ہین جو ایسے حالات مین ادا کی گئی ہو کہ اونکی صداقت مین کسیکو کوئی شبہہ نہین ہو سکتا اور وہ واقعات بھی مختلف مدارج مین قرین قیاس ہوتی ہین پس حاکم عدالت کی سامنے اس قسم کے واقعات موجود ہوتے ہین جنکی بنیاد پر اون واقعات کی وجود کی نسبت نتائج اخذ کیے جا سکتے ہین جنکا وجود یا تو بیان ہی نہین کیا گیا ہی یا جنکا وجود گواہون نے قابل اطمینان بیان نہین کیا ہو عام طور پر خیال کیا جاتا ہی کہ کسی بیان سے

97

اس قسم کے نتائج کا اخذ کرنا تمثیلی نسبت نتیجہ اخذ کرنیسے سہل ہے دراصل ایسے مادہ کا جمع کردینا جو درست فرض
کرلیا گیا ہو کسی مادہ کی صحت تحقیق کرنیسے قطعاً سہل ہے پہلی حالت مین حاکم عدالت کی ہدایت کیلئے قواعد منضبط کیئے جاتے ہین
کوئی طریقہ اس قسم کا استعمال نہین کیا جاتا جسکی صحت کی علیحدہ تحقیق کی ضرورت ہو حاکم کو صرف اپنی فطرتی اور مکتسبہ
فراست سے کام لینا پڑتا ہے دوسری حالت مین اوس واقفیت سے مدد لینی چاہئیے جو عام طور پر ہر شخص کو ہوا کرتی ہے
ہر شخص کو عام طور پر خارجی واقفیت ہوتی ہے جسکا امتحان روزمرہ کی کارروائی سے ہوتا رہتا ہے اور جسکے اصول کا
سمجھنا سہل ہے اور جسپر عمل کرنا اور جسکو متعلق کرنا دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔

بیشک ضرور ہے کہ جن واقعات کا ثابت ہونا خیال کیا جاوے اونسے بالآخر تراکیب طریقہ تفریق کا ایفا ہوتا ہو خواہ کسی
ایک طریقہ عادیہ منطقی سے واقعات جمع کیئے گئے ہون یا جملہ طرق معلومہ منطقی سے اسلیئے کہ جملہ طرق کا مرجع ایک ہی اگرچہ
مختلف راہ ہونسے مراحل طے کیئے جاتے ہین چند تمثیلات سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوگی۔ سوال یہ ہے کہ آیا زید نے قلیل المقدار روپیہ کا
تغلب کیا یا نہین مثلاً ایک خاص روپیہ جو اوسکو مالک کے حساب مین وصول ہوا تھا اور اوسی حساب کی کتاب مین
درج کرنا چاہیئے تھا مگر اوسنے درج نہین کیا جسکی بابت اوسکا یہ عذر ہے کہ رقم مذکور اتفاقاً درج ہونیسے رہگئی مگر

۹۸

کتاب کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ بہت سی چھوٹی چھوٹی رقمین اوسمین درج نہین ہوئی ہین اور ہر رقم کے عدم اندراج سے
زید کا فائدہ متصور ہے یہ امر بصورت کسی وجہ موجہ کے نہونیکے ہر حال مین زید پر جرم ثابت قرار دینے کیلیئے
عقلاً کافی ہے۔

بجز اسکے کہ سلسلہ تغلب فرض کیا جاوے علاوہ ان واقعات کی کوئی وجہ معلوم نہین ہوسکتی متعلق کی وجہ سے یہ کہا جاسکتا ہے
کہ اس قبیل مین عمل مطابقت اسقدر کثرت کے ساتھ متحقق ہوتا ہے کہ جس سے اتفاق کا قیاس رفع ہوجاتا ہے جب ایسا نتیجہ
عمل ہوتا ہے تو طریقہ مطابقت طریقہ تفریق ہوجاتا ہے ۔ مقدمات جنمین چند جداگانہ غیر متعلق اور راجع کمانون سے
جرم کی نسبت نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے اسی اصول کی تمثیلات خیال کیئے جاسکتے ہین ایسے مقدمات کی شکل
عموماً حسب ذیل ہوتی ہے۔

جس شخص نے بکر کا قتل عمد کیا اوسکو قتل عمد کی وجہ تحریک تھی۔
زید کو بکر کے قتل عمد کی وجہہ تحریک تھی جس شخص نے بکر کا قتل عمد کیا اوسکو مدد نہ کرنے کے ارتکاب کا موقع تھا۔
زید کو بکر کے قتل عمد کا موقع تھا۔
جس شخص نے بکر کا قتل عمد کیا اوسنے قتل عمد کا ارتکاب کی تیاری کی تھی۔

زید نے اسطرح عمل کیا کہ اوس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے بکر کے قتل عمد کی تیاری کی۔

ان جملہ تمثیلات مین جو حسب مرضی بڑہائی جا سکتی ہین اس واقعہ تحقیقہ مین کہ بکر کا قتل عمد ہوا اور اس قیاس مین
کہ زید نے قتل مذکور کا ارتکاب کیا مطابقت استقرائی ہے اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اس قسم کی مطابقت
ایسی متعدد اور ایسی قسم کی ہوتی ہے جس سے اتفاق کا قیاس مفقود ہو جاتا ہے اور جزاً یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ
زید مجرم ہے لیکن اس قسم کے مقدمات شاذ ہوتے ہین اور بجز اسکے کہ واقعات مثبتہ سے اکثر حالات ایسی ظاہر ہوتی ہین
جنسے جرم کا اظہار ہو بلکہ دوسری طور پر جرم ثابت ہوتا ہے اور فی الواقع بجرم ہونیکا امکان معقول طور پر بعید ہے
ہمیشہ ناانصافی ہونیکا بہت اندیشہ ہے۔

جن مقدمات مین یہ امر نہایت قرین قیاس ہو کہ استقراء کی طریقہ مطابقت پر عمل کرنیسے عدالتی تحقیقات مین ناانصافی
واقع ہونیکا خطرہ ہے وہ ایسے مقدمات ہوتے ہین جنمین اصل واقعات کا وجود ایسے قرائن سے جو بہم پہنچائی گئی ہین
اخذ کیا جاتا ہے یہی امر اوس قاعدہ قانونی کی بنیاد ہے جو عام طور پر مقدمات فوجداری مین اصل جرم بلا کسی تعلق کی
ثابت کیے جانیسے متعلق ہے یہ قاعدہ بعض دفعہ بشکل محدود و اسطور پر بیان کیا جاتا ہے کہ بغیر اسکے کہ مقتول کی لاش کا
پتہ چلے کسی شخص پر بجرم ثبوت جرم قتل عمد نہ ہونی چاہئے یہ دونون قاعدے صرف ناکمل اور نادرست طور پر
اصول عام مذکورہ بالا سے متعلق ہین اگر حالات ایسے ہون کہ اون سے دلی یقین ارتکاب جرم کا ہوتا ہو یعنی یہ
کہ جرم مذکور کا ارتکاب ہوا اور ایسی ہی صحت کے ساتھ اخذ کیا جا سکتا ہے جیسے کہ شخص مذکور کا کوئی اور نتیجہ۔

ایک جہاز کا کپتان جو خشکی سے ہزار میل کے فاصلہ پر ہے اور جسکے قریب کوئی جہاز نظر نہین آتا ہے اپنے کمرہ مین دوڑکر
جاتا ہے اور دکھائی دیا اور بہت سے باغی جہازی اوسکے عقب مین بھاگتے ہوئے نظر آئے بعد ازان کچھ لڑائی کی
آواز آئی اور ایسا معلوم ہوا کہ کوئی شخص پانی مین گرا تھوڑی دیر بعد جہازی کمرے سے نکل آئی اور جہاز کو اپنی
مرضی کے موافق چلانے لگے کمرے کی کھڑکیان کھلی ہوئی ہین۔ اور ہر چیز کمرہ مین بے ترتیب پڑی ہوئی ہے اسکے بعد
کپتان پھر کبھی نظر نہ آیا اور نہ اوسکا کچھ حال سنا گیا ایک شخص نے اپنی جیب گھڑی دیکھکر جیب مین ڈال لی اوسکے بعد
فوراً ایک آدمی اوسکے برابر ہو کر نکلا اور گھڑی پر اوسنے جھپٹا مارا اور گھڑی غائب ہو گئی اوس آدمی کا پیچھا کیا گیا
مگر وہ دوڑکر دریا کے پار تیر کر چلا گیا اور دریا کی دوسری جانب گرفتار ہوا مگر تلاشی مین اوسکے پاس کوئی جیب گھڑی
نہین نکلی اور اوس جیب گھڑی کا کچھ پتہ نہین لگا ان حالات مین اس بات کا یقین دلی ہوتا ہے کہ حالت اول مین قتل
اور حالت دوم مین سرقہ کا ارتکاب ہوا گو نہ مقتول کی نعش کا پتہ چلا اور نہ گھڑی مسروقہ کا کچھ نشان ملا جبتک [illegible]

اس قسم کی بھی ہوتی ہین کہ جنمین یہ نتیجہ نکالنا کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا بالکل غلطی ہی اسقسم کی مقدمات مین جو امر کہ ثابت کیا جانا چاہیئے پہلے سے فرض کیا جاتا ہی بہ واسطہ یہ ہوا کرتا ہی کہ کسی جرم کے ارتکاب کا شبہہ پیدا ہوا تحقیقات کرنیسے چند ایسے واقعات معلوم ہوے کہ اگر یہہ فرض کیا جاے کہ کسی جرم کا ارتکاب ہوا تو اونسے دل مین شبہہ پیدا ہوگا لیکن اگر ارتکاب جرم فرض نہ کیا جاے تو کچھ بھی شبہہ پیدا نہین ہوسکتا۔

ایک جہاز ایسی حالت مین غائب ہوگیا کہ اوسکی گمگشتگی قصدًا بھی ہوسکتی ہی اور اتفاقیہ بھی۔ اوس جہاز کے کپتان کی تجویز اوسکو غائب کرنیکے جرم مین کیگئی بہت سے مختلف حالات اس قسم کے ظاہر ہوتے ہین کہ اگر فی الحقیقت جہاز غائب کیا گیا تو کپتان کی اوسکو غائب کرنیکے لیے طیاری اور اوس مین اوسکا نفع ظاہر ہوسکتا ہو لیکن اگر وہ غائب ہی نہین کیا گیا تو کوئی شبہہ اس قسم کا پیدا نہین ہوتا محض اسوجہ سے کہ جہاز کی گمگشتگی قصدًا فرض کی گئی ایسے ابتدائی واقعات کو مشتبہہ خیال کرنا اور بعد ازان واقعات مابعد کے مشتبہہ ہونیکی بنا پر یہہ نتیجہ اخذ کرنا کہ جہاز قصدًا گم کیا گیا۔ اصول منطق کے خلاف ہی لیکن یہ اس قسم کی غلطی ہی جو عدالتی کارروائی اور روزمرہ کی کارروائی مین بکثرت واقع ہوتی ہی۔ (۱)

قانون شہادت مین وقعت شہادت قائم کرنیکے قواعد کا ہونا اور اوسکی ضرورت کا تذکرہ۔

(۲۵) قانون شہادت کے کل مضامین متذکرہ سے ظاہر ہی کہ بروے قواعد مندرجہ قانون واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ کا امتیاز ہوسکتا ہی واقعات غیر ضروری الثبوت معلوم ہوسکتی ہین واقعات ضروری الاثبات جس قسم کی شہادت سے ثابت کیے جاسکتے ہین اوسکا استنباط ہوسکتا ہی۔ شہادت تحریری خانگی اور سرکاری دریافت ہوسکتی ہی شہادت اصلی اور منقولی مع شرائط معلوم ہوسکتی ہی۔ دستاویزات کے اثبات اور اونسے متعلق قیاسات معلوم ہوسکتی ہین امور تجویز طلب کا بار ثبوت تجویز کرنا مشکل نہین رہتا قیاسات متعلقہ وجود و عدم واقعات خاص معلوم ہوسکتی ہین گواہونکا مجاز شہادت ہونا نہونا سوالات کے جواب پر مجبور ہونا نہونا معلوم ہوسکتا ہی گواہون اور فریقین اور عدالت کے اختیارات زبانی شہادت کی نسبت معلوم ہوسکتی ہین گواہون کے اظہار کا طریقہ اونکی صداقت و عدم صداقت کے متحقق ہونیکے لیے جرح کا طریقہ معلوم ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ ظاہر ہے کہ شہادت تحریری بھی بصورت عدم تسلیم فریق ثانی باستثنائے صور تہاے خاص بغیر زبانی شہادت کے ثابت نہین ہوسکتی نہ واقعات غیر منضبط تحریر جس کے

(۱) اس قسم کی غلطی کی مثال مقدمہ ملکہ بنام شتوو وغیرہ ہی جس مقدمہ مین سنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین بمقام لنکا پر ملزمون پر بعلت سعی مین جہاز کے گم کرنے کی تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی اور کچھ عرصہ کے بعد ملزم بیجرم قرار دیے گئے اور اونکی رہائی عمل مین آئی۔

۱۰۰

ثابت ہو کہ سب سے زیادہ کام عدالتی تحقیقات مین شہادت زبانی سے پڑتا ہے کہ گواہون کے صدق و کذب کو استنباط کرنا
سوالات جرح ایک حد تک مفید ہون لیکن اونکی شہادت کی وقعت قائم کرنا اور اوس سے نتیجہ نکالنا درحقیقت سب سے
زیادہ اہم کام ہے جس سے متعلق اس قانون مین کچھ بھی قواعد نہین ہین عام طور پر قانون سے مستنبط ہوتا ہے کہ شہادت کی
وقعت قائم کرنا بالکل حاکم عدالت کے اختیار مین رکھا گیا ہے شہادت کی واقعی تاثیر تجویز کرنا حاکم عدالت کے اختیار تمیزی پر چھوڑ دیا گیا ہے
تاکہ وہ بلحاظ حالات مقدمہ و بیانات فریقین و کیفیت دستاویزات و حیثیت گواہان و بیانات و طرز بیان گواہان اونکی شہادت کی نسبت
رای قائم کرے اور جو تاثیر جملہ حالات کے لحاظ سے مناسب سمجھے تجویز کرے جو درحقیقت بہت مشکل اور نہایت اہم کام ہے
اور جسکے لیے کافی تجربہ اور کافی معلومات اور اعلی درجہ کی ذہانت درکار ہے معمولی لیاقت اور معمولی تجربہ کے لوگون سے
جس صحت کے ساتھ شہادت کی وقعت قائم ہونی ضرور ہے ایسی صورت مین کہ اوس سے متعلق مفصل قواعد بھی نہ ہون تو
وقعت قائم کرنا اور واقعی تاثیر تجویز کرنا یقیناً دشوار ہے پس شہادت کی وقعت قائم کرنے سے متعلق بھی ضرور کچھ قواعد
ہونے چاہیے تھے جن سے معمولی لیاقت اور معمولی سمجھ اور معمولی تجربہ کے لوگون کو اس اہم کام مین ایک حد تک
مدد ملتی اور وہ ایسے قواعد کی مدد سے اکثر غلطیون سے محفوظ رہتے جیسا کہ اہل شاستر اور اہل فقہ نے کیا تھا۔ درحقیقت ۱۰۱
ہندوستان مین جو اقوام آباد ہین اونمین سب سے زیادہ تعداد اون اقوام کی ہے جو پابند شاستر ہین اور اونکے بعد
دوسرے درجہ مین اہل اسلام کے اقوام کی تعداد ہے جو پابند فقہ ہین اور شاستر اور فقہ ہندوستان کے قدیم
قوانین ہین۔

شاستر مین وقعت شہادت قائم کرنے کے قواعد ہین

شاستر وہ قوانین ہنود ہین جنکا ماخذ وید ہاے مقدس ہی مقرر کیا ہین
جنکا وحی اور الہام پر مبنی ہونا بیان کیا گیا ہے اور مدون شاستر کو وہ لوگ
تھے جنکی نسبت مورخان عرب نے تحقیق کے بعد تسلیم کیا ہے کہ دنیا مین سب سے پہلے جماعت انسانی کا وہ گروہ جو تہذیب کے
زیور سے آراستہ اور تمدن کے خوبیون سے مزین تھا وہ تھا جسکا مورث اعلی برہما ہے اعظم تھا یہ گروہ نہ صرف دیگر
علوم مین دستگاہ کامل رکھتا تھا بلکہ اسکے مدنی اور ملکی قوانین بھی نہایت مکمل تھے۔ یہ مورخ بھی وہ مورخ ہین جنکی نسبت
نامی مورخان انگلستان نے مثل اڈورڈ گبن ہنری لوئس ڈاکٹر ہیلی صاحب سدلیو فرانسیسی سکندر ہمایت نے اسبات کا اعتراف
کیا ہے کہ ہمارے فضل و کمال کا سرچشمہ عرب تھا گو اہل ہنود کے شاستر مین وقعت شہادت سے متعلق مختصر قواعد ہین
تاہم جسقدر قواعد ہین اونسے ظاہر ہے کہ وہ کافی تجربہ اور عمدہ اصول پر مبنی ہین اور ضرور مفید ہین

فقہ اسلامی مین وقعت

فقہ اسلامی وہ قوانین ہین جنکے بانی حضرت پیغمبر صاحب اسلام تھے

شہادت سے متعلق کافی قواعد ہین

اور جسکا ماخذ قرآن مجید اور احادیث نبویہ ہین گو مختلف زمانون مین مختلف قومون مین مختلف علوم فقہ جاری رہی ہین۔ لیکن اون سب علوم فقہ مین جو وقعت اور جو اعزاز باعتبار فقہ اسلامی کو حاصل رہا ہی کبھی کسی اور علم فقہ کو وہ اعزاز و وقعت میسر نہین ہوئی دنیا مین جسقدر قوانین مدون ہوے اون سب مین بروے تاریخ فقہ اسلام کی ترقی نہایت عجیب اور نہایت تحیر خیز ہے جن مشکلات مین اوسکی ابتدا ہوی اون دقتون کے ساتھ جسقدر قلیل زمانہ مین اوسکا نشو و نما ہوا اور جسقدر جلد اوسنے دنیا مین فروغ حاصل کیا وہ سب تحیر انگیز ہے انسان کی اوس ترقی پر جو قوانین تمدن کو ثابت ہوتی ہی غور کرنیوالون کی نظر مین فقہ دنیا کے مہذب اور شایستہ قوانین مین ایک نہایت عظیم الشان بی نظیر قوانین کی تدوین ہی جسکے قواعد جیسے جامع اور مانع ہونا چاہیے ہین۔ اور جسقدر شرح و بسیط کو ساتھ ہر امر کا بیان کیا گیا ہی ضرورتون کے لیو عموماً ناپیدا کافی ہو چنانچہ فقہاے اہل اسلام نے نہایت تفصیل کے ساتھ زمانہ از کافی قواعد شہادت کی وقعت سے متعلق بھی وضع کیے ہین۔ جو عمدہ تجربہ اور ذہانت پر مبنی ہین۔ جنسے زیادہ شہادت کی وقعت قائم کرنیکے لیو مطلقاً قواعد کی ضرورت نہین ہی۔ اور جو شہادت کی وقعت قائم کرنے مین بہت ہی کار آمد اور نہایت مفید ہین اور جنکے ملحوظ رکھنے سے امید ہوسکتی ہے کہ معمولی لیاقت اور معمولی تجربہ کے لوگ بھی شہادت کی وقعت قائم کرنے مین غلطی نہین کرینگے اتنا بڑا اہم کام عام طور پر حکام عدالت کی راے پر چھوڑ دینا مناسب نہین تھا۔

١٠٢

جبکہ قانون شہادت کی وقعت قائم کرنیکے قواعد نہین ہین کیون ایسے قواعد فقہ و شاستر سے بیان کیے جائین

پس نامناسب نہ ہوگا اگر اس موقعہ پر وقعت شہادت سے متعلق قواعد فقہ و شاستر کا بیان کیا جاے جس سے متعلق اس قانون مین کوئی قاعدہ نہین ہے لیکن غور طلب یہ امر ہی کہ حکام عدالت ایسے قواعد سے استفادہ بھی اوٹھا سکتے ہین یا نہین۔

اسوقت شرع و شاستر کسقدر نافذ ہی

جسکے تصفیہ کے لیو ہمکو قوانین انگلستان و ہندوستان پر سرسری طور پر غور کرنا ہوگا عموماً لیجس لیٹو کونسل ہند کو قوانین ہندوستان بجا یا واجب التعمیل ہین اور بعض قوانین انگلستان سے عموماً بحث یہ کیجاتی ہی کہ اسوقت شاستر اور شرع شریف اہل ہنود اور اہل اسلام کے لیو صرف اون مقدمات مین باقی ہے جو میراث اور جانشینی اور نکاح و طلاق وغیرہ امور خاص سے متعلق ہون باقی امور مین علی العموم قوانین مصدرہ لیجس لیٹو کونسل ہند کے احکام کو سب اہل ہنود

واہل اسلام پابند ہین اور یاد رہے کہ قانون سیٹ ویلم شاہ جہانی ثالث کے باب (۵) دفعہ (۱) پر استدلال ہوا کرتا ہے اور بیان یہ کیا جاتا ہے کہ دفعہ مذکورہ کی عبارت ایسی جامع و مانع ہے کہ سوا ہے مقدمات مذکورہ کے اور سب معاملات مین قانون انگریزی ہندوستان کا قانون ہے لیکن اس بحث کو آسانی کے ساتھہ تسلیم کرنا مشکل ہے جبکہ قانون مذکور کے دیباچہ مین منجملہ دیگر مقاصد کے ایک مقصد یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ

"ہندوستان کے باشندے اپنے تمام قدیم قوانین اور رواج اور جملہ اور حقوق پر قائم اور محفوظ رکھے جائین"

جسکے ساتھ دفعہ مذکورہ کی عبارت کو ملا کر پڑھنا چاہئے اور دونون مضامین سے نتیجہ اخذ کرنا چاہیے درحقیقت اگر اس قدر یعنی کہ تحقیق اس امر کا تصفیہ ہو چکا ہوتا تو البتہ بحث مذکور صحیح ہوتی اور اس امر پر لحاظ ہو سکتی کہ وہ اصل واضعان قانون کا یہ منشا تھا کہ اس ملک کے باشندون کے قوانین شخصی مین دست اندازی کیجائے اور تغیر و تبدل روا رکھا جائے لیکن اکثر مقدمات (۱) کے فیصلجات سے یہ امر مستنبط ہوتا ہے کہ انگریزی عدالتون نے قوانین شخصی کے اثر کو نہایت محدود کر دیا ہے حالانکہ قانون مذکور کے دفعہ (۱۰) کو اثر تو صرف نشینی اور میراث پر محدود کرکے اہل ہنود و اہل اسلام کے قوانین شخصی کو اور زیادہ محدود کر دیا اس دفعہ کی جو عبارت ہے اسکے بھی خلاف ہے اور اکثر فیصلجات ہائیکورٹ اور منشا واضعان قانون کی بھی مخالفت ہے۔ دراصل لفظ (ڈیلنگ) جسکے معنی معاملہ کے ہین جو اس دفعہ مین مستعمل ہوا ہے وہ بہت وسیع ہے اور اسمین اکثر معاملات داخل ہو سکتے ہین جسمین سے انتقالات مثل وصیت وغیرہ ہرگز خارج نہین ہین علاوہ اسکے خود واضعان قانون نے صاف طور پر بیان کیا ہے کہ جب کسی مقدمہ سے متعلق کوئی خاص قانون نہو تو عدالت کو چاہئے کہ عدل و انصاف و ایمانداری کے ساتھہ فیصلہ صادر کرے۔

مسٹر جسٹس ایشر صاحب اور مسٹر جسٹس نورمن صاحب دو نامی گرامی ججان ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین (۲) یہ تجویز فرمائی ہے

"عدل و انصاف کا مقتضا اور ایمان کی بات یہی ہے کہ مسلمانون مین جو تنازعات

"در باب انتقال جائداد پیدا ہون اونکا فیصلہ شرع محمدی کی روسے کیا جاوے"

اور نیز ایک اور مقدمہ مین (۳) سر رچرڈ گارتھ صاحب چیف جسٹس اور مسٹر جسٹس میکڈانل صاحب کی جلسہ منعقدہ ہائیکورٹ کلکتہ نے اسی بحث کے متعلق تقریباً ایسا ہی فیصلہ کیا ہے اور بموجب شرع محمدی حکم صادر کیا ہے ایک مقدمہ مین (۴) سید محمود صاحب جسٹس ہائیکورٹ الہ آباد نے اسی بحث سے متعلق تجویز کی

(۱) جیسے مقدمہ مسلیہ بنام مسلیہ مندرجہ مین لا رپورٹ صفحہ (۳۲۴) (۲) فیصلہ ہائیکورٹ مقدمہ ۲۰ اپریل ۱۸۶۹ء مقدمہ ظہیر الدین سردار بنام میاں اللہ مندرجہ بنگال رپورٹر صفحہ (۱۸۲) مقدمہ کے فیصلہ مین حاکم تجویز نے لکھا ہے کہ اس ملک کے مسلمانون کا ہمیشہ یہی طریقہ رہا ہے کہ اکثر ایسے مقدمات مین بھی جنکا تعلق میراث سے نہین ہے شرع محمدی کو جاری کیا ہے اور گو دستور قدیم کے بموجب ان لوگون کا یہ فعل جائز بھی ہو تاہم یہ نہین کہہ سکتے کہ جب عدالت مسلمانون کا فیصلہ ان کے شرع کے موافق کرتی ہے تو وہ بے انصافی کرتی یا ایمانداری کے خلاف کرتی ہے) (۳) مقدمہ یوسف علی بنام صاحب [illegible] مندرجہ انڈین لا رپورٹ جلد (۹) صفحہ (۱۴۰) سلسلہ کلکتہ (۴) مقدمہ [illegible] بنام [illegible] مندرجہ انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد (۱) صفحہ (۳۰۴)

۱۰۳

تحریر فرمائی ہے وہ بھی نہایت دلچسپ اور لائق ملاحظہ ہو ہائیکورٹ بمبئی نے ایک مقدمہ مین (۱) بڑی شدومد کے ساتھ
یہ تسلیم کرلیا ہو کہ جو دستاویزین جایداد سے متعلق ہون اور مسلمانون نے تحریر کی ہون ان مین شرع محمدی جاری
کرنی چاہئے بعض اور مقدمات مین (۲) بھی تقریباً یہی تصفیہ ہوا ہے جن سب فیصلجات کا نتیجہ یہ ہو کہ اہل ہنود اور
اہل اسلام کے مقدمات مین شاستر اور شرع شریف کے بموجب فیصلجات کا صادر ہونا نہ خلاف انصاف ہو نہ خلاف عملداری -

قانون ربانی کی تعریف

مارکبی صاحب (۳) قانون ربانی کی حسب ذیل تعریف بیان کرتے ہین -

قانون ربانی سے وہ مجموعہ قواعد مراد ہی جنکو خداوند تعالیٰ بنی نوع انسان کے لیے ایک خاص قسم کے طریقہ
تکلم کے ذریعہ سے جسکو الہام کہتے ہین وضع فرماتا ہے

شاستر کا قانون الہامی ہونا

اور اہل ہنود کے قوانین کی نسبت (۴) صاحب موصوف تحریر فرماتے ہین کہ ہنود بھی مرضی الٰہی کے
الہام کا نہایت صاف صاف تصور رکھتے ہین - ہنود کی الہامی کتابون مین نہ تنہا مذہبی اور اخلاقی مسائل ہی وضع نہین کیے گئے بلکہ تمدن
کے طریقہ معاشرت کے لیے بھی قواعد منضبط کیے گئے ہین -

شرع شریف کا قانون الہامی ہونا

اور مسلمانون کے قانون کی نسبت (۵) صاحب موصوف نے یہ لکھا ہو کہ مسلمانون کی الہامی کتاب
زمانہ جدید کی ہو اور مسلمان اوسکو انتظام ملکی اور انتظام معاشرت کی بنا قرار دیتے ہین - اکثر قواعد کلام اللہ کی نصوص سے استدلالاً
استخراج کیے گئے ہین - اور نصوص پر نہایت احتیاط او صحت کے ساتھ عمل کیا جاتا ہے -

قانون الہامی و انسانی مین تناقض کا نتیجہ

اسکے بعد صاحب موصوف بلیکسٹن صاحب کا قول (۶) اسطرح نقل کرتے ہین کہ بلیکسٹن کا
قول ہو کہ احکامات الٰہی کی تعمیل اور احکامات کی نسبت زیادہ تر فرض ہے اور کوئی قوانین انسانی اگر احکامات ربانی کے مناقض ہون تو وہ
صحیح نہین ہوسکتے بلیکسٹن کی راے مین قانون ربانی قانون کا سب سے اعلیٰ ماخذ ہو بلکہ اوسکے سوا اور کوئی ماخذ نہین ہو اگر بلیکسٹن کا
مطلب یہ ہو کہ خداترس شخص کے اگر بالکل یقین ہوجاے کہ فلان حکم ربانی اور فلان قانون انسانی مین مخالف ہی تو اوسکو چاہئے کہ حکم ربانی کی
تعمیل کرے نہ قانون انسانی کی تو یہ ایسا قول ہو جسکی نظیر کسی قوم کی تاریخ مین ایک یا دو دفعہ سے زیادہ نہین ملسکتی -

ہندوستان مین شاستر اور شرع شریف کا بطور قانون تسلیم ہونا

اسکے بعد صاحب موصوف نے یہ تحریر فرمایا ہے (۷) کہ میری راے مین بڑی غلطی ہو جو حکم ربانی اور
حکم انسانی کے تناقض کو معمولی طور کا تناقض سمجھا جاتا ہو - فی الحقیقت ہرگز ایسا نہین ہے - ہر ملک مین
جہان قانون الہامی موجود ہو وہان کی جماعت حکام یا حاکم

(۱) مقدمہ گنگا بائی بنام تھورباء مندرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد (۱) صفحہ (۱۰) - (۲) مقدمہ ناطمیابائی بنام ایڈوکیٹ جنرل مندرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد (۶) صفحہ ( ) مقدمہ گوسائین بنام گوسائین مندرجہ مدراس انڈین اپیلس جلد (۹) صفحہ (۱۱) - (۳) اصول قانون مارکبی باب دوم دفعہ (۷۵) (۴) اصول قانون مارکبی باب دوم دفعہ (۷۸) - (۵) ایضاً دفعہ (۷۹) (۶) اصول قانون مارکبی باب دوم دفعہ (۸۲) (۷) ایضاً دفعہ (۸۵) -

اور سو تسلیم کیا کرتے ہین چنانچہ شرع محمدی اور دھرم شاستر مسلمانون اور ہندوون کی نسبت ہندوستان مین جداگانہ قانون تسلیم کیا گیا ہے

جس سے ثابت ہے کہ احکام الہی اور احکام انسانی مین اگر تناقض ہوتا بلکہ اگر ایسا تناقض ہے کہ ان مین بھی شک ہو کوئی بادشاہ ایسے قانون کو ہرگز [illegible] نہین کر سکتا جسکو تمام رعایا یا رعایا کا بڑا حصہ خداوند تعالی کے احکام کے خلاف یقین کرتا ہو۔

ہندو اور مسلمانون کی شاستر اور شرع شریف بالکل یکسان ہے

ہم ابتدا مین بیان کر چکے ہین کہ فقہ اور شاستر کا ماخذ کیا ہے اور خود ماکینی صاحب مقنن نے بھی وہی ماخذ اعلی قوانین کا بیان کیا ہے اور بابت اطمینان کے ساتھ اونہون نے بیان کیا ہے کہ ہندوستان مین شاستر اور فقہ بلحاظ اپنے ماخذ کے ایک جداگانہ قانون تسلیم کیا گیا ہے اور اونکی اور لیکسن صاحب مقنن کی تحقیق کی رو سے [illegible] کہ قوانین انسانی اگر قوانین الہامی سے تناقض ہون تو نا صحیح ہو سکتے ہین نہ کہ قوانین الہامی [illegible] التحصیل [illegible] ان معزز مقننون کی رای کو قانون بست و یکم [illegible] سوم کے دیباچہ کی عبارت [illegible] پڑھنا چاہیے کہ ہندوستان کے باشندے اپنے تمام قدیم قوانین ۱۰۵
قایم و محفوظ رکھے جاوین [illegible] تو یہی نتیجہ اخذ ہوگا کہ جب شاستر اور شرع شریف کا ماخذ کتب الہامی ہین [illegible] احکام جائز نہین ہین تب شاستر و شرع شریف بالکل بحال رہنے چاہئین [illegible] قانون مذکور کی عبارت مذکرہ کا ہے اور یہی منشا قانون مذکور کی دفعہ [illegible] کے [illegible] معاملات پر حاوی ہے۔

ہندو اور مسلمانون کے ماسوا شاستر و شرع شریف کے دیگر قوانین کی پابندی کی کوئی وجہ نہین ہے۔

درحقیقت مسلمانون کی شرع شریف تو ایسے بسیط قوانین پر حاوی ہے جنسے کوئی ضروری امر خارج نہین ہے علی ہذا شاستر بھی ایک وسیع قانون ہے ہندو اور مسلمانون کو ہر طرح اس امر کا استحقاق ہے کہ اونکے مقدمات دیوانی شاستر اور شرع کے بموجب فیصل کیے جاوین اسکی کوئی وجہ نہین ہے کہ ہندو اور مسلمان دیگر قوانین کے ایسے امور مین پابند کیے جاوین جنسے متعلق اونکے مذہبی قواعد مین کافی احکام موجود ہین جنمین کسی قسم کا کوئی نقص نہین ثابت کیا جا سکتا۔

ہندو اور مسلمانون کے لیے ماسوا شاستر اور شرع شریف کے قانون بنانا عبث ہے

بلحاظ ہندوستان کی شخصی قوانین کے ہندوستان کے لیے صرف قانون ہی بنانا مشکل نہین بلکہ عدل و انصاف کے لیے نہین بہت کچھہ دقتین پیش آنیکا سخت اندیشہ ہے کیونکہ حقیقتاً ہر شخص کا حق وہ ہے جو بموجب اوسکے مذہبی قانون کے معین ہے ہر شخص اپنی صغر سنی کے زمانہ سے اپنے مذہبی قانون کے موجب جو حقوق سنتا آیا ہے وہی حقوق اوسکے ذہن مین جمے ہوئے ہین اور انہین حقوق سے استفادہ وہ انصاف سمجھتا ہے گو بالفرض وہ حقوق کیسے ہی غلط اصول پر مبنی ہون اگرچہ اقوام مذکورہ کے اصول بہت صحیح ہین لیکن دل سے کبھی وہ کسی ایسے اصول کو غلط نہین پائیگا۔ اور بلحاظ کسی اور اصول کے جو اوس سے بہتر وضع کیا گیا ہو کوئی تصفیہ کیا جائیگا تو وہ فوراً اوسے نا انصافی سمجھیگا گو حکومت کے خوف سے کچھہ نہ کہے عموماً ہندو یا مسلمان جو عموماً مذہب کے پابند ہین اور جنہین اپنے مذہب کے برحق ہونیکا دعوی ہے کبھی ایسے قانون کو بھی دلسے نہین پسند کر سکتے جسمین بمقابلہ اونکے مذہبی قانون کے اونکا فائدہ ہو وہ ایسے اس نقصان کو بخوشی گوارا کرنیکے لیے آمادہ ہین جو اونکے مذہبی قانون سے اونہین پہونچتا ہو لیکن وہ ایسے فائدہ سے متمتع ہونیکے لیے کبھی آمادہ نہین ہونگے جو اونکے مذہبی قانون سے مغائر ہو۔ دراصل جس قانون کی پابندی مین اونہین ہزارہا برس گذرگئے ہین جس آسانی کے ساتھہ وہ اوسکی صحت پر یقین کر سکتے ہین اور جس قدر بلا تکلف وہ اوسکی تعمیل کر سکتے ہین اور کسی قانون کی صحت پر گو وہ کیسا ہی صحیح اور کیسا ہی کچھہ عمدہ اصول پر مبنی کیون نہ ہو اونہین کبھی یقین نہین ہو سکتا نہ وہ خوشی کے ساتھہ بلا تکلف اوسکی تعمیل پر آمادہ ہو سکتے ہین تب بلحاظ اوس اصول کے جو بار کیسی صفائی بیان کیا ہے درحقیقت ہندو اور مسلمانون کیلیے علاوہ شاستر اور شرع شریف کے قانون بنانا ہی عبث ہے۔

ممالک سرکار نظام خلد اللہ ملکہ مین شرع شریف اور شاستر کی پابندی

دولت آصفیہ مین عالیجناب نواب مدار المہام سرکار عالی کے مراسلہ نمبر ۱۲۵ مورخہ ۱۶۔ اردی بہشت ۱۲۹۵ فصلی کے ذریعہ سے یہ حکم جاری ہوا ہے کہ مقدمات مندرجہ ذیل مین اگر فریقین اہل ہنود ہون تو بموجب شاستر کے اور اگر فریقین اہل اسلام ہون تو بموجب شرع شریف کے انکے حقوق کا فیصلہ کیا جائے۔

(۱) مقدمات ترکہ (۲) مقدمات وراثت (۳) مقدمات نکاح (۴) مقدمات طلاق

(۵) مقدمات تبنیت (۶) مقدمات وصیت (۷) مقدمات ہبہ (۸) مقدمات حضانت

(۹) مقدمات ولایت (۱۰) مقدمات پرورش نان نفقہ (۱۱) اون حقوق و فرائض کے مقدمات جو متعلق بامور مذہبی ہون

شاستر اور شرع پر عمل مین شارح کی رائے۔

میری رائے مین ان مقدمات کی قید لگانی درست نہین ہے۔ عام طور پر تمامی معاملات دیوانی کے مقدمات جنسے متعلق صاف و صریح احکام شرع

وشاستر مین موجود هون اونکا انفصال اہل ہنود کی مقدمات مین شاستر کی موجب اور اہل اسلام کے مقدمات مین شرع شریف کی بموجب ہونا چاہیئے۔ کوئی وجہ کسی ایسے فرقہ کے مذہبی قوانین سے استفادہ کرنیکی نہین ہے جسکے مذہبی قوانین مبنی برالہام بیان کیئے جائین اور ہر طرح اصول انصاف پر مبنی ہوان اور کوئی نقص بھی اون قوانین مین نہو۔ اور صرف میری ہی یہ رائے نہین ہے بلکہ اون مقننین اور حجون کی رای کا بھی یہی نتیجہ ہے جسکا آیا کیا اس سے قبل مفصل طور پر ذکر کیا گیا ہے درحقیقت عدالت کا کام انصاف ہے اور انصاف وہی ہے جو فریقین کے مسلمہ قوانین کے بموجب ہوا۔ ایسے قوانین سے بہتر قوانین کا ملنا ناممکن ہے جنھین فریقین الہامی تسلیم کرتے ہوان۔ پس انصاف کا مقتضی ہر طرح یہ ہے کہ مسلمانون کے حقوق کا شرع شریف کے بموجب اور ہندوؤن کے حقوق کا شاستر کی موجب تصفیہ کیا جائے

حکام عدالت وقعت شہادت سے متعلق قواعد شرع وشاستر سے استفادہ حاصل کرسکتے ہین۔

بہر حال گو قانون لسیت وکرشنا۔ جارج سویر کا کچھہ ہی منشا ہو۔ لیکن ایک حد تک شاستر وشرع شریف کو احکام کی بحالی تو ہر طرح ثابت ہوتی ہے۔ اور جب بحالی ثابت ہوتی ہے تب ضرور اون مقدمات مین جنھین بموجب شاستر یا شرع شریف کے حقوق کا تصفیہ ہوگا۔ قواعد شہادت مندرجہ شرع وشاستر قابل لحاظ ہونگے لیکن اگر اون مقدمات مین بھی قواعد شہادت قابل لحاظ نہ ہون تب بھی اس سے زیادہ تر کوئی نتیجہ نہین ہوسکتا کہ احکام متعلقہ شہادت مندرجہ شرع وشاستر کی تعمیل لازمی نہ ہوگی اور کسیکو ایسے قواعد کی بنیاد کسی قسم کے استدلال کا استحقاق نہ ہوگا لیکن جبکہ شہادت کی وقعت قائم کرنیسے متعلق نہ قانون شہادت مین کچھہ قواعد ہین نہ اور کسی قانون نافذالوقت مین کچھہ قواعد ہین اور شہادت کی وقعت قایم کرنا ایک نہایت مشکل اور اہم امر ہے اور قواعد متعلقہ وقعت شہادت مندرجہ شرع وشاستر نہایت معقول اور مفید ہین جنسے رای قائم کرنیوالیکو بہت مدد ملسکتی ہے تب حاکم عدالت کو اختیاری استفادہ کی لئے تو مطلقاً کوئی امر مانع نہین ہے خصوصاً جبکہ اصول قانون کا یہ ہے کہ جب کسی امر سے متعلق قانون نہو تو عدالت کو باقتضای انصاف وایمانداری اپنی رای کے بموجب فیصلہ کرنا چاہیئے پس ان قواعد سے وہ رائے جو انصاف پر مبنی ہو قائم ہوسکتی ہے۔ حالانکہ ہماری پوری بحث کا نتیجہ اسی حد تک محدود نہین ہوسکتا کہ شرع وشاستر کے قواعد وقعت شہادت سے استفادہ حاکم عدالت کا اختیاری امر ہوگا بلکہ علاوہ اور وجوہ کے جبکہ اس سے متعلق قانون مین قواعد نہین ہین اور مذہبی قوانین اہل اسلام اور اہل ہنود مین قواعد ہین تب وہ ضرور حاکم عدالت کیلیے قابل لحاظ ہی نہین بلکہ قابل پابندی ہونگے جیسا کہ مسٹر مارکبی کی اس تحریر (۱) کا منشا ہے جو ذیل مین درج ہے۔ (۱) اصول قانون مارکبی باب دوم دفعہ (۲۹)۔

۱۰۷

جج اوسوقت بھی فیصلہ معاملہ کر سکتا ہے جبکہ کوئی خاص صحیح ایسا موجود ہو
جو مقدمہ کے واقعات پر حاوی [illegible] باوجودیکہ واقعی کوئی قاعدہ ایسا مرتب نہ ہوا ہو
یا قواعد ناقص ہوں یا قاعدہ [illegible] ایسی حالت میں [illegible] مصلحت ہے کہ
کہ اگر حاکم اعلیٰ بھی ایسی صورت [illegible]
اگر جج بھی ایسی صورتیں احکام کی اطاعت [illegible] پر اختیارات سے
تجاوز نہ کریں [illegible] الا عمل جو ایسی
حالتیں عمل کرتا ہے [illegible] فیصلہ اس کے مطابق [illegible] قیمت تلقین کرتے ہیں
پس اس وجہ سے بھی اور نیز جو [illegible] بیان [illegible] فقہی بحث شرعی متعلقہ قیمت
شہادت قابل [illegible] ہوگا [illegible] بلحاظ قاعدہ کو [illegible] اس موقع پر لکھا
ہر طرح مفید ہو [illegible] قاعدہ [illegible] استفادہ [illegible]

۱۰۸ شہادت کی وزن [illegible] کا قواعد

(۲۱) بانی شہادت کی وزن [illegible] عرض سے امور ذیل پر غور کیا
[illegible] گواہ کی نسبت [illegible] سے قائم کرسکتی ہے کہ زیادہ
اسی واسطے کی نسبت سچ بیان کرنیکی [illegible] کرنیکی۔
(۱) گواہ کس [illegible] کا آدمی ہے (۲) گواہ تعلیم یافتہ شخص ہے یا غیر تعلیم یافتہ (۳) گواہ کس اخلاق کا شخص ہے
(۴) گواہ کس چال چلن کا آدمی ہے۔ (۵) گواہ کیسے خیالات کا [illegible] ہے۔
اور امور مندرجہ ذیل سے عدالت گواہ کی صداقت اور عدم صداقت کی نسبت رائے لگا ئیگی۔
(۱) گواہ کے بوقت ادائے شہادت کیا حالت رہی۔
(۲) ادائے شہادت کے وقت گواہ کا طرز بیان کیسا تھا۔
(۳) گواہ کا حافظہ کس قسم کا ہے۔
(۴) گواہ کو فریقین سے کیسے تعلقات ہیں۔
(۵) گواہ کو معلومات کے کیا ذرائع تھے
(۶) گواہ کی مظہرہ واقعات کس حد تک قرین قیاس ہیں
اگر ہیں تو اونکی کیا تاثیر ہے۔

امر اول و دوم سے عدالت صداقت و عدم صداقت کا استنباط کریگی اور امر سوم سے
یہ نتیجہ نکالے گی کہ جس طور پر جس زمانہ کے واقعات گواہ نے بیان کیے ہین اوسکا حافظہ اسقدر
قوی [illegible] ہے [illegible] ہوتا ہے کہ استنے عرصہ تک اسی حالت مین واقعات کا یاد رہنا
ممکن سمجھا جاسکے - امر چہارم سے عدالت امور سابق کے مقابلہ سے اس امر کا استنباط کریگی کہ گواہ کو کوئی خاص
لگاؤ پیش کنندہ سے تو نہین تھا کوئی خاص مجبوری تو گواہ کو جھوٹ بیان کرنیکی متقضی ہوا امر پنجم سے عدالت یہ نتیجہ [illegible]
حقیقت ان [illegible] کا حاصل ہونا قرین قیاس بھی ہوا ہے یا نہین اور خود اون ذرائع سے علم حاصل [illegible] کافی قابلیت بھی
یا نہین [illegible] اغلبیت ہوگی کہ گواہ کا بیان صحیح ہو [illegible]
امر ششم کا [illegible] عدالت غور کریگی اور ان امور کے ساتھ غور کرنے [illegible]
اتفاقیہ طور پر ہوتا ہے یا [illegible] کی صداقت پر کیا تاثیر ہے - اگر عام طور پر [illegible]
صداقت زیادہ قرین قیاس ہوگی [illegible] جنکے لحاظ سے صداقت کے خلاف اوسکی کوئی تاثیر [illegible]
گواہ کی شہادت کو ایک حد تک [illegible] قابل باور کر سکیگی لیکن اس [illegible] یہ دیکھنا ہوگا کہ خاص واقعات [illegible]
گواہ پیش ہوا ہے اون سے متعلق اسکے پیشتر کسی اور کا جو بیان ہوا ہے [illegible] اسکے بیان مین تطابق ہو یا تخالف ہے - اگر تخالف ہے
تو کس قسم کا تخالف ہے اور ایسے تخالف کی گواہ کی شہادت کی خلاف کیا تاثیر ہے - بصورت تطابق بیان گواہ اور بیان [illegible]
گواہ یہ دیکھنا ہوگا کہ اور جن واقعات خاص سے متعلق اور گواہونکا جو بیان ہو وہ باہم بھی مطابق ہے یا غیر مطابق ہے اگر
غیر مطابق ہے تو کیا تخالف ہے اور جو کچھ تخالف ہو اوسکی گواہون کی شہادت کے خلاف کیا تاثیر ہو بصورت تطابق
محض عدالت شہادت کو قابل اعتبار تجویز کریگی اور وقعت دیگی - جسکے بعد شہادت سے صرف نتیجہ نکالنا باقی رہیگا -
جسکے لیے اس امر پر غور کرنا پڑیگا کہ شہادت واقعات خاص پر کس حد تک کس طرح موثر ہے اور منجملہ واقعات مشہودہ کن
واقعات کی وجود کی کس حد تک تائید ہوتی ہے جس حد تک جن جن واقعات کے تائید ہوتی ہوگی اوس حد تک
اون واقعات کو ثبتہ تجویز کیا جائیگا -

لیکن پیش کنندہ گواہ اور گواہ کے بیانات کا اختلاف اور باہم گواہون کے بیانات کا اختلاف اور تطابق مندرجہ ذیل
اور ایسے اختلاف کی تاثیرات تصریح طلب ہین -

(۱) ہر گواہ جسے کسی فریق مقدمہ نے پیش کیا ہو وہ امر مشہودہ سے متعلق جو کچھ بیان کرتا ہے اوسمین اور پیش کنندہ کے
بیان مین یا تو مطابقت کلی ہوتی ہے کبھی بالفاظ اور کبھی بمعانی - بمعانی تطابق کی صورت مین

۱۰۹

یا من وجہ تطابق ہوتا ہی - یا بروسے نتیجہ - اور یا دونون بیانون مین اختلاف ہوتا ہی اتفاقاً تطابق تو غور طلب نہین ہو البتہ اختلاف غور طلب ہی -

(۲) اختلاف کبھی واقعہ کی نوعیت مین ہوتا ہے - کبھی واقعہ کی تعمیم مین - کبھی تخصیص مین - کبھی واقعہ کی کلیت مین اختلاف ہوتا ہے - کبھی جزئیت مین کبھی اختلاف واقعہ کو وقت مین ہوتا ہی کبھی واقعہ کے مقام مین کبھی نوعیت شئی مشہودہ مین اختلاف ہوتا ہی - کبھی اوسکی حالت مین کبھی اسکی مقدار مین - مقدار مین جو اختلاف ہوتا ہی کبھی تعیین مین - اور کبھی عدم تعیین مین کبھی تعیین زمانہ مین اختلاف ہوتا ہی - جسکو اقسام - زمانہ ماضی - مستقبل - حال و سنین و شہور و ایام ہین - کبھی اختلاف جزئی ہوا کرتا ہے اور کبھی کلی - اور کبھی محض لفظی اختلاف ہوتا ہی - جو متحد المعنی ہوتا ہی یا مختلف المعنی -

(۳) منجملہ اختلافات مذکور بعض اختلافات تو ایسے ہین جو متحد النتیجہ ہوتی ہین - مثلاً - اختلاف نوعیت واقعہ مین اقبال الفا - وابرا - یا الفا - اور ہبہ - یا الفا - اور معافی جو واقعات کو بلحاظ نوعیت مختلف ہون مگر نتیجہ مین سب متحد ہین سب کا نتیجہ اسقاط قرضہ ہی - اور بعض اختلافات ایسے ہین جو مختلف النتیجہ ہوتے ہین جیسے - غصب - اور قبضہ بمعاوضہ سود - یا بیع اور ہبہ - یہ اختلافات نوعیت واقعہ مختلف النتیجہ ہین - مقدار شئی کی اختلاف کی دو صورتین ہین - یا مقابلہ بیان پیش کنندہ کو گواہ نے کم بیان کیا ہوگا یا زیادہ پس نوعیت واقعات مین اختلاف متحد النتیجہ اور اختلاف لفظی متحد المعنی اور شئی کی مقدار مین اختلاف کمی عموماً گواہ کی صداقت کو مخالف نہین ہی - اور شئی کی مقدار مین اختلاف بیشی خاص حالات مین غیر موثر ہی اور عام طور پر موثر ہے - علی ہذا دیگر اختلافات -

(۴) جو اختلافات پیش کنندہ گواہ اور گواہ کے بیان مین ممکن ہین وہی اختلافات چند گواہون کے بیانات مین بھی ممکن ہین اور تقریباً وہی نتائج اون بیانات گواہون کے بیانات کو اختلافات کو ہین جو پیش کنندہ گواہ اور گواہ کو بیان کو اختلاف کو ہین -

(۵) تمثیلات حرف (الف) تو پیش کنندہ گواہ اور گواہ کے اوس اختلاف بیانی کو ہین جسکا گواہ کی صداقت کے خلاف کوئی اثر نہین ہی اور تمثیلات حرف (ب) اوس اختلاف بیانی کو ہین جنکا گواہ کی صداقت کو خلاف ایسا اثر ہے جسکی لحاظ سو گواہ کی شہادت اعتبار کو قابل نہین رہتی - تمثیلات حرف (ج)

صرف گواہونکو باہمی اون اختلافات کی ہین جنکا کوئی اثر خلاف صداقت گواہ نہین اخذ ہوسکتا اور تمثیلات مرقومہ (د) گواہون کی اوس اختلاف بیانی کی ہین جس سے گواہون کی صداقت قابل اعتبار نہین رہتی۔ ہر تمثیل کے ساتھ شرح شریف کی اوس کتاب کا بھی حوالہ درج ہی جسمین تمثیل مسئلہ درج ہی

تمثیلات فقہی متعلق اختلاف شہادت و دعوی غیر مؤثر متفرقہ

(الف)

تمثیلات اختلاف شہادت و دعوی غیر موثرہ

(۱) زید نے الف صالت کا دعوی کیا۔ گواہون نے پانچسو کی واجب الادا ہونی کی نسبت گواہی دی پس پانچسو ہی تک مدعی کا دعوی ثابت قرار پا سکتا ہی۔ (قاضی خان)

(۲) کسی قرضہ کے مقدمہ مین اگر مدعی علیہ ایفا بیان کرے۔ اور اوسکے گواہ یہ شہادت دین کہ مدعی نے مدعی علیہ کو مطالبہ سے بری کر دیا ہے تو انکی شہادت سے مدعی علیہ کی برات بالاستفاط ثابت قرار پا سکتی ہو نہ بالاستیفا۔ (قاضی خان)

111

(۳) اگر بیان دعوی مین واقعات نفس معاملت بیان نکیے گئی ہون اور گواہ اپنی بیانات مین اون واقعات کو صاف طور پر بیان کر دین تو اسکا نتیجہ خلاف اثبات دعوی نہ ہوگا (قاضی خان)

(۴) عرضی دعوی۔ یا بیان دعوی مین (حویلی) لکھا گیا۔ یا بیان کیا گیا ہو۔ اور گواہ اپنی بیان مین بجاے اوسکے مکان کا لفظ استعمال کرین۔ تو یہ اختلاف خلاف صداقت گواہ نہین ہی (ذخیرہ)

(۵) کل مکان کا دعوی ہوا۔ لیکن شہادت صرف نصف مکان کی نسبت گذری۔ تب نصف ہی مکان کی حد تک دعوی ثابت قرار پائیگا۔ (قاضی خان)

(۶) مدعی نے مطلق ملکیت کی بنا پر نالش کی۔ پہلے تو گواہون نے ملکیت محض بیان کی اور اوسکی بعد ملکیت کا سبب تو شہادت قابل اعتبار ہوگی۔ (فصول عمادیہ)

(۷) ملک مطلق کے دعوی کی تائید مین شہادت سے کسی خاص تاریخ سے شے متدعویہ کا مدعی کے قبضہ مین ہونا ثابت ہو تو شہادت ثبوت دعوی کے لیے کافی ہوگی۔ (ذخیرہ و خلاصہ)

(۸) جائداد غیر منقولہ متدعویہ کا مدعی کے قبضہ سے ایکسال کے عرصہ سے علٰحدہ ہونا بیان کیا گیا۔ گواہون نے جائداد کے قبضہ مدعی سے علٰحدگی کی مدت۔ مدت مندرجہ عرضی دعوی سے کم بیان کی تو ایسی شہادت موید دعوی

ہوسکتی ہے۔ (قاضی خان)

(۹) ایک مکان مقبوضہ مدعیٰ علیہ کی نسبت دعویٰ کیا گیا۔ گواہوں نے بیان کیا کہ مکان مذکور مدعی کا ہے۔ تو یہ شہادت مفید بحق مدعی ہے۔ لیکن اگر گواہ یہ کہیں کہ مکان مذکور مدعی کے قبضہ میں تھا تو یہ شہادت موید دعویٰ کی نہ ہوتی۔ (خزانۃ المفتیین و محیط)

(۱۰) مدعی نے عرضی دعویٰ میں تاریخ خریدی شی متدعویہ تخمینی درج کی۔ گواہوں نے تاریخ خریدنیکی بیان نہیں کی۔ شہادت کے اعتبار میں اس سے کوئی نقص نہیں پیدا ہوا۔ (خلاصہ و ذخیرہ)

تمثیلات فقہی متعلق اختلاف شہادت متدعویٰ موثر مقدمہ

(ب)

تمثیلات اختلاف شہادت و دعویٰ موثرہ

(۱) زید نے صمامہ کا دعویٰ کیا گواہوں نے امر قرضہ بیان کیا۔ ایسی حالت میں بغیر اسکے کہ یہ تحقیق ہو جائے کہ واقعی الیسا قرضہ تھا۔ یا کچھ روپیہ مدعیٰ علیہ نے ادا کر دیا یا مدعی نے معاف کر دیا جسکا گواہوں کو علم نہیں ہے۔ گواہوں کی شہادت پر اعتبار نہیں ہوسکتا۔ (قاضی خان و محیط)

(۲) قرضہ کے دعویٰ میں اگر مدعیٰ علیہ یہ جواب دہی کرے کہ مدعی نے ابرا کر دیا اور اوسکی تائید میں جو گواہ پیش کرے وہ مدعی کا وصول پانا یا اقبال بیان کریں تو یہ شہادت اوسوقت تک قابل اعتبار نہیں ہے کہ یہ تحقیق نہو کہ واقعی قرضہ معاف نہیں ہوا۔ ... ہوا ہے۔ (ذخیرہ)

(۳) اگر مدعیٰ علیہ ہبہ کا بیان کرے اور گواہ مدعی کا ہبہ کر دینا یا صدقہ کر دینا بیان کریں۔ یا مدعیٰ علیہ صدقہ یا ہبہ یا عطیہ بیان کرے اور گواہ اقرار بیان کریں تو دونوں صورتوں میں گواہوں کی شہادت قابل اعتبار نہوگی۔ (محیط سرخسی)

(۴) مدعی نے مطلق ملکیت کی بنا پر نالش کی۔ پہلے گواہوں نے سبب ملکیت بیان کیا اوسکے بعد مطلق ملکیت مدعی۔ ایسی شہادت قابل اعتبار نہیں ہے۔ (فصول عمادیہ)

(۵) شی متدعویہ کا ایک خاص تاریخ میں مدعی کی ملک میں ہونا بیان کیا گیا۔ گواہوں نے تاریخ کا ذکر نہیں کیا پس شہادت قابل اعتبار نہیں ہے۔ (ذخیرہ و خلاصہ)

(۶) جائداد غیر منقولہ متدعویہ کا مدعی کے قبضہ سے ایکسال کے عرصہ سے علحدہ ہونا بیان کیا گیا۔ گواہوں نے

دو سال سے علیحدہ ہونا اوسکا بیان کیا ایسی شہادت پر اعتبار نہین کیا جائیگا اگر گواہ جائداد کو قبضہ مدعی سے علیحدگی مدت مندرجہ عرضیہ دعوی سے کم بیان کرین تو ایسی شہادت مؤید دعوی ہوسکتی ہے۔ (قاضی خان)

(۷) مدعی علیہ کے قبضہ ناجائز کے بنا پر مین جائداد مقبوضہ کی نالش کی گئی یہ بیان کہ مدعی علیہ ایک مدت سے اوسپر قابض ہوگیا ہے شہادت سے صرف مدعی کی ملکیت ثابت ہو مدعی علیہ کا قبضہ ناجائز ثابت نہ ہو تو ایسی شہادت مفید نہین ہے۔ (فصول عمادیہ)

(۸) اسیطرح اگر قبضہ مطلق کے دعوی مین شہادت سے قبضہ میعادی ثابت ہو تو بھی شہادت مؤید دعوی نہو گی۔ (فصول عمادیہ)

(۹) غصب کی نالش کی گئی۔ مدعی علیہ کا سودے کے معاوضہ مین مال پر قبضہ ثابت ہوا تو مفید مدعی نہوگا۔ (عالمگیری)

(۱۰) وراثت پدری کے بنا پر ایک بھائی دوسرے بھائی پر نصف مکان کی نالش کرے شہادت سے کل مکان مدعی کا ہونا ثابت ہو اور یہ بھی کہ متوفی کا کوئی دوسرا وارث نہین ہے تو ایسی شہادت قابل اعتبار نہین ہے۔ لیکن جبکہ مدعی کا یہ بیان ہو کہ اوسنے مکان مذکور کا نصف حصہ مدعی علیہ کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔

۱۱۳

(۱۱) عرضیہ دعوی مین دو شخصون کے قبضہ مین ایک مکان بیان کیا گیا۔ اور ½ مکان کی نالش ہوئی گواہون نے کل مکان ایک ہی شخص کے قبضہ مین ہونا بیان کیا ایسی شہادت قابل اعتبار نہین ہے۔ (وجیز)

(۱۲) ایک مکان مغصوبہ مدعی علیہ کی نسبت دعوی کیا گیا۔ گواہون نے بیان کیا کہ مکان مذکور مدعی کے قبضہ مین تھا تو یہ شہادت مؤید دعوی نہ ہوگی اگر گواہ یہ کہتے کہ مکان مذکور مدعی کا ہے تو البتہ شہادت مفید بحق مدعی ہوتی (خزانۃ المفتین و محیط)

(۱۳) کسی مکان کے نسبت اوسکا کوئی حصہ مع حقوق و مرافق کے چھوڑکر نالش کی گئی گواہون نے اپنی گواہی مین اوس جزو متروک و حقوق متروکہ کو بھی شامل کرکے گواہی دی پس ایسی شہادت مخالف دعوی ہونیکے سبب سے ساقط الاعتبار ہے۔ (وجیز)

(۱۴) زید ایک مکان مفوضہ عمرو کا بدین بیان دعویٰ کرے کہ مین نے اس مکان کو ماسواعمر قابض کے فلان شخص سے خریدا تھا گواہون نے زید کو وہ مکان خالد کا ہبہ کردینا بیان کیا۔ یہ شہادت قابل اعتبار نہین ہی۔ (قاضی خان)

(۱۵) مدعی نے بلا اظہار تاریخ واقعہ صرف خریدنیکی بنا پر کسی شی کی نالش کی گواہون نے تاریخ خریدی بھی بیان کی تو یہ شہادت قابل اعتبار نہو گی (خلاصہ وجیز)

(۱۶) ایک مقدمہ مین مدعی نے کسی شئے کی خریدنیکی ایک تاریخ بیان کی گواہون نے جو تاریخ خریدنیکی بیان کی وہ مدعی کی تاریخ مظہرہ سے قبل کی تھی۔ لہذا شہادت ناقابل اعتبار ہے۔ (خلاصہ دوجیز)

(۱۷) ایک شئے کی نسبت جو زید کو قبضہ مین تھی بدین بیان نالش کیگئی۔ کہ زید نو مدعی کو وہ شئے ایک سال کے قبل بطور صدقہ کو عطا کی تھی زید نے اس سے انکار کیا شہادت سے بہ بات ظاہر ہوئی کہ دو سال قبل مدعی نے وہ شئے زید سی خرید کی تھی۔ یا دعویٰ بربنا بیع تھا اور شہادت بطور صدقہ کو عطا ہونیکے پیش ہوئی پس دونون حال مین شہادت قابل اعتبار نہ ہوگی۔ (فتاوی عالمگیری)

(۱۸) پدری وراثت کی بنا پر مال موروثی کا دعویٰ کیا گیا۔ شہادت سے برخلاف دعوے یہ امر معلوم ہوا کہ مدعی نے عدالت سی باہر جانیکے بعد وہ شی خرید کی۔ پس شہادت ناقابل اعتبار ہو گی۔ (عالمگیری)

(۱۹) بربنائے بیع ایک جائداد منقول کی نسبت بدین بیان دعوے کیا گیا کہ فریقین نو باہدیگر فلان جائداد دو ن کا تبادلہ کرلیا مگر شہادت سی اوس جائداد کا قیمت کو ساتھ خرید کیا جانا ثابت ہوا تو شہادت پر اعتبار نہ کیا جائیگا۔ (قاضی خان)

۱۱۴

تمثیلات فقہی متعلق اختلاف گواہان غیر موثر اعتبار گواہان

(ج)

تمثیلات اختلاف گواہان غیر موثر اعتبار

(۱) ایک مقدمہ مین امر متنازعہ نکاح تھا۔ ایک گواہ نے بیان کیا کہ مدعی کا مدعی علیہا کو ساتھ

نکاح ہوا دوسرے نے بیان کیا کہ فریقین کا بیاہ ہوا ایسا ہے کوئی اختلاف نہیں ہے (محیط)

(۲) امر مشہود بہ مقدار قرضہ ہے۔ ایک گواہ نے دو سو بیان کیے دوسرے نے ایک سو۔ پس ایک سو تک باوجود اس اختلاف کے قرضہ ثابت قرار پا سکتا ہے۔

(۳) مقدمہ طلاق ایک گواہ تین دفعہ طلاق کا دیا جانا بیان کرتا ہے اور دوسرا گواہ ایک دفعہ تو ایک دفعہ طلاق ہونا ثابت قرار پائیگا۔ (عالمگیری و مضمرات)

(۴) امر مشہود بہ رقم معینہ قرضہ ہے۔ دونوں گواہ رقم مذکورہ کی مقدار کی تصدیق کرتے ہیں منجملہ انکے ایک گواہ کسیقدر رقم ادا ہو جانا بھی بیان کرتا ہے تو یہ اختلاف کچھ موثر نہیں ہے رقم معینہ ثابت قرار پائیگی تاوقتیکہ دوسرا گواہ بھی اسی مقدار ادا شدہ کو بیان نہ کرے (تبیین)

(۵) بحث ضمانت کی ہے ایک گواہ ضمانت بیان کرتا ہے دوسرا حوالہ بیان کرتا ہے چونکہ حوالہ و ضمانت کا نتیجہ ایک ہی ہے لہذا ضمانت ثابت قرار پا سکتی ہے (فصول عمادیہ)

115

(۶) ایک متوفی کے متروکہ کے استحقاق کی بحث ہے۔ ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ زید نے کہا کہ میرے انتقال کے بعد عمر میرے کل مال کا مالک ہے دوسرا کہتا ہے کہ زید نے کہا تھا کہ میرے مرجانیکے بعد میرا کل مال [illegible] صدقہ ہے یہ اختلاف کوئی اختلاف نہیں ہے متحد النتیجہ مختلف واقعات ہیں امر مشہود بہ ثابت قرار پا سکتا ہے (فصول عمادیہ)

(۷) خالد کا زید کا وکیل ہونا ایک واقعہ تنقیح طلب ہے ایک گواہ اوسکے وکیل کیے جانیکی تصدیق کرتا ہے دوسرا کہتا ہے کہ وکالت سے وہ معزول کر دیا گیا ہے جس سے وکیل کیے جانیکے واقعہ کا وجود مستنبط ہوتا ہے لہذا اس شہادت سے امر مشہود بہ ثابت قرار پا سکتا ہے (قاضی خان)

(۸) بحث اس امر کی ہے کہ مال متدعویہ کی نسبت بیع بالوفا عمل میں آئی یا نہیں۔ ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ مدعی (بائع) نے بشرط بیع بالوفا اوس مال کو بیع کیا ہے دوسرا گواہ کہتا ہے کہ مدعی علیہ (مشتری) نے اقرار کیا کہ میں نے بشرط بیع بالوفا اس مال کو خریدا ہے اس شہادت سے وجود بیع بالوفا ثابت ہے (فصول عمادیہ)

(۹) بحث ایک کپڑے کو نقصان کے غصب کی ہو۔ ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ کپڑا متدعویہ مدعی کا مدعی سے غصب کر لیا مدعی علیہ نے اوس کو اقرار کیا ہو دوسرا گواہ مدعی علیہ کے اس اقرار کی شہادت دے کہ اوسنے اقرار کیا تھا کہ میں نے کپڑا مذکور مدعی سے لیا ہے پس یہ اختلاف شہادت گواہوں کے خلاف موثر نہیں ہوگا امر مشہود بہ ثابت قرار پائیگا (محیط وغیرہ)

(۱۰) اگر بحث یہ ہو کہ گھوڑا مدعی کا ہے یا نہیں۔ ایک گواہ مدعی علیہ کے اس اقرار کی بابت شہادت دے کہ اوس نے اقرار کیا تھا کہ مدعی نے یہ گھوڑا میرے پاس امانتہً رکھا ہے دوسرا گواہ گواہی دے کہ مجھسے مدعی علیہ نے اقرار کیا تھا کہ یہ گھوڑا مدعی کا ہو تب یہ اختلاف بھی شہادت کے خلاف موثر نہ ہوگا۔ اور امر مشہود بہ ثابت قرار پائیگا (محیط وغیرہ)

(۱۱) بحث اس امر کی ہے کہ زمین متدعویہ مدعی کی ہو یا نہیں۔ شہادت جو مدعیہ کیطرف سے پیش کیگئی اوس میں سے ایک گواہ کا بیان ہے کہ مدعیہ کے شوہر نے یہ زمین مدعیہ کو مہر میں دیدی ہے۔
دوسرا کہتا ہے کہ مدعیہ کے شوہر نے اس امر کا اقرار کیا تھا کہ میں نے یہ زمین مدعیہ کو مہر میں دیدی ہے پس اس شہادت سے امر مشہود بہ ثابت ہو سکتا ہو

(۱۲) بحث یہ ہے کہ کوئی شے خاص مدعی کو ہبہ ہوئی یا نہیں۔ ایک گواہ ہبہ کی شہادت دے دوسرا عطیہ کی تو یہ شہادت نامعتبر ہوگی اسلئے کہ یہ اختلاف متحد النتیجہ ہو۔

(۱۳) بحث یہ ہو کہ ایک شے خاص زید کی ہے یا نہیں۔ ایک گواہ کہتا ہے کہ شے خاص مدعی کی ہو دوسرا کہتا ہے کہ شے خاص مدعی کی تھی۔ پس یہ شہادت لفظی اختلاف سے نامعتبر نہیں ہو سکتی۔

(۱۴) ایک گواہ کہتا ہے کہ زید نے ہندہ سے کہا کہ (طَلَّقْتُكِ) دوسرا گواہ کہتا ہے کہ زید نے ہندہ سے کہا (ترا طلاق دادم) یہ محض اختلاف زبان ہو اسکا گواہوں کے اقتباس پر عام طور پر کوئی مخالف اثر نہیں ہو۔

(۱۵) ایک مکان کی بابت بحث یہ ہے کہ وہ مملوکہ مدعی ہو۔ ایک گواہ یہ بیان کرے کہ مدعی علیہ نے اوسکے سامنے اقبال کیا تھا کہ مکان مذکورہ مدعی کا ہے دوسرا گواہ بیان کرے کہ مدعی

اور اس مکان میں ساکن تھا۔ پس اس اختلاف سے شہادت ناقابل اعتبار نہ ہوگی۔

(۱۶) ایک گواہ کہتا ہے کہ زید نے مرض موت میں مال کو وقف کیا۔ دوسرا کہتا ہے بحالت صحت شہادت اس اختلاف سے ناقابل اعتبار نہیں قرار پا سکتی

(۱۷) ایک گواہ بیان کرے کہ زید نے خالد کو تختہ سے زخمی کیا۔ دوسرا کہے چھری سے ان شہادت سے خالد کا زید کے ہاتھ سے مجروح ہونا ثابت ہو سکتا ہے۔

(۱۸) ایک گواہ رہن کی تاریخ پچیسویں بیان کرے دوسرا گواہ تیسویں بیان کرے اس اختلاف تاریخ سے شہادت ناقابل اعتبار نہیں قرار پائیگی۔

(۱۹) ایک گواہ کہے کہ میں بمقام (الف) تھا۔ میں نے سنا کہ زید نے یہ کہا۔ دوسرا گواہ کہے کہ میں بمقام (ب) تھا میں نے سنا کہ زید نے یہ کہا۔ پس اختلاف مقام کی وجہ سے اگر دونوں مقاموں سے سننا ناممکن نہ ہو۔ تو شہادت ناقابل اعتبار نہیں قرار پائیگی۔

11 (۲۰) بحث یہ ہے کہ ہندہ کو خالد نے جو اوسکی زوجہ ہے طلاق دی یا نہیں۔ اور یہ معلوم ہے کہ خالد کے ایک سے زیادہ ازواج نہیں ہیں ایک گواہ بیان کرے کہ خالد نے ہندہ کو طلاق دی۔ دوسرا گواہ بیان کرے کہ خالد نے اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ تب یہ اختلاف شہادت کو اعتبار کے خلاف موثر نہیں ہے طلاق ثابت ہوگی اسلئے کہ خالد کی ایک سے زیادہ کوئی زوجہ ہی نہیں ہے

تمثیلات فقہی متعلق اختلاف گواہان

(د)

موثر خلاف اعتبار گواہان

تمثیلات اختلاف گواہان موثر اعتبار

(۱) امر مشہود بہ واقعہ غصب تھا۔ ایک گواہ نے واقعہ غصب کہا دوسرے گواہ نے غصب کا اقرار اس اختلاف کی وجہ سے یہ شہادت نامعتبر ہے۔ (عالمگیری)

(۲) طلاق کے مقدمہ میں ایک گواہ بیان کرتا ہے کہ شوہر نے زوجہ سے کہا کہ تو مجھ سے بیاہتہ ہے دوسرا کہتا ہے کہ اوس نے کہا کہ تو مجھ سے بری ہے۔ پس یہ اختلاف موثر مقدمہ ہے (قاضی خان)

(۳) طلاق معلق کے مقدمہ میں یہ بحث تھی کہ کن امور کے ساتھ طلاق متعلق ہے ایک گواہ نے بیان کیا کہ شوہر نے زوجہ سے کہا تھا کہ تو اگر فلان مکان میں جائیگی تو تجھے طلاق ہو جائیگی۔

اور عورت اوس مکان مین گئی دوسرے گواہ نے بیان کیا کہ زوجہ سے شوہر نے کہا تھا کہ تو اگر فلان شخص سے بات کریگی - تو طلاق ہو جائیگی اور اوس نے بات کی پس یہ گواہی قابل اعتبار نہین ہے (قاضی خان)

(۴) واقعہ طلاق کو گواہون مین سے ایک شخص کہتا ہو کہ مرد نے عورت کو تین بار طلاق دی دوسرا کہتا ہو کہ مرد نے عورت سے کہا تو مجھ پر حرام ہے - اور اس سے اوسکی نیت طلاق کی تھی پس یہ شہادت بھی معتبر نہین ہے (قاضی خان)

(۵) ایفاے قرضہ کے بحث مین ایک گواہ بیان کرے کہ رقم قرضہ ادا کر دیگئی - دوسرا گواہ بیان کرے کہ مدعی نے وصول رقم کا اقرار کیا تھا - یہ شہادت نامعتبر ہو (قاضی خان)

(۶) مدعی علیہ کو مدعی کی ابرا کا عذر ہے اور اوسکا ایک گواہ ابرا کی تصدیق کرتا ہے دوسرا کہتا ہو کہ مدعا علیہ نے اپنا حق کسیطرح سے بذریعہ ہبہ - صدقہ - یا عطیہ کے ساقط کر دیا ہے تو ایسی شہادت غیر معتبر ہے - (محیط)

(۷) بحث اس امر کی ہے کہ مدعی نے رنگریز کو کپڑا دیا یا نہین - ایک گواہ بیان کرے کہ کپڑا سرخ رنگنے کے واسطے دیا گیا - دوسرا بیان کرے کہ زرد رنگنے کے واسطے - پس یہ شہادت ناقابل اعتبار ہو - (فصول عمادیہ)

(۸) ایک گواہ کہتا ہے کہ خریدار نے عیب دار چیز خریدی - دوسرا کہتا ہو کہ بائع نے اقرار کیا تھا کہ اوس چیز مین عیب ہو پس ایسی شہادت پر بھی بھروسہ نہین کیا جا سکتا (خلاصہ)

(۹) بحث اس امر کی ہے کہ زید عمر کا وکیل ہے یا وصی - ایک گواہ اوسکو وکیل کہتا ہو دوسرا وصی - یا ایک گواہ کہتا ہو کہ زید نے اپنی زندگی مین عمر کو وصی مقرر کیا تھا دوسرا یہ نہین کہتا کہ (زید نے زندگی مین عمر کو وصی کیا تھا) بلکہ وہ صرف اسقدر کہتا ہو کہ زید کا عمر وصی ہو پس شہادت قابل اعتبار نہین ہو (قاضی خان)

(۱۰) بحث اس امر کی ہو کہ مبارک کو زید کیطرف سے تجارت کی اجازت تھی یا نہین - ایک گواہ کہتا ہو کہ مبارک منجانب اپنے آقا زید کے مجاز تجارت تھا دوسرا گواہ کہتا ہو کہ مبارک کے آقا (زید نے) اوسکو خرید و فروخت کرتے دیکھا - مگر مانع نہین ہوا - تب اس شہادت سے

امر بحث طلب ثابت نہیں ہو سکتا ۔ (قاضی خان)

(۱۱) بحث یہ ہو کہ صلح کب ہوئی ۔ ایک گواہ صلح کے واقعہ کو چھ مہینہ کا عرصہ بیان کرے دوسرا گواہ تین سال کا واقعہ بیان کرے ایسی شہادت ساقط الاعتبار ہو (قنیہ)

(۱۲) ایک گھوڑا زید کا بکر نے غصب کیا ۔ اور اوس سے اتنی محنت لی کہ وہ مر گیا ۔ اب بحث یہ ہو کہ وہ کس قیمت کا تھا ایک گواہ اوسکی قیمت ہزار روپیہ بتلائے دوسرا گواہ کہے کہ مدعی علیہ نے اوسکی قیمت ہزار روپیہ بیان کی تھی ۔ ایسی شہادت پر اعتبار نہ ہوگا ۔ (ظہیریہ)

(۱۳) قتل کی بحث میں ایک گواہ مقتول کو قاتل کی مار ڈالنے کی گواہی دے دوسرا گواہ اس امر کی شہادت ادا کرے کہ قاتل نے اوس مقتول کو قتل کرنیکا اقرار کیا تھا ۔ ایسی شہادت قابل اعتبار نہیں ہے ۔ (فصول عمادیہ)

119

(۱۴) قتل کے مقدمہ میں آلہ قتل میں گواہوں کو اختلاف ہو ۔ ایک گواہ لاٹھی سے دوسرا تلوار سے مارا جانا بیان کرے تو اس اختلاف سے شہادت ناقابل اعتبار ہو جائیگی (محیط)

(۱۵) بحث یہ ہو کہ کس نیت سے زید نے بکر کو وہ ضرر پہونچایا جو بالآخر اوسکی ہلاکت کا باعث ہوا ۔ ایک گواہ بیان کرے کہ بہ نیت قتل ضرر پہونچایا ۔ دوسرا بیان کرے کہ قتل محض خطاءً وقوع میں آیا ہو عمداً زید کا قصد بکر کے قتل کا نہ تھا تب یہ شہادت بوجہ اختلاف قابل اعتبار نہ ہو گی ۔ (ذخیرہ)

(۱۶) بحث سرقہ کی ہے گواہ شے مسروقہ میں مخالف البیان ہیں ایک گائے کہتا ہے دوسرا بیل یہ شہادت قابل اعتبار نہیں ہے ۔ (محیط)

(۱۷) بحث یہ ہے کہ ایک خاص شے زید کی ہے یا نہیں ۔ ایک گواہ وہ شے زید کی بیان کرے اور دوسرا گواہ یہ بیان کرے کہ زید نے اوسکے سامنے بیان کیا تھا کہ فلاں شے میری مملوکہ ہے ۔ ایسی شہادت سے امر مشہود یہ ثابت نہیں ہو سکتا ۔ (قاضی خان)

(۱۸) بحث یہ ہے کہ زید نے ایک شے خاص پر قبضہ کس سے پایا ۔ ایک گواہ بیان کرتا ہے

کہ مدعی سے قبضہ حاصل کیا دوسرا گواہ کہتا ہو مجھسے قبضہ حاصل کیا ہے ایسے گواہون کا بیان قابل اعتبار نہین ہو (محیط)

(۱۹) وراثت کی بناپر زمین کا جسپر ایک مکان اور ایک باغ ہو دعوی کیا گیا۔ ایک گواہ فقط زمین کا مورث متوفی کے قبضہ مین ہونا بیان کرتا ہے۔ دوسرا گواہ بیان کرتا ہو کہ باغ متوفی کے قبضہ مین تھا پس ایسی شہادت سے وراثت ثابت نہین ہوسکتا (خزانۃ المفتین)

(۲۰) بحث یہ ہو کہ طلاق کہان دی گئی ایک گواہ کا بیان ہے کہ زید نے جمعہ کے روز بصرہ مین اپنی زوجہ کو طلاق دی۔ دوسرا گواہ کہتا ہو کہ جمعہ کے دن کوفہ مین طلاق دی ایسی مختلف اور خلاف قیاس شہادت قابل اعتبار نہین ہو۔ (عالمگیری)

بالمقابلہ شہادتون مین ترجیح کے اصول

یہانتک جو بحث تھی وہ گواہون کے اختلاف بیانی سے متعلق تھی خواہ اختلاف فریق مقدمہ اور اونکے گواہون کے بیان مین ہو یا صرف گواہون کے بیان مین۔ لیکن شہادت صرف ایک ہی فریق پیش نہین کرتا ہو جو تو اعد اختلاف مذکورہ کافی ہون بلکہ اکثر امور کی تائید اور تردید مین فریقین گواہ پیش کیا کرتے ہین اور ہر فریق کے گواہ اوسکے بیان کی تائید کیا کرتے ہین مثلاً زید نے بکر پر ایک ہزار روپیہ قرضہ کی نالش کی جو اوس نے بکر نے باوقات مختلف تھوڑے تھوڑے لیے تھے اور مجموعی مقدار زر دعوی تھا۔ بکر نے مطلقاً انکار کیا اور بیان کیا کہ کبھی قرض لینے کا اتفاق ہی نہین ہوا زید نے ہر دفعہ کے قرضہ لینے کے گواہ پیش کیے اور بکر نے ہر دفعہ اپنے ایسے مقامات پر ہونے کے گواہ پیش کیے جن مقامات پر اوسکے ہونے سے معاملہ قرضہ کا وجود تقریباً ناممکن تھا ایسی حالت مین جبکہ زید کے گواہون کی شہادت سے اوسکے مظہرہ واقعہ کی تائید ہوتی ہے اور بکر کے گواہون کے بیان سے اوسکے مظہرہ واقعہ کا اثبات ہوتا ہو تب عدالت کو ضرور اس امر مین راے قائم کرنا مشکل ہوگا کہ کس فریق کے گواہون کی شہادت پر اعتبار کیا جائے خصوصاً جبکہ نہ اونکے اور اونکے پیش کنندہ کے بیان مین اختلاف ہو اور نہ خود گواہون کے بیان مین کسی قسم کا اختلاف ہو نہ اور کوئی وجہ کسی فریق کے گواہون کی شہادت کی بیوقعتی کی ہو ضرور ہے کہ عدالت کو شہادت کا نتیجہ اخذ کرنے مین سخت دقت پیش آئیگی جو بغیر ایسے اصول کے حل ہونی ممکن نہین جنسے ایسی مشکل صورت مین کسی فریق کی شہادت کو کسی فریق کی شہادت پر ترجیح دیجاے فقہاے اہل اسلام کی کتب مین ایسی صورتون مین ترجیح کے قواعد نہایت شرح و بسط کے ساتھ موجود ہین

جنکی اعانت سے ایسی ہر مشکل نہایت آسانی کے ساتھ حل ہو سکتی ہے جن سب کا تفصیلی تذکرہ تو اس موقعہ پر خالی از طوالت نہیں ہے تاہم کسیقدر ایسے عمدہ اصول کا تذکرہ اس موقعہ پر ضرور ہے۔

کتب فقہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ فقہائے اہل اسلام نے بلحاظ نوعیت دعاوی و نوعیت بیان دعوے و جواب دعوی و واقعات مظہرہ فریقین و شہادت واقعات مظہرہ فریقین شہادت راجح اور مرجوح کے استنباط کے اصول بیان کیے ہیں اور نیز شہادت کو راجح اور مرجوح قرار پانے کی وجوہ بتائی ہیں جن سب کا تذکرہ بہت طوالت کا باعث ہے لہذا بہت ہی مختصر طور پر بعض قواعد اس سے متعلق بیان کیے جاتی ہیں نوعیت مقدمات کی نسبت۔ کے ساتھ شوقین لوگوں کو کتب فقہ میں قواعد دیکھنے چاہییں اس قسم کے کل قواعد فن کے کسی ایک کتاب میں بھی طبع ممکن نہیں ہیں۔ کل کتب فقہ کے ملاحظہ سے کل قواعد معلوم ہو سکیں گے ہر فقیہ نے اپنے خیال کے موافق اس قسم کے قواعد کم و بیش بیان کیے ہیں۔ کسی فقیہ نے اس قسم کے قواعد کے یکجا جمع کرنیکا بہت کم قصد کیا ہے بعض کتابوں میں اس قسم کے قواعد بکثرت ہیں اور بعض میں بہت کم

121 درحقیقت بالمقابلہ شہادت سے نتیجہ اخذ کرنیمیں اس حالت میں سخت دشواری ہوتی ہے جبکہ فریقین کی شہادت اور نقائص سے پاک ہوتی ہے اگر ایسی شہادتوں سے کسی فریق کی شہادت میں کسی قسم کے نقائص موجود ہوں تب تو آسانی کے ساتھ ناقص شہادت کو بمقابلہ غیر ناقص شہادت کو مرجح قرار دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ مثلاً گواہان مدعی کے بیانات ایسے ہوں جو نہ خلاف بیان مدعی ہوں نہ گواہوں کے بیانات میں کسی قسم کا باہمی اختلاف ہو اور فریق ثانی کے گواہوں کے بیانات ایسے ہوں جن میں بمقابلہ بیان پیش کنندہ موثر اختلافات ہوں۔ یا گواہ ایسے اختلافات نہوں تاہم گواہوں کے آپسمیں ایسے موثر اختلافات ہوں جنکی بنیاد پر شہادت ناقابل اعتبار قرار دیجا سکے یا گواہوں کے بیانات میں دونوں اقسام مذکورہ کے نقائص موجود ہوں تب تو ایسی شہادت بلا تامل مرجوح قرار دیجا سکتی ہے اور جس شہادت میں کسی قسم کا کوئی نقص نہیں ہے وہ راجح قرار دیجانی ممکن ہے۔ مگر جبکہ اس قسم کے نقائص فریقین کی شہادت میں نہوں تب کسی فریق کی شہادت کو کسی فریق کی شہادت پر مرجح قرار دینا کبھی خالی از دقت نہیں اور ایسے حالات خاص میں ان واقعات پر غور کرنا ہوگا جو فریقین کے گواہوں نے بیان کیے ہوں جن گواہوں نے واقعات ایسے بیان کیے ہوں جو بالکل موافق قیاس ہوں وہ شہادت بمقابلہ اس شہادت کے قابل ترجیح ہوگی جو خلاف قیاس ہو۔ مثلاً ایک فریق کے گواہوں نے جو واقعات بیان کیے وہ بالکل موافق قیاس تھے اور دوسرے فریق کے گواہوں نے جو واقعات بیان کیے وہ بالکل

خلاف قیاس ہو یا کسیقدر موافق قیاس ہو اور کسیقدر خلاف قیاس ہو ایسی حالت مین خلاف قیاس شہادت مرجوح قرار پائیگی۔ اور شہادت موافق قیاس راجح قرار پائیگی (۱) لیکن اگر فریقین کی شہادت مین یہ نقص بھی نہ ہو اور فریقین کی شہادت موافق قیاس ہو تب تمام حالات مقدمہ اور بیانات فریقین سے جس شہادت کی صداقت کی تائید ہوتی ہو وہ شہادت قابل ترجیح قرار پائیگی اور جس شہادت کی جس قدر کہ یا کلیتہً تردید ہوتی ہو یا مطلقاً کسی قسم کی تائید نہ ہوتی ہو وہ شہادت مرجوح قرار دیجائیگی۔

لیکن اگر یہ نقص بھی نہو تب بلحاظ نتائج شہادت ایک فریق کے شہادت کو دوسرے فریق کی شہادت پر فوقیت دیجائیگی اور فریقین کی شہادت مین سے ایک فریق کی شہادت مرجوح قرار پائیگی فقہاء نے بلحاظ نتائج شہادت جو قواعد ترجیح قرار دیے ہین بہت مختصر طور پر ذیل مین مع حوالہ کتاب فقہ دلفصیل شہادت راجحہ و مرجوحہ درج کیے جاتے ہین۔

فریقین کی بالمقابلہ شہادت

شہادت راجحہ	شہادت مرجوحہ	کتاب فقہ جس مین یہ مسئلہ درج ہے
(۱) جبکہ نتیجہ شہادت صحت پر مبنی ہو	جبکہ نتیجہ شہادت مرض پر مبنی ہو	تنقیح البیان
(۲) 〃 〃 حریت 〃	〃 〃 رقیت 〃	〃
(۳) 〃 〃 عروض عارضہ 〃	〃 〃 صحت 〃	〃
(۴) 〃 〃 تمول 〃	〃 〃 افلاس 〃	〃
(۵) 〃 〃 ختم ضمانت 〃	〃 〃 عدم ختم ضمانت 〃	〃
(۶) 〃 〃 انفساخ معاہدہ 〃	〃 〃 عدم انفساخ معاہدہ 〃	〃
(۷) 〃 〃 بلوغ 〃	〃 〃 عدم بلوغ	〃
(۸) 〃 〃 موت 〃	〃 〃 حیات 〃	〃
(۹) 〃 〃 وجود قول فعل 〃	〃 〃 عدم قول و فعل	〃
(۱۰) 〃 〃 انفساخ نکاح 〃	〃 〃 عدم انفساخ نکاح	〃

(۱) اسی اصول پر عمل کا مادہ (۱۷۷) مبنی ہے

	شہادت راجحہ	شہادت مرجوحہ	کتاب فقہ
(۱۱)	وجود نکاح	عدم وجود نکاح	〃
(۱۲)	واقعہ موت	فعل متوفی زمانہ مابعد موت	〃
(۱۳)	عمر ۱۳ سالہ	عمر ۱۲ سالہ	〃
(۱۴)	عدم ملکیت	ملکیت	〃
(۱۵)	حدوث	قدم	مجلۃ الاحکام العدلیہ
(۱۶)	وجود عقل	عدم وجود عقل	〃
(۱۷)	جبکہ نتیجہ شہادت صحت بیع پر مبنی ہو	جبکہ نتیجہ شہادت صحت بیع پر مبنی ہو	مجلۃ الاحکام العدلیہ
(۱۸)	بالانفراد مستقل قبضہ	قبضہ مشترکہ	〃
(۱۹)	زمانہ مقدم حصول حقیت	زمانہ مؤخر حصول حقیت	〃
(۲۰)	جتنی ثمن بابتی مبیعہ	کمی ثمن بابتی مبیعہ	〃
(۲۱)	قبضہ بربنائے حقیت	قبضہ بربنائے امانت	〃
(۲۲)	بیع	ہبہ یا رہن یا اجارہ	〃
(۲۳)	رہن	ہبہ	〃
(۲۴)	عاریت مطلق	عاریت مقید	〃
(۲۵)	بیع بالوفا	بیع قطعی	فتاویٰ قاضی خان
(۲۶)	قیمت نامناسب	قیمت مناسب	〃
(۲۷)	ازدواج اندر دس سے بچہ کو ہونے پر مبنی ہو	موت ناکح قبل از تاریخ ازدواج	〃
(۲۸)	جبر	رضامندی	مجیبہ
(۲۹)	رضامندی مابعد جبر	جبر	ہندیہ
(۳۰)	خبر تواتر	خبر غیر متواتر	علی افندی
(۳۱)	خبر تواتر نفی الزام ملزم	اثبات الزام	بزازیہ
(۳۲)	خبر تواتر نفی نکاح یا طلاق	اثبات نکاح یا طلاق	〃

(۳۳)	"	" محسوسات کو اثبات پر مبنی ہو "		" محسوسات کی نفی پر مبنی ہو "	"	علی العماد
(۳۴)	"	" خصوصیت "	" "	" عمومیت " "	"	خیریہ
(۳۵)	"	" اراضی کو وقت حدوذ پر مبنی ہو "	"	" اراضی از عام کو مونی پر مبنی ہو "		"
(۳۶)	"	" قول سابقہ وانفاس حالیہ "	"	" قول سابقہ	"	القرد ی
(۳۷)	"	" ارتکاب فعل مضر	" "	" عدم ارتکاب فعل مضر "		بہجة
(۳۸)	"	" بصورت تعارض بدین صحت بیع "	"	" عدم صحت بیع "	" "	القرزی
(۳۹)	"	" مضر اثر فعل "	" "	" مفید اثر فعل	"	" تمرتاشی
(۴۰)	"	" اختتام زمانہ وقف "	"	" عدم اختتام زمانہ وقف		" علی العمادی
(۴۱)	"	" مرور زمانہ دراز "	"	" مرور زمانہ قلیل "		" "
(۴۲)	"	" اختتام زمانہ ملکیت "	"	" عدم اختتام زمانہ ملکیت "		" "
(۴۳)	"	" قبضہ (۱۵) سال و عروض تمادی "	"	" قبضہ ۱۵ سال و عدم عروض تمادی "		" "
(۴۴)	"	" اثبات حق مدعی "	"	" اثبات حق غیر	"	" محیط
(۴۵)	"	" صدور فعل بحالت عدم اختیار	"	" صدور فعل بحالت اختیار		" قنیہ
(۴۶)	"	" انفساخ بیع " " "	"	" سکوت شفیع " "	" "	"
(۴۷)	"	" لزوم جواز بربنا تسلیم علی " "	" "	" عدم جواز بربنا عدم تسلیم علی "	" "	"

۱۳۴

گو کتب فقہ مین بکثرت اس قسم کے مسائل ترجیح ہر قسم کے مختلف الصور مقدمات سے متعلق موجود ہین جنکا اس موقعہ پر تذکرہ باعث طوالت خیال کیا جاتا ہے عموماً اس قسم کے ترجیح کے مسائل یا قرائن قاطعہ پر مبنی ہین۔ یا اسپر کہ قطعی شہادت نفی پر۔ انہین دونون اصولون کی بنیاد پر بکثرت جزئیات کا استخراج ہوا ہے فقہا قرینۂ قاطعہ اوسے کہتے ہین جس سے کسی واقعہ کے وقوع پر یقین حاصل ہو سکے (۱) ۔ یہی مقصود مضمون کا قیاس سے ہے جسکا تفصیل کو ساتھ دفعات ۱۸ و ۲۲ مین قبل ازین تذکرہ کیا جا چکا ہے شہادت نفی البتہ قابل بیان ہے۔

---

(۱) مادہ (۱۷۴۱)، مجلۃ الاحکام العدلیہ۔

شہادت نفی

شہادت زبانی سے مراد گواہوں کا بیان ہے اور گواہ جو کچھ بیان کرتے ہیں وہ واقعات ہوتے ہیں اور ہر واقعہ یا مثبتہ ہوتا ہے یا منفیہ ہوتا ہے۔ واقعہ مثبتہ تو ایسے واقعہ کو کہتے ہیں جس سے کسی امر کا وجود ظاہر ہوتا ہو مثلاً پنجشنبہ کو خالد کلکتہ میں تھا۔ یا ہندہ کے بطن سے عمرو پیدا ہوا۔ اور واقعہ منفیہ وہ واقعہ کہلاتا ہے جس سے کسی امر کا عدم ظاہر ہوتا ہو مثلاً خالد پنجشنبہ کو کلکتہ سے باہر تھا یا ہندہ کے بطن سے عمرو پیدا نہیں ہوا ایسے منفیہ واقعات کبھی موجبہ طور پر بیان کیے جاتے ہیں کبھی غیر موجبہ طور پر اور ہر واقعہ کو غیر موجبہ طور پر منفیہ بیان کرنا درحقیقت کوئی شہادت نہیں ہوتی بلکہ انکار محض ہوتا ہے جس کی کوئی وقعت نہیں ہو سکتی مثلاً بعض گواہ یہ بیان کریں کہ زید نے یہ معاہدہ نہیں کیا۔ یہ انگشتری خالد کی نہیں ہے بکر عمرو کا مدیون نہیں ہے جس سے ظاہر ہے کہ واقعات خاص سے انکار محض کیا گیا ہے اور انکار محض بمقابلہ کسی امر مثبتہ کے کوئی وقعت نہیں رکھتا اسی وجہ سے فقہا نے ایسی شہادت کو بے وقعت اور ناقابل قبول قرار دیا ہے۔ اسی کو شہادت نفی کہتے ہیں (۱) موجبہ طور پر نتیجہ منفیہ جس شہادت سے مقصود ہوتا ہے وہ نہ شہادت نفی کہلاتی ہے نہ محض بے وقعت ہوتی ہے مثلاً خالد کا یہ دعوے ہو کہ بکر پانسو روپیہ اس کے واجب الادا ہیں بکر پانسو زر قرضہ کو تسلیم کرنے کے بعد بیان کرے کہ بمقام بمبئی ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو میں چار سو روپیہ خالد کو ادا کر دیے ایک سو روپیہ باقی ہے خالد نے جو گواہ تردید میں پیش کیے انھوں نے بیان کیا کہ ۵ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو خالد بمبئی سے پونا روانہ ہو گیا تھا اور ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۰۰ء کو خالد پونا میں تھا بمبئی میں نہیں تھا یہ شہادت بے وقعت نہیں سمجھی جائیگی بلکہ قابل قبول ہوگی (۲) اگر خالد کے گواہ صرف یہ کہتے کہ بکر نے روپیہ خالد کو نہیں دیا تو یہ شہادت نفی ہوتی اور قابل قبول نہ ہوتی (۳) صرف یہ کہنا کہ فلاں فعل فلاں شخص نے نہیں کیا یا فلاں امر فلاں شخص نے نہیں کہا یا فلاں شخص نے فلاں معاہدہ نہیں کیا محض شہادت نفی ہے (۴) وقعت شہادت سے متعلق شاستر کے قواعد

قواعد شاستر متعلق وقعت شہادت

بہت مختصر ہیں جن میں سے زیادہ کار آمد جو ہرگز جی کا بیان مندرجہ منو سمرتی ہے وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے یہ ست منو کا قول ہے

۱۲۵

---

(۱) مادہ (۱۶۹۹) مجلۃ الاحکام العدلیہ (۲) ہم نتیجہ تمثیل مذکورہ فتاوی انقروی و مادہ (۱۶۹۹) مجلۃ الاحکام العدلیہ (۳) فتاوی انقروی۔ (۴) فتاوی انقروی۔

اگر گواہوں کو دو قسم کے بیان ہوں تو زیادہ گواہ جس امر کو بیان کرتے ہوں وہ قابل
اعتبار ہے۔ اگر تعداد بھی گواہوں کی بلحاظ بیانات کے مساوی ہو تو گواہان امین و
ذی اوصاف کا بیان قابل اعتبار ہے اور اگر اس قسم کے گواہوں کے بیانات بھی دو قسم کے
ہوں تو بہترین کا بیان قابل اعتبار ہے

یادنول منو کا قول بھی (۱) بعینہ منو کے قول کے مطابق ہے صرف فرق یہ ہے کہ بجائے بہترین اور عمدہ کے منو نے زیادہ
لئیق اور ذی اوصاف اشخاص بیان کیا ہے ولیم میکناٹن صاحب نے بجائے اشخاص لئیق و ذی اوصاف کے
(شریف) اور بجائے زیادہ لئیق و ذی اوصاف کے (اشرف) تحریر فرمایا ہے ۔

بہرحال مقصود شاستر یہ ہے کہ اگر کسی واقعہ کی تائید میں چند گواہ پیش ہوں اور وہ مختلف البیان ہوں تو زیادہ
اشخاص جو امر بیان کرتے ہوں وہ قابل اعتبار ہے فرض کرو کہ ہندو کی کسی امر کی بابت مقدمہ میں (۱) گواہ پیش کیے
(۳) گواہ ایک امر بیان کرتے ہیں اور (۲) گواہ دوسرا امر تب (۳) گواہ جو امر بیان کرتے ہیں وہ امر قابل
اعتبار ہوگا نہ وہ امر جو (۲) گواہ بیان کرتے ہیں اور اگر ایسی صورت ہو کہ منجملہ (۸) گواہوں کے چار گواہ ایک امر
بیان کریں اور دوسرے (۴) گواہ دوسرا امر بیان کریں۔ تب جن چار گواہوں میں زیادہ لئیق اور زیادہ ذی اوصاف
اشخاص ہوں اونکا بیان مرجح خیال کرنا چاہیے اور اگر بالفرض یہ ہو کہ آٹھوں لئیق اور ذی اوصاف ہوں تو جن (۴)
گواہوں میں زیادہ لئیق اور ذی اوصاف اشخاص ہوں اونکے قول کو معتبر سمجھنا چاہیے۔ غرض شاستر کا یہ قاعدہ
علاوہ اون ابتدائی سوالات کے جنکا ہم نے اس دفعہ کے آغاز میں تذکرہ کیا ہے ۔کثرت اور غلبہ کے
اصول پر منحصر ہے ۔ جو امر زیادہ اشخاص یا زیادہ باوقعت اشخاص بیان کریں وہ مرجح خیال کیا جائیگا۔

قانون شہادت میں اسوقت تک کے ترمیمات کا تذکرہ

(۲۷) ایکٹ (۱) ۱۸۷۲ء قانون شہادت میں اسوقت تک
حسب ذیل قوانین کے ذریعہ سے ترمیمات ہوئی ہیں

(۱) ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ ۱۸۷۴ء جاوس کلہ معظمہ وکٹوریا باب ۴ دفعہ (۱۲)
(۲) ایکٹ نمبر ۱ مصدرہ ۱۸۷۲ء

---

(۱) منوسمرتی (۸) ادھیائے اشلوک (۷۳) یادنول سمرتی جسکی شرح متاکشرا ہے باب دوم اشلوک (۸۰) (۲) باب ششم اصول ہندو دھرم شاستر مؤلفہ
ولیم میکناٹن صاحب دفعہ ۲۲ بحوالہ قول یادنول مندرجہ سمرتی چندریکا و بیر متر و کہہ

(۳) ایکٹ نمبر (۲) مصدرہ ۱۸۹۱ء

(۴) ایکٹ نمبر (۲) مصدرہ ۱۹۲۶ء ایکٹ شمالی برہما دفعہ ۱ - (د)

(۵) ایکٹ نمبر (۳) مصدرہ ۱۸۸۷ء

(۶) ایکٹ نمبر (۵) مصدرہ ۱۸۹۹ء

قوانین مذکورہ کو ملاحظہ سے ظاہر ہے کہ دفعات مندرجہ ذیل قانون شہادت میں بعض ترمیمات ہوئی ہیں دفعہ (۱) و (۳) و

(۱۵) و (۲۵) و (۲۹) و ۳۰ و (۳۲) و (۴۱) و (۴۳) و (۴۴) و (۵۵) و (۵۰) و (۵۷) و (۶۶) و (۷۳) و (۸۶) و (۹۱) و

(۱۰۹) و (۱۲۵) و (۱۲۶) و (۱۲۹) و (۱۵۵) جن ترمیمات کا تفصیلی تذکرہ حسب ذیل ہے -

(۱) دفعہ (۱) کے یہ الفاظ تھے (جملہ کارروائیہا سے عدالت سے علاقہ رکھیگا جو کسی عدالت معہ عدالت ہائی کورٹ مارشل میں وقوع میں آئیں. جسکی روسے عدالت ہائی کورٹ مارشل بھی قانون مذکور کی پابند تھیں لیکن ایکٹ پارلیمنٹ مصدرہ ۴۲ و ۴۳ جلوس ملکہ معظمہ کے باب ۵۸ کی دفعہ (۱۲) کے ذریعہ سے یہ حکم ہوا کہ -

(کوئی عدالت کورٹ مارشل ایکٹ شہادت ہند مجریہ ۱۸۷۲ء کے احکام کی تابع نہ ہوگی -)

۱۲۷

جس سے دفعہ (۱) کی عبارت مندرجہ ذیل کی ترمیم منسوخ ہوگئی - مگر دفعہ (۶۰) ایکٹ نمبر ۱۳ ۱۸۸۹ء ملاحظہ طلب ہے

(معہ عدالت ہائی کورٹ مارشل)

(۲) دفعہ (۱۴) میں صرف ایک تشریح بعبارت ذیل تھی -

جس واقعہ متعلقہ سے وجود ذہن کی حالت متعلقہ مقدمہ کا ثابت ہونا ہو اوسکو واسطے یہ ضرور ہے کہ وہ اوس حالت کو وجود کو نہ بالعموم ثابت کرے بلکہ بلحاظ امر نزاعی

بموجب دفعہ (۱) ایکٹ نمبر (۳) ۱۸۹۱ء تشریح مذکورہ ساقط کی گئی اور بجائے اوسکے حسب ذیل دو تشریحات قائم کی گئیں -

تشریح ۱- اوس واقعہ موثر سے جسکی طبیعت کی حالت موثر کا وجود ظاہر ہوتا ہو ضرور ہے کہ طبیعت کی حالت کا موجود رہنا عموماً بلکہ بعلاقہ خاص امر متنازع فیہ کے ظاہر ہو -

تشریح ۲ - اگر چہ کسی ایسے شخص کی تجویز مقدمہ کے وقت جس پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا ہو اوس کا جرم سابق اوس سے پہلے مرتکب ہونا حسب منشائے دفعہ ہذا واقعہ موثر ہو تو اوس شخص کا سابق میں مجرم قرار پایا بھی واقعہ موثر ہوگا -

اس دفعہ کی تمثیل حرف (ب) حسب ذیل تھی۔

زید پر یہ الزام لگایا گیا کہ اوس نے فریب سے دوسرے شخص کو ایک سکہ قلب حوالہ کیا جسکو اوس وقت کہ وہ سکہ اوسکے پاس آیا سکہ قلب جانتا تھا۔

یہہ واقعہ کہ بروقت اوسکی حوالگی کے اوسکو پاس اور کئی سکے قلب تھے واقعہ متعلقہ ہے

بذریعہ دفعہ (۲) ایکٹ نمبر ۳ بابت ۱۸۹۱ع تمثیل مذکورہ ساقط کی گئی اور بجاے اوسکے تمثیل قائم کی گئی جو ذیل میں درج ہے

زید ملزم اس امر کا ہوا کہ اوسنے ایک سکہ ملمع جسے وہ حوالہ کرتے وقت ملمع جانتا تھا فریب سے دوسرے شخص کے حوالہ کیا۔

تو یہہ واقعہ کہ اوسکے حوالہ کرنے کے وقت زید کے پاس اور سکہ ملمع بھی تھے واقعہ موثر ہے

(۳) دفعہ ۱۵ میں بذریعہ دفعہ (۱) ایکٹ نمبر (۳) بابت ۱۸۹۱ع حسب ذیل الفاظ بڑھائے گئی

"یا خاص علم یا ارادہ سے کیا گیا"

۱۲۸

(۴) دفعہ (۲۱) میں بذریعہ دفعہ (۲) ایکٹ نمبر (۳) مصدرہ ۱۸۹۱ع (عہدہ دار پولیس) کے بعد حسب ذیل عبارت بڑھائی گئی۔

(جو مجسٹریٹ نہیں ہے) - (۱)

لیکن چونکہ یہ ایکٹ اپر برہما میں نافذ ہے اس لئے اس ترمیم کا جو کچھ اثر ہے اپر برہما میں ہے نہ برٹش انڈیا میں اسلئے اسکے بموجب ترمیم نہیں کی گئی۔

(۵) دفعہ ۲۶ قانون مذکور میں کوئی تشریح نہیں تھی۔ بذریعہ دفعہ (۳) ایکٹ نمبر (۳) ۱۸۹۱ع تشریح ذیل اضافہ کی گئی۔

تشریح

اس دفعہ میں لفظ "مجسٹریٹ" میں کسی گانوں کا سردار جو پریزیڈنسی مدراس میں یا برہما میں یا کسی اور جگہہ مجسٹریٹ کے لوازم خدمت انجام دیتا ہو داخل نہیں ہے الا جبکہ وہ سردار ایسا مجسٹریٹ ہو جو اختیارات بحیثیت مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ع کو بروے عمل میں لاتا ہو

(۱) مجموعہ قوانین برہما مطبوعہ ۱۸۹۹ع صفحہ ۳۲

(۶) دفعہ (۱۴) قانون مذکور مین بھی کوئی تشریح نہین تھی بذریعہ دفعہ (۴) ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۱ء تشریح ذیل اضافہ کی گئی

تشریح لفظ "جرم" مین جسطرح پر کہ وہ اس دفعہ مین مستعمل ہو جرم مین اعانت کرنا یا بے ہمت ارتکاب اقدام کرنا بھی داخل ہے۔

(۷) دفعہ (۳۲) قانون مذکور کے ضمن ۵ و ۶، مین حسب ذیل عبارت بذریعہ دفعہ (۲) ایکٹ نمبر سنہ ۱۹۰۱ء بڑہائی گئی

"بذریعہ علاقہ خون یا ازدواج یا تبنیت کے"

(۸) دفعہ (۴۱) قانون مذکور مین عبارت مندرجہ ذیل بذریعہ دفعہ (۳) ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۱ء اضافہ کی گئی

"یا حکم یا ڈگری"

(۹) دفعہ ۵۴ قانون مذکور مین بذریعہ دفعہ (۵) ایکٹ نمبر ۲ سنہ ۱۹۱۱ء حسب ذیل تمثیلات حرف (ھ) و (و) اضافہ کی گئین۔

تمثیلات (ھ) زید پر سرقہ کا الزام لگایا گیا اور یہ کہ وہ سابق مین بھی بعلت سرقہ مجرم ٹھیرا تھا تو سابق کا مجرم ٹھیرنا بصورت واقعہ تنقیح طلب کے موثر ہے۔

(و) زید کو مقدمہ کی سماعت قتل عمرو تجویز کیجاتی ہو تو یہ واقعہ کہ عمرو نے زید پر بعلت استعمال تحریر تہمت آمیز کے نالش کی تھی اور زید مجرم ٹھیرا اور سزایاب ہوا تھا حسب دفعہ ۸ واقعہ موثر ہو کیونکہ اوس سے واقعہ تنقیح طلب کی وجہ ظاہر ہوتی ہے۔

(۱۰) دفعہ (۴۵) مین رو سے دفعہ ۴ ایکٹ ۱۸۹۹ء عبارت حرف (الف) وبذریعہ ضمن (۱) دفعہ (۳) ایکٹ (۵) سنہ ۱۸۹۹ء اور رو جگہ بعد لفظ خط عبارت حرف (ب) اضافہ ہوئی

(الف)

یا نکرارات شناخت خط کے بارہ مین

(ب) "یا اونگلی کے چھاپون"

(۱۱) دفعہ ۴۵ قانون مذکور حسب ذیل تھی



مقدمات فوجداری میں یہ واقعہ کہ شخص ملزم پیشتر کسی جرم کا مرتکب ہوا تھا واقعہ متعلقہ ہے لیکن یہ واقعہ کہ وہ بدچلن ہے واقعہ متعلقہ نہیں ہے الا اوس حال میں کہ شہادت اس بات کی پیش کیجائے کہ وہ نیک چلن ہے پر ایسی صورت میں وہ واقعہ متعلقہ ہوجاتا ہے۔

تشریح یہ دفعہ اون مقدمات سے متعلق نہیں ہے جن میں کہ بدچلن ہونا کسی شخص کا فی نفسہ واقعہ تنقیح طلب ہو۔

بذریعہ دفعہ (۶) ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۱ء دفعہ مذکورہ منسوخ کی گئی اور بجائے اوسکے حسب ذیل دفعہ او تشریحات قائم کی گئیں۔

مقدمات فوجداری میں یہ واقعہ کہ شخص ملزم بدچلن ہے واقعہ موثر نہیں ہے۔ الا یہ کہ شہادت اس بات کی گذری ہے کہ وہ نیک چلن ہے کہ اوس صورت میں وہ واقعہ واقعہ موثر ہوجاتا ہے

تشریح ۱۔ دفعہ ہذا اون مقدمات سے متعلق نہیں ہے جن میں کسی شخص کا برا چال چلن بنفسہ ایک واقعہ تنقیح طلب ہو۔

۱۳۰ تشریح ۲ سابق کا مجرم ٹھہرنا بدچال چلن کی شہادت میں واقعہ موثر ہے۔

(۱۲) دفعہ ۵۴ کی تشریح میں بذریعہ دفعہ ۲ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۱ء حسب ذیل عبارت بڑہائی گئی

"با مستثنا اوس حکم کے جو دفعہ (۵۴) میں مندرج ہے"

(۱۳) دفعہ ۵۵ کے تشریح کے ضمن (۱۳) میں بذریعہ دفعہ ۵ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء حسب ذیل عبارت بڑہائی گئی۔

"ریاست خانگی سے متعلق ہو یا تری سے"

(۱۴) دفعہ (۶۶) میں بذریعہ دفعہ ۹ ایکٹ ۱۸ سنہ ۱۸۷۲ء حسب ذیل عبارت اضافہ کی گئی۔

"دیا اوسکے مختار یا وکیل کو"

(۱۵) دفعہ ۷۳ میں بذریعہ ضمن (۲) دفعہ (۳) ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۱ء حسب ذیل عبارت بڑہائی گئی

"یہ دفعہ معہ ضروری ترمیمات کی انگلی کی چھاپوں سے بھی متعلق ہوگی۔"

(۱۶) دفعہ ۹۶ میں بذریعہ دفعہ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۸۹۱ء گورنمنٹ ہند کو الفاظ کے بعد یہ الفاظ بڑہائے گئے تھے۔

"مقیم یا متعلق"

(۱) کو حسب ذیل فقرہ -

"جو عہدہ دار کسی ایسی ریاست یا مقام کے متعلق جو جناب ملکہ معظمہ کے قلمرو مین داخل نہو پولیٹیکل ایجنٹ وہان کا جیسا کہ اختیارات ملک غیر اور حدائی محرمان کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۸۱ء کی فقرہ ۱ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری مصدرہ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۱۹ مین مصرح ہے واسطے اغراض دفعہ ہذا اوس ملک مین یا اوس ملک کے لیے جو اوس ریاست یا مقام مین داخل ہو گورنمنٹ ہند کا نایب مناب سمجھا جائیگا"

اسکے بعد بذریعہ دفعہ ۵ ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۹۱۴ء جو فقرہ ۵ ایکٹ ۳ ۱۹۱۴ء مع خبر گو منسوخ کی گئی جہانتک کہ فقرہ مذکور متعلق تھی اور الفاظ اول الذکر کی حد تک بحال رکھی گئی اور بذریعہ دفعہ ۳ ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۹۸ء بجاے فقرہ مذکور حسب ذیل عبارت قایم کی گئی -

"جو عہدہ دار کسی ایسی ریاست یا مقام کے متعلق جو جناب ملکہ معظمہ کے قلمرو مین داخل نہو پولیٹیکل ایجنٹ وہان کا ہو جیسا کہ ضوابط عام کے ایکٹ مصدرہ ۱۸۹۷ء کی دفعہ ۳ ضمن (۴۰) مین مصرح ہے وہ واسطے اغراض دفعہ ہذا کے اوس ملک مین اور اوس ملک کے لیے جو اوس ریاست یا مقام مین داخل ہو گورنمنٹ ہند کا نایب مناب سمجھا جائیگا"

(۱۷) دفعہ (۹۱) کے دوسرے استثنا مین بذریعہ دفعہ ۶ ایکٹ ۱۲ ۱۸۹۱ء حسب ذیل عبارت اضافہ کی گئی -

"جنکی نسبت برٹش انڈیا مین پرویسٹ ملی ہون"

(۱۸) دفعہ (۱۰۹) کی ابتدا مین اور اخیر فقرہ مین بذریعہ دفعہ ۹ - ایکٹ نمبر ۱۲ ۱۸۹۱ء بجاے الفاظ حرف (الف) الفاظ حرف (ب) قایم کیے گئے -

(ب)	(الف)
(۱) مگر شرط یہ ہے کہ جب	(۱) جبکہ
(۲) اوس شخص کو ذمہ ہو جائیگا	(۲) اوس شخص پر ہی

(۱۹) دفعہ (۱۲۵) صرف اسیقدر ہی کہ

"کوئی مجسٹریٹ یا عہدہ دار پولیس اسبات کے کہنے پر مجبور نہ کیا جائیگا کہ کسی جرم کے

۱۳۱

ارتکاب کے باب میں اوسکو اطلاع کہان سے ملی۔

بذریعہ ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۹۱ء اس دفعہ مین عبارت مندرجہ ذیل بطور تشریح اضافہ کی گئی۔

"اور کوئی عہدہ دار مال سیات کے کہنے پر مجبور نہ کیا جائیگا کہ خزانہ سرکار کی نسبت کسی جرم کے ارتکاب کے باب مین اوسکو کہان سے خبر ملی۔"

(تشریح) عہدہ دار مال سے دفعہ ہذا مین ہر ایسا عہدہ دار مراد ہے جو سرکار کے صیغہ مال کے کسی شعبہ کے کام مین یا اوسکے متعلق نوکری کرتا ہو۔

(۲۰) دفعہ (۱۲۶) مین بذریعہ دفعہ (۱۰) ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۲ء بجائے لفظ اوسکی عبارت ذیل قائم کیگئی

"بیرسٹر یا پلیڈر یا اٹرنی یا وکیل کو۔"

اور نیز شرط اول مین بجائے لفظ بجرمانہ لفظ (ناجائز) قائم کیا گیا

(۲۱) دفعہ (۱۲۸) مین بذریعہ دفعہ ۱۰ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۲ء بعد لفظ (بیرسٹر) الفاظ ذیل بڑہائے گئے

"یا پلیڈر"

۱۳۲

(۲۲) دفعہ (۱۵۵) کے فقرہ دوم مین بذریعہ دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۸ ۱۸۷۲ء بجائی عبارت حرف (الف) عبارت حرف (ب) قائم کی گئی

(الف) — (ب)

"یا اوسے رشوت دینے کو کہا گیا ہے" — "یا اوسنے رشوت لینی قبول کی ہو"

پس موجب ایکٹہائے مذکورہ دفعات مذکورہ کی عبارت پوری احتیاط کے ساتھہ ترمیم کر کے بعد قانون شہادت اس شرح مین درج کیا گیا ہے۔ جو اوس سرکاری ترجمہ کی بجنسہ نقل ہو جو گورنمنٹ پریس کلکتہ مین زیر اہتمام صاحب سپرنٹنڈنٹ پرنٹنگ ہند طبع ہوا ہے اور پوری اطمینان کے ساتھہ تصدیق کیا سکتی ہو کہ اسوقت تک کی ترمیمات کر بعد ایکٹ نمبر ۳ ۱۸۹۱ء قانون شہادت مندرجہ شرح ہذا بالکل صحیح ہو۔

ایکٹ نمبر (۱) بابت ۱۸۷۲ء

قانون شہادت مجریہ ہند

تمہید — چونکہ قرین مصلحت ہو کہ قانون شہادت کی یکجائی اور تصریح اور ترمیم عمل مین آئے لہذا اس ایکٹ کی رو سے حسب ذیل احکام صادر ہوئے۔

باب اول

واقعات کا متعلق ہونا

فصل اول

مراتب ابتدائی

دفعہ ۱ — یہ ایکٹ ایکٹ شہادت ہند مجریہ ۱۸۷۲ء کہلا سکیگا۔

نام ایکٹ
وسعت نفاذ قانون

یہ ایکٹ کل برٹش انڈیا (۱) سے تعلق پذیر ہوگا۔

اور تجویز مقدمات کے متعلق اُن جملہ کارروائی ہاے عدالت سے

علاقہ رکھیگا جو کسی عدالت (مع عدالت ہائی کورٹ مارشل[۲]) مین یا اُسکے حضور وقوع مین آئین مگر نہ اُن بیانات حلفی[۳] سے جو کسی عدالت یا کسی عہدہ دار کے حضور داخل کیے جائین اور نہ کسی کارروائی[۴] سے جو ثالث کے روبرو عمل مین آئے[۵]۔

تاریخ نفاذ قانون اور یہ ایکٹ ۱۸۷۲ء کے ستمبر کی پہلی تاریخ کو نافذ العمل ہو جاے گا۔

(۱) گو ابتداءً یہ قانون صرف برٹش انڈیا مین نافذ ہوا لیکن اسکے بعد وقتاً فوقتاً اسکے نفاذ کے حدود ارضی مین بذریعہ احکام خاص (۱) توسیع ہوتی رہی ہے۔

(۲) قانون فوج مصدرہ ۱۸۸۱ء ۴۴ و ۴۵ جلوس ملکہ معظمہ باب ۵۸ دفعہ (۱۲۷) کی رو سے یہ قانون (بہ پابندی اُن اصلاحات کے جنکی نواب گورنر جنرل بہادر باجلاس کونسل ہدایت کرین) ایسی تمام کارروائیون سے متعلق قرار پانا تجویز ہوا ہے جو ہندوستان کی عدالت ہاے فوجی کے حضور مین عمل مین آئین۔ شرط مذکور کیلیے دفعہ (۶۸) ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۷۴ء ملاحظہ طلب ہے۔

(۱) بذریعہ دفعہ (۶) ایکٹ نمبر (۲۰) سنہ ۱۸۸۶ء (اپر برہما مین) و بذریعہ دفعہ (۳) ریگولیشن نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۴ء (اضلاع کوہی اراکان مین) و بذریعہ دفعہ ۳ ریگولیشن نمبر ۱ مصدرہ سنہ ۱۸۹۰ء (برٹش بلوچستان مین) اور بذریعہ دفعہ ۴ ایکٹ سنہ ۱۸۹۰ء (ایجنسی بلوچستان مین) اور بذریعہ دفعہ ۶ ریگولیشن نمبر (۳) مصدرہ سنہ ۱۸۸۶ء (سونتال پرگنجات مین) اور بذریعہ دفعہ (۳) ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۱ء (انگول و خوندمال مین) اور بذریعہ دفعہ (۳) ریگولیشن نمبر ۱ سنہ ۱۸۹۶ء (اقطاع کوہی کا چین بن) اور بذریعہ دفعہ (۴) ریگولیشن نمبر (۵) سنہ ۱۸۹۶ء (کوہہاے چین مین) و بذریعہ گزٹ آف انڈیا مطبوعہ سنہ ۱۸۹۱ء حصہ (۱) صفحہ [illegible] (اضلاع ہزاری باغ و لوہارڈگا و مان بھوم و پرگنہ دھال بھوم اور کلہان واقع ضلع سنگبھوم مین) و بذریعہ گزٹ آف انڈیا مطبوعہ سنہ ۱۸۷۶ء حصہ (۱) صفحہ (۵۰۵) (ممالک مغربی و شمالی کی ترائی مین)۔

(۳) اقرارات حلفی مندرجہ دفعہ ہذا سے وہ اقرارات مراد ہین جو مظہر ایسے واقعات اور حالات سے متعلق جو اُسکے علم مین ہون بطور بیان تحریری کے بدین تفصیل لکھکر کہ کیا کیا واقعات کن کن ذرائع سے اُسے معلوم ہوسے۔ حاکم مجاز کے سامنے پیش کرکے اُسکی صحت بحلف تصدیق کرے۔ لیکن چونکہ اس قانون کے روسے ایسے بیانات حلفی ایسے نہین ہین جن سے اس قانون کو کچھ تعلق ہو اس لیے ہمین اس سے زیادہ ایسے بیانات کی نسبت کچھ لکھنا ضرور نہین ہے۔

(۴) مقدمات دیوانی مین عدالت بعض اوقات ثالثون کو بعض امور یا بعض مقدمات کے تصفیہ کا موقعہ دیتی ہے۔ جنسے متعلق کارروائی مین اُنھین شہادت بھی بعض اوقات قلمبند کرنی پڑتی ہے۔ ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ ۵۰۶ سے دفعہ (۵۲۶) تک سینتیسوین باب مین اسیکا تذکرہ ہے۔ گو ثالثون کی کارروائی سے اس قانون کو کچھ تعلق نہین ہے۔

(۵) اس وقت تک مختلف ہائی کورٹون مین اسدفعہ پر مختلف بحثین ہوئین اور بعض مقدمات مین حسب منشاء دفعہ ہذا امور مندرجہ ذیل طے ہوسے۔

(۱) اقرار حلفی۔ ایسا بیان نہین ہے جسکا بطور وجہ ثبوت واقعات مندرجہ لینا واجب ہو یا جائز ہو۔

(۲) ثالثون کا حسب احکام قانون شہادت عمل نہ کرنا۔ کوئی عذر فیصلہ ثالثی کے خلاف قابل لحاظ نہین ہے۔

جس مقدمہ مین اقرار حلفی سے متعلق یہہ تجویز ہوئی اُسکا خلاصہ تجویز یہہ ہے کہ کسی ڈپٹی مجسٹریٹ کو کوئی اختیار حلف دینے کا اُس شخص کو نہین ہے جو ایک بیان بطور تحریری بیان حلفی کے کرے اور نہ ایسے شخص پر بربناے واقعات مندرجہ ایسے بیان کے ارتکاب جرم حسب دفعہ ۱۹۳ یا دفعہ ۱۹۹ تعزیرات ہند کے نالش ہوسکتی ہے اس لیے کہ یہہ ایسا بیان نہین ہے کہ جسکا بطور وجہ ثبوت واقعات جو اُس مین مندرج ہون لے لینا کسی ملازم سرکاری پر قانوناً واجب یا اُسکے لیے قانوناً جایز ہو (۱) اور جس مقدمہ مین

ثالثون کی عدم پابندی قانون شہادت کے عذر کا تصفیہ ہوا اُسکی تجویز کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ کوئی
عذر جائز نسبت فیصلہ ثالثی کے نہین ہے کہ ثالثان نے ٹھیک ٹھیک مطابق قواعد متعلقہ
شہادت کے عمل نہین کیا۔(۱) علی ہذا ایک اور نالش مین جو سپرد ثالثی ہوئی ثالث سے
مدعی نے یہ درخواست کی کہ مین پابند شہادت مدعا علیہ ہونگا بشرطیکہ خاص حلف دیجاے
مدعا علیہ نے اس درخواست کو منظور کیا اور حلف مذکور پر شہادت دی ثالث نے فیصلہ
مطابق شہادت کے صادر کیا مدعی نے کسی وجہ مندرجہ دفعات ۵۲۰ و ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی
کے فیصلہ پر کوئی اعتراض نہین کیا بلکہ اس بنیاد پر اعتراض کیا کہ ثالث کی کارروائی خلاف
قانون تھی عدالت نے اس اعتراض کو نامنظور کیا اور تجویز ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی کے
صادر کی اسٹریٹ صاحب جسٹس نے یہ تحریر فرمایا کہ ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی کے ہے لہذا
وہ قابل اپیل نہین ہے اسٹورٹ صاحب چیف جسٹس نے یہ تحریر فرمایا کہ فیصلہ کی نسبت
بربنائے وجہ مندرجہ دفعات ۵۲۰ و ۵۲۱ مجموعہ ضابطہ دیوانی کے اعتراض نہین ہو سکتا اور چونکہ
ڈگری مطابق فیصلہ ثالثی کے ہے تو ڈگری قابل اپیل نہین ہے اولڈفیلڈ صاحب جسٹس نے
یہ تجویز فرمایا کہ ضابطہ اختیار کردہ ثالث ناجائز ہے اور از روے ایکٹ حلف کے
ایسی کارروائی کا اُسکو اختیار نہ تھا اور کوئی فیصلہ ثالثی حسب مراد مجموعہ ضابطہ دیوانی
کے نہین ہوا تو ڈگری قابل اپیل تھی اسٹورات صاحب چیف جسٹس نے یہ تجویز فرمائی
کہ ضابطہ ثالث کی نسبت یہ بات لازمی نہ تھی کہ وہ از روے ایکٹ حلف کے درست ہوتا
کیونکہ بلحاظ اپنے منصب کے مشارٌ الیہ اس کارروائی کے کرنے کا مجاز تھا جو اُس نے کی (۲)
ایک نالش جو سپرد پنچایت بموجب ایکٹ ۹ ۱۸۵۹ع ہوئی پنچ نے فریقین کو اس امر کی اطلاع
دی کہ اُس نے یہ تجویز کی ہے کہ مدعی کو پندرہ سو روپیہ مع خرچہ کے دلائے جائین لیکن
بعد چند روز کے بوجہ ایک مراسلہ کے جو مدعا علیہ نے بھیجا پنچ نے دوسرا اجلاس کیا اور
مدعا علیہ نے اول ہی مرتبہ یہ حجت کی کہ چونکہ مین نے قبل اسکے کہ معاملہ سپرد پنچایت ہو
مدعی کے روبرو ۱۵۰ سو روپیہ پیش کیے تھے لہذا میرے اوپر خرچہ پنچایت عاید ہونا چاہیے

(۱) انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۸۵ – (۲) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۴ صفحہ ۲۰۳–

اور تائید اپنی حجت کے ایک چٹھی جو مدعی کے اٹرنیون نے بنام اُسکے اٹرنیون کے تحریر کی تھی پیش کی جسپر الفاظ بلا مضرت ادعے تحریر تھے برطبق اسکے جج نے تجویز کی کہ مدعی کو خرچہ نہ ملے جو درخواست کہ واسطے منظوری فیصلہ پنچایت کے پیش کی گئی اُسکو حاکم ذی علم مرافعہ اولی نے اس بنا پر نامنظور کیا کہ مدعاعلیہم نے چٹھی کو بیجا طور پر استعمال کیا برطبق اپیل بجانب مدعاعلیہم تجویز ہوئی کہ انکار منظوری فیصلہ پنچایت ایک تجویز شے متنازعہ نالش کی ہے اور ایسی تجویز کی ناراضی سے اپیل ہو سکتا ہے مقدمہ جیتا سن سنگھ بنام ادمان کنور مندرجہ (بنگال لارپورٹ جلد اخیر صفحہ ۵۰ مقدمہ مندرجہ ویکلی رپورٹ مقدمات متفرقات جلد ۶ صفحہ ۲ ۸) کا فرق ظاہر کیا گیا۔ یہ بھی تجویز ہوئی کہ گو جج سے یہ غلطی ہوئی کہ بطور شہادت ایک ایسی تحریر کو مقبول اور استعمال کیا جو مقبول نہونا چاہیے تھی تاہم یہ وجہ کافی انکار منظوری فیصلہ پنچایت کی نہیں ہے لہذا تجویز صاحب جج کی صحیح قصور نہیں ہو سکتی (۱)

دفعہ ۲ تنسیخ قوانین — تاریخ مذکور کو اور اُسکے بعد قوانین مرقوم الذیل منسوخ ہوجائینگے۔

(۱) جملہ قواعد شہادت جو کسی ایسے اسٹائیوٹ یا ایکٹ یا ریگیولیشن مین جو کسی جزو برٹش انڈیا مین جاری ہے مندرج نہون۔ (۱)

(۲) جملہ ایسے قواعد اور آئین اور ریگیولیشن جنکو ایکٹ مجریہ ۱۸۶۱ء بابت کونسلہای ہند کے دفعہ ۲۵ کے رو سے حکم قانون حاصل ہوچکا ہو۔ جہان تک کہ وہ ایسے امر کے متعلق ہون جسکی بابت ایکٹ ہذا مین حکم مندرج ہے۔ اور (۲)

---

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد (۴) صفحہ (۲۳۱)

(۳) وہ وہ اینا کٹمنٹ جو اس ایکٹ کے ضمیمہ مین مذکور ہین
انکی اسقدر عبارت جو ضمیمۂ مذکور کے تیسرے خانہ مین مصرح
ہے مگر کوئی مضمون اس ایکٹ کا ایسے کسی اسٹاٹیوٹ یا ایکٹ
یا ریگیولیشن کے کسی حکم پر موثر نہین سمجھا جائیگا جو کسی جزء
برٹش انڈیا مین جاری رہے اور اس ایکٹ کے دفعہ سے بالتصریح
منسوخ نہوا ہو۔

(۱) مقدمہ کی دفعہ (۱۰) و (۱۱) سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ہندوستان مین شہادت سے متعلق
کیا کیا قوانین جاری رہے اور اور انگلستان کے قوانین کی کیا حالت ہی اور ہندوستانین
انکے استعمال سے کیا دقتین پیدا ہوتی تہین – اس دفعہ کے اس ضمن کا منشا یہ ہے کہ بجز
ان قواعد شہادت کے جو کسی آئین انگلستان مین درج تھے یا ایکٹ یا قانون مین جو ہندوستان
مین نافذ تھا – اور کوئی قاعدہ شہادت متعلق قابل عمل نہین ہے اگر ہو تو منسوخ العمل
سمجھا جائے – جو ضمن بہت غور طلب ہے اس ضمن کی بنیاد پر پریوی کونسل نے (۱) یہ تجویز
فرمایا ہے کہ

قانون شہادت ہند کے رو سے تمام قواعد شہادت جو کسی آئین انگلستان یا قواعد
نافذہ ہند مین مندرج نہین ہین منسوخ ہوگئے لہذا مدعی کو یہ بیان کرنا ضرور رہے کہ یہ کاغذات
بروی احکام قانون شہادت قابل دخال شہادت ہین –

اور نیز چیف کورٹ پنجاب نے ”مقدمات مین (۲) یہہ تجویز کیا ہے کہ

(۱) مقدمہ لیکھراج کنور بنام مہپال سنگھ مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۷۴۴ – و کلکتہ
لارپورٹ جلد ۸ صفحہ ۳۵۹ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ (۶۰) (۲) مقدمہ نمبر (۱) ۱۸۸۲ع و نمبر ۱۱
۱۸۹۰ع پنجاب رکارڈ دیوانی –

قاعدہ شرع محمدی جسکے رو سے میعاد دعویٰ ۱۲ سال مقرر ہے حسب مراد دفعہ (۲)
قانون شہادت ایک قاعدہ شہادت ہے۔ دفعہ مذکور کا اثر یہ ہے کہ عدالتیں
شرع محمدی کے قاعدۂ مذکور کی پابند نہیں ہین۔

درحقیقت اس ضمن مین لفظ قانون۔ عام طور پر مستعمل ہوا ہے۔ کسی قسم کی کوئی قید اسمین
نہ نوعیت قانون کی ہے نہ کسی اور امر کی جسکی وجہ سے وہ اسقدر وسیع ہے جسمین ہر قانون
داخل ہوسکتا ہے۔ جیسے کہ شاستر ہے یا شرع شریف ہے اور جو قید اس ضمن مین
ہندوستان مین نفاذ کی لگائی ہے وہ بھی شاستر اور شرع شریف پر صادق آسکتی ہے
ایسی حالت مین قواعد شاستر و شرع شریف کو ایسے قواعد قرار دینا جو حسب فحوای ضمن مذکورہ
کبھی ہندوستان مین بحیثیت قانون نافذ نہین تھے۔ کبھی صحیح نہین ہوسکتا۔ اگر اس ضمن کا
واقعی مقصود یہ ہے کہ وہ قواعد بموجب ایسے قوانین انگلستان یا بموجب ایسے قوانین
ہندوستان کے جو منجانب گورنمنٹ جاری ہوے ہون۔ نافذ قرار دیے گئے ہون تو ضرور
شاستر اور شرع شریف ایسے قوانین نافذہ برٹش انڈیا ہین جو بروے قانون بیست ویکم
شاہ جارج ثالث کے نافذ العمل قرار دیے گئے ہین دفعہ ۲۳ مقدمہ کتاب ہذا قابل ملاحظہ
ہے جس مین اس امر پر طویل بحث کی گئی ہے۔ بروے قوانین انگلستان کسی قانون نافذہ
برٹش انڈیا کا بحال رکھا جانا۔ اُس قانون کا حسب قانون انگلستان نافذ ہونا ہی
لہذا شاستر اور شرع شریف کے قواعد شہادت اُن قواعد سے مستثنےٰ ہین جو برٹش انڈیا مین
مستعمل ہون۔ لیکن نہ بروی قوانین انگلستان اسلیے کہ یہ قواعد بروے قوانین انگلستان
نافذ تھے جسکا نتیجہ یہ ہے کہ چیف کورٹ پنجاب کی تجویز مذکورہ سے اتفاق نہین کیا جا سکتا۔ اسلیے
کہ حکام چیف کورٹ نے قواعد شہادت شرع شریف کو ایسا تصور کیا ہے جو بموجب قانون
انگلستان نافذ نہین تھے حالانکہ ہماری تفصیلی بحث مندرجہ دفعہ (۲۳) سے ثابت ہی
کہ شاستر و شرع شریف ایسے قواعد نہین ہین جو قانون انگلستان کے روسے نافذ نہون
بلکہ بروے قانون بیست ویکم شاہ جارج ثالث نافذ ہین۔

(۲) یہ قانون چونکہ جملہ قوانین شہادت پر حاوی نہین ہے اسلیے ضمن دویم مین تنسیخ کے لیے

یہ قید لگائی گئی ہے کہ جہان تک معاملات مندرجہ قانون ہذا سے متعلق ہون۔ تاکہ جن قواعد کے نقیض اس قانون کے احکام نہین ہو سکتے وہ بحال رہ سکین۔ پس اس قید سے اور فقرہ اخیر دفعہ ہذا سے اکثر قوانین (۱) کے احکام کی بحالی مستنبط ہوتی ہے گو مناسب ہو تاکہ جسقدر احکام متعلقہ شہادت اکثر قوانین کے باوجود اس قانون کے نفاذ کے بحال ہین وہ اس موقعہ پر درج کیے جاتے مگر چونکہ وہ قواعد اسقدر قلیل الاستعمال ہین کہ اُنکی اکثر ضرورت واقع نہین ہوتی اسلیے اُنکے احکام کی نقل کرنا ضرورت سے خارج ہے۔

دفعہ ۳ | **تعریفات** — **اس ایکٹ مین نیچے کے لکھے ہوئے الفاظ اور عبارات مرقومۃ الذیل معنون مین مستعمل ہوئے ہین۔ الا جبکہ قرینۂ عبارت سے کوئی اور مراد ظاہر ہو:۔**

جو الفاظ اور مصطلحات اس ایکٹ مین مستعمل ہوئے ہین۔ اُنمین سے بعض کے معانی اس دفعہ مین بیان کیے گئے ہین۔ اگر کسی ایسے لفظ یا ایسی اصطلاح کے معانی معلوم کرنے منظور ہون جو کہین اس ایکٹ مین درج ہو اور اُسکی کوئی خاص تعریف اس ایکٹ مین کہین نہو۔ تو ایکٹ نمبر (۱) مصدرہ ۱۸۶۸ع (عبارات عامہ) کو دیکھنا چاہیے جسمین عام طور پر الفاظ و مصطلحات قوانین کی تعریفات درج ہین۔ اور اُسکی مندرجہ تعریفات تمام قوانین سے متعلق ہین خواہ اُسکے نفاذ کے بعد نافذ ہوئے ہون۔ یا قبل۔

عدالت | **لفظ "عدالت" مین جملہ صاحبان جج اور صاحبان مجسٹریٹ اور جملہ اشخاص باستثناے ثالثان جو قانوناً شہادت لینے کے مجاز ہون۔ داخل ہین۔**

لفظ۔ عدالت۔ کی تعریف بہت صاف ہے۔ اس مین کوئی پیچیدگی نہین ہے۔ باستثناء ثالثون کے سب حکام لفظ عدالت مین داخل ہین جنھین قانوناً شہادت قلمبند کرنیکا

(۱) اکثر دفعات ایکٹہاے پارلیمنٹ جنکی تفصیل بیان کرنی خارج از ضرورت ہے۔

اختیار رہو- ثالث باوجود اسکے کہ جو مقدمات اُنکے تفویض ہوے ہین اُن مین وہ شہادت بھی لکھ سکتے ہین- لیکن اُنکا لفظ عدالت کے مفہوم مین داخل قرار دینا مختلف وجوہ سے نامناسب خیال کیا گیا- اور بلحاظ اصطلاح خاص کے یہ ممکن تھا کہ جو معنے جس لفظ کے قرار دیے جائین بعض معانی مین اُس لفظ کا استعمال ہو- لہذا لفظ عدالت باستثناے ثالثان سب حکام پر حاوی ہوگا جو شہادت قلبند کرسکین-

ہائیکورٹ کلکتہ نے ایک مقدمہ مین تجویز فرمایا ہے کہ

> قانون شہادت کی دفعہ (۳) مین جو لفظ عدالت کی تعریف ہے- اُسکے مفہوم مین اُسوقت جبکہ جج بامداد اہل جوری تجویز کرے نہ صرف جج داخل ہے بلکہ جج اور اہل جوری دونون داخل ہین (۱)

ہائیکورٹ حیدرآباد نے ایک مقدمہ مین یہہ تجویز کی ہے کہ محکمہ فینانس اُن مقدمات مین جن مین وہ شہادت لینے کا مجاز ہے ایک عدالت ہے (۲) ایک مقدمہ مین بمبئی ہائیکورٹ نے یہ قرار دیا ہی کہ مجسٹریٹ تحقیقات کنندہ ابتدائی حسب دفعہ ۱۶۴ ضابطہ فوجداری اثناء تفتیش پولیس مین اختیارات عدالت کام مین نہین لاسکتا لہذا جو بیان اُسکے روبرو کیا جاے وہ ایسا نہین ہے جسکی بنیاد پر جہوٹی گواہی کا الزام قایم ہوسکے (۳) ایک مقدمہ مین یہ قرار دیا گیا تھا کہ سب رجسٹرار حسب معنی دفعہ ہذا عدالت ہے اسلیے کہ جب کوئی جرم تحقیر عدالت حسب دفعہ ۲۲۸ ضابطہ فوجداری اُسکے روبرو سرزد ہو تو اُسے حسب دفعہ ۴۳۵ یا ۴۷۶ ضابطہ فوجداری کارروائی کرنی چاہیے (۴) اس امر سے متعلق کہ عہدہ دار رجسٹری حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری لفظ عدالت کے مفہوم مین داخل ہے یا نہین مختلف اور متضاد فیصلے صادر ہوے ہین ہائیکورٹ بمبئی نے ایک مقدمہ مین یہہ قرار دیا ہے کہ سب رجسٹرار حسب ایکٹ ۳ ۱۸۷۷ع (رجسٹری)

---

(۱) مقدمہ قیصر ہند بنام اسوتوس چکرپتی مندرجہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد (۴) صفحہ (۴۸۳) — (۲) مقدمہ عمدہ بیگم بنام بختاور بی مندرجہ آئین دکن جلد ۲ صفحہ ۱۲۹- (۳) مقدمہ سرکار بنام بہرا مندرجہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد (۱۱) صفحہ (۷۰۲)- (۴) ویکلی رپورٹ فوجداری جلد (۲۲) صفحہ (۱۰) و بنگال لا رپورٹ مقدمات اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۴۰—

تج نہین ہے لہذا حسب معنی دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری عدالت نہین ہے تعریف عدالت جوایکٹ
شہادت مین کی گئی ہے وہ خود مقاصد ایکٹ کے لیے ہے اُسے حد جائز سے زیادہ وسعت نہ دینی
چاہیے (۱) مدراس ہائی کورٹ نے پہلے تو یہ قرار دیا کہ سب رجسٹرار جو حسب دفعہ ۱۴-ایکٹ
۱۸۷۷ء کارروائی کرے ایک عدالت حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری ہے (۲)
اُسکے بعد ایک مقدمہ مین (۳) یہ قرار دیا کہ سب رجسٹرار جو حسب دفعہ ۳۴ ایکٹ رجسٹری
عمل کرے حسب منشاء دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری-عدالت نہین ہے - لیکن حال کے ایک
مقدمہ مین اجلاس کامل مدراس ہائی کورٹ سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ رجسٹرار جو حسب ایکٹ
رجسٹری دفعات ۷۲ لغایت ۷۵ عمل کرتا ہو واسطے اغراض دفعہ ۱۹۵ ضابطہ فوجداری کے
عدالت ہے اور اس مقدمہ مین جملہ مقدمات مذکورۂ بالا پر بھی غور کیا گیا ہے (۴) ہائی کورٹ
کلکتہ نے اس امر کی نسبت گو صریح طور پر کوئی فیصلہ نہین کیا لیکن ایک مقدمہ مین (۵) اجلاس
کامل سے بہ منسوخی فیصلہ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۰ صفحہ ۴۶۰ یہ قرار دیا گیا کہ قبل اسکے
کہ الزام حسب دفعہ ۸۲-ایکٹ رجسٹری شروع کیا جاوے یہ ضرور نہین ہے کہ اجازت
لیجاے اور اسی کی پیروی مدراس ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ مین (۶) کی ہائی کورٹ
کلکتہ نے ایک اور مقدمہ مین (۷) یہ تجویز کی-کہ مختارنامہ رجسٹری شدہ حسب دفعہ ۸۵-
ایکٹ شہادت بلا ثبوت اسوجہ سے مقبول ہوسکتا ہے کہ عہدہ دار رجسٹری حسب دفعہ ۲
ایکٹ مذکور ایک عدالت تصور کیا جاتا ہے لیکن اس مقدمہ سے بہ مقدمہ-انڈین لارپورٹ کلکتہ
جلد ۷ صفحہ ۳۰۹ سلیمۃ الفاطمہ بنام کیلاش پتی اختلاف کیا گیا جس مین یہ قرار پایا تھا کہ محض
رجسٹری ہونا ایک دستاویز کا اُسکے عملدرآمد کے لیے کافی ثبوت نہین ہے -

(۱) انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۱۲ صفحہ ۳۶ مقدمہ قیصر ہند بنام تلجا رام (۲) انڈین لارپورٹ مدراس
جلد ۱۰ صفحہ ۱۵۴ مقدمہ وینکٹا چالاپتی (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳ مقدمہ قیصر ہند
بنام سیو (۴) اپچیا بنام گنگیا-انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۸-(۵) انڈین لارپورٹ
کلکتہ جلد ۱۱ صفحہ ۵۶۶ مقدمہ گوپی ناتھ بنام کلدیپ سنگھ (۶) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۵۰
(۷) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۱۷۶ مقدمہ کرشنو ناتھ کندو بنام ٹی بروان -

لفظ "واقعہ" سے امور مرقوم الذیل مراد اور اُس مین داخل ہین۔

واقعہ کی تعریف (۱) ہر شے یا کیفیت شے یا نسبت مابین اشیاء جو از روے حواس کے محسوس ہوسکتی ہو۔

(۲) کوئی حالت ذہنی جس سے کسی شخص کو دلی آگاہی ہو۔

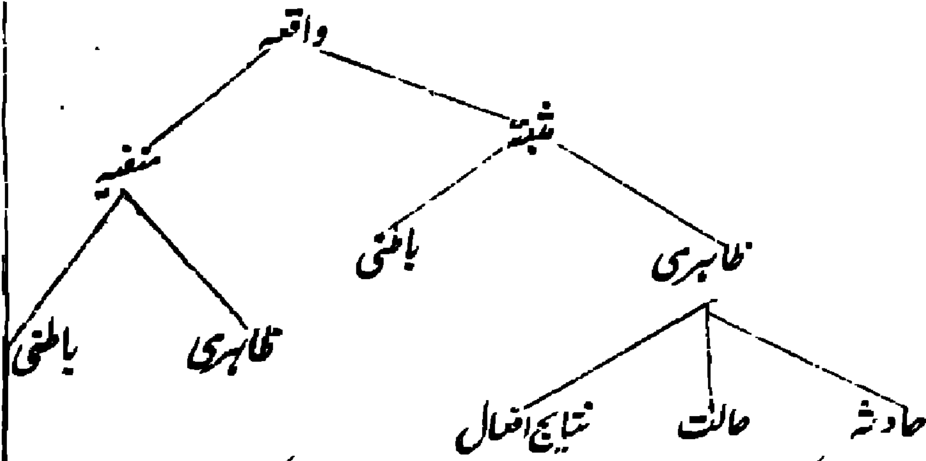
مقدمہ کی دفعہ (۱) مین بہت تفصیل کے ساتھ واقعہ کی تشریح کی جاچکی ہے جس سے بخوبی ذہن نشین ہوچکا ہو گا کہ عالم موجودات مین جو کچھ وقوع پذیر ہوتا ہے وہ محض افراد قائم بالذات اور اُن کے اعراض کے تغیرات ہین۔ جو بیشتر تو قدرتی طور پر ہوا کرتے ہین اور اکثر کا مبدا انسانی افعال ہوتے ہین۔ اور کمتر دیگر حیوانات کے افعال کے نتائج ہوا کرتے ہین۔ پس جو تغیرات ایسے ہوتے ہین جنکا فاعل کوئی ذوی الارواح عالم مین سے نہین ہوتا۔ یا اہل عالم کے قوت سے اُن امور کا ظہور خارج ہوتا ہے۔ ایسے تغیرات کو عموماً حوادث سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور جو تغیرات بذریعہ قوت انسانی وقوع پذیر ہوتے ہین انھین نتیجہ فعل انسانی کہتے ہین۔ گو اُن تغیرات کی نسبت جو دیگر حیوانات کے افعال سے وقوع مین آتے ہین نتیجہ فعل حیوانی کہنا ممکن ہے۔ لیکن اُن کے لایعقل ہونیکے وجہ سے نہ اُنکے افعال قابل بحث ہین نہ نتائج افعال قابل بحث ہین۔ بہرحال یہ امر سمجھنے کے قابل ہے کہ تغیر کسے کہتے ہین۔ جب کسی شئے کی کوئی خاص حالت ہو اور وہ حالت کسی وجہ سے کسی دوسری حالت کے ساتھ تبدیل ہوجاے۔ تب ایسی تبدیل حالت کو تغیر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً ایک بھینس چر رہی تھی۔ یہ بھینس کی خاص حالت تھی۔ یکایک بجلی گری جس سے وہ جل بھن کر خاک ہوگئی جس سے اُسکی حالت سابقہ مین انقلاب عظیم پیدا ہوگیا۔ یا وہ زندہ تھی۔ یا وہ مردہ ہوگئی یا وہ کھڑی تھی۔ یا وہ گر پڑی۔ یا وہ چر رہی تھی۔ یا جل کر خاک ہوگئی۔ اسی تبدیل حالت کو تغیر کہتے ہین۔ چونکہ یہ تغیر قوت انسانی سے خارج تھا۔ اس وجہ سے اسے حادثہ کہین گے

تغیر کا مفہوم۔ اور حادثہ اور حالت۔ اور نتائج انفعال کا فرق۔

علیٰ ہذا ایک درخت سرسبز کھڑا تھا - یہ اُسکی خاص حالت تھی - خالد نے اُسکی جڑ کاٹنی شروع کی
تاآنکہ وہ گر پڑا جس سے اُسکی حالت سابقہ مین تبدیل واقع ہوئی - یا وہ درخت کھڑا تھا - یا گر پڑا
یا اُسکی جڑ صحیح وسالم تھی یا کٹ گئی - اس تغیر کا باعث خالد ہوا لہذا یہ نتیجہ فعل انسانی ہے
جسے عموماً فعل انسانی سے تعبیر کیا جاتا ہے - بہرحال - خواہ حادثہ ہو - اور خواہ نتیجہ افعال
ہر حالت کمیت - وکیفیت - واضافت - وانیت - ووضعیت - وملکیت - وفعلیت - وانفعالیت
اور اُسکا ہر تغیر خواہ مثبتہ ہو یا منفیہ - ایک واقعہ ہے جس واقعہ سے کسی شئے کے وجود کا اثبات
یا کسی امر کا اثبات ظاہر ہوتا ہو اُسے واقعہ مثبتہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جس واقعہ سے کسی شئے کے
وجود کی نفی یا کسی امر کی نفی مستنبط ہوتی ہو اُسے واقعہ منفیہ کہتے ہین - مثلاً کہا جاے زید
کی زوجہ حاملہ ہے یہ اس وجہ سے واقعہ مثبتہ کہلائیگا کہ اس سے زید کی زوجہ کے وجود حمل کا اثبات
ظاہر ہوتا ہے اگر یہ کہا جاتا کہ زید کی زوجہ حاملہ نہین ہے تو یہ اسلیے واقعہ منفیہ کہلاتا کہ اس سے
زید کی زوجہ کے وجود حمل کی نفی ظاہر ہوتی ہے -

مقنن نے ضمن (۱) مین جہان واقعہ کی تعریف بیان کی ہے اُسمین حواس سے واقعہ کے محسوس
ہونے کی قید لگا دی ہے جس سے بخوبی اس امر کا یقین ہوگیا ہے کہ جس واقعہ کی تعریف مقنن نے
اس دفعہ مین کی ہے اُس سے مقنن کا مقصود واقعہ ظاہری ہے اور ضمن (۲) سے معلوم ہوتا ہے
کہ اس مین واقعہ باطنی کی تعریف درج ہے - جس سے واقعات کے دو قسمون کا استنباط ہوتا ہے
ایک ظاہری - دوسرے باطنی - ظاہری واقعہ تو وہ ہے جو حالات اشیا یا اشخاص اور اُس کا
تغیر تبدل کسی حس سے انسان معلوم کر سکے - مثلاً آنکھ سے دیکھے یا کان سے سُنے - یا ناک سے
سونگھے یا زبان سے چکھے - یا حس لامسہ سے محسوس کرے - اور واقعۂ باطنی اُسے کہتے ہین
جو امر کسی شخص کے خیال مین ہو - جو منصوبہ کسی کے ذہن مین ہو - جو ارادہ کسی کے دل مین
ہو - مثلاً معطی کے خیال مین اشیاء خاص کے عطا کرنے کے مقاصد - اشیاء خاص کی تفصیل - عطا
کا ارادہ - یا سارق کے دل مین سرقہ کا منصوبہ - سرقہ کا مقام - سرقہ کی تدبیر - خاص اشخاص
سے سرقہ کی اغراض مین مدد لینا - یا قاتل کے خیال مین - کیسے قتل کی وجوہ - قتل کی تدبیر
قتل کا طریقہ - قتل کا ارادہ -

ذیل مین ایک شجرہ منضبط کیا جاتا ہے جس سے واقعہ کے بعض اقسام معلوم ہون گے۔



مقنن نے واقعہ کی تعریف مذکورہ سے متعلق حسب ذیل تمثیلات بھی بیان کی ہین۔

تمثیلات

(الف) کسی مقام مین ایک قرینہ سے بعض اشیا ترتیب دی ہوئی ہین یہہ ایک واقعہ ہے۔

(ب) کسی شخص نے کچھ سُنا یا دیکھا۔ یہہ ایک واقعہ ہے۔

(ج) کسی شخص نے کچھ الفاظ کہے۔ یہہ ایک واقعہ ہے۔

(د) کسی شخص کی کوئی خاص راے یا کوئی خاص ارادہ ہے یا کوئی شخص نیک نیتی سے یا فریب کی راہ سے کارگزار رہے یا کسی خاص لفظ کو کسی خاص معنی مین استعمال کرتا ہے یا کسی شخص کو کسی وقت خاص مین کسی خاص امر محسوس کی دلی آگاہی ہے یا آگاہی تھی۔ یہہ ایک واقعہ ہے۔

(ہ) کسی شخص کو کسی امر مین شہرت حاصل ہے۔ یہہ ایک واقعہ ہے۔

جو مقنن کا منشا سمجھانے کے لیے ناکافی نہین ہین درحقیقت مشکل مضامین کے سمجھانے کے لیے تمثیلات بیان کرنے سے بہتر اور کوئی طریقہ مضامین کے مطالب سمجھانے کا نہین ہوسکتا اکثر مشکل قوانین مین مقننون نے اپنے مقاصد سمجھانے کے لیے یہی طریقہ اختیار کیا ہے تمثیلات داخل قانون ہین۔ اسیلیے عبارت قانون اور تمثیلات دونون کی وقعت مساوی ہے۔ تمثیلات (الف) و (ب) و (ج) ضمن (۱) سے متعلق ہین اور تمثیلات حرف (د) و (ہ) ضمن (۲) سے متعلق۔ کل تمثیلات مین واقعات مثبتہ بیان کیے گئے ہین غالبًا مقنن نے تمثیل مین منفیہ واقعہ بیان کرنے کی ضرورت نہین خیال کی اس لیے کہ واقعات کا مثبتہ ہونا اور منفیہ ہونا کوئی پیچیدہ امر ہے۔ نہ غور طلب بلکہ نہایت بدیہی امر ہے۔ ہر واقعہ کا بطور اثبات و سلب بیان ہونا ایک اختیاری طریقۂ بیان ہے۔ تمثیل (الف) سے معلوم ہوگا کہ جو واقعہ اُس مین درج ہے۔ وہ ایک ظاہری حالت مثبتہ از قبیل وضعیت ہے۔ تمثیل (ب) سے معلوم ہوگا کہ جو واقعہ اُس مین درج ہے وہ ایک ظاہری کیفیت انفعالی مثبتہ ہے۔ جو حادثہ اور فعل انسانی دونون پر حاوی ہے۔ اس لیے کہ اسمین یہ درج نہین ہے کہ کیا سُنا کیا دیکھا فرض کرو کہ اگر بجلی کا کڑکا یا بادل گرگراہٹ یا کسوف یا خسوف یا دریا کا تلاطم دیکھا تو وہ حوادث ہین اور اگر زید کو گاتے یا بکر کو گالیان دیتے یا خالد کو وعظ کہتے سُنا یا ہندہ کو جھاڑو دیتے۔ یا سُنار کو زیور بناتے۔ یا سوار کو گھوڑا دوڑاتے دیکھا تو یہ انسانی افعال ہین تمثیل (ج) مین جو واقعہ درج ہے وہ ایک ظاہری فعل انسانی ہے۔ تمثیل (د) مین جو کچھ درج ہے۔ اُسکے حسب ذیل اجزا ہین

(۱) ایک شخص کچھ راے رکھتا ہے۔

(۲) ایک شخص کچھ ارادہ رکھتا ہے۔

(۳) ایک شخص کا عمل نیک نیتی کا ہے۔

(۴) ایک شخص کا عمل فریب کا ہے۔

(۵) ایک شخص کسی خاص لفظ کو کسی خاص معنے مین مستعمل کرتا ہے۔

(۶) ایک شخص کا دل ایک خاص وقت کسی خاص امر محسوس سے آگاہ تھا۔

جو سب باطنی واقعات مثبتہ از قبیل کیفیت ہین۔ جزء اول و دویم ایک حالت ہی اور جزو سویم

وچہارم و پنجم۔ افعال۔ جز ششم مین چونکہ آگاہی کا ذریعہ درج نہین ہے اس وجہ سے وہ حادثہ اور فعل انسانی دونون پر حاوی ہے۔ بلحاظ ذریعہ آگاہی کے حادثہ یا فعل انسانی قرار پائیگا تمثیل (ہ) مین جو کچھ درج ہے اُس سے ایک حالت ظاہری مثبتہ از قبیل کیفیت دریافت ہوتی ہے۔

واقعہ متعلقہ | **ایک واقعہ کا دوسرے واقعہ پر اُس وقت مؤثر ہونا کہلائیگا جب وہ دوسرے واقعہ کے ساتھ اُن طریقون مین سے کسی ایک طریق پر نسبت رکھتا ہو جنکا اس ایکٹ کے اُن احکام مین حوالہ دیا گیا ہے جو واقعات کے مؤثر ہونے کی بابت مین ہین۔**

مقدمہ کی دفعہ (۴) اور دفعہ (۱۳) مین واقعہ متعلقہ کی بہت تفصیل کے ساتھ تشریح کی گئی ہی جسکے اعادہ کی یہان کچھ ضرورت نہین ہے البتہ اسقدر کہنا نامناسب نہوگا کہ اس تعریف مین وہ واقعات کا تعلق نہین بیان کیا گیا جس تعلق سے کہ واقعہ واقعۂ متعلقہ قرار پاتا ہے بلکہ اُس تعلق کے دریافت کرنے کے لیے قانون کی اُس قرارداد کا حوالہ دیدیا گیا ہے جو آیندہ قانون مین درج ہے۔ گو اس مین شک نہین کہ مسئلہ اخراج شہادت اہم مسایل شہادت مین سے ہے اور واقعات کا تعلق اور عدم تعلق بلحاظ واقعات کے کثیر الانواع اور مختلف الصور ہونے کے اور امور مقصود بالذات کے کثیر الاشکال مختلف الحالات ہونے کے کوئی ایسا مختصر مضمون نتھا جسکی تعریف مختصر الفاظ مین جامع و مانع آسانی کے ساتھ لکھی جاسکتی۔ فی الحقیقت واقعات کے متعلق اور غیر متعلق ہونے کی دشواریان مقتضی اسی کی تھین کہ شرح و بسط کے ساتھ واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ کو بیان کیا جاتا جیسا کہ دفعہ (۶) سے دفعہ (۵۵) تک اس قانون کو پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ واقعات متعلقہ کن حالات مین کون سے واقعات ہین اور واقعات غیر متعلقہ کن صورتون مین کونسے واقعات ہین گو واقعہ متعلقہ کی پوری مکمل جامع و مانع ایسی تعریف جو اُسکی کُل صورتون اور کُل شرایط و قیود پر حاوی ہو لکھی جاتی

مشکل ہے - لیکن یہ چندان دشوار نہ تھا کہ اس سے زیادہ وسیع واقعہ متعلقہ کی تعریف کی جاتی -
میری راے مین واقعہ متعلقہ کی یہ تعریف ہوسکتی ہے جو ذیل مین درج ہے -
ہر واقعہ جسے امر مقصود بالذات سے کسی قسم کا کوئی ایسا تعلق ہو جسکی وجہ سے اُس کے اثبات یا استرداد سے امر مقصود بالذات کا کسی حد تک اثبات یا استرداد منتج ہو یا متاثر ہو -
گو بعض واقعات ایسے ہین جنھین امر مقصود بالذات سے کوئی ایسا تعلق ہو جسکے لحاظ سے اُن واقعات کا اثبات یا استرداد امر مقصود بالذات کے اثبات اور استرداد مین کچھ مفید ہو - لیکن حسب شرایط قانون ہذا جب تک کوئی واقعہ واقعہ متعلقہ نہ ثابت ہو اسوقت تک نہ وہ واقعہ - واقعہ متعلقہ قرار پائیگا نہ اُسکی شہادت پیش ہوسکے گی جیسا کہ فقرہ اخیر دفعہ (۵) قانون ہذا سے معلوم ہوگا -

واقعہ تنقیحی | الفاظ ”واقعات تنقیح طلب“ سے واقعات مرقوم الذیل مراد اور اُنھین داخل ہین -

ہر ایسا واقعہ جس سے خواہ بنفسہ یا بعلاقہ دیگر واقعات کے کسی ایسے حق یا ذمہ داری یا عدم قابلیت کا وجود یا عدم وجود یا نوعیت یا حد بالضرور لازم آتی ہے جسکا کسی نالش یا کارروائی مین دعوی یا انکار ہوا ہو -

مقدمہ کتاب ہذا کی دفعہ (۴) سے واقعہ مقصود بالذات یا امر تنقیحی و واقعہ مقصود بالعرض اور اُنکی تفصیلات معلوم ہوئی ہونگی جسکی اعادہ کی یہان ضرورت نہین ہے

تشریح

ہرگاہ بموجب احکام قانون نافذ الوقت متعلق ضابطہ دیوانی کے کوئی عدالت کسی واقعہ تنقیح طلب کو قلمبند کرے تو وہ واقعہ جسکا ویسی تنقیح کے جواب مین دعوے یا انکار ہونے والا ہو واقعہ تنقیح طلب ہے -

یہ تشریح بھی بہت صاف ہے - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ (۱۴۶) سے دفعہ (۱۴۸) تک

امور تنقیح طلب کا تذکرہ ہے عموماً امور مقصود بالذات تنقیح طلب قرار پاتے ہین دفعہ (۴) مقدمہ کتاب ہٰذا سے امر تنقیح طلب کی تمثیل دریافت ہوسکتی ہے۔ دفعہ (۱۴۶) ضابطہ دیوانی سے امور تنقیح طلب کی دو قسمین مستنبط ہوتی ہین (۱) واقعاتی (۲) قانونی۔ سرکلر صدر عدالت دیوانی کلکتہ مصدرہ ۱۸۵۵ء مین جو اقسام امور تنقیح طلب کی مندرج ہین اُنسے یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ماسوا اقسام مذکورہ کے ایک قسم مانع سماعت مقدمہ بھی ہے جسکی چند تمثیلات ذیل مین درج کی جاتی ہین۔

(۱) مقدمہ قابل سماعت عدالت دیوانی ہے۔ یا بلحاظ اختیار سماعت عدالت جسمین مقدمہ دایر ہوا ہے۔ سماعت ہوسکتا ہے۔

(۲) تعین نالش صحیح ہے۔

(۳) بوجہ کسی نقص عرضیدعوی کے یا فریقین کے مقدمہ چل سکتا ہے یا نہین

(۴) باوجود فیصلہ سابقہ کے جسمین صراحتاً یہی امر متنازعہ تھا اور یہی فریقین تھے مقدمہ سماعت ہوسکتا ہے۔

(۵) مقدمہ بین المیعاد ہے۔

لیکن دراصل یہہ امور امور قانونی کی ذیل مین شامل ہوسکتے ہین اور درحقیقت امور تنقیح طلب کی واقعی دو ہی قسمین ہین جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے امور واقعاتی تو وہ واقعات ہین جو فریقین نے بیان کیے ہون۔ اور امور قانونی وہ امور ہین جو واقعات مظہرۂ فریقین کے قانون کی تاثیر سے متعلق ہون۔ یا مسائل قانونی کا وہ تعلق جو ایسے واقعات سے ہو۔

تمثیلات

زید پر عمرو کے قتل عمد کا الزام ہوا۔

اُسکی تجویز مین واقعات مرقوم الذیل داخل واقعات تنقیح طلب ہوسکتے ہین۔

یہہ کہ زید عمرو کی موت کا باعث ہوا
یہہ کہ زید نے عمرو کی موت کا باعث ہونے کی نیت کی تھی ۔
یہہ کہ زید کو عمرو سے سخت اور ناگہانی اشتعال طبع پہونچا ۔
یہ کہ زید بروقت ارتکاب اُس فعل کے جو عمرو کا باعث موت ہوا
فتور عقل کیوجہ سے نوعیت فعل مذکور سے واقف ہونے کی صلاحیت
نہین رکھتا تھا ۔

تمثیلات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول الذکر دو تنقیحات کا بار ثبوت بذمہ مستغیث ہے اور آخر الذکر دو تنقیحات کا بار ثبوت بذمہ ملزم ہے ۔ عموماً فوجداری مقدمات مین امور تنقیح طلب نہین قرار پاتے صرف دیوانی ہی مقدمات مین امور تنقیح طلب قرار پایا کرتے ہین جس کی وجہ سے ان تمثیلات کو دیکھکر تعجب ہوگا کہ مقنن نے فوجداری مقدمات مین کیون امور تنقیح طلب کی تمثیلات بیان کی ہین ۔ لیکن دراصل یہ امر قابل تعجب نہین ہے اسلیے کہ گو فوجداری مقدمات مین اُسیطرح امور تنقیح طلب کی قرارداد نہو جس طرح دیوانی مقدمات مین ہوتی ہے تاہم واقعی اور دراصل تو امور تنقیح طلب ضرور ہوتے ہین امور تنقیح طلب سے مقصود ایسے امور ہین جنپر کسی بحث کے انفصال کا انحصار ہو قتل عمد کے مقدمہ مین اس سے پہلے ملزم کے خلاف فرد قرارداد جرم مرتب ہونی ممکن نہین کہ امر اول و دوم مندرجہ تمثیل نہ ثابت ہولے ۔ اور فرد قرارداد جرم مرتب ہونے کے بعد تا وقتیکہ امر سوم وچہارم ملزم نہ ثابت کرے اُسکے مفید کوئی تجویز نہین ہوسکتی ۔ گو مقنن نے تشریح مین ضابطۂ دیوانی کا ذکر کیا ہے لیکن تمثیلات فوجداری کی دی ہین مگر اسکی وجہہ علاوہ اسکے کہ فوجداری مقدمات کی تمثیلات سے زیادہ وضاحت کے ساتھہ امر مقصود بالذات سمجھہ مین آسکتے ہین ایک یہ بھی ہوسکتی ہے کہ دیوانی مقدمات مین

امور تجویز طلب فریقین کے بیانات پر منحصر ہوتے ہین۔جنکا تذکرہ علاوہ اسکے کہ خالی
از طوالت نہوتا۔قانون مین اُسکا بطور مثال جنذی شامل رہنا بھی وقت طلب تھا۔

دستاویز — لفظ دستاویز سے ہر ایسا مضمون مراد ہے جو کسی چیز پر بذریعہ
حروف یا رقوم یا علامات کے یا اُنمین سے ایک سے زائد ذریعون سے جن کا
اُس مضمون کے قلمبند کرنے کے لیے استعمال مین آنا مقصود ہو یا جو
غرض مذکور کے لیے مستعمل ہون۔ظاہر یا بیان کیا جاوے ؎

اس تعریف دستاویز مین اور اُس تعریف مین جو ایکٹ نمبر ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء مجموعہ تعزیرات ہند
کے دفعہ (۲۹) مین دستاویز کی ہے۔یہ فرق ہے کہ تعزیرات ہند کی دفعہ مذکورہ مین بطور
شہادت مضمون مندرجہ کام مین لانے کی نیت یا کام مین آنا شرط ہے۔دفعہ (۲۹)
کی عبارت متعلقہ شرط حسب ذیل ہے۔
(اور اُن حروف یا ہندسون یا علامتو نکو اُس مضمون کی شہادت کے لیے کام مین
لانے کی نیت ہو یا وہ کام مین آئین)
چونکہ درحقیقت دستاویز کی تعریف مین اس شرط کا ہونا ضرور نہین تھا۔اور اس شرط سے
بعض صورتونمین بعض دقتین پیدا ہونیکا خطرہ تھا اسیلیے شرط مذکورہ ساقط کردی گئی۔
لفظ مضمون مندرجہ دفعہ ہذا ضمن سے ماخوذ ہے جسکے معنی لغت مین اندر رکھا اور مضمونکے
معنے (بیچ مین لیے ہوئے کے ہین) درحقیقت ہر مضمون مین ایسے خاص امور ہوا کرتے ہین
جنسے خاص قسم کی معلومات حاصل ہوسکتی ہے۔عموماً لفظ مضمون سے مراد ہر ایسی شے ہے
جو ایسے امور پر حاوی ہو جنسے خاص امور کی بابت کوئی علم کسی کو حاصل ہوسکے۔

تمثیلات

نوشتہ ایک دستاویز ہے۔
سیسے یا پتھر کے چھپے ہوے الفاظ یا الفاظ کے عکسی چھاپے دستاویزات ہین۔

نقشہ زمین وغیرہ کا یا نقشہ عمارت وغیرہ کا دستاویز ہے۔

کندہ لوح فلزی یا سنگی دستاویز ہے۔

تصویر تضحیکی دستاویز ہے۔

اکثر تمثیلات تو بہت صاف ہین جنکی نسبت کسی مزید تشریح کی ضرورت نہین ہے لیکن تصویر کی تمثیل مین تصویر کا لفظ بلا قید عام معانی مین استعمال نہین کیا گیا ہے جس مین تصویر تحریرات و اشیا و اشخاص سب داخل ہوسکین بلکہ اُسکے ساتھ "تضحیکی" کی قید بھی لگا دی گئی ہے جسکی وجہ سے تصویر کی عمومیت باقی نہین رہی ہے اور اس قید سے اُسکا مفہوم خاص الخاص ہوگیا ہے مگر بلحاظ لفظ مضمون کے تصویر اشخاص کا گو وہ تضحیکی ہو داخل مضمون ہونا بہت جلد ذہن نشین نہین ہوسکتا۔ اسی لیے مضمون کے معانی اور اُسکا مفہوم اوپر بیان کر دیا گیا ہے جسکے لحاظ سے تصویر تضحیکی اشخاص کا داخل مضمون ہونا مستنبط ہوسکتا ہے۔ تصویر تضحیکی سے اشخاص کی خاص حالت یا خاص صورت باور کرائی جاتی ہے جسکے لحاظ سے وہ ایک ایسی شے ہے جس سے خاص امور کی بابت کوئی علم کسی کو حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لیے وہ بھی مضمون کے مفہوم مین داخل ہے اور دستاویز ہے۔

شہادت — لفظ شہادت سے مرقوم الذیل چیزین مراد اور اُسمین داخل ہین۔

(۱) جملہ بیانات متعلق حالات واقعہ زیر تحقیقات کے جو گواہ لوگ حسب اجازت یا بحکم عدالت عدالت کے روبرو کرین۔

ویسے بیانات کو ثبوت تقریری (یا زبانی) کہتے ہین۔

(۲) جملہ دستاویزات جو واسطے ملاحظہ عدالت کے پیش ہون۔

(ویسی دستاویزات کو ثبوت تحریری (یا دستاویزی) کہتے ہین۔

مقدمہ کتاب ہذا کی دفعہ (۵) مین بہت تفصیل کے ساتھ شہادت کی تعریف شہادت کے اقسام بیان کیے جا چکے ہین یہان اُسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے۔

واقعہ کا اثبات — واقعہ کا اُسوقت ثابت ہونا کہلائیگا جبکہ عدالت بعد غور و تامل اور اُن حالات کے جو اُسکے روبرو پیش ہون خواہ واقعہ کے وجود کو یقین جانے یا اُسکی نسبت یہہ تصور کرے کہ اُسکا وجود ایسا محتمل ہی کہ حالات و صورت خاص پر نگاہ کرکے ہوشیار شخص کو چاہیے کہ اُسے موجود سمجھکر کاربند ہو۔

واقعہ کا استرداد — واقعہ کا اُس حال مین رد ہونا کہلائیگا جبکہ عدالت بعد غور و تامل اور اون حالات کے جو اُسکے روبرو پیش ہون خواہ اسبات کا یقین کرے کہ واقعہ مذکور کا وجود نہین ہے یا یہہ تصور کرے کہ اُس کا عدم وجود ایسا محتمل ہے کہ حالات صورت خاص پر نگاہ کرکے ہوشیار شخص کو چاہیے کہ اُسے غیر موجود سمجھکر کاربند ہو۔

واقعہ غیر مثبتہ — واقعہ کا اُسوقت غیر ثابت ہونا کہلائے گا جبکہ نہ اُسکا اثبات ہو اور نہ اُسکی تردید۔

مقدمہ کتاب ہذا کی دفعہ (۵) مین کافی طور پر واقعہ کے اثبات اور استرداد اور عدم اثبات کی تشریح کی گئی ہے یہان اُسکا اعادہ غیر ضروری ہے۔

دفعہ ۴ — جواز قیاس — جس صورت مین ازروے ایکٹ ہذا کے یہ حکم ہو کہ عدالت واقعہ کو

قیاس کر سکتی ہے۔ تو عدالت واقعہ مذکور کو۔ درحالیکہ اور تاوقتیکہ اُسکی تردید نہو۔ مثبتہ تصور کر سکتی ہے یا اُسکی نسبت ثبوت طلب کر سکتی ہے۔

لزوم قیاس | جس صورت مین ازروے ایکٹ ہذا کے یہہ ہدایت ہو کہ واقعہ کا قیاس کر لینا عدالت پر لازم ہے تو عدالت واقعہ مذکور کو درحالیکہ اور تاوقتیکہ اُسکی تردید نہو۔ مثبتہ تصور کریگی۔

ثبوت قطعی | جس صورت مین ازروے ایکٹ ہذا کے ایک واقعہ دوسرے واقعہ کا ثبوت قطعی قرار دیا گیا ہے تو عدالت کو لازم ہوگا کہ ایک واقعہ کے پایۂ ثبوت کو پہونچنے پر دوسرے واقعہ کو بھی مثبتہ تصور کرے اور اُسکی تردید کے لیے ثبوت گذرنے کی اجازت نہ دے۔

اس دفعہ کا مضمون بہت صاف ہے قیاس کی استعمال کی تین صورتین اس مین بیان کی گئی ہین۔ ایک اختیاری۔ دوسری لازمی۔ تیسری قطعی۔ آیندہ اس ایکٹ کی دفعہ (۱۱۴) مین قیاسات واقعاتی اختیاری عدالت کا ذکر ہے اور دفعات ۸۶ تا ۸۸ و ۹۰۔ مین قیاسات قانونی اختیاری کا ذکر ہے اور دفعات ۷۹ تا ۸۵ و ۸۹ و ۱۰۵ تا (۱۱۱) مین قیاسات لازمی قانونی کا تذکرہ ہے اور دفعات ۴۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳۔ مین قیاسات قطعی بیان کیے گئے ہین۔ مقدمہ کتاب ہذا کی دفعہ (۱۸) مین بہت تفصیل کے ساتھ قیاس کی تعریف اور اُس کے اقسام بیان کیے گئے ہین اور بخوبی تشریح کی گئی ہے لہذا اُس سے زیادہ اسموقعہ پر کچھ اور لکھنا محض بے ضرورت ہے۔

فصل دوم

واقعات کا متعلق مقدمہ ہونا

دفعہ ۵ شہادت واقعات تنقیحی و واقعات متعلقہ کی پیش ہو سکتی ہے

ہر مقدمہ یا کارروائی مین ثبوت دربارۂ وجود یا عدم وجود ہر واقعہ تنقیح طلب اور ایسے دیگر واقعات کے جو بعد ازین ایکٹ ہذا مین واقعات مؤثر قرار دیے گئے ہین پیش کیا جا سکتا ہے۔ مگر نہ کسی اور واقعہ کی بابت۔

واقعہ تنقیحی اور واقعہ متعلقہ کی تعریف تمثیلات مقدمہ کی دفعہ (۳) مین بیان کی جا چکی ہے اور دفعہ (۳) مین بہت تفصیل کے ساتھ واقعۂ متعلقہ کا تذکرہ ہے۔

تشریح اس دفعہ کی روسے کوئی شخص کسی ایسے واقعہ کی نسبت ثبوت نہین دے سکیگا جسکے ثابت کرنے کا وہ کسی حکم قانون نافذ الوقت متعلق ضابطہ دیوانی کے روسے مستحق نہین ہے۔

اس تشریح کا مقصود یہ ہے کہ ضابطہ دیوانی جو بلحاظ تجربہ کے تمامی امور پر غور کرنیکے بعد مرتب ہوا ہے۔ اُسکے احکام مین کوئی خلل واقع نہو اگر کسی فریق نے اپنا کوئی استحقاق ساقط کر دیا ہو تو وہ برخلاف احکام ضابطہ دیوانی قانون شہادت کے احکام سے استفادہ نہین اُٹھا سکتا۔ نہ بجز اُن امور کے جو بروے ضابطہ دیوانی تصفیہ طلب ہون اور غیر متعلق امور ثابت کرنے مین اپنی اور عدالت کی تضیع اوقات کر سکتا ہے قانون کا مقصود یہ ہے کہ امور ما بہ النزاع صاف طور پر طے ہو سکین اور کام بھی بروقت ہو اور عدالت بھی دقت مین نہ پڑے۔ اسی وجہ سے ہر کام کا ایک وقت معین کیا گیا ہے اور امور نزاعی کی قرارداد تجویز ہوئی ہے تاکہ ہر شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ کسے

کس وقت کیا کرنا چاہیے اور اُسے کیا امر ثابت کرنا ضرور ہے - دفعات ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۱۳۰ و ۱۳۹ و ۱۴۱ و ۱۴۶ - ایکٹ نمبر ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء مجموعہ ضابطہ دیوانی قابل ملاحظہ ہین —

تمثیلات

(الف) زید کے مقدمہ کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے جسے اُسنے مار ڈالنے کی نیت سے لاٹھی سے مارا ہوتی ہے —

زید کے مقدمہ کی تجویز مین واقعات ذیل تنقیح طلب ہین —

زید کا عمرو کو لاٹھی سے مارنا —

زید کا عمرو کی موت کا باعث ہونا بسبب ویسے مارنے کے —

زید کی - عمرو کی موت کے باعث ہونے کی نیت کرنی —

(ب) زید ایک اہل معاملہ - اول سماعت مقدمہ کے وقت ایک تمسک جسپر وہ تکیہ کرتا ہے اپنے ساتھ نہ لایا - اور اُسکو در پیش کرنے کے لیے موجود نرکھا تو اس دفعہ کی رو سے اُسکو اختیار نہین ہے کہ اُسے سوائے مطابق شرائط مقررۂ مجموعۂ ضابطۂ دیوانی مقدمہ کے کسی درجۂ مابعد مین پیش کرے یا اُسکے مضمون کو پایۂ ثبوت کو پہونچاوے

تمثیل (الف) دفعہ کے مضمون سے متعلق ہے اور تمثیل (ب) تشریح سے متعلق ہے
تمثیل (الف) مین جو واقعات تنقیحی بیان کیے گئے ہین ایسے واقعات تنقیحی کے

وجود وعدم کی شہادت پیش ہوسکتی ہے اور نیز ایسے واقعات تنقیحی سے متعلق واقعات کی وجود وعدم کی جنھین واقعات متعلقہ سے تعبیر کیا جاتا ہے اور جو بابت تفصیل کے ساتھ مقدمۂ کتاب ہذا کی دفعہ (۱۳) مین بیان کیے گئے ہین - تمثیل (ب) منجملہ اُن مضامین کے جنپر تشریح حاوی ہے ایک امر سے متعلق ہے ضابطہ دیوانی کی دفعات متذکرہ بالا کے ملاحظہ سے اور صورتین بھی بخوبی معلوم ہوسکتی ہین -

دفعہ ۶ (واقعات کا جزو واقعات تنقیحی) جو واقعات داخل واقعات تنقیح طلب نہ ہون مگر کسی واقعہ تنقیح طلب سے یہان تک علاقہ رکھتے ہون کہ اُسی معاملہ کے جزو ہون - وہ واقعات مؤثر ہین - عام اس سے کہ ایک ہی وقت اور مقام مین یا مختلف اوقات اور مقامات مین ظہور مین آئے ہون -

مقدمہ کتاب ہذا کی دفعہ (۱۳) ضمن (۲) مین بیان کیا گیا ہے کہ دفعات ۶ لغایت (۱۱) اُس اصول پر بنی ہین جسکا دفعہ مذکورہ کی ضمن اول مین تذکرہ ہے - اور ضمن اول سے وہ اصول بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے جسپر واقعات کا تعلق مبنی ہے - تمثیلات دفعہ ہذا سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کونسے امور - واقعات تنقیحی سے اُس قسم کا الحاق رکھتے ہین جسکی وجہ سے وہ جزو ایک ہی معاملہ کا ہین -

تمثیلات

(الف) زید پر یہہ الزام لگایا گیا کہ اُسنے عمرو کو مارکر اُسکے قتل عمدا کا مرتکب ہوا تو جو کچھہ زید یا عمرو یا پاس کھڑے ہوئے لوگون نے عین وقت ضرب مین یا اُسکے اتنے تھوڑے عرصہ کے قبل یا بعد کہ وہ اُس معاملہ کا جزو ہو کہا یا کیا ہو - وہ واقعہ مؤثر ہے -

(ب) زید ایک ایسے بلوے مین جسمین مفسدین مسلح تھے اور مال النقصان ہوا
اور لشکر پر حملہ کیا گیا اور جیلخانون کو توڑ کر کھولدیا گیا - شریک رہ کر جناب
ملکہ معظمہ کے مقابلہ مین جنگ کرنے کا ملزم ہوا - تو ان امور کا وقوع ایسے
واقعۂ مؤثر ہے کہ ایک ہی معاملۂ عام کے جزو ہین گو زید ان کُل واقعات مین
حاضر نہ رہا ہو -

(ج) زید نے بعلت ایک عبارت مشعر تہتک مندرجہ کسی خط کے جو ایک
مراسلہ کا جزو ہے عمرو پر نالش کی - اس صورت مین جملہ خطوط مابین فریقین
متعلق اُس امر کے جس سے تہتک پیدا ہوا اور جو اوس مراسلہ کے
شامل ہون جسمین عبارت تہتک آمیز مندرج ہے - واقعات مؤثر ہین
گو اُنمین عبارت مشعر تہتک مندرج نہ رہے -

(د) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا بعض اموال جنکی فرمایش عمرو کو ہوئی
زید کے حوالہ ہوئے یا نہین اور حال یہ ہے کہ اموال مذکور علی التواتر
چند اشخاص درمیانی کے حوالہ کیے گئے - تو ہر حوالگی واقعہ مؤثر ہے -

تمثیل حرف (الف) مین فرض کرو کہ زید اور عمرو ایک مورث کے وارث تھے - جو
بہت مالیتی کثیر جایداد چھوڑ کر مرا تھا اور ان دونون وارثون مین سے زید ½ کا مستحق تھا
اور عمرو ½ کا اور بموجب فریقین کے قانون مذہبی کے بصورت عمرو کے مرجانے کے
زید ½ کا مستحق ہو سکتا تھا - زید نے عمرو سے چھیڑ چھاڑ کی بہت سے مواقع پر کوشش کی

تاکہ اُسے عمرو پر حملہ کرنے کا موقعہ ملے۔ منجملہ اُن مواقع کے ایک موقعہ یہ تھا کہ زید نے عمر کا
اس غرض سے منہ چڑایا اور اُسکی توہین کی تاکہ اُسے غصہ آئے اور وہ کوئی ایسا فعل کرے
جسکی بنیاد پر اُسے اُسپر حملۂ مہلک کرنے کا موقعہ ملے۔ چنانچہ اُسکے اس فعل سے
عمرو کو اشتعال پیدا ہوا اور اُسنے زید کو ایک لاٹھی ماری۔ جسکے جواب مین زید نے
تلوار کا ہاتھ چلانا چاہا اور ولید اور احمد اور بکر نے اُسکو روکا اور اُسکا ہاتھ پکڑ اور
سمجھایا کہ یہ فعل تمھارے سخت مضر ہے تمکو اس سے متعلق عدالت سے چارہ کار حاصل کرنا چاہیے
لیکن باایںہمہ زید نے نہ مانا اور اُسکے بعد موقع نزاع سے ذرہ ہٹکر ایک تفنگچہ بہت جلد
جیب سے نکالکر عمرو پر سر کردیا جسکی گولی عمرو کے دماغ مین لگی اور فوراً وہ گر پڑا اور مرگیا
اسکے بعد زید وہان سے فوراً بھاگ گیا اور اپنے ایک ملازم حسن نامی سے اُسنے بعض
حضار موقعہ واردات کو ایک خاص مقام پر فرداً فرداً بلاکر اُسنے یہ خواہش کی کہ وہ
پولیس کی تحقیقات مین ملازمان پولس سے یہ بیان کرین کہ سخت اشتعال طبع کی حالت مین
عمرو نے خود تفنگچہ اپنے ہاتھ سے مارلیا۔ اور خودکشی کی بعد ازان اُسنے وہ مقام خاص بھی
بغرض اپنے اخفاکے فوراً تبدیل کردیا۔ یہ سب واقعات اس واقعہ تنقیحی سے کہ (زید عمرو کے
قتل عمد کا مرتکب ہوا) اس قسم کا الحاق رکھتے ہین کہ جزو ایک ہی معاملہ کا ہوگئے ہین۔
لہذا یہ سب امور واقعۂ متعلقہ ہین تمثیل (ب) بھی اسی قسم کی ہے۔ اور نیز تمثیل (ج)
تمثیل (د) ایک دیوانی مقدمہ کی تمثیل ہے فرض کرو زید کو بعض زیورات کا خرید کرنا
منظور تھا عمرو ایک جوہری سے خالد ایک محرر کے ذریعہ سے بعض زیورات زید نے
بغرض پسند طلب کیے عمرو نے زیورات اپنے ایک ملازم بکر نامی کے تفویض کیے تاکہ
وہ زید کو لیجاکر دکھائے۔ جب وہ ہمراہ خالد محرر کے زید کے مکان پر پہونچا۔ تو زید زنانہ مین تھا
اُس نے زیورات کے آنے کی اطلاع پاکر ہندہ اپنی ملازمہ کو حکم دیا کہ وہ زیورات لاکر اُسے دکھائے
ہندہ نے دروازہ پر جاکر خالد محرر سے کہا اُسنے بکر سے زیورات حوالہ کرنے کے لیے کہا بکر نے
وہ زیورات ہندہ کے حوالہ کیے۔ اُن زیورات مین سے بعض زیورات جاتے رہے
پس عمرو کا زیورات بکر کے حوالہ کرنا اور بکر کا خالد کے حوالہ کرنا اور خالد کا ہندہ کے حوالہ کرنا

اور ہندہ کا زید کے حوالہ کرنا ہر واقعہ واقعہ متعلقہ ہے۔

ہمیشہ سلسلہ واقعات سے واقعات کا باہمی تعلق معلوم ہو سکتا ہے جب مجسٹریٹ تحقیقات ایسے مقدمہ کی کر رہا ہو جو لائق تجویز عدالت سشن یا ہائی کورٹ ہو تو مجسٹریٹ کو لازم ہے کہ مستغیث کا بیان سنے (اگر کوئی مستغیث ہو) اور حسب طریقہ مصرحہ آئندہ وہ تمام ثبوت جو بتائید استغاثہ یا منجانب شخص ملزم کے پیش کیا جائے یا جسقدر مجسٹریٹ طلب کرے لیا جائے (دفعات ۲۰۸ و ۲۵۲ مجموعہ ضابطہ فوجداری ملاحظہ طلب ہین) ایک ملزمہ کے برخلاف جسپر الزام ارتکاب جرم ضرر شدید لگایا گیا تھا صرف اس امر کی شہادت تھی کہ شخص ضرر رسیدہ نے ایک تیسرے شخص کے پاس بموجودگی ملزمہ تھوڑی دیر بعد از ارتکاب جرم طریقہ ارتکاب بیان کیا۔ ملزمہ نے ارتکاب جرم سے جبکہ کہ الزام اسپر لگایا جاتا تھا۔ انکار نہین کیا تجویز ہوا کہ ایسی شہادت زیر دفعات ۶ و ۸ قابل پذیرائی تھی (۱) پنجاب چیف کورٹ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز فرمایا کہ جو شہادت گواہ نے دی ہے وہ ویسا معاملہ نہین ہے جسکا بموجب دفعہ (۹۱) ایکٹ شہادت قانوناً بصورت ایک دستاویز کے ضبط تحریر مین لانا ضرور ہو مگر جو شہادت حاکم تحریر کرے وہ ایسا معاملہ ہے جو شہادت لی گئی ہے وہ اس شہادت سے جو دیگئی ہے بطور جزو معاملہ واحد کے اسقدر الحاق رکھتی ہے کہ وہ امر متعلقہ حسب دفعہ ۶ ایکٹ شہادت ہے (۲)

دفعہ ۷

واقعات جو باعث یا وجہ یا نتیجہ واقعات تنقیحی ہون

جو واقعات۔ واقعات موثر یا واقعات تنقیح طلب کے بلا واسطہ یا اور طرح پر باعث یا وجہ یا نتیجہ ہون۔ یا اُس حال کی کیفیت پر مشتمل ہون جس مین ویسے واقعات وقوع مین آئے ہون یا جنسے اُن کے وقوع یا معاملہ کا موقع پیدا ہوا ہو۔ وہ واقعات موثر ہین۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۰۳ (۲) نمبر ۲ پنجاب رکارڈ سنہ ۱۹۰۹ عیسوی صیغہ فوجداری۔

اس دلنوں الفاظ ذیل تشریح طلب ہین۔

(۱) باعث

(۲) وجہہ

(۳) نتیجہ

باعث اور وجہہ دونون الفاظ مترادف المعنی ہین اور ان دونون الفاظ کا مفہوم علت ہی
لیکن دونون الفاظ کے مواقع استعمال مختلف ہین۔ اسی وجہ سے ان دونون الفاظ کے
تصورات مختلف ہین اور ان دونون مین فرق جو کچھ ہے وہ یہہ ہے کہ وجہہ عام ہے اور
باعث خاص ہے۔ ہر معلول کی کوئی نہ کوئی علت ضرور ہوا کرتی ہے۔ یا ہر نتیجہ کی کوئی نہ کوئی وجہہ
ضرور ہوتی ہے لیکن یہ ضرور نہیں ہے کہ جملہ وجوہ متحد الخواص ہون بلکہ وجوہ مختلف الخواص ہوتی ہین
جو وجہہ آمادہ کرنے والے ہوتے ہین اُنھین باعث کہتے ہین۔ لہذا باعث خاص ہوا اور وجہہ عام
وجہہ مین بلحاظ عمومیت وجوہ باعثہ بھی داخل ہین مثلاً زید جو نہایت مغرور اور خود پسند اور
بہت غصیل شخص ہے۔ عمر نے اُسکا منہہ چڑایا۔ اور اُسے فوراً غصہ آگیا۔ اسکے بعد عمر نے
زید کی توہین کے چند الفاظ کہے اس سے زید کا اسقدر غصہ بڑھ گیا کہ زید نے عمر کو خوب مارا۔
تب عمر کا منہہ چڑانا اور زید کی توہین کے الفاظ کہنا۔ زید کے اشتعال طبع کا باعث کہلائے گا
اسلیے کہ عمر کے افعال زید کے افعال کے باعث ہوئے۔ اور عمر کے افعال سے زید کے
مشتعل ہونے کی وجہ اُسکا ذاتی غصہ اور خود پسندی اور مغروریت ہی۔ اس تمثیل سے
باعث اور وجہہ کا فرق سمجھ مین آسکتا ہے۔ ہر چیز کے احساس سے جو ہمکو استنباط ہوا کرتا ہی
اُسے ہم احساس کا نتیجہ خیال کرتے ہین۔ جو معلول سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور وہ احساس
اُس استنباط کی علت یا سبب ہوا کرتا ہے۔ مثلاً ایک آواز سُنائی دی۔ ہم بلحاظ تجربہ کے
اُسکی نوعیت کا ادراک کرینگے کہ وہ بندوق کے چھوٹنے کی ہے۔ یا سڑک پر گاڑی کی گڑگڑاہٹ کی
یا ہاتھی کے چنگھاڑنے کی۔ یا گھوڑے کی ہنہنانے کی۔ یا کتے کے بھونکنے کی۔ یا نقارہ کے بجنے کی۔
یہ استنباط معلول ہے اور وہ آواز اس استنباط کی علت ہے۔ اسی طرح بندوق کا سر ہونا
گاڑی کا چلنا۔ ہاتھی کا چنگھاڑنا۔ گھوڑے کا ہنہنانا کتے کا بھونکنا۔ نقارہ کا بجنا۔

علت ہو — اور آواز معلول ہے — اسی طرح اُن واقعات کے وقوع مین آنے کے بھی کچھ اسباب ضرور ہوتے ہین جو اُنکے وقوع مین آنے کی علت ہوتے ہین مثلاً بندوق کے سر ہونیکی علت سر کرنے والے کا فعل — نقارہ کے بجنے کی علت — بجانیوالے کا فعل — بہرحال کسی سبب کا نتیجہ اول نتیجۂ قریب سمجھا جاتا ہے اور اسباب و نتایج کے سلسلہ مین جسقدر طوالت ہوتی جاتی ہے اسی قدر نتایج بعید ہوتے جاتے ہین — مثلاً سلسلۂ مذکورہ مین بمقابلہ بندوق چلانیوالے کے فعل کی علت غائی کی جو بندوق کے چلانیکا باعث تھی — بندوق کی آواز من وجہٍ نتیجۂ بعید ہے اور بندوق چلانے والے کا فعل بمقابلہ آواز کے نتیجۂ قریب ہے واقعات پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو واقعہ کسی دوسرے واقعہ کا سبب ہو وہ خود بھی کسی اور واقعہ کا نتیجہ ہوگا اور جس سبب کا وہ نتیجہ ہوگا وہ سبب بھی کسی اور واقعہ کا نتیجہ ہوگا جسکے ظہور کا کوئی سبب ہوگا — اسی طرح بہت طویل سلسلہ واقعات ایسا مل سکتا ہے جسمین ہر واقعہ کا کوئی نہ کوئی سبب ہوگا — اور کوئی نہ کوئی نتیجہ ہوگا سبب اول کا جو نتیجہ ہو وہ نتیجۂ قریب ہے اور نتیجہ کا نتیجہ نتیجۂ بعید ہوگا — اور اُس کا نتیجہ اُس سے زیادہ بعید ہوگا — اور اُسکا نتیجہ اُس سے بھی زیادہ بعید ہوگا — اسی طور پر طویل سلسلۂ واقعات مل سکتا ہے اس دفعہ کا مقصود یہ ہے کہ واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کے وقوع مین آنے کے باعث یا وجہ جو واقعات ہوے ہون وہ واقعات اور نیز ایسے واقعات جو واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ کا نتیجہ ہون — خواہ نتیجۂ قریب ہون یا نتیجۂ بعید سب واقعات متعلقہ ہین مگر ممکن ہے کہ بعض ایسے واقعات ہون کہ اُنھین نہ باعث واقعہ تنقیحی یا واقعۂ متعلقہ کہہ سکین نہ وجہ واقعات مذکورہ نہ وہ واقعۂ مذکورہ کا نتیجۂ قریب ہون نہ نتیجۂ بعید نہ اُن مین وہ تعلق ہو جو سبب اور نتیجہ مین ہوتا ہے تاہم وہ واقعات اُن حالات مین داخل ہون جن مین واقعۂ تنقیحی یا واقعۂ متعلقہ وقوع پذیر ہوا ہو — یا اُن واقعات سے واقعات تنقیحی کے پیدا ہونے کا موقعہ پیدا ہوا ہو — یا کم سے کم اُن واقعات سے اُس معاملہ کا موقعہ ظہور مین آیا ہو جس معاملہ مین واقعات تنقیحی قرار پا سکین — تو ایسے واقعات بھی واقعات متعلقہ قرار پائینگے —

تمثیلات

(الف) تکرار اس امر کی ہے کہ آیا زید نے عمرو کا سرقہ بالجبر کیا یا نہین-

تو یہ واقعات کہ عمرو سرقہ بالجبر کے تھوڑا پیشتر اپنے ساتھ روپے لیکر ایک میلے مین گیا تھا اور دوسرے لوگونکو وہ روپے دکھلائے تھے یا یہ بیان کیا تھا کہ میرے پاس روپے ہین- واقعات موثر ہین-

(ب) تکرار اس امر کی ہے کہ آیا زید نے عمرو کو قتل کیا یا نہین-

زمین پر کشاکشی کی نشانیان جو اُس مقام مین یا قریب اُس مقام کے دکھلائی دیتی ہین جہان قتل وقوع مین آیا- واقعات موثر ہین-

(ج) تکرار اس امر کی ہے کہ آیا زید نے عمرو کو زہر دیا یا نہین-

زہر کھلانے کی علامات بینہ کے ظہور مین آنے کے پیشتر جو کیفیت عمرو کے مزاج کی تھی وہ اور عمرو کی ایسی عادات جنکو زید جانتا تھا اور جنسے زہر کھلانے کا موقعہ ہاتھ آسکتا تھا- واقعات موثر ہین-

تمثیل حرف (الف) باعث واقعہ تنقیحی کی اور باقی دو تمثیلات نتائج قریب وبعید واقعات تنقیحی دو واقعات متعلقہ کی ہین لیکن درحقیقت اس دفعہ کے مضامین سمجھنے کے لیے صرف یہی تمثیلات کافی نہین ہین- ذیل مین ایک مقدمہ ملکہ معظمہ بنام ڈونیلان علت قتل عمد (۱) درج کیا جاتا ہے اور حاشیہ مین واقعات مقدمہ مین بھی ہر واقعہ کی نسبت جو ثابت کیا گیا ہے- یہ بتا دیا گیا ہی کہ قانون شہادت کی کس دفعہ کے بموجب یہ واقعہ متعلقہ ہے جس سے دفعہ ہذا کے اور دیگر دفعات کے مقاصد بخوبی سمجھ مین آسکین گے-

مقدمہ

جان ڈونیلان کی تجویز ۱۸۸۱ع کی وارد ک اسپرنگ ایسائیز مین روبرو مسٹر جسٹس بولر کے بعلت قتل عمدا اپنے سالے سر تھیوڈوسیس بروٹن کے جو کہ نوجوان بعمر بیس کی (۲) عمر کا اور متمول تھا ہوئی متوفی باستثناے ایک عارضہ ضعیف کے جسکے لیے وہ کبھی کبھی ایک طبی دوا (۳)

---

(۱) مندرجہ کتاب مسٹر ولسن صفحات ۲۹ الغایت (۱۹۶) (۲) واقعہ تمہیدی (دفعہ ۹) (۳) اشیاء کی حالت جنمین واقعات تنقیحی پیدا ہوئے (دفعہ ۷)

استعمال کیا کرتا تھا اپنی وفات کے وقت تک تندرست اور خوش و خرم تھا۔
مس ڈونیلان متوفی کی بہن تھی اور معہ لیڈی بروٹن کے جو متوفی کی ماں تھی مکان
موسومہ لافورڈ ہال مین جو کہ بروٹن کے خاندان کے سکونت کا محل تھا رہتی تھی (۱)
سر ٹی بروٹن کے لاولد اور بلا ازدواج فوت ہونے پر اُسکے اثاثہ کا جزو کثیر مس ڈونیلین (۲)
کو پہونچتا تھا اور جوابدہی مین ملزم کی طرف سے یہ بیان کیا گیا تھا اگرچہ ثابت نہین کیا گیا تھا
اُسنے اپنی شادی کے وقت بذریعہ تملیک نامہ کے اسی وقت سے اپنی کل جائداد مس ڈونیلانکو
دیدی تھی اور درصورت مس ڈونیلان کے اُس سے پہلے وفات پانے کے بموجب
تملیک نامۂ مذکور اُسکو جائداد پر حق حین حیاتی بھی حاصل تھا اور تملیک نامۂ مذکور
نہ صرف جملہ جائداد بلکہ حقیقت مابعد (۳) پر بھی حاوی تھا۔ سر تھیوڈوسیس کی وفات سے کچھ
پہلے ملزم نے کئی بار جھوٹ یہ بیان کیا کہ اُسکی طبیعت بہت خراب ہے اور اسکی زندگی کا
کچھ بھروسہ نہین ہے (۴) ۲۹ اگست کو اُسکے معالج نے ایک خفیف بے مضرت عرق صبح کے وقت
پینے کے واسطے بھیجا (۵) شام کے وقت متوفی شکار ماہی کے واسطے باہر گیا (۶)
اور ملزم نے اپنی ماں سے کہا کہ مین بھی اُسکے ساتھ شکار کو گیا تھا اور حماقت سے
مین نے اپنے پیر بھگو لیے۔ ملزم کے یہ دونون بیان جھوٹ تھے (۷) دوسرے روز صبح
سر تھیوڈوسیس اچھی طرح تھا (۸) اور ۷ بجے کے قریب اُسکی ماں اُسکے کمرے مین
دوا پلانے گئی ( ) اور متوفی (۹) اور اوسکی ماں دونون نے کہا اسمین کڑوے باد اموکی

(۱) وجہ تحریک (دفعہ ۸) (۲) اسواقعہ سے اُس دلیل کی تردید ہوتی ہی جو کہ واقعہ متعلقہ سے پیدا ہوتی ہی (دفعہ ۹) (۳) ان واقعات کو مسٹر ولسن نے ترک کیا ہی مگر مسٹر اسٹیفن نے جو حالات مقدمہ کے لکھے ہین اُنمین وہ مندرج ہی کتاب جنرل ویو کرمنل لا صفحہ (۳۳۸) ملاحظہ طلب ہی۔ (۴) اس واقعہ سے واقعات تنقیحی کی طیاری ظاہر ہوتی ہی (دفعہ ۸) بیانات مذکور بموجب دفعہ ۱- ایسے اقبالات ہین جو ملزم کے خلاف استعمال کیے جا سکتے ہین (۵) یہ ایسا واقعہ ہی جس سے واقعہ تنقیحی کا موقعہ پیدا ہوتا ہی (۶) اس واقعہ سے واقعات مابعد پیدا ہوتے ہین (دفعہ ۹) (۷) طیاری (دفعہ ۸) اقبال (دفعہ ۱۷) (۸) چیزونکی ایسی حالت جنمین واقعہ تنقیحی پیدا ہوا (دفعہ ۷) (۹) یہ بیان کیا گیا تھا کہ ڈونیلان نے معالج کی دوا کے عوض زہریلی دوا رکھدی تھی جو لیڈی بروٹن نے پلا دی۔ بیان دوا مذکور کا پلانا بموجب دفعہ ۸ واقعہ تنقیحی تھا۔

تو آئی ہو (۱) دو منٹ کے بعد متوفی دوا کے پیٹ مین رہنے کی نہایت کوشش کرنے لگا
اور لیڈی بروٹن نے اُسکے پیٹ سے غرغر کی آواز سنی (۲) اور دس منٹ مین اُسے
نیند سی آنے لگی۔ (۳) لیکن پانچ منٹ بعد اس کی آنکھین چڑھ گئین اور دانت بجگئے
اور منہ سے کف بہنے لگا اور دوا پینے سے آدھ گھنٹہ کے اندر مرگیا (۴) لیڈی بروٹن
جلد نیچے اُتر کر نوکر کو معالج کے بلانے کے لیے ہدایت کرنے کو گئی۔ معالج تین میل
فاصلہ پر رہتا تھا (۵) اور سر تھیوڈوسیس کی یہ حالت ہونے کے پانچ منٹ کے اندر
ڈونیلن نے پوچھا کہ دوا کی شیشی کہان ہے اور لیڈی بروٹن نے اُسے دونون
شیشیان دکھلائین ملزم نے اُن مین سے ایک کو لیکر پوچھا کہ وہ شیشی یہی ہے
لیڈی بروٹن نے کہا ہان۔ اسپر ملزم نے ایک بوتل مین سے جس مین پانی بھرا ہوا تھا
اور جو قریب ہی رکھی ہوئی تھی تھوڑا سا پانی لیکر اُس شیشی مین ڈالا اور اُسکو ہلا کر
ایک سیلابچی مین جسمین کچھ کثیف پانی بھرا ہوا تھا ڈال دیا۔ لیڈی بروٹن نے کہا کہ
شیشی کو مت چھوؤ اسپر ملزم نے دوسری شیشی کو اُٹھا کر اُس مین بھی پانی ڈالا اور
شیشی کو ہلا کر اُس مین اپنی اُنگلی ڈالکر اُس پانی کو چاکھا۔ لیڈی بروٹن نے پھر کہا
کہ یہ کیا کرتے ہو شیشیون کو مت چھوؤ ملزم نے جواب دیا کہ مین نے اُسکو چاکھا ہے اگرچہ
پہلی شیشی کی دوا مین نے نہین چاکھی تھی (۶) ملزم نے نوکر سے کہا کہ سیلابچی اور بوتلین
اور سب کثیف چیزین اُٹھا لیجاؤ اور اُسکے ہاتھ مین اُٹھا لیجانے کے لیے بوتلین دین۔
نوکر نے لیڈی بروٹن کے کہنے سے بوتلین پھر رکھ دین لیکن ملزم کے خفا ہو کر حکم دینے پر

(۱) دیکھو دفعہ ۱۴۔ (۲) یعنی پروسک ایسڈ کی لیڈی بروٹن نے زہر کے وجود کو اُسکی بو سے دریافت کیا
پس اُسنے سونگھ کر ایک واقعۂ تنقیحی کا ادراک کیا (دفعہ) (۳) واقعات تنقیحی کے یہ نتایج ہین (دفعہ۷)
ان جملہ واقعات پر اُسکی موت مشتمل ہے جو کہ واقعۂ تنقیحی ہے (۴) واقعات تنقیحی کے یہ نتائج ہین
(دفعہ۷) ان جملہ واقعات پر اُسکی موت مشتمل ہے جو کہ واقعۂ تنقیحی ہے (۵) یہ واقعات مابعد کی تمہید ہے
جس سے وقت کا تعین ہوتا ہے (دفعہ ۹)۔
(۶) عمل مابعد بلحاظ واقعۂ تنقیحی کے اور بیانات جنسے عمل مذکور کی توضیح ہوتی ہے (دفعہ۸)

آخر تک جانے آئی۔ (۲) معالج کے آنے پر ملزم نے کہا کہ متوفی کل شام کو شکار کھیلنے گیا تھا اور رات زکام ہوگیا تھا لیکن ملزم نے اُس دوا کا کچھ بیان نہ کیا جو متوفی نے پی تھی ملزم کے کمرہ مین ایک بھبکا تھا جس سے وہ عرق گلاب کھینچا کرتا تھا (۲) اور سر تھیوڈوسیس کی وفات کے چند روز بعد اُسنے وہ بھبکا نوکرون کو صاف کرنے کے لیے دیا اور وہ بھیگے ہوئے چونے سے تر تھا (۳) ملزم نے کئی جھوٹے اور متناقض بیانات نسبت متوفی کی وفات کے نوکرون سے لیے (۴) اور متوفی کی وفات کے دن اُسنے اُسکے ولی سر ڈبلیو وہیلر کو اُسکی وفات کی اطلاع دینے کیلیے خط لکھا لیکن یہ نہین لکھا کہ موت ناگہان واقع ہوئی (۴) وفات کے چوتھے روز صندوق بحال دیا گیا (۵) سر ڈبلیو وہیلر نے دو دن بعد بوجہ پہونچنے اُس افواہ کے جو سر تھیوڈوسیس کے طریقۂ وفات کی نسبت اور اس امر کی نسبت کہ اُنکی وفات بوجہ زہر دیے جانے (۶) کے واقع ہوئی مشہور تھی ملزم کے نام ایک خط لکھا اور یہ استدعا کی کہ متوفی کی لاش کا ملاحظہ ہونا چاہیے اور ان ڈاکٹرون کا نام لکھا جنکو لاش دکھائی جاے (۷) پس ملزم نے اشخاص مذکورہ کو بُلوایا لیکن اُنکو سر ڈبلیو وہیلر کا خط جسمین متوفی کے زہر دیے جانے کا شبہہ مندرج تھا نہین دکھلایا اور یہ بیان کیا کہ وہ بموجب استدعا سر ڈبلیو وہیلر کے طلب کیے گئے ہین۔ چونکہ ملزم کے کہنے سے اُنکو یہ معلوم ہوا کہ موت معمولی طور پر واقع ہوئی (۸) اور چونکہ

---

(۱) طریقۂ عمل مابعد اور بیانات توضیحی (دفعہ ۸)

(۲) اس سے زہر کے کھینچنے کا موقعہ ظاہر ہوتا ہے جو متوفی کو پلایا گیا (دفعہ ۷)

(۳) عمل مابعد (دفعہ ۸)

(۴) اقبالات (دفعات ۱۷ و ۱۸)

(۵) تمہید واقعات مابعد (دفعہ ۸)

(۶) واقعات آیندہ کی تمہید اور توضیح ہوتی ہے (دفعہ ۹) یہ قابل لحاظ ہے کہ دکھلانے کے لیے کہ واقعات جنکی نسبت افواہ مشہور تھی اور شبہہ پیدا ہوا تھا صحیح تھے افواہ یا شبہات کے وجود کا ثبوت قابل پذیرائی نہین ہے اس سبب سے کہ افواہ مشہور تھی اور ایسا شبہہ تھا سر ڈبلیو وہیلر کے خط کی توضیح ہوتی ہے۔

(۷) بیان جو ملزم سے کیا گیا اور جس سے اُسکا طریقۂ عمل پیدا ہوا (دفعہ ۸) (۸) ملزم کا عمل مابعد (دفعہ ۸)۔

لاش بہت بوسیدہ ہوگئی تھی اُنھون نے اُسکے ملاحظہ کرنیسے بہ بناے اندیشہ ضرر ذاتی کے انکار کیا ۔ دوسرے روز ایک ڈاکٹر نے جسکو اُنکے ملاحظہ سے انکار کرنے کی خبر نہ ہوئی لاش کے ملاحظہ کرنے پر اپنی آمادگی ظاہر کی ملزم نے اس بنا پر اجازت ندی کہ اُسکو ملاحظہ کرانے کی استدعا نہین کی گئی تھی (۱) اُسی روز ملزم نے سر ڈبلیو و ہیلر کے نام ایک خط لکھا اور اُسمین یہ لکھا کہ ڈاکٹرون نے اہالیان خاندان کا اطمینان کیا اور یہہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ متوفی کی وفات اُس بیماری کی وجہہ سے واقع ہوئی جس مین وہ مبتلا تھا لیکن اُسنے یہ بیان نہین کیا کہ ڈاکٹرون نے لاش ملاحظہ نہین کی (۲) تین چار روز بعد سر ڈبلیو ہیلر کو یہ خبر ملی کہ لاش کا ملاحظہ نہین ہوا (۳) اور اُنھون نے ملزم کو باصرار لکھا کہ لاش کا ملاحظہ کرایا جاے (۴) لیکن ملزم نے حیلہ حوالہ کرکے مکاری سے ملاحظہ ہونے نہ دیا (۵) اور لاش بلا ملاحظہ کے دفن کی گئی (۶) اس اثناء مین اُس موت کے حالات اُس افسر سرکاری کو معلوم ہوے جو مرگ اتفاقیہ کے وجوہ دریافت کرنے کے لیے مقرر ہے اور موت کے گیارہ (۱۱) روز بعد اُس نے لاش کو کھدوا کر ملاحظہ کرایا لاش بہت بوسیدہ ہوگئی تھی متوفی کے سر کا ملاحظہ نہین کیا گیا اور نہ پیٹ چیرا گیا۔ [illegible]

(۱) طریقۂ عمل مابعد (دفعہ ۸) اس امر سے کہ اشخاص اول الذکر نے ملاحظہ سے انکار کیا ملزم کے طریقۂ عمل کی توضیح ہوتی ہے کیونکہ اُس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اس طریقۂ عمل کا اثر ہوا کہ لاش کا ملاحظہ نہوسکا (دفعہ ۷) جس بنا پر کہ اُن اشخاص نے ملاحظہ سے انکار کیا تھا اُس سے اس نتیجہ کی تردید ہوتی ہے (دفعہ ۹) لیکن ڈاکٹر دویم کی آمادگی اور اُسپر ملزم کا طریقۂ عمل امر مذکور کی تائید کرتا ہے (دفعہ ۹) (۲) طریقۂ عمل مابعد (دفعہ ۱۱) اور اقبال (دفعہ ۱) (۳) واقعۂ تمہیدی (دفعہ ۹) (۴) بیان جو ملزم سے کیا گیا اور جس سے اُسکے طریقۂ عمل پر اثر ہوا (دفعہ ۸) (تمثیل ۲) (۵) ہر حیلہ اور ہر واقعہ جس سے مکاری کا اظہار ہوتا ہے عمل مابعد ذیل مین داخل ہے (دفعہ ۸)

(۶) دفن کرنا ایک جزو معاملہ کا ہے (دفعہ ۶) ملاحظہ کے نہونے سے ڈاکٹرون کی شہادت کے اجزائی توضیح ہوتی ہے اور کل سے ڈاکٹرون کی شہادت کی تمہید ہوتی ہے (دفعہ ۹)۔

اور نہج پر بھی نا مکمل طور پر ملاحظہ ہوا (۱) لیڈی بروٹن نے جب افسر تحقیقات کنندہ
اسباب وفات کے روبرو تحقیقات مین ملزم کے شیشون کے دھونے کا حال بیان کیا
تو یہ دیکھا گیا کہ ملزم نے اُسکی آستین پکڑکر اُسے روکنا چاہا اور بعد مین ملزم نے
اُس سے کہا کہ اس امر کے بیان کرنے کی کچھ ضرورت نہین صرف جو سوال پوچھے جائین
اُنکا جواب دینا چاہیے ایک خط مین جو افسر تحقیقات کنندہ اسباب موت اور اُس کے
جوری کے نام لکھا گیا تھا ملزم نے اُنکو یہ باور کرانا چاہا کہ متوفی کی وفات دھوکے مین
سنکھیا کھا لینے سے جو اُس نے مچھلی مارنے کے لیے مول لی تھی واقع ہوئی (۲) بروقت
تجویز مقدمہ چار طبیبون کا جن مین سے تین ڈاکٹر تھے اور ایک اپاتھکیری منجانب
مستغیث اظہار لیا گیا اور اُن لوگون نے خاصکر بربنا اُن علامات کے جو بعد پینے
دوا کے ظاہر ہوئین اور یکایک واقع ہونے موت کے اور ملزم کی شکل کے جو موت کے بعد ہوگئی تھی اور بربنا اُس
بو کے جو حسب بیان لیڈی بروٹن کے دوا مین آتی تھی اور بربنا اُس اثر کے جو جانور کو
زہر دینے سے ظاہر ہوا تھا یہ قطعی رائے ظاہر کی کہ متوفی کی وفات بذریعہ زہر موسوم لاریل واٹر
(۳) کے واقع ہوئی ایک ڈاکٹر نے یہ بیان کیا کہ لاش چیرنے کے وقت اُسکو ایک خاص قسم کا
کڑوا تیز ذائقہ منھ مین معلوم ہوا اور لاریل واٹر سے بعد ازان جب کبھی اُسنے تجربہ کیا
تو وہی ذائقہ اُسکے منھ مین پیدا ہوا (۴) ایک مشہور ڈاکٹر نے جو علم تشریح کے ماہر تھے
(۵) اپنی رائے قطعی ظاہر کی کہ علامات سے خواہ مخواہ یہ نتیجہ اخذ نہین ہوتا ہے کہ متوفی کو
زہر دیا گیا اور جو کچھ کہ متوفی کے لاش چیرنے کے وقت ظاہر ہوا اُس سے سوائے لاشکی بوسیدگی کے
اور کچھ ظاہر نہین ہوتا (۶) ملزم پر تجویز ثبوت جرم صادر ہوئی اور اُسکو سزائے موت دی گئی —

(۱) اس سے ماہرین کی رائے کی تمہید ہوتی ہے (دفعات ۹ و ۴۵ و ۴۶) (۲) عمل مابعد (دفعہ ۸)
واقبالات (دفعہ ۱) (۳) رائ ماہرین کی (دفعہ ۴۵) (۴) یہ وہ حالت ہے جسمین واقعہ تنقیحی کا
اظہار ذائقہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے یعنی لاریل دواڑ کا جو جسم مین موجود ہے اظہار ہوتا ہی
لفظ واقعہ کی تشریح دفعہ ۳ مین ملاحظہ طلب ہے — (۵) یعنے جان ہنٹر صاحب —
(۶) رائے ماہرین کی (دفعہ ۴۵)

دفعہ ۸ - وہ واقعہ - واقعۂ موثر ہے جس مین یا جس سے تحریک یا آمادگی کسی واقعہ تنقیح طلب یا واقعہ موثر کی پائی جاے -

وجہ تحریک یا تیاری یا عمل مابعد یا ماقبل واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ

نالش یا کارروائی کی کسی فریق یا مختار فریق کا چلن بعلاقہ نالش یا کارروائی مذکور یا بعلاقہ کسی واقعہ تنقیح طلب یا واقعہ موثر بہ نسبت نالش یا کارروائی مذکور کے - اور کسی ایسے شخص کا چلن جسکی نسبت کوئی جرم مادہ کارروائی ہوا ہو - واقعۂ موثر ہے - بشرطیکہ ویسا چلن کسی واقعہ تنقیح طلب یا واقعہ موثر کی تاثیر کرتا یا اُس سے متاثر ہوتا ہو اور عام اس سے کہ قبل یا بعد اُسکے وقوع مین آیا ہو -

تشریح اول - لفظ ''چلن'' مندرجۂ دفعہ ہذا مین بیانات داخل نہین ہین - الا جبکہ وہ بیانات افعال غیر بیانات کے شامل ہوکر اُن کی تصریح کے متضمن ہون - مگر یہ تشریح ایکٹ ہذا کی کسی اور دفعہ کے رو سے کسی بیان کے موثر ہونے مین خلل نہ ڈالے گی -

تشریح دوم - جب کسی شخص کا چلن واقعہ موثر ہو تو ہر ایسا بیان جو اُس سے یا اُسکے روبرو اور اُسکے سُنتے مین کیا جاے اور اُسکے ایسے چلن پر تاثیر کرے - واقعہ موثر ہے -

اس دفعہ کا مقصود یہ ہے کہ واقعات مندرجۂ ذیل واقعات متعلقہ ہین ۔

(۱) وجہ تحریک واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ۔

(۲) وجہ تیاری ؍ ؍ ؍

(۳) منظر وجہ تحریک ؍ ؍ ؍

(۴) منظر وجہ تیاری ؍ ؍ ؍

(۵) عمل فریق مقدمۂ دیوانی بلحاظ نالش ۔

(۶) عمل فریق کارروائی دیوانی بلحاظ کارروائی ۔

(۷) عمل فریق مقدمہ دیوانی بلحاظ امر تنقیحی ۔

(۸) عمل فریق مقدمۂ دیوانی بلحاظ امر متعلقہ ۔

(۹) عمل فریق کارروائی دیوانی بلحاظ امر تنقیحی ۔

(۱۰) عمل فریق کارروائی دیوانی بلحاظ امر متعلقہ ۔

(۱۱) عمل ملزم مقدمۂ فوجداری موثر امر تنقیحی مقدمہ ۔

(۱۲) ؍ ؍ ؍ موثر امر متعلقہ ۔

(۱۳) ؍ ؍ ؍ متاثر از امر تنقیحی ۔

(۱۴) ؍ ؍ ؍ متاثر از امر متعلقہ ۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر بیانات ہی ہون تو یا بمعیت افعال ہون یا افعال کی توضیح کرتے ہون اور واقعہ کے متعلق عمل ہونے کی صورت مین عامل سے یا عامل کے روبرو یا اُسکی سماعت مین جو بیان ہو نہ عمل لیا جاسکے وہ بھی واقعہ متعلقہ ہے ۔ اس دفعہ مین عمل اور عمل کا اثر تشریح طلب ہے ۔ امثلۂ ذیل سے بعض اعمال اور اُنکے اثرات دریافت ہونگے

مقدمات دیوانی

عمل	اثر عمل
(۱) بہی کھاتہ مین کسی شخص کے جمع خرچ مین کسی رقم کا اندراج ۔	منجانب مالک بہی کھاتہ اقبال اس امر کا ہی کہ رقم مندرجہ اُس شخص کے حساب سے متعلق ہے جسکے حساب مین مندرج ہے ۔

عمل	اثر عمل
(۲) وصی کا ایک موصی لہ کو شے موصی بہ کا دے دینا۔	اقبال اس امر کا ہے کہ وصی کے قبضہ مین کافی جائداد متوفی کی ہے جسمین سے تمام موصی لہم کو اُنکے حصص موافق وصیت مل سکتے ہین
(۳) متوفی کی جایداد مین سے قرضہ درجۂ دویم کا ادا کرنا۔	اقبال اس امر کا ہی کہ قرضۂ درجۂ اعلیٰ کی ادائی کے لیے کافی مال متوفی چھوڑ کر مرا ہے۔
(۴) ایک سوداگر دوسرے سوداگر کو فرد حساب بھیجے اور وہ دوسرا سوداگر بغیر اعتراض کے ایک معقول عرصہ تک بلاوجہ کافی ساکت رہے۔	یہہ سکوت بادی النظر مین صحت حساب کا اقبال ہے۔
(۵) ایک حساب مین سے چند رقومات پر اعتراض کرنا اور باقی رقومات پر کوئی اعتراض نہ کرنا۔	باقی رقومات کی صحت کا اقبال ہے۔
(۶) اگر کسی شخص کے سامنے کوئی ایسا امر بطور معاملہ بیان کیا جاے جس کا اثر اُسکے مضر ہو تو اگر وہ شنکر ساکت رہے اور کوئی اعتراض نہ کرے۔	ایسا سکوت امر مذکور کا اقبال ہے۔

دفعہ ۱۷ ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۲ء قانون معاہدہ اور دفعہ (۲۱) ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۱ء قانون میعاد سماعت اسکے ساتھہ قابل ملاحظہ ہے۔

مقدمات فوجداری

عمل	اثر عمل
(۱) ملزم کا بھاگنا چھپنا بھیس بدلنا اُن ہتھیارون کو جنکو وہ جرم کے کرنے مین کام مین لایا ہے تلف کرنا کپڑون کو خون چھڑانے کیلیے دھونا یا اس قسم کا کوئی اور فعل جیسے کہ ملزم کے	اپنی حیثیت کے موافق اقبال جرم ہے۔

مجرم ہونیکا قیاس پیدا ہوتا ہو۔

تمثیلات

(الف) زید کے مقدمہ کی تجویز بعلت قتل عمد عمرو کے ہوئی۔

تو یہ واقعات کہ زید نے بکر کو قتل کیا تھا اور عمرو جانتا تھا کہ زید نے بکر کو قتل کیا ہے اور یہہ کہ عمرو نے افشاے راز کی دھمکی دیکر زید سے زرکشی کرنی چاہی۔ واقعات موثر ہین۔

(ب) زید نے عمرو پر بربنیاد ایک متسک کے روپے پانے کی نالش کی اور عمرو کہتا ہی کہ مین نے متسک نہین لکھدیا ہے تو یہ واقعہ کہ اسوقت جبکہ متسک حسب اظہار تحریر پایا تھا عمرو کو کسی خاص غرض کے لیے روپے درکار تھے۔ واقعہ موثر ہے۔

(ج) زید کے مقدمہ کی تجویز بعلت زہر کھلا کر قتل عمد کرنے عمرو کی ہوئی۔ تو یہ واقعہ کہ عمرو کی موت کے پیشتر زید نے اسی قسم کا زہر دستیاب کیا تھا جو عمرو کو کھلایا گیا۔ واقعہ موثر ہی۔

(د) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا فلان دستاویز زید کا وصیت نامہ ہی یا نہین۔

تو یہ واقعات کہ تاریخ وصیت نامہ منظرہ کے کچھ پیشتر زید نے ان امور کی

تحقیقات کی تھی جنسے شرائط وصیت نامۂ منظرہ متعلق ہین - اور وصیت نامہ کے تحریر کرنے کے باب مین وکلا سے مشورت لی تھی اور دیگر وصیت نامجات کے مسودے تیار کرلئے تھے مگر اُنکو پسند نہین کیا تھا واقعات موثر ہین -

(ہ) زید پر ایک جرم کا الزام لگایا گیا -

تو یہ واقعات کہ جرم منظرہ کے خواہ قبل یا بروقت یا بعد زید نے ایسی شہادت بہم پہونچائی جس سے واقعات مقدمہ کا رنگ اُسکے مفید مطلب ہو سکے یا اُسنے وجہ ثبوت کو تلف کیا یا پوشیدہ رکھا یا اُن لوگون کو حاضر ہونے سے باز رکھا یا غیر حاضر کرایا جو گواہ ہو سکتے تھے یا اُس مقدمہ مین جھوٹی گواہی دینے کیلیے لوگونکو راضی کیا - واقعات موثر ہین -

(و) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید نے عمرو کا سرقۂ بالجبر کیا یا نہین -

تو یہ واقعات کہ بعد عمرو کے سرقہ بالجبر کے بکرنے زید کے روبرو یہ کہا کہ اہالی پولیس اُس شخص کی تلاش کو چلے آتے ہین - جسنے عمرو کا سرقہ بالجبر کیا اور زید سُنتے ہی بھاگ گیا - واقعات موثر ہین -

(ز) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید عمرو کے . . . . روپئے دھارتا ہی یا نہین -

تو یہ واقعات کہ زید نے بکر سے روپے قرض مانگے اور خالد نے زید کے روبرو اور اسکو سنا کر بکر سے یہ کہا میری یہ صلاح ہی کہ تم زید کا اعتبار نکرو کیونکہ وہ عمرو کے ۱۰۰۰۰ روپے دھارتا ہے۔ اور اسپر زید کچھ جواب نہ دیکر چلا گیا واقعات موثر ہین۔

(ح) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید کسی جرم کا مرتکب ہوا ہے یا نہین۔

تو یہ واقعہ کہ زید ایک خط پاکر جس مین خبر اس بات کی تھی کہ شخص مجرم کے بارے مین تحقیقات ہو رہی ہی۔ فرار ہوگیا اور نیز اُس خط کے مضامین۔ واقعات موثر ہین۔

(ط) زید پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا۔

تو یہ واقعات کہ بعد وقوع جرم مظہرہ نے زید فرار ہوا یا ایسے مال کو یا ایسے مال کے حاصل کو جو اُس جرم کے ذریعہ سے دستیاب ہوئے اپنے قبضے مین رکھتا تھا یا یہ کہ اُسنے ایسی چیزون کو چھپانا چاہا جو ارتکاب جرم مین مستعمل ہوئین یا ہوسکتی تھین۔ واقعات موثر ہین۔

(ی) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا ہندہ کا بالجبر ازالہ بکارت کیا گیا یا نہین۔

تو یہ واقعہ کہ زنا بالجبر مظہرہ کی تھوڑی دیر بعد ہندہ نے اُس جرم کی بابت

کچھ شکایت کی تھی اور وہ حالات جنمین اور وہ الفاظ جنمیں شکایت مذکور کی گئی تھی۔ واقعات موثر ہین۔

مگر یہ واقعہ کہ ہندہ بطور شکایت کے کچھ نہ کہکر یہہ بولی تھی کہ میرا ازالۂ بکارت کیا گیا اس دفعہ کے متعلق چلن کے بارے مین واقعۂ موثر نہین ہے گو وہ بطور اظہار وقت نزع حسب دفعہ ۳۲۔ ضمن (۱) کے۔ یا بطور ثبوت تائیدی حسب دفعہ ۱۵۷ کے۔ واقعۂ موثر ہو سکتا ہو۔

(ی) تکرار اس بات پر ہے کہ زید کا سرقہ بالجبر ہوا یا نہین۔

تو یہ واقعہ کہ سرقۂ بالجبر کے مظہرہ کی تھوڑی دیر بعد اُسنے جرم مذکور کی بابت شکایت کی تھی اور وہ حالات جن مین اور وہ الفاظ جنمیں شکایت مذکور کی گئی تھی واقعات موثر ہین۔

مگر یہ واقعہ کہ بدون شکایت کیے اُسنے یہ کہا کہ میرا سرقۂ بالجبر ہوا اس دفعہ کے متعلق چلن کے بارے مین واقعۂ موثر نہین ہے گو وہ بطور اظہار وقت نزع حسب دفعہ ۳۲۔ ضمن (۱) کے۔ یا بطور ثبوت تائیدی حسب دفعہ ۱۵۷ کے۔ واقعۂ موثر ہو سکتا ہو۔

ایک مقدمہ مین بوقت تجویز الزام قتل عمد یہ ظاہر ہوا کہ متوفیہ سے قبل اُس کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے مختلف اشخاص نے اُسکی مجروحی سے متعلق سوالات کیے کہ کسطرح صدمات

اُس کے جسم پر پہونچے متوفیہ اُسوقت گفتگو نہین کر سکتی تھی لیکن ہوش مین تھی اور
اشارہ کر سکتی تھی شہادت مدعی کی طرف سے پیش ہوئی اور بغرض ثبوت اُن سوالات کے
جو متوفیہ سے کیے گئے تھے اور اُن اشارون کے جو اُسنے بجواب سوالات مذکور سے کیے
سشن جج نے منظور کیے ہائیکورٹ الہ آباد مین جب یہ مقدمہ پیش ہوا تب بچم صاحب
چیف جسٹس ہائیکورٹ کی یہ رائے ہوئی کہ اس سوال کی بابت کہ محض اشارات
بطور عمل کے داخل معنی دفعہ ۸ ہوسکتے ہین یا نہین یہ واضح ہونا چاہیے کہ فقرہ ۲
دفعہ مذکور سے عمل اُس شخص کا جو فریق کسی نالش یا کارروائی کا ہو درباب اپنی نالش
یا کارروائی کے یا درباب کسی واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ نالش یا کارروائی کے متعلق
ہوسکتا ہے اور بلاشبہ عمل اوس شخص کا جو کسی کارروائی سے اُسوقت تعلق رکھتا ہو
جبکہ وہ واقعات پیدا ہوے جنسے وہ مقدمہ پیدا ہوا ہو تو بدرجۂ غایت متعلق ہے
لہذا کوئی عمل متوفیہ کا اس مقدمہ مین جسکو کچھ تعلق اُن حالات سے تھا جو باعث اُسکی
وفات کے ہوے متعلق ہوگا لیکن حالات یہ ہین کہ نامبردہ شفاخانہ مین حالت نزع مین تھی
جبکہ اُسنے بموجودگی بعض اشخاص کے وہ اشارات کیے جنکا حوالہ دیا گیا ہے یہ صاف ظاہر ہے
کہ کسی امر سے ثابت نہین ہوتا کہ اشارات تنہا واقعہ متعلقہ ہین اسلیے کہ کوئی چیز ایسی
نہین ہے جو اُن کو وجہ وفات سے متعلق کرتی ہو چونکہ یہ بھی حجت کی گئی ہے کہ عمل خاص
حالات مین واقعۂ متعلقہ ہے لہذا بلحاظ تشریح ۲ - دفعہ ۸ کے ہر بیان جو اُس شخص سے
کیا گیا ہو جسکے چال چلن کی نسبت نزاع ہے ثابت ہوسکتا ہے اب امر تنقیح طلب
یہان یہ ہے کہ آیا عبداللہ نے متوفیہ کا گلا کاٹ کر اُسکو ہلاک کیا - متوفیہ کا صرف یہ عمل
بیان ہوا ہی کہ اُس نے اپنا ہاتھ بجواب اُن سوالات کے جو اُس سے ہسپتال مین
بعض اشخاص نے کیے ہلایا مگر اس سے زیادہ ہم نہ بڑھین تو کسی امر سے یہ ثابت نہین ہوتا
کہ مدعیہ کا عمل ایسے ہاتھ کے اُٹھانے مین کسی امر تنقیحی یعنی اُسکا گلا کاٹنے کی نسبت موثر
یا اُس سے متاثر تھا - گو تشریح ۲ موجود ہے لیکن یہ ظاہر ہے کہ قبل اسکے کہ الفاظ
شخص ثالث قبول کیے جائین یہ ثابت کرنا چاہیے کہ عمل جس سے اُنکا متعلق ہونا بیان کیا گیا ہی

واقعہ متعلقہ ہے اور صورت ہذا مین ظاہر ہے کہ تاوقتیکہ الفاظ کو مقبول نہ کیا جاسکے
عمل واقعہ غیر متعلقہ ہے لہذا الفاظ قبول نہین ہوسکتے اسلیے کہ شرط مقدم متعلق اُنکی قبولیت کے
پوری نہین ہوسکتی اور چونکہ وہ پوری نہین ہوتی لہذا کُل بنیاد ساقط ہوتی ہے
تشریح ا دفعہ ۸ سے وہ صورت ظاہر ہوتی ہے جبکہ کسی شخص نے جسکا عمل مابہ النزاع
ہو افعال وبیانات کو یکجا شامل کیا ہو اور ایسی صورت مین افعال وبیانات مذکور
بحیثیت مجموعی ثابت ہوسکتے ہین مثلاً ایک شخص گلی مین زخمی بھاگتا ہوا جاتا ہو اور
اپنے اوپر حملہ کرنے والے کا نام لیتا ہو اُن حالات کو بیان کرتا ہو جنمین وہ زخمی کیا گیا
تو اس صورت مین جو کچھ کہ مضروب کے یا کہے بحیثیت مجموعی ثابت ہو سکتا ہے
لیکن یہ صورت بالکل مختلف ہوگی اگر کسی راہ چلنے والے نے اُسکو روکا اور کسیکا نام لیا
یا اُس سے کوئی سوال متعلق معاملہ کے کیا اگر کوئی شخص کوئی ایسا بیان بغیر اس کے
کہ اُس سے کوئی سوال کرنا چاہیے کرے تو اُسکا بیان جزو اُسکے عمل کا متصور ہوسکتا ہی
لیکن جبکہ کوئی بیان محض بجواب کسی سوال یا ایما کے کیا جاوے تو اس سے وہ حالت
ثابت ہوتی ہے جو نہ امر تنقیحی سے پیدا ہوئی ہو بلکہ کسی چیز کے درمیان مین آنے سے
بدین وجہ مین خیال کرتا ہون کہ اشارات جو متوفیہ نے کیے بطور عمل کے از روے
دفعہ ۸ قانون شہادت کے قابل قبول نہین ہین مولوی سید محمود صاحب جٹس نے
یہ راے تحریر فرمائی کہ اگر مین یہہ راے قایم کرون کہ لفظ عمل مستعملہ دفعہ کا منشا صرف
اُس عمل سے تھا جو صریحًا اُن حالات سے پیدا ہوتا ہو جنمین ارتکاب جرم ہوا اور نہ دیانی
وجہ سے تو گویا یہہ تجویز کرنا کہ تمثیل (د) مخالف اس دفعہ کے ہے جس کی وضاحت اس سے
مقصود ہے کیونکہ اگرچہ زید کا عمل بلاشبہہ واقعہ تنقیحی سے متاثر ہوا مگر صرف شخص بکر کی
وساطت سے ہوا پس مین یہہ نتیجہ اخذ کرتا ہون کہ عمل سے مرف وہی عمل مقصود نہین ہے جو
بلا توسط دمعًا واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے متاثر ہوا ہو اصولًا مقدمہ ہذا ویسا ہی ہے
جیسے کہ مثال مین صورت بیان کی گئی ہے۔ اگر وہ اشخاص جنھون نے متوفیہ سے سوال کیے
محرک نہ ہوتے تو متوفیہ اس طرح عمل نہ کرتی جیسا کہ اُسنے کیا مین کوئی فرق اصولًا مابین

اسکے نہین دیکھتا ہون کہ زید سے کہا گیا کہ پولیس کے اہلکار آئے ہین تو وہ بھاگ گیا اور متوفیہ سے سوالات کیے گئے تو اُسکے جواب مین اُسنے ہاتھ ہلایا میری رائے مین دونون صورتین عمل کی مساوی طور پر از روے معنی دفعہ ۸ کے ہین (۱) ان دونون ذی علم معزز حکام ہائی کورٹ کی رائین گو بجاے خود نہایت مدلل اور عمدہ ہین لیکن درحقیقت اس مقدمہ مین اشارات متوفیہ کے واقعہ متعلق نہ قرار دیے جانے سے متعلق جو کچھ لایق ذی علم چیف جسٹس نے وجوہ بیان فرماۓ ہین وہ تسلیم کیے جا سکتے ہین فی الحقیقت بلحاظ حالات مقدمہ حسب منشاء دفعہ ہذا ایسے اشارات بوجوہ مبینہ چیف جسٹس صاحب اور نیز دیگر وجوہات کے واقعہ متعلق نہ تھے۔

ایک مقدمہ مین ملزم پر الزام دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند کا لگایا گیا بوقت تحقیقات پولیس نے ملزم سے دریافت کیا کہ وہ مال کہان ہے اُس نے بیان کیا کہ مین نے مال مذکورہ چھپا رکھا ہے بعد ازان بیان کیا کہ مال کھیت مین گاڑ دیا ہے پھر وہ پولیس کو اُس موقع پر لے گیا جہان، مال چھپا ہوا تھا اور خاص اپنے ہاتھ سے اُس مٹی کے برتن کو کھودا جس مین مال رکھا ہوا تھا تجویز ہوئی کہ بیانات متذکرہ بالا قابل مقبولی شہادت حسب تشریح ۱ دفعہ ۸ قانون شہادت بہ ثبوت طریقۂ عمل ملزم کے نہین ہین دفعہ ۸ کے رو سے جہانتک کہ وہ بیانات جو لفظ طریق عمل مین داخل ہو کر مقبول ہو سکتے ہین وہ ضرور بہ تعلق دفعات ۲۵ و ۲۶ ۔ کے قابل لحاظ ہین اور ایسے بیانات کبھی داخل شہادت ہو کر مقبول نہین ہو سکتے ہین جو کہ دفعات مذکورہ سے علیحدہ ہون (۲)۔ ایک مقدمہ مین ملزم کی ماخوذی سرقہ اور بدنیتی سے مال مسروقہ لینے کے بابت ہوئی مستغیث نے جو کلکتہ کو ریل مین جاتا تھا معلوم کیا کہ اُسکا بیگ اور جیب گھڑی اور زنجیر اور کچھ روپیہ چوری گئے اور اُسنے اپنے نقصان کی ریلوے پولیس انسپکٹر سے پہلے ہی اسٹیشن پر جس جگہ ریل بعد اُسکے چوری سے واقف ہونے کے ٹھہری تھی رپورٹ کی اس رپورٹ کی شہادت کی بنسبت مسٹر جسٹس فیر نے تجویز کیا کہ شہادت اس رپورٹ کی حسب دفعہ ۸ تمثیل (یا)

(۱) انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۷ صفحہ ۳۸۵۔ (۲) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۴ صفحہ ۲۶۰۔

قابل مقبولی کے ہے ملزم نے ایک افسر پولیس سے یہ بھی بیان کیا کہ اسکو گھڑی کی ورپے چیہ اسکی بہن نے دیے تھے مسٹر جسٹس موصوف نے شہادت اس بیان کی بھی مقبول فرمائی اور یہ رائے ظاہر کی کہ اقرار اور اقبال جرم مین فرق ہے (۱) مقدمۂ انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۲۸۲ زیر دفعہ ۱۷ و نیز مقدمۂ انڈین لارپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ زیر دفعہ ۱۳ نسبت بیانات دفعہ ۲۳ تا ۳۹ - ایکٹ ہذا قابل ملاحظہ ہی -

اس دفعہ کے مضامین کے زیادہ تر وضاحت کے لیے مقدمہ ملکہ معظمہ بنام بلانی علت قتل عمد (۲) درج کیا جاتا ہے تاکہ اس سے اکثر مضامین دفعہ ہذا اور دیگر دفعات تمثیلاً معلوم ہوسکین ہر واقعہ کی نسبت حاشیہ مین یہ بتا دیا گیا ہے کہ کون سا واقعہ کس دفعہ کی کس صورت سے متعلق ہے -

مقدمہ

ایک ڈاکٹر مسمی بلانی کی تجویز بماہ اگست سنہ ۱۸۴۴ع سنٹرل کریمنیل کورٹ مین روبرو مسٹر بیرن گرنی کے بعلت قتل اپنی زوجہ کے ہوئی - بلانی اور اسکی زوجہ اپنے مکان موقوعہ نارتھ سنڈرلینڈ سے (بعد ہبہ کرنے اپنی اپنی جائداد بنام یکدیگر کے) (۳) یکم جون کو بغرض تفریح لنڈن کو روانہ ہوی اور چوتھی جون کو بمقام مذکور ایک مکان مین سکونت اختیار کی (۴) متوفیہ جسکو بہت دنون کا حمل تھا سفر کے بعد کسی قدر علیل ہوگئی تھی لیکن ایسی بیمار نہ تھی کہ اپنے شوہر کے ساتھ سیر کرنے نہ جاسکے (۵) آٹھوین تاریخ کو شہر مین آنے کے بعد سنیچر کے روز ملزم نے گرم پانی اور گلاس اور چمچہ طلب کیا (۶) اور سات بجے کے قریب

(۱) بنگال لارپورٹ جلد ۱۰ صفحہ ۔

(۲) مندرجہ کتاب مسٹر ولسن موسومہ شہادت ترائین صفحہ ۱۰۵ لغایت ۱۷۸

(۳) وجہ تحریک (دفعہ ۸)

(۴) واقعۂ تمہیدی -

(۵) اشیا کی حالت جسمین واقعہ تنقیحی واقع ہوا (دفعہ ۹)

(۶) تیاری ظاہر ہوتی ہے (دفعہ ۸)

ملزم اور اسکی زوجہ کمرہ کے اندر باتین کرتے ہوے معلوم ہوے۔ سوا آٹھ بجے کے
قریب ملزم نے مکان کی مالکہ کو چھت پر بلایا اور کہا کہ میری بی بی بہت بیمار ہے
مالکہ مکان نے اسکو بستر پر بیہوش پڑے ہوے پایا اسکی آنکھین بند تھین اور دانت
بند تھے اور منھ سے کف نکلتا تھا۔ یہ دریافت کیئے جانے پر کہ کیا اسکو دورے ہوا کرتے ہین
ملزم نے کہا کہ اسے پہلے دورے ہوے تھے لیکن ایسا دورہ کبھی نہین ہوا اب اس دورہ سے
جانبری کی امید نہین۔ جب ڈاکٹر کے بلوانیکا اصرار کیا گیا تو ملزم نے کہا کہ مین خود ڈاکٹر ہون
اور مین پہلے ہی اسکی فصد کھولتا مگر نبض چھوٹ گئی تھی۔ ڈاکٹر اور دوستون کے بلائے جانیکے
اصرار مزید پر ملزم یہ کہکر بلانے پر راضی ہوا کہ یہ اب نہ جیئے گی اور یہہ دل کی بیماری ہی
اور اسکی مان بھی اسی طرح نو مہینے پہلے وفات پا چکی ہے۔ ملزم کے دوستون کے بلانے کے لیے
نوکر روانہ کیا گیا اور مالکہ مکان نے نوکر کے ہدایت کرنے کے بعد واپس آکر بعد ملزم کے
مریضہ کے ہاتھ اور پیر گرم پانی مین رکھے اور سینہ پر رائی کا پلاسٹر لگایا ایک ڈاکٹر صاحب
بلائے گئے لیکن انکے آنے سے پیشتر مریضہ فوت ہو چکی تھی (۱) چارپائی کے سرہانے کے قریب
ایک گلاس رکھا ہوا تھا جسمین اسکے تہائی ایک شفاف عرق بھرا ہوا تھا لیکن وہ
پانی سے زیادہ سپید تھا اور میز کی دوسری طرف ایک خالی گلاس رکھا تھا اور
اپسم سالٹ کی ایک پوڑیہ رکھی تھی۔ ایک ڈاکٹر کے یہ دریافت کرنے پر کہ آج صبح متوفی نے
کچھ دوا کھائی تھی یا نہین ملزم نے کہا سوائے اپسم سالٹ کے کچھ دوا نہین کھائی (۲) اسی
صبح کو ملزم نے سہ شنبہ آیندہ کو دفن کئے جانے کی غرض سے قبر تیار کئے جانیکا حکم دیا (۳) اس
اثنا مین مادہ جو متوفی کے پیٹ سے خارج ہوا تھا ملاحظہ کیا گیا اور اس مین پروسک ایسڈ
اور اپسم سالٹ پایا گیا شہادت مین یہ بیان کیا گیا تھا کہ موت کے پہلے وہی علامات
ظاہر ہونے سے جو پروسک ایسڈ کے استعمال سے ہوتے ہین لیکن ممکن ہے کہ علامات مذکور

---

(۱) موت اور واقعات جو موت سے پہلے واقع ہوئے واقعات تنقیحی اور جزو معاملہ ہین (دفعہ ۶ و ۲۶)
دیگر واقعات طریقۂ عمل (دفعہ ۸) اور اقبالات (دفعہ ۷ و ۱۰) ہین۔
(۲) موت کے وقت اشیاء کی حالت یا سبب یا نتیجہ زہر دئے جانے کا (دفعہ ۷) (۳) عمل (دفعہ ۸)۔

کسی مسکن قوی زہر کے استعمال سے پیدا ہون اور یہہ کہ جو طریقہ مداوا ملزم نے اختیار کیا تھا
اُس سے طبیعت کا رجحان بجانب صحت نہین ہوسکتا تھا لیکن سرد پانی کا تراڑا ڈالنے اور
تنفس مصنوعی پیدا کرنے اور برانڈی اور نوسادر (جو اسمیلنگ سالٹ یعنی لخلخہ کی شکل مین
ہر گھر مین موجود ہوتا ہے) کے لگانے اور ادویۂ مقوی کے استعمال سے (کہ یہ درست
علاج کا طریقہ ہے) ممکن تھا کہ کچھ اثر ہوتا۔ کمرے مین پروسک ایسڈ کی مطلقاً بو نہین
معلوم ہوتی تھی۔ اگرچہ اُسکی بو بہت تیز ہوتی ہے لیکن کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور یہ بیان کیا گیا تھا
کہ ہوا کی حرکت سے اُسکی بو جلد زایل ہوجاتی ہے (۱) ملزم نے پروسک ایسڈ اور سٹیٹ آف مارفین
ایک روز قبل ایک دوافروش سے جس سے اُسکی شناسائی تھی مول لیا تھا لیکن ان زہرون کا
بحکم طبیب کے ملزم ایک پیٹ کی بیماری کے لیے استعمال کیا کرتا تھا (۲) وفات کے دو روز بعد
ملزم نے اُس طبیب سے جو بلایا گیا تھا اور جس نے لاش کے ملاحظہ مین مدد دی تھی بیان کیا
کہ وفات کے روز صبح کے وقت اُسنے پروسک ایسڈ کے استعمال کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن اُسکی
شیشی کی ڈاٹ بہت کڑی تھی اور دانت صاف کرنے کے برش کے ہتھے سے کھولنا پڑا تھا اور
زور کرنے کی وجہ سے شیشی کی گردن ٹوٹ گئی تھی اور کچھ دوا اُچھٹ کر پھیل گئی تھی اور باقی
دوا کو اُسنے ایک گلاس مین بھر کر الماری پر جو سونے کے کمرے کے ایک کنارے پر تھی رکھ دیا تھا
اور دوا بھرنے کے لیے شیشی لینے کو چلا گیا تھا لیکن بعوض شیشی لانے کے اپنے دوستون کو جو
دیہات مین رہتے تھے خط لکھنے لگا۔ اسوقت پر اُسنے اپنی زوجہ کی خوابگاہ سے چیخ کر پانی
مانگنے کی آواز سُنی اور بیشک اُسکی موت پروسک ایسڈ سے واقع ہوئی۔ جب یہ پوچھا گیا
کہ وہ شیشی کیا ہوئی تو ملزم نے کہا کہ مینے اُسے توڑ ڈالا اور جب یہہ پوچھا گیا کہ یہ بات
پہلے کیون نہین بیان کی تو ملزم نے کہا کہ مجھکو اسقدر رنج تھا اور اپنی غفلت کے نتائج سے

---

(۱) زہر کا اثر (دفعہ ۷) ماہرین کی رائے (دفعات ۴۵ و ۴۶) پروسک ایسڈ کی بو کا نہونا اور دوائی مذکور کا
موجود ہونا اس قسم کے واقعات ہین جن مین سے ایک سے پروسک ایسڈ کے موجود ہونیکا اظہار ہوتا ہے
اور دوسرے سے اس امر کی تردید (دفعہ ۹)۔

(۲) طیاری (دفعہ ۸) اور واقعہ جس سے اُس نتیجہ کی جو زہر کے خریدنے سے اخذ ہوتا ہے تردید ہوتی ہو (دفعہ ۹)۔

اسقدر شرمندہ تھا کہ یہ بات بیان نہ کرسکا مختلف اشخاص کو جو شمالی انگلستان مین رہتے تھے
ملزم نے اپنی بی بی کی علالت کی نسبت جھوٹے اور مشتبہ بیانات خطوط مین لکھے-ایک
خط مین جو یوسٹن ہوٹل سے ۶-جون کو لکھا گیا تھا ملزم نے یہ بیان کیا تھا کہ میری بی بی
بیمار ہے اور دو طبیب اسکا علاج کرتے ہین اور اسوجہ سے ہالینڈ جانیکا ارادہ مجکو ملتوی
کرنا پڑیگا اور یہ بھی لکھا کہ میری بی بی کے اسقاط حمل کا اندیشہ ہے-یہ بیانات بالکل بے اصل تھے
علاوہ برین اسوقت ملزم یوسٹن ہوٹل سے ایک مکان مین اٹھ آیا تھا اور اسی روز
ملزم نے اپنی بی بی کو لنڈن مین چھوڑکر خود ہالینڈ جانیکا بندوبست کیا تھا-ایک دوسرے
خط مین جسپر ۹-جون کی تاریخ پڑی ہی تھی اور جو ملزم کی بی بی کی وفات کے بعد ڈاک مین
ڈالا گیا تھا لیکن جسکی نسبت یہ متحقق نہین ہوسکا کہ وہ وفات کے بعد یا پہلے لکھا گیا تھا
ملزم نے یہ لکھا تھا کہ وہ اپنی بی بی کو ہوٹل سے ایک مکان مین لے آیا ہے اور وہ شدید
بیمار ہے اور دو ڈاکٹر اسکا علاج کرتے ہین جن مین سے ایک نے یہ بیان کیا ہے کہ اس کو
دل کی بیماری ہے-یہ بیانات بھی بالکل جھوٹے تھے ایک اور خط مین جسپر ۹-جون کی تاریخ
پڑی تھی لیکن جو ۱۰-جون تک ڈاک مین نہین ڈالا گیا تھا-ملزم نے اپنی بی بی کی وفات کا
بیان کیا تھا-لیکن وفات کا کوئی سبب نہین لکھا تھا-ایک اور خط مین جو بعد ازان لکھا گیا تھا
ملزم نے یہ بیان کیا تھا کہ موت کا سبب نہ لکھنے کی وجہ طبیعت کی تکلیف اور شرم ہے کہ موت
اسکی غفلت سے واقع ہوئی-ملزم کا وہ بیان بھی جو اسنے مالکۂ مکان سے نسبت اسکی زوجہ
مان کے دل کی بیماری مین فوت ہونیکے کیا تھا غلط تھا ملزم نے خود بذریعۂ تحریر رجسٹرار
تدفین سے بیان کیا تھا کو بوجہ سرسام کے فوت ہوئی تھی (۱) لیکن یہ ثابت ہوا کہ ملزم
رحیم الطبع تھا اور اپنی بی بی سے محبت رکھتا تھا اور نہایت بے احتیاط تھا (۲) اور اس
مکروہ فعل کے ارتکاب کی کوئی وجہ صاف ظاہر نہین ہوتی تھی اگرچہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ اسکے
تمام اسکی بی بی کا کل مجموعہ جایداد ہبہ بالوصیت کرنا ارتکاب جرم کا سبب ہی (۳) نظر بجملہ حالات

---

(۱) یہ کل اقتباسات ہین (دفعہ ۷ و ۱۰) اور نیز طریقۂ عمل (دفعہ ۴) (۲) چال وچلن (دفعہ ۵۴) (۳)
وجہ تحریک (دفعہ ۸)—

اگرچہ یہ مقدمہ نہایت مشتبہ تھا لیکن بیشک یہ ممکن تھا کہ جیسا بیان کیا گیا موت بوجہ امر اتفاقی واقع ہوئی ہو اور جوری نے ملزم کے بری کیے جانے کی راے ظاہر کی۔

مقدمۂ ہذا و مقدمۂ ڈونیلن مندرجہ شرح دفعہ (۷) نہ صرف بذاتہ عجیب ہین بلکہ اُن سے شہادت عدالتی کے متعلق ایک نہایت اہم امر کا اظہار ہوتا ہے یعنی اس امر کا کہ کسقدر شبہہ ہو جسپر الفاظ شبہہ معقول کا اطلاق ہو سکتا ہے جیسا کہ مقدمۂ کتاب ہذا مین بیان کیا گیا یہ صرف مسئلہ احتیاط ہے اور نہ متعلق حساب مقدمات مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ مختلف عدالتون مین مختلف اوقات پر اس امر کا فیصلہ ٹھیک ایک ہی طرح نہین کیا گیا۔ ڈونیلن کے مقدمہ مین جوری کی یہ راے ہوئی کہ سر تھیوڈوسیس بروٹن کے بیماری کے دورہ سے وفات پانیکا امکان اسقدر قوی نہین ہے کہ اُسکے زہر سے وفات پانے کی نسبت شبہہ معقول پیدا ہو بلانی کے مقدمہ مین جوری کی یہ راے ہوئی کہ ملزم کی بی بی کے اتفاقاً زہر کھانیکا امکان ایسا قوی ہی کہ ملزم کے ارتکاب جرم کی نسبت شبہۂ معقول پیدا ہو اگر ہر دو مقدمات مین ملزمان کے جرم یا بیجرمی کی نسبت اتفاقات کا اظہار بذریعہ اعداد کے کیا جاے تو ہر دو حالات مین اعداد کی تعداد قریب قریب مساوی ہوگی اور درصورت ہونے اس اصول اہم کے کہ ہر مقدمہ دوسرے سے غیر متعلق ہے اور ہر مقدمہ جسکا فیصلہ بربناے واقعات کے کیا گیا ہو دوسرے مقدمہ کے فیصلہ کے لیے نظیر نہین ہو سکتا یہ کہا جاسکتا کہ یا تو ہر دو ملزمان کی سزا ہونی چاہیے تھی یا دونون مین سے کسی کی سزا نہ ہونی چاہیے تھی اگر دو جوریون کے سامنے ایک ہی مقدمہ کی تجویز ہو اور ایک ہی شہادت دی جاے اور ایک ہی طرح ہدایت ہو اور وکلا وہی دلایل پیش کرین تو بالکل ممکن ہے کہ ہر دو جوری مختلف نتایج اخذ کرین اگرچہ یہ کہنا ناممکن ہے کہ اُن دونون مین سے کسی کی راے غلط ہے حاکم کے اوصاف ذہنی مین سے اُس قوت ذہنی سے زیادہ بہت کم اوصاف اہم ہین جس کے سے دل مین یہ مکروہ امر گوارا کرنے کی جرائت ہوتی ہے کہ اکثر گمان پر عمل کرنا ضرور ہوتا ہے اور باوجود اندیشۂ غلطی کے عمل کرنا پڑتا ہے یورپ کے قانون فوجداری قدیم اور انگلستان اور نیز دیگر ملکونکے قوانین قسم مذکور کے سنگدلی پر مبنی ہونے سے

بہت سے نتائج قبیح پیدا ہوے جنمین سے ایک یہ ہے کہ جو لوگ اسکی تعمیل کے واسطے مقرر کیے گئے اُن کے دل مین خوف پیدا ہوگیا - اس مقولہ سے کہ ایک نلے جرم کی سزا پائی سے یہ بہتر ہے کہ دس مجرم سزایاب ہون اُس حالت دلی کا اظہار ہوتا ہے لیکن مؤلف قانون شہادت مذاحمیہ فرماتے ہین کہ میرا یہ خیال ہو کہ یہ خیال حد سے گذر گیا ہے اور اسکی وجہ سے دادگستری مین ضعف واقع ہوتا ہے - جو اُن کی راے بہت درست معلوم ہوتی ہے -

دفعہ ۹ - جو واقعات کسی واقعۂ تنقیح طلب یا واقعۂ موثر کی تشریح یا اسکو درمیان مین لانے کے واسطے ضرور ہون یا جو ایسے قیاس کی تائید یا تردید کرین جو کسی واقعۂ تنقیح طلب یا واقعۂ موثر سے پیدا ہو یا جس سے کسی ایسی شے یا شخص کی شناخت کا ثبوت ہو جسکی شناخت واقعۂ موثر ہے یا جو کسی واقعۂ تنقیح طلب یا واقعۂ موثر کے وقوع کا وقت اور مقام ٹھہرا دین یا جن سے اُن فریقین کے آپس کا تعلق ظاہر ہو جنسے کوئی ویسا واقعہ ہوا ہو - وہ جہان تک اغراض مذکور کے لیے ضرور ہون - واقعہ مؤثر ہین -

واقعات ظہور وجہ یا بنیاد واقعۂ تنقیحی یا واقعۂ متعلقہ -

اس دفعہ کے رو سے واقعات مندرجۂ ذیل واقعۂ متعلقہ قرار پا سکتے ہین -

(۱) واقعہ ضروری ظہور وجہ امر تنقیحی یا امر متعلقہ -

(۲) واقعہ ضروری بنیاد - " " "

(۳) واقعہ موید دلیل مستخرجہ - " " "

(۴) واقعہ مسترد دلیل مستخرجہ - " " "

(۵) واقعہ مبین شے - " " " "

(۶) واقعہ مبین شخص۔ ” ” ” ”

(۷) واقعہ متعین وقت۔ ” ” ” ”

(۸) واقعہ متعین مقام۔ ” ” ” ” ”

(۹) واقعہ مظہر تعلقات فریقین۔ ” ” ” ” ”

یہ تجویز کرنا عدالت کا کام ہے کہ غرض خاص کے لیے انمین سے کسکی ضرورت ہو اور کسکی ضرورت نہین ہے۔ اور واقعہ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ سے واقعات مذکورہ قریب کا تعلق رکھتے ہین یا بہت بعید تعلق رکھتے ہین اور بلحاظ تعلق کے قرب و بعد کے امر بحث طلب انمین سے کسی کی اثبات کا معتدبہ اثر ہو سکتا ہے یا نہین۔ اور انمین سے کس واقعہ کی شہادت لینی مناسب ہے اور کس واقعہ کی شہادت لینی محض فضول ہے۔ ایسی راے قایم کرنے مین عدالت کو امور مندرجۂ ذیل کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

(۱) یہ کہ ایسے حالات واقعہ بحث طلب کے ہم زمانہ ہین یا نہین۔

(۲) یہ کہ حالات مذکورہ ایسے ہین جنسے واقعہ بحث طلب کی نوعیت کی تشریح ہو سکتی ہے یا نہین۔

ایک مقدمہ مین (۱) ایک امر تنقیح طلب متعلق شجرۂ تبنیت بعض خاندان تھا کہ کیا ایک شخص مسمی گوری شنکر بلونت سنگھ کا بیٹا تھا یا موجم سنگھ کا جسکا خاندان بلونت سنگھ کے خاندان سے بالکل علیحدہ تھا۔ اس مقدمہ مین ایک نقل مصدقہ روبکار متعلق بعض کارروائیون کے جو اجراے نالش سے بہت پہلے کی تھین شہادت مین پیش کی گئی تھی۔ اور روبکار مذکور مین گوری شنکر کا ذکر بطور پسر بلونت سنگھ کیا گیا تھا حکام ہائیکورٹ الہ آباد نے تجویز فرمائی کہ روبکار مذکور بروے احکام دفعہ (۹) ایکٹ نمبر (۱) ۱۸۷۲ء شہادت مین قابل پذیرائی تھی

تمثیلات

(الف) تکرار اس امر کی ہے کہ آیا فلان دستاویز زید کا وصیت نامہ ہے یا نہین

(۱) مقدمہ درسان سنگھ بنام ڈکشیپیٹ مندرجہ انڈین لاء رپورٹ الہ آباد جلد ۱۰ صفحہ ۹۸۔

تو وصیت نامۂ مظہرہ کی تحریر کی تاریخ کو زید کی جائداد اور اُسکے خاندان کی حالت۔ واقعات مؤثر ہو سکتی ہے۔

(ب) زید نے عمرو پر بابت کسی تحریر تہمت آمیز کے جس سے زید پر اطوار معیوب کا اتہام ہوتا ہے نالش کی اور عمرو کا یہ جواب ہوا کہ وہ مضمون جسکے تہمت آمیز ہونے کا اظہار کیا گیا راست ہے۔

تو فریقین کی حیثیت اور تعلق باہمدیگر اُسوقت جبکہ تحریر تہمت آمیز مشتہر ہوئی تھی واسطے درمیان مین لانے واقعات تنقیح طلب کے واقعات موثر ہو سکتے ہین۔

کیفیت کسی جھگڑے کی جو زید اور عمرو کے درمیان کسی ایسے معاملہ مین ہوا ہو جو تحریر تہمت آمیز مظہرہ سے کچھ علاقہ نہین رکھتا ہے۔ واقعۂ مؤثر نہین ہے۔ گو یہ واقعہ کہ جھگڑا وقوع مین آیا تھا واقعۂ مؤثر ہو سکتا ہی درحالیکہ زید اور عمرو کا تعلق بایکدیگر اوس سے متاثر ہوا ہو۔

(ج) زید پر کسی جرم کا الزام لگایا گیا۔

یہ واقعہ کہ ارتکاب جرم کی تھوڑی دیر کے بعد زید اپنے گھر سے فرار ہوا از روے دفعہ ۸ کے اس حیثیت سے واقعۂ مؤثر ہے کہ وہ ایک ایسا چلن ہے جو واقعات تنقیح طلب کے بعد اُنھی کی تاثیر سے

وقوع مین آیا ہے۔

یہہ واقعہ کہ جسوقت وہ گھر سے روانہ ہوا اُسوقت اُسکا اُسمقام مین جہان وہ گیا تھا ایک ضروری کام ناگاہ درپیش ہوا تھا۔ واقعہ موثرہی اسلیے کہ اوس سے اُسکے یکایک گھر چھوڑنے کی توجیہ پائی جاتی ہے

اُس کام کی تفصیل جسپر وہ گھر سے روانہ ہوا تھا واقعۂ موثر نہین ہے بجز اُس قدر کے جو اس بات کے ثبوت کے لیے ضرور ہو کہ وہ کام ناگہانی درپیش ہوا اور ضروری تھا۔

(د) زید نے عمرو پر نالش اسبات کی کی کہ وہ بکر کو سمجھا بُجھا کر اُس معاہدۂ خدمت کی عہدشکنی کرنے مین در لایا جو اُسنے زید کے ساتھ کیا تھا اور بکر نے زید کی خدمت ترک کرتے وقت زید سے یہ کہا کہ "مین تمھارے پاس سے جاتا ہون چونکہ عمرو مجھے ایک بہتر نوکری دیا چاہتا ہے" تو یہ کلام واقعۂ موثر ہے کیونکہ اس سے بکر کے چلن کی تصریح ہوتی ہے جو بطور واقعۂ تنقیح طلب کے واقعۂ موثر ہے۔

(ہ) زید پر سرقہ کا الزام لگایا گیا اور لوگون نے اُسکو مال مسروقہ عمرو کے حوالہ اور عمرو کو زید کی زوجہ کے حوالہ کرتے دیکھا اور عمرو نے مال مذکور کے حوالہ کرتے وقت یہہ کہا کہ زید نے کہا ہے کہ تم اسے چھپا رکھو تو عمرو کا

بیان واقعۂ موثر ہے کیونکہ اُس سے تصریح ایسے ایک واقعہ کی ہو سکتی ہے
جو اُس معاملہ کا ایک جزو ہے۔

(ھ) زید کے مقدمہ کی تجویز بلوا کی علت مین ہوئی اور ثابت ہوا کہ وہ
عوام الناس کا سردار ہو کر جاتا تھا۔ تو عوام الناس کا شور و غل واقعۂ موثر ہے
کیونکہ اُس سے تصریح نوعیت معاملہ کی ہو سکتی ہے۔

اب ذیل مین ایک مقدمہ ملکہ معظمہ قیصر ہند بنام رچارڈسن* درج کیا جاتا ہے جسکے واقعات
مین مقاصد دفعہ ہذا اور دیگر واقعات سمجھائے جائینگے۔

مقدمہ

۱۷۸۶ء کے موسم خزان مین ایک نوجوان عورت جو اپنے مان باپ کے ساتھ
ملک کرک کڈبرایٹ (۱) کے ایک ضلع بعید مین رہتی تھی ایک روز جب اُسکے والدین
فصل جمع کرنے (۲) چلے گئے تھے گھر مین (۳) اکیلی رہ گئی جب اُسکے مان باپ دوپہر
(۱) کے بعد گھر لوٹ کر آئے تو اُنھون نے اپنی لڑکی کو قتل (۴) کیا ہوا دیکھا اوس کا گلا
نہایت بُری طرح کٹا ہوا تھا (۵) حالات سے جنمین کہ لاش پائی گئی اور متوفیہ کے چال چلن
اور زخم کی شکل سے یہ بعید از قیاس معلوم ہوتا تھا کہ خودکشی کی گئی ہو (۶) لیکن جن ذاکرو نے

---

* ولسن صاحب نے اپنی کتاب کے صفحات ۲۲۵ لغایت ۲۲۹ مین تحریر فرمایا ہے کہ یہ مقدمہ سر والٹر اسکاٹ صاحب کی سوانح عمری کے باب ۴۴ صفحہ ۲۱۵ مین مختصراً لکھا ہوا درس سے قصہ گائی ہیرنگ کا ایک دلچسپ واقعہ حاصل کیا گیا ہے۔ (۱) واقعۂ تمہیدی (دفعہ ۹) (۲) واقعۂ توضیحی (دفعہ ۹) (۳) موقع (دفعہ ۷) (۴) ولسن صاحب کی تشریح ملاحظہ طلب ہے مان باپ نے اُسکا گلا کٹا ہوا پایا اور ولسن صاحب نے لکھا ہے کہ وہ قتل کی گئی لیکن اُن لوگون کے لیے قتل ایک نتیجہ تھا نہ واقعہ (دفعہ ۳) (۵) واقعۂ تنقیحی (دفعہ ۵) (۶) خودکشی اس وجہ سے واقعۂ متعلقہ ہے کہ وہ قتل کے لحاظ سے غیر متعلق ہے۔ واقعات جنسے خودکشی کا قیاس بعید از عقل ہوتا ہے متعلق ہین کیونکہ وہ ایک واقعہ متعلقہ سے نامطابق ہین (دفعہ ۱۱)۔

زخم کا ملاحظہ کیا اُنکو اسبات کا اطمینان تھا کہ زخم مذکور کسی تیز آلہ سے لگایا گیا اور ایسے شخص نے لگایا جو اُس آلہ کو بائین ہاتھ مین لیے تھا (۱) لاش چیرنے سے یہ ظاہر ہوا کہ متوفیہ کے چند ماہ کا حمل تھا اور زمین پر دیکھنے سے مکان کے قریب ایسے شخص کے نشانات قدم پائے گئے جو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گھر سے ایک ایسے ٹیڑھے راستہ پر ہوکر بھاگا تھا جو ایک دلدل مین ہوکر تھا اور جس مین پیر رکھنے کے لیے پتھر رکھے ہوئے تھے (۲) لیکن ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جلدی اور گڑبڑ مین اُس شخص کا پیر پھسل گیا تھا اور اُسکا پیر دلدل مین پڑ گیا تھا اور اسوجہ سے وہ ضرور گھٹنون تک بھیگ گیا ہوگا (۳) قدم کے نشانات کی پیمایش ٹھیک طور پر کی گئی اور اُنکا ٹھپّا ٹھیک طور پر قلمبند کیا گیا (۴) ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ نشانات ایسے شخص کے پیر کے تھے جو ایسے پاپوش پہنے ہوے تھا جسکے تلے کی حال مین مرمت کی گئی تھی اور جس مین حسب رواج ملک کے اُس جزو کے لوہے کی کیلین (۵) لگی ہوئی تھین جس راستہ پر کہ نشانات قدم کے بنے ہوئے تھے وہان پر کیلونکے نشانات بھی تھے اور تھوڑی دور پر خون کے نشانات پائے گئے اور ایک چھوٹے دروازے پر جو متوفیہ کے گھر کے قریب دراُسی راستہ مین تھا جسمین نشانات قدم بنے تھے ایک ہاتھ کے نشانات تھے جو خون سے بھرا ہوا تھا (۶) اسوقت پر کسی خاص شخص پر قاتل ہونیکا بالکل شبہہ نہ تھا اور نہ کسی پر اُس بچہ کے والد ہونے کا شبہہ ہوتا تھا جو متوفیہ کے پیٹ مین تھا (۷) بوقت تدفین بہت سے اشخاص مرد اور عورت موجود تھے (۸) اور اسٹیورڈ ڈیپوٹ نے یہ خیال کیا کہ اُس وقت سب سے

---

(۱) رائے ماہرین کی (دفعہ ۴۵) (۲) واقعہ تنقیحی کا اثر (دفعہ ۷) (۳) یہ اسطرح پر بیان کیا گیا ہے کہ واقعہ اور اُسکا نتیجہ مخلوط ہو جاتا ہے اگر واقعہ کو نتیجہ سے جدا کیا جاے تو اُسکا بیان اسطرح ہوگا:۔۔ دلدل مین اس قسم کے نشانات تھے جو اس شخص کے پیر پھسلنے سے ہو سکتے ہین جو پتھر پر پیر رکھکر چلتا ہو اور اُسکا ایک پیر پھسل جاے اور دلدل الیس گہری تھی کہ اگر کسی شخص کا پیر پھسلے تو گھٹنون تک تر ہو جاوے (۴) واقعات تنقیحی کے نتایج (دفعہ ۷) (۵) واقعہ تنقیحی کا اثر (دفعہ ۷) (۶) واقعہ تنقیحی کے نتایج (دفعہ ۷) (۷) مشاہدہ (۸) واقعہ تمہیدی (دفعہ ۹)۔۔

عمدہ موقع ہے کہ اگر ممکن ہو قاتل کا پتہ لگایا جاے کیونکہ بموجب اُسکے خیال کے قاتل
دعام اس سے کہ وہ کون شخص ہے) اسوقت پر شبہہ رفع کرنے کے لیے ضرور موجود ہو گا
(۱) اس لحاظ سے اُسنے بعد تدفین جملہ اشخاص کو جمع کیا کُل آدمی جو موجود تھے قریب
۶۰ کے تھے (۲) اُسنے جملہ اشخاص کے جوتے اُتروائے اور اُنکی پیمایش کی اُن جوتون
مین سے ایک اُس نشان سے جو گھر کے قریب تھے بہت مشابہہ تھا یہ جوتے اس جگہ کا
معلم پہنے ہوے تھا- اس سے یہ شبہہ ہوا کہ وہی بچہ کا والد ہے اور اپنی فضیحت بچانیکے لیے
اُسنے قتل کا ارتکاب کیا- جوتے کو بغور دیکھنے سے یہ معلوم ہوا کہ وہ اُنگلیون کی طرف
نوکدار ہے بخلاف اسکے نشان قدم اُس جگہ پر گول تھا (۳) بعد ازان اور جوتونکی
پیمایش کی گئی اور جب قریب قریب کُل جوتون کی پیمایش ہوچکی تو ایک جوتہ ٹھیک سے
ٹھیک ٹھیک اُن نشانات سے مقدار اور شکل اور تلے کی ہیئت اور کیلون کے
اعداد اور ہیئت مین مشابہہ پایا گیا (۴) جب ولیم چارلسن یعنی اُس نوجوان سے جسکا وہ جوتا تھا
یہ سوال کیا گیا کہ متوفیہ کے قتل کے روز وہ کہان تھا تو اُسنے ظاہرا بلا کسی اضطراب کے
جواب دیا کہ اُس روز مین تمام دن اپنے آقا کا کام کرتا رہا (۵) اس بیان کی
تائید اور لوگون نے جو اُسکے ساتھ کام کرتے تھے اور جو موجود تھے کی- اس وجہ سے
جو شبہہ اُسپر پیدا ہوتا تھا دور ہوگیا اور اُسکے نام وارنٹ قید جاری کیا جانا

(۱) مشاہدہ (۲) واقعہ تمہیدی (دفعہ ۹) (۳) واقعہ غیر متعلقہ (۴) نشانات قدم کا ہو
واقعہ تنقیحی کا نتیجہ اور ایسا عمل مابعد ہے جو واقعہ تنقیحی مذکور سے موثر ہوا (دفعہ ۸)
۶۰ جوتون کی پیمایش جن مین سے ایک ہوبہو نشان سے مشابہ تھا اس قسم کا واقعہ
یا سلسلہ واقعات ہے جس سے یہ واقعہ متعلقہ کہ نشان مذکور اسی ایک جوتہ سے پیدا ہوے
نہایت قرین قیاس ہو جاتا ہے (دفعہ ۱۱) تجربۂ مذکور خود طریقۂ تعریق کا استعمال ہے-
اسی جوتہ سے وہ نشانات پیدا ہوتے ہین اور کسی جوتہ سے پیدا نہین ہوسکتے
(۵) یہ اس شخص کے خلاف واقعۂ متعلقہ ہے لیکن اُسکی جانب بطور اقبال کے
مستعمل نہین ہوسکتا (دفعات ۷ او ۲۱)-

منظور نہین کیا گیا لیکن چند روز بعد ایسے امور واقع ہوئے جن سے اُسپر کچھ شبہ پیدا ہوا
اور یہ نوجوان گرفتار و قید کیا گیا (۱) بروقت اظہار لیے جانے کے (۲) ملزم نے یہ اقرار کیا
کہ اُسکو بائین ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ہے اور جب ملزم کے چہرے پر بعض خراش دیکھے گئے
تو اُسنے کہا کہ جنگل مین چند روز پہلے پھل توڑتے وقت اُسکے چہرے پر یہ نشانات ہوگئے تھے
ملزم اُسوقت بھی اوس بیان پر جو اُسنے قتل کے روز برابر اپنے آقا کے کام پر ہونیکی نسبت
کیا تھا قایم رہا لیکن بروقت تحقیقات یہ ظاہر ہوا کہ وہ اپنے کام سے آدھ گھنٹہ کے لیے
غیر حاضر ہوا تھا اور یہ شبہات تحقق ہوا کہ وہ اوس روز دوپہر سے پہلے غیر حاضر ہوا تھا اور وہ ایک
لوہار کی دوکان پر کچھ چیز لینے کے بہانہ جسکے لینے کی کچھ ضرورت معلوم نہین ہوتی تھی گیا تھا
اور اس لوہار کی دوکان متوفیہ کے گھر کے راستہ مین تھی (۳) ایک چھوٹی لڑکی نے جو مکان سے
چند سو گز کے فاصلہ پر تھی بیان کیا کہ اُسوقت کے قریب جبکہ قتل کا ارتکاب ہوا (اور یہ
وہی وقت تھا جب رچارڈسن اپنے ہمراہی نوکرون کے پاس سے غیر حاضر ہوا تھا)
اُسنے ایک شخص کو جسکی شکل اور کپڑے رچرڈسن کے مشابہ تھے گھر کی طرف بعجلت دوڑتے
ہوے دیکھا لیکن اُسنے اسکو لوٹتے ہوے نہین دیکھا اگرچہ یہ ممکن ہے کہ وہ گھوم کر ایک
چھوٹے ٹیلے کے پاس ہوکر چلا گیا ہو اور اسوجہ سے اسنے اسکو نہ دیکھ پایا ہو۔ یہ وہی
راستہ تھا جسپر نشانات قدم پائے گئے تھے۔

ملزم کے ہمراہی نوکرون کو اب یہ یاد آیا کہ روز واردات کے دوپہر سے پہلے وہ لوگ
معہ رچارڈسن کے اپنے آقا کی گاڑیان ہانک رہے تھے اور جب وہ ایک خاص جھاڑی کے
پاس پہونچے (جسکا اُنھون نے نام بتلایا) تو ملزم نے کہا کہ مجھکو ایک لوہار کی دوکان تک
جانا ہے اور مین تھوڑی دیر مین لوٹ آؤنگا۔ پھر ملزم اپنی گاڑی اون لوگون کے

(۱) واقعہ متعلقہ نہین ہے۔

(۲) بموجب قانون اسکاٹ لینڈ و نیز بموجب مجموعہ ضابطہ فوجداری ملزم کا اظہار لیا جا سکتا ہے۔

(۳) موقع (دفعہ ۷) اقبالات دفعات ۱۷ و ۲۱۔ دوکان پر جانا شہادت بنانے کے لیے
تیاری تھی (دفعہ ۸ تمثیل ز)۔

پاس جمع ہوگیا اور اُنھون نے آدھ گھنٹے تک اُسکا انتظار کیا یہہ امر ایک نوکر کے
اُسوقت گھڑی دیکھنے سے متحقق ہوا۔ ملزم کے لوٹنے پر سب نوکرون نے کہا کہ تم نے
جسقدر کہہ گئے تھے اُس سے زیادہ دیر لگائی ملزم نے جواب دیا کہ مین ایک جھاڑی مین سے
پھل توڑنے کے لیے ٹھہر گیا تھا۔ اُن لوگون نے اُسی وقت دیکھا کہ ملزم کا ایک موزہ
بھیگا ہوا اور خراب ہوگیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اُسکا پیر کیچڑ مین پڑ گیا تھا ملزم نے
بیان کیا کہ میرا پیر دلدل مین پڑ گیا تھا اور جب اُسنے دلدل کا نام لیا تب اُس کے
ساتھیون نے کہا کہ دلدل کے کنارے کنارے راستہ بنا ہوا ہے تم کیا شراب پی آئے ہو
یا پاگل ہو جو دلدل مین جاکر پھنس گئے۔ اُسوقت پر ملزم کے غیر حاضر رہنے کے وقت
اور اُس فاصلے کے جو اُس جگہ سے متوفیہ کے گھر تک تھا مقابلہ کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ
ممکن ہے کہ ملزم نے وہان جاکر قتل کا ارتکاب کیا ہو اور پھر واپس آیا ہو (۱) پھر اُن
موزون کی تلاش کی گئی جو ملزم اُس روز پہنے ہوے تھا (۲) یہ موزے اُس کمرے کے
چھپر مین چھپے ہوئے پائے گئے جہان ملزم سویا کرتا تھا اور وہ بہت خراب ہوگئے تھے
اور اُنپر خون کے نشانات تھے (۳) خون کے نشانات ہونیکی وجہ اول ملزم نے یہ
بیان کی کہ اُسکے ایک روز پہلے اُسکی نکسیر پھوٹی تھی لیکن جب یہ کہا گیا کہ اُسروز دوسرے
موزے پہنے تھا تو ملزم نے کہا کہ مین نے ایک گھوڑے کی فصد کھولنے مین مدد دی تھی لیکن
یہ ثابت ہوا کہ اُسنے فصد کھولنے مین مدد نہین دی تھی اور گھوڑے سے اتنے فاصلہ پر کھڑا رہا تھا
کہ اُسکے پاس تک خون نہین پہونچسکتا تھا (۴) موزے کی مٹی یا ریت کے دیکھنے سے معلوم ہوا

(۱) ان جملہ واقعات سے موقع یا اختیار ی یا عمل ماقبل یا عمل مابعد ظاہر ہوتا ہے یا یہ حالات مین (دفعات ۷
و ۸ و ۱۷) یا تمہید واقعہ مابعد (دفعہ ۹۱)۔

(۳) موزون کا چھپانا طریقہ عمل مابعد ہے (دفعہ ۸) موزون کی حالت واقعہ تنقیحی کا نتیجہ ہے (دفعہ ۷)۔

(۴) یہ جھوٹ طریقہ عمل مابعد ہے (دفعہ ۸) یا اقبال (دفعات ۱۷ و ۲۱) ملزم کا وہ بیان جو اُسنے نسبت گھوڑے کی
فصد کھولنے کے کیا تھا اس واقعہ متعلق کا کہ موزون پر خون تھا توضیحی ہے (دفعہ ۹) اور اس امر سے
کہ ملزم گھوڑے سے دور کھڑا رہا تھا اس واقعہ کے نتیجہ کی کہ وہ خون گھوڑے کا تھا تردید ہوتی ہے (دفعہ ۹)۔

کہ وہ بجنسہ اُس دلدل یا کیچڑ کی مٹی سے مشابہ ہے جو متوفیہ کے گھر کے قریب تھی اور
جو ایک خاص ایسے قسم کی تھی کہ ویسی قرب و جوار مین کہین نہین پائی جاتی تھی (۱) اوس
جوتے والے کا بھی پتہ لگا جسنے قتل سے کچھ پہلے ملزم کے جوتون کی مرمت کی تھی اور اُسنے ملزم
کے جوتون کے دکھلائے جانے پر صاف صاف یہ بیان کیا کہ یہ وہی جوتے ہین جنکی اُسنے مرمت
کی تھی (۲) اب یہ ظاہر ہوا کہ رچرڈسن متوفیہ سے جان پہچان رکھتا تھا اور متوفیہ اُس
جوار مین ضعیف العقل سمجھی جاتی تھی اور ایک دفعہ ملزم متوفیہ کے ساتھ ایک جھاڑی مین
ایسے حالات سے دیکھا گیا جس سے یہ شبہہ ہوتا تھا کہ ملزم کا اُس سے تعلق ناجایز ہے
اور جب یہ طعنہ زنی کی گئی کہ وہ ایسی عورت سے اس قسم کا تعلق رکھتا ہے تو ملزم بہت شرمندہ
اور ناراض ہوا (۳) جوتون کی پیمایش کے وقت جو شخص ملزم کے قریب بیٹھا تھا اسکی شہادت سے
یہ معلوم ہوا کہ پیمایش کے وقت ملزم بہت گھبرایا ہوا معلوم ہوتا تھا اور کانپتا تھا اور اُسوقت سے
گرفتاری کے وقت تک اُسکو بھاگ جانے کی صلاح دی گئی لیکن اُسنے جواب دیا کہ مین بھاگ کر کہان جاؤنگا (۴)
بخلاف اسکے یہ ثابت کرنے کے لیے بھی شہادت پیش کی گئی تھی کہ قتل کے وقت کے
قریب آیرلینڈ سے سمندر کے کنارے اُس جوار مین کچھ جہازی متوفیہ کے گھر کے قریب اُترے تھے
(۵) اور یہ بیان کیا گیا تھا کہ ممکن ہے کہ جہازیون مین سے کسی نے قتل کا ارتکاب کیا ہو
اگرچہ یہ بیان کرنا مشکل تھا کہ اُن جہازیون کو قتل کے ارتکاب کی وجہ تحریک کیا تھی

---

(۱) واقعہ تنقیحی کا نتیجہ (دفعہ ۸) موزے کی مٹی کا دلدل کی مٹی سے مشابہ ہونا گزشتہ نتیجہ ہے جو قتل کے ارتکاب کا نتیجہ ہے
(۲) یہ امر کہ نشانات ملزم کے جوتے سے پیدا ہوے بوجہ واقعہ تنقیحی کے نتیجہ ہونے کے واقعہ متعلقہ ہے یہ امر کہ جن جوتے سے
نشان پیدا ہوے تھے وہ ملزم کے ہی تھے ملزم کے پیر مین ان جوتون کے ہونے سے پہلے ہی ثابت ہو چکا ہے بجز
سوائے اسکے کہ یہ بیان کیا جاے کہ وہ کسی اور کے جوتے تھے فضول ہے۔
(۳) جو راے کہ اُس کی بابت لوگون کی تھی واقعہ متعلقہ نہین ہے یہ امر کہ متوفیہ ضعیف العقل تھی
اُس حالت اشیا کا جزو ہے جس مین قتل واقع ہوا اور امر مذکور جب واقعات مابعد کے ساتھ دیکھا جاے
تو اُس سے وجہ تحریک ظاہر ہوتی ہے (دفعات ۷ و ۸)۔
(۴) طریقہ عمل مابعد (دفعہ ۸) اسکی وقعت بہت کم ہے۔ (۵) قتل کے ارتکاب کا موقع (دفعہ ۷)۔

یہ بیان نہیں کیا گیا تھا کہ وہ سرقہ بجبر کیا چاہتے تھے یا گرد و نواح کے مکانات سے کوئی شے گم ہوئی تھی۔ ملزم پر بتجویز ثبوت جرم صادر کی گئی اور اسنے اقبال کیا اور اسکو پھانسی دی گئی۔

اس مقدمہ سے اُس طریقہ کے استعمال کی جسکو مسٹر مِل نے طریقۂ تفریق کے نام سے موسوم کیا ہے۔ ایسی حاوی تمثیل ملتی ہے کہ امر اتفاقی کا گمان بالکل دور ہو جاتا ہے اور یہ اس طرح پر ہے۔

(۱) قاتل کو وجہ تحریک تھی۔ رچرڈسن کو وجہ تحریک تھی۔

(۲) قاتل کو ایک خاص وقت ایک خاص روز ایک خاص مقام پر موقع حاصل تھا۔ رچارڈسن کو اُسوقت اُس دن اُس جگہ موقع حاصل تھا۔

(۳) قاتل بائیں ہاتھ سے کام کرتا تھا۔ رچرڈسن بائیں ہاتھ سے کام کرتا تھا۔

(۴) قاتل جوتے پہنے ہوے تھا جنسے خاص قسم کے نشانات پیدا ہوے۔ رچارڈسن جوتے پہنے ہوے تھا جنسے بالکل ویسے ہی نشانات پیدا ہوے۔

(۵) اگر رچرڈسن قاتل تھا اور موزے پہنے ہوے تھا تو وہ خاص قسم کی مٹی سے ضرور آلودہ ہونگے۔ وہ موزے پہنے ہوے تھا جو اُس خاص قسم کی مٹی سے آلودہ تھے۔

(۶) اگر رچرڈسن قاتل ہے تو قرین قعل ہے کہ وہ اپنے موزونکو چھپا لے گا اسنے اپنے موزون کو چھپایا۔

(۷) اغلبًا قاتل کے کپڑون پر خون ہوگا۔ رچرڈسن کے کپڑون پر خون تھا۔

(۸) اگر رچرڈسن قاتل ہو تو غالبًا وہ خون کی بابت جھوٹھ بیان کریگا۔ اسنے خون کی بابت جھوٹ بیانات کیے۔

(۹) اگر رچرڈسن قاتل ہو تو ضرور اُس جگہ اُس خاص وقت پر موجود ہوگا۔ ایک شخص اُس سے بہت مشابہ اُس جگہ کیطرف اُسوقت دوڑتا ہوا دیکھا گیا۔

(۱۰) اگر رچرڈسن قاتل ہو تو وہ اغلبًا اُس کارروائی کی نسبت جو قتل کے ارتکاب کے وقت اُسنے کی۔ جھوٹھ بولیگا۔ اُسنے اس قسم کا جھوٹھ بولا۔

یہان دس جداگانہ علامات پائی جاتی ہین جن مین سے پانچ قاتل مین ضرور ہون گی اور ایک گروہ موزے پہنے تھا تو اُس مین ضرور ہوگی اور باقی غالباً اُس مین ہون گی — یہ دسون علامتین رچرڈسن مین پائی جاتی ہین اونمین سے چار اس قسم کی ہین کہ ایک شخص کے سوا کسی اور شخص مین نہین پائی جاسکتین۔ یہ قیاس کرنا دشوار ہے کہ دو شخصون نے جو بائین ہاتھ سے کام کرتے تھے اور جو بالکل ایک سے جوتے پہنے تھے اپنے اُسی پیر کو اوسی وقت اُسی دلدل کے اُسی سوراخ مین ڈالا ہوا اور یہ کہ اُن مین سے ایک نے قتل کا ارتکاب کیا ہو اور دوسرے نے بلا وجہ موزون کو جو دلدل سے آلودہ ہوگئے تھے چھپایا ہو۔ لیکن اگر رچرڈسن مجرم خیال کیا جاے تو اسکا نا صرف یہی قیاس پیدا ہوسکتا ہے —

دفعہ ۱۰ امور جو کسی سازشی شخص نے کہے یا کیے یا لکھے ہون —

جب اس امر کے باور کرنے کی وجہ معقول ہو کہ دو یا زیادہ شخصون نے کسی جرم یا کسی حرکت بیجا قابل نالش کے ارتکاب کے لیے باہم سازش کی ہے تو بعلاقہ اُنکے ارادۂ متحد کے بعد اُسوقت کے کہ جب ارادۂ مذکور اُن شخصون مین سے کسی شخص کے دل مین پہلے ٹھنا ہو اُن مین سے کسی ایک نے جو کوئی بات کہی ہو یا جو کوئی فعل کیا ہو یا کوئی چیز لکھی ہو وہ ہر شخص کی نسبت جو ویسی سازش مین شریک معلوم ہو وجود سازش کے ثبوت اور نیز کسی ویسے شخص کی شرکت سازش کے ظاہر کرنے کے لیے واقعۂ موثر ہے —

اس دفعہ کی رو سے سازش کنندہ اشخاص مین سے ہر ایک کا —

(۱) قول۔

(۲) فعل۔

(۳) تحریر۔

نسبت ارادۂ متحدۂ سازش کنندہ گان۔ واقعہ متعلقہ ہے بشرطیکہ سازش کی غرض کسی جرم کا ارتکاب یا کوئی حرکت بیجا قابل نالش ہو مسٹر فیلڈ (۱) اس دفعہ کی شرح میں تحریر فرماتے ہین کہ۔

امور مفصلۂ ذیل پر اس دفعہ کے سمجھنے کے لیے غور کرنا چاہیے۔

(۱) یہ دفعہ جرائم سے بھی متعلق ہے اور نیز اُن افعال ناجائز سے بھی جو بنائے مخاصمت نالش دیوانی قرار پا سکتے ہین جب کبھی چند اشخاص سازش کرکے کوئی جرم یا فعل ناجائز کرین تب یہ دفعہ اُنسے متعلق ہوگی۔

(۲) یہ کہ قبل اسکے کہ شہادت اس دفعہ کے موافق لی جائے سازش کے وجود کی وجہ معقول وجود ضرور ہے۔

(۳) سازش کے ثبوت کے بعد ہر فعل اور ہر بیان ہر سازش کنندہ کا دیگر سازش کنندہ کے معفر تصور کیا جائیگا گو مختلف اشخاص سازش کنندہ ایک دوسرے کے فعل سے ناواقف ہون بلکہ ایک دوسرے سے ناواقف کیون نہون۔

(۴) یہ کہ وہ افعال اور بیانات شہادت مین داخل ہو سکتے ہین گو قبل یا بعد اُس زمانہ کے کیے گئے ہون جبکہ وہ شخص (جسکے خلاف بطور شہادت استعمال کیے جاتے ہین) اُس سازش مین شریک ہوا ہو۔

(۵) تحریرات جنمین سازش کا حال درج ہوا در گو وہ تحریرات بغرض اُس سازش کی امداد کے یا کسی اور مقصد متعلقۂ سازش کے لکھے گئے ہون تاہم شہادت مین داخل ہو سکتے ہین۔ جیسا کہ ایک مقدمہ (۲) مین ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز فرمایا ہے

(۱) شرح قانون شہادت فیلڈ صاحب صفحہ (۹۲) طبع سویم (۲) مقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیر الدین مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد (۷) صفحہ (۶۳)۔

کہ گزٹ آف انڈیا مین جو چٹھیات سرکاری مشعر حالات باغیان سرحد مندرج تھین وہ
اُس ملزم کے مقابلہ مین جس پر جرم بغاوت و امداد باغیان سرحد لگایا گیا تھا شہادت مین
داخل ہو سکتی ہین اسی طرح ایک اور مقدمہ مین (۱) جس مین ملزمون پر اسی طرح بغاوت کا
الزام لگایا گیا تھا یہ تجویز ہوئی کہ وہ خطوط جن کے وجود کی نسبت پہلے شہادت گذر چکی تھی
اور جو اُسکے بعد ملزم کے مکان مین سے بوقت خانہ تلاشی برآمد ہوے داخل شہادت
ہو سکتے ہین —

تمثیل

اس بات کے باور کرنے کی وجہ معقول موجود ہے کہ زید بہ نیت جنگ کرنے
بمقابلہ ملکہ معظمہ کے سازش مین شریک ہوا ہے —

تو یہ واقعات کہ عمرو نے سازش مذکور کی غرض سے ممالک یورپ مین
اسلحہ بہم پہونچائے اور بکر نے اُسی نیت سے کلکتہ مین روپے تحصیل کیے
اور خالد نے بمبئی مین لوگون کو شریک سازش ہونیکا اغوا کیا اور حامد نے
مقام آگرہ مین اُس غرض مقصود کی تائید کے لیے تحریرین مشتہر کین
اور حمید نے مقام دہلی سے اُن روپیون کو محمود کے پاس کابل مین
بھیجدیا جو بکر نے کلکتہ مین تحصیل کیے تھے اور مضامین کسی خط کے
جسمین احمد نے سازش کی کیفیت لکھی تھی - یہ سب بالانفراد واقعات
موثر ہین واسطے ثبوت ان دونون باتون کے یعنی - وجود سازش

(۱) مقدمہ ملکہ معظمہ بنام امیر خان وغیرہ مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد ۹ صفحہ ۳۰۳ —

اور شرکت زید کی سازش مذکور مین۔ باوجود اس کے کہ وہ اُن سب باتون سے ناواقف رہا ہو اور اُن لوگون کو نہ جانتا رہا ہو جن سے وہ افعال وقوع مین آئے اور باوجود اسکے کہ وہ سب افعال اُسکی سازش مین شریک ہونے کے قابل یا اُسکی سازش سے الگ ہو جانے کے بعد وقوع مین آئے ہون۔

ذیل مین مقدمۂ ملکۂ معظمہ بنام ہیچ (۱) بغرض اس دفعہ کے مقاصد کے وضاحت اور نیز واقعات متعلقہ مندرجہ دیگر دفعات کے توضیح کے درج کیا جاتا ہے ہر واقعہ کی نسبت حاشیہ مین یہ بتایا جائیگا کہ قانون شہادت کے کس دفعہ کے موجب یہہ واقعہ واقعۂ متعلقہ ہے

مقدمۃ

مسٹر آئیزک بلایٹ جہازون کے کباڑی نے جو گرین لینڈ ڈاک کے قریب سکونت رکھتا تھا ایک شخص مسمی ہیچ کو ۱۸۳۰ء مین نوکر رکھا (۲) مسٹر بلائٹ نے جولائی ۱۸۳۰ء مین بوجہ تنگدست ہو جانے کے اپنے قرضخواہون کے ساتھ بذریعہ ایک دستاویز کے مصالحت کی اور بوجہ خراب ہو جانے اس انتظام کے اُسنے اپنی جائداد کا انتقال نالشی ملزم کے نام کیا (۲) بعد ازان ملزم اور مسٹر بلایٹ مین یہ صلاح ہوئی کہ مسٹر بلایٹ ظاہرا کاروبار سے قطع تعلق کرے اور ملزم سب انتظام کرے اور منافع کا دو ثلث مسٹر بلایٹ کو ملے اور باقی ایک ثلث ملزم کو اور ملزم الا صہ پونڈ اس انتظام کے عوض ادا کرے زر مذکورۂ بالا مین سے ما صہ پونڈ نقد ادا کیے گئے اور باقی کی ایک شخص مسمی گوم پر ایک ہنڈی لکھی گئی جو ۱۶ ستمبر کو واجب الادا تھی ملزم نے یہ بیان کیا کہ اُسکو ایک اراضی کا زر ثمن ملگیا ہے لیکن اُسنے وہ گوم کو قرض مین دیدیا (۳) ۱۶ ستمبر کو

(۱) مقدمہ مندرجہ کتاب شہادت تراثن مسٹر ولسن (۲) واقعہ تمہیدی (دفعہ ۹) (۳) وجہ تحریک (دفعہ ۸)—

ملزم نے مسٹر بلایٹ کے کوٹھی وال سے کہا کہ گوم اُس ہنڈی کو قبول نہین کرسکتا اور اُس
ہنڈی کو منسوخ کرکے اُسکی جگہ ایک اور ہنڈی اپنے نام سے گوم پر لکھی جو ۲۰ ستمبر کو
واجب الادا تھی -(۱) ۱۹ ستمبر کو متوفی مارگیٹ مین اپنی بی بی سے ملاقات کرنے گیا
اور ملزم ڈیفورڈ تک اُسکے ساتھ گیا -(۲) اور پھر لندن مین جاکر اُسکے کوٹھی وال سے
کہا کہ گوم ہنڈی کا روپیہ نہ دیسکے گا - لیکن اُسکو گوم کا ایک خط ملا ہے جس سے
اُسکا اطمینان ہوگیا اور اب ہنڈی کے پیش کرنے کی ضرورت نہین (۳) ملزم مسٹر بلایٹ
کے گھر کھانا کھایا کرتا تھا اور گھر مین صرف ایک ملازمہ تھی جسکو ملزم نے اوسی روز (۱۹
تاریخ کو) ۸ بجے شام کے قریب رات کے کھانے کے واسطے مچھلی لانے کے لیے بھیجا (۴)
اُسکی غیر حاضری مین دریاے ٹیمس کے محاذی کمرے کے پردے مین ہوکر جہان کہ
جب مسٹر بلایٹ کے گھر کے لوگ ہوتے تھے سب لوگ شام کو بیٹھا کرتے تھے ایک
بندوق یا پستول کی گولی چلائی گئی - یہ بھاٹے کا وقت تھا اور اتنی گہری دلدل تھی
کہ اگر کوئی شخص اُسطرف ہوکر بھاگنا چاہے تو ضرور دم گھٹ کر مرجاتا اور ایک شخص نے جو
گھاٹ کے دروازہ کے قریب کھڑا تھا (کہ اُس دروازہ کے سوا کوئی اور تیسرا راستہ بھاگنے
کی نہ تھی) بندوق کی آواز سنی لیکن کسی آدمی کو نہین دیکھا (۵) اُس طریقے سے جس سے

---

(۱) طیاری (دفعہ ۸) (۲) امر تمہیدی (دفعہ ۹) لیکن غیر اہم ہے - (۳) طیاری (دفعہ ۸) (۴) واقعات
مابعد کی توضیح ہوتی ہے (دفعہ ۹) - طیاری (دفعہ ۸) (۵) یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ بیچ نے اپنے موافق شہادت
پیدا کرنے کے لیے خود بندوق چلائی - یہ طیاری ہے (دفعہ ۸) پس اُسکا بندوق چلانا واقعہ متعلقہ ہے
واقعات مندرجہ کتاب اس قسم کے ہین کہ جنپر اگر بحیثیت مجموعی خیال کیا جاے تو یہ نہایت قرین قیاس
معلوم ہوتا ہے کہ بیچ نے خود بندوق چلائی کیونکہ اُن سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی اور کو موقع تھا
اور بندوق کسی نہ کسی نے ضرور چلائی (دفعہ ۱۱) واقعہ آخرالذکر سے اُن بیانات کی جو اس کتاب مین
اوپر لکھے گئے ہین - توضیح ہوتی ہے - ماقعات متذکرے اگر وہ صحیح فرض کیے جائین تو یہ نتیجہ ضرور اخذ ہوگا کہ
لیکن بالفرض اگر اُس شخص نے جو دروازہ کے قریب کھڑا ہوا تھا کسی کو بھاگتے ہوے دیکھا اور کسی وجہ سے
وہ اس امر سے انکار کرے تو اُسکے بیان کی تردید نہین ہوسکتی -

کہ گولی پردہ مین ہوکر گئی تھی یہہ عیان تھا کہ ایسے شخص نے گولی چلائی جو اس پردہ کے
قریب تھا۔ دریا مکان سے اسقدر نیچا تھا کہ اگر وہان سے گولی چلائی جاتی تو وہ پردے مین
بہت زیادہ اونچے پر لگتی۔ ملزم نے پڑوسیون کے رات کو اوسکے ساتھ رہنے کی درخواست
نامنظور کیا (۱) دوسرے روز ملزم نے متوفی کو اس واقعہ سے مطلع کرنے کے لیے خط لکھا
اور یہ امید ظاہر کی کہ یہ گولی اتفاقیہ چلائی گئی تھی اور یہ لکھا کہ میرے خیال مین کوئی شخص ایسا
نہین ہے جسکو مجھ سے دشمنی ہو اور یہ کہ مین یہ جاننا چاہتا ہون کہ گولی کسکے مارنیکے لیے
چلائی گئی تھی اور یہ کہ مین گولی چلانے والے کا حال سننا چاہتا ہون اور آپکے دیکھنے کی مجھکو
بہت خواہش ہے (۲) مسٹر بلایت ۳ ستمبر کو بعد لنڈن جاکر اپنے کوٹھی والان سے الف
پونڈ کی ہنڈی کی بابت گفتگو کرنے کے اپنے گھر واپس آیا (۳) گھر پہونچکر ہنڈی کی بابت
تذکرہ ہوا اور متوفی نے ملزم سے کہا کہ لنڈن جاؤ اور بلا روپیہ لیے واپس نہ آؤ (۴) گھر لوٹنے کے
متوفی اور ملزم شام کو کمرہ نشستگاہ مین جو دو طرف تھا جسمین معمولی طور پر صرف دو کس بیٹھا کرتے
تھے بیٹھے رہے (۵) ۹ بجے کے قریب ملزم کمرے سے باورچی خانہ مین گیا اور نوکر سے یہ کہکر
چراغ (۶) مانگا کہ میرے پیٹ مین گڑبڑ ہے (۷) ملزم کا باورچی خانہ سے ایک سرد دروازہ
مین ہوکر راستہ تھا جو ایک کمانی دار تالے سے بند ہوتا تھا اور مکان کے سامنے پختہ صحن
مین ہوکر جو لکڑی کے حاطہ سے محیط تھا ایک دروازہ مین ہوکر جو ایک گاڑی کے پھاٹک
صحن کے سامنے تھا اور جسپر ایک خاص قسم کی مٹی جانورون کے توڑنے کی غرض سے [illegible] مین
ہوکر گیا تھا۔ ملزم نے ان کل دروازون اور نیز کمرے کے دروازہ کو کھلا رہنے دیا باوجود
اسکے کہ گولی چلنے کی وجہ سے خوف پیدا ہوگیا تھا۔ ملازمہ نے جاے ضرور کے دروازہ کے
بند ہونے کی آواز سنی اور اسی وقت کمرے کے دروازہ پر جسمین متوفی بیٹھا ہوا تھا پستول کے
چلنے کی روشنی دیکھی اسپر اوسنے دوڑکر دروازہ بیرونی اور پھاٹک کو بند کیا۔ اسکے بعد ہی

(۱) عمل (دفعہ ۸) (۲) طیاری (دفعہ ۷) (۳) واقعہ متعلقہ نہین ہے سواے اسکے کہ واقعات مابعد کا تمہید کہ
خیال کیا جاے (دفعہ ۹) (۴) وجہ تحریک (دفعہ ۸) (۵) اشیاء کی حالت جن مین واقعات تنقیحی واقع ہوے
(دفعہ ۷) (۶) طیاری (دفعہ ۸) (۷) طیاری (دفعہ ۸)۔

فوراً ملزم نے زود صدا اندر آنیکے لیے دروازہ کھٹ کھٹایا اور اسکی پوشاک ندہم برہم تھی اُسنے ظاہراً مسٹر بلایٹ کی طرف سے جسکے زخم کاری لگا تھا اور جو دوسرے روز فوت ہوا بہت فکر ظاہر کی - جوار بھاٹے کی حالت اور مختلف اشخاص کی شہادت سے جو مکان کے باہر تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہانسے کوئی شخص بھاگ کر نہین جاسکتا - (۱)

اس واقعہ کی وجہ سے مسس بلایٹ فوراً واپس آئین (۲) اور بجواب ایک سوال کے جو نسبت ہنڈی کے کیا گیا جسکی متوفی کو بہت فکر تھی ملزم نے کہا کہ اُس ہنڈی کا روپیہ ادا کردیا گیا اور اب کل جائداد میری ہے (۳) ملزم کے اوپر فوراً شبہہ ہوا (۴) اور اسکی خوابگاہ مین موزے کا ایک جوڑہ پایا گیا جو نئے موزون کی طرح تہ کیا ہوا تھا لیکن جس مین اُس خاص قسم کی مٹی لگی ہوئی تھی جو گھاٹ پر پائی جاتی تھی اور جا بے مزدور مین ایک پستول کا گز پڑا ملا (۵) معمولی طور پر ملزم بوٹ پہنا کرتا تھا لیکن قتل کی شام کو وہ معمولی جوتے اور موزے پہنے ہوے تھا (۶) یہ خیال کیا گیا تھا کہ قاتل متوفی اور ملازمہ کے دل مین شبہہ نہ پیدا ہونے کی غرض سے مزدور بلا جوتہ پہنے ہوے آیا ہوگا اور پھر گھاٹ پر دریا مین پستول پھینکنے کے لیے گیا ہوگا (۷) کل بیانات جو ملزم نے نسبت گوم سے معاملات مالی ہونے اور گوم سے اسکا روپیہ واجب الادا ہونے اور بل کے ادا کیے جانیکے

(۱) یہ واقعات بحیثیت مجموعی کسی قیاس سے سوا اسکے کہ پیچ نے گولی چلائی مطابق نہین ہوتے (دفعہ ۱۱)
یہ واقعات بطور واقعات تنقیحی یا اشیا کی ایسی حالت کے جس مین واقعات تنقیحی پیدا ہوے (دفعہ ۷) یا بطور تیاری یا موقع کے [illegible] متعلقہ ہین (دفعات ۷ و ۸ تمثیل ج) (۲) واقعہ تمہیدی (دفعہ ۹) —
(۳) طریقۂ عمل مابعد جو واقعۂ تنقیحی سے اثر پذیر ہوا -
(۴) غیر متعلقہ ہے - . (۵) واقعۂ تنقیحی کا نتیجہ (دفعہ ۷) -
(۶) اشیا کی حالت جس مین واقعات تنقیحی پیدا ہوے (دفعہ ۷)
(۷) اس بیان مین واقعہ اور اسکا نتیجہ مخلوط کیا گیا ہے واقعات حسب ذیل ہین اول یہ کہ اشیا کی ایسی حالت تھی کہ اگر کوئی شخص کھڑکی کے نیچے جوتہ پہنے ہوے آتا تو متوفی اور ملازمہ اُسکے پیر کی آہٹ پاسکتے تھے اور دوم یہ کہ اگر کوئی شخص دریا سے ٹیمس مین کوئی چیز پھینکنا چاہتا تو اُسکو گھاٹ پر جانا ضرور تھا -

جھوٹھ ثابت ہوے (۱) اُسنے ملازمہ کی شہادت مین جو اُسنے افسر تحقیقات کنندۂ اسباب موت ناگہانی کے روبرو ادا کی تھی مداخلت کرنیکی کوشش کی اور اُس سے کہا کہ ایک بیان پر قایم رہو (۲) اور افسر مذکور کے روبرو اُسنے چند متناقض بیانات نسبت معاملات مالی کے جو درمیان متوفی اور اُسکے تھے کیے اور یہ امر کہ متوفی قتل کی شام کو معمولی جوتہ پہنے تھا یا بوٹ اور یہ کہ وہ مٹی کے بھرے ہوے موزے اُسکے ہین یا نہین مبہم عبارت مین بیان کیا (۳) لیکن یہ صاف ثابت ہوگیا کہ وہ موزے اُسی کے ہین اور اُس نے اُنکے مٹی سے آلودہ ہونے کی وجہ بیان کرنے کی کوشش نہین کی (۳) ملزم نے دو آدمیون جنسے متوفی کی دشمنی تھی دشمنی ہونے کا حال بیان کیا (۴) لیکن ان دونون کو متوفی کے ضرر رسانی کی کوئی وجہ تحریک (۵) نہ تھی اور یہ صاف ثابت ہوا کہ ہر دو دفعہ جب حملہ کیا گیا تو وہ دونون بہت فاصلہ پر تھے (۶)—

پیچ کے مقدمہ سے طریقۂ تفریق کی تمثیل حاصل ہوتی ہے اور یہ کُل مقدمہ دفعہ ۱۱ کی مکمل تمثیل خیال کیا جا سکتا ہے۔ شہادت کا عام اثر یہ ہے کہ پیچ کو قتل کے ارتکاب کی وجہ تحریک اور اُسکا موقع تھا اور سوائے اُسکے کوئی اور نہ وہ گولی چلا سکتا تھا جس سے مقتول قتل ہوا اور نہ وہ جھوٹے دکھانے کے لیے چلائی گئی تھی کہ مقتول کے ایسے دشمن ہین جو اُسکو قتل کیا چاہتے ہین۔ پہلی گولی کا چلانا اس وجہ سے واقعہ متعلقہ ہے کہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ وہ قتل کے ارتکاب کی طیاری تھی۔ پیچ کے گولی چلانیکا ثبوت واقعات جداگانہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے جنسے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گولی چلائی گئی اور سوائے اُسکے کوئی اور گولی نہین چلا سکتا تھا۔ دوسری گولی کا چلانا جس سے قتل کا ارتکاب ہوا۔ واقعہ تنقیحی ہے ایک عجیب مجموعہ حالات کی وجہ سے اُسکا ثبوت فی الاصل

(۱) طیاری (دفعہ ۸)—

(۲) طریقۂ عمل مابعد (دفعہ ۸)، واقبالات (دفعہ ۸ او ۱۰)—

(۳) واقعۂ تنقیحی کا نتیجہ (دفعہ ۸)—

(۴) وجہ تحریک (دفعہ ۸)—

(۵) سوائے دشمنی عام کے کوئی خاص وجہ تحریک نہ تھی۔ (۶) یہ واقعات واقعۂ متعلقہ سے نا مطابق ہین (دفعہ ۱۱)—

بالکل اوسی قسم کا ہے جیسا دوسری گولی چلانے کا ثبوت۔

یہ مقدمہ اس وجہ سے بھی نہایت عجیب ہے کہ اُس سے وہ طریقہ ظاہر ہوتا ہے جس پر واقعات جو ایک دوسرے سے بالکل مشابہ نہین ہین بہ سلسلہ اسباب ونتائج متعلق معلوم ہوتے ہین اور اس امر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سواے اس طریقہ کے کہ جس قدر ممکن ہو کامل طور پر وہ معنوی اشکال جن مین کہ تعلق درمیان سبب اور نتیجہ کے ظاہر ہوتا ہے بیان کی جائین اور کسی طریقہ پر واقعات متعلقہ وغیر متعلقہ مین تمیز کرنا ممکن نہین۔ ہیج کے مقدمہ مین پہلے گولی کا چلانا شہادت بنانے کی تیاری کی غرض سے تھا لیکن یہ امر کہ وہ گولی ہیج نے چلائی تھی ایسے حالات کے مجموعہ سے ظاہر ہوا جس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ ممکن نہ ہے کہ اُسنے گولی چلائی ہو اور کوئی اور شخص گولی نہین چلا سکتا تھا یہ خیال کرنا آسان ہے کہ اُن واقعات مین سے کسی ایک کا جو اس ثبوت کی تکمیل کے لیے ضروری ہین اسی طریقہ پر ثابت کیا جانا ممکن ہے کہ ضروری ہوتا مثلاً اس امر کے ثبوت کا جز کہ ہیج نے گولی چلائی اس واقعہ پر مشتمل ہے کہ ایک خاص مکان سے ایک خاص دروازہ مین ہوکر کوئی شخص نہین گیا اور یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ سواے ہیج کے کوئی اور شخص گولی نہین چلا سکتا تھا اس قیاس کے رفع کرنے کی ضرورت ہے۔ اس امر کا ثبوت ایک شخص کی شہادت ہے جو قریب کھڑا ہوا تھا اور جس نے یہ بیان کیا کہ گولی چلنے کے وقت کوئی شخص اُسکے سامنے دروازہ مین ہو کر نہین گیا اور نہ بلا اُسکے دیکھے ہوئے جا سکتا تھا اگر یہ فرض کیا جاے کہ ثبوت اس قسم کا ہوتا کہ وہ دروازہ بہت دنون سے نہین کھولا گیا اور اسکے سامنے مکڑی کے جالے ہوگئے تھے اور وہ جالے رات کو نہین ٹوٹے تھے اور صبح گولی چلنے کے بعد بھی بجنسہ قایم رہے اور یہ کہنا ممکن ہے کہ وہ جالے گولی چلانے کے بعد اور دروازہ کے دیکھے جانے کے قبل بنائے گئے ہون۔ اوس حال مین ثبوت اسطرح پر ہوتا:—

ہیج کے قتل کے ارتکاب کی طیاری اس سوال سے متعلق ہے کہ اُسنے قتل کا ارتکاب کیا یا نہین۔ ہیج کا پہلے گولی چلانا ارتکاب قتل کی طیاری ہے وہ واقعات جو اُسکے گولی نہ چلانے

مطابق نہین ہین اس سوال سے کہ بیچ نے گولی چلائی یا نہین متعلق ہین یہ امر کہ ایک خاص دروازہ خاص گھنٹون مین نہین کھولا گیا ان واقعات مین سے ہے جو بہ حیثیت مجموعی اسکے بندوق نہ چلانے سے غیر متعلق ہین یہ امر کہ مکڑی کا جالا تمام رات صبح تک قایم رہا دروازہ کے کھولے جانے سے نامطابق ہے ۔

بخلاف اسکے مکڑی کے جالے کا بجنسہ قایم رہنا دروازہ کے کھولے جانے سے متعلق ہے لہذا دروازہ کا کھولا جانا بھی گولی کے چلائے جانے سے متعلق ہے اور پہلی گولی کا چلانا دوسری گولی کے چلائے جانے سے متعلق ہے اور دوسری گولی کا چلایا جانا واقعۂ تنقیحی ہے لہذا مکڑی کے جالے کا بجنسہ قایم رہنا واقعۂ تنقیحی سے متعلق ہے ۔

دفعہ ۱۱ ۔ واقعات جو اور صورت مین موثر نہین ہین حالات مصرحۂ ذیل مین واقعات موثر ہین ۔ یعنے

واقعات غیر متعلقہ کب متعلقہ ہوجاتے ہین ۔

(۱) اگر وہ کسی واقعۂ تنقیح طلب یا واقعۂ موثر کے نقیض ہون ۔

(۲) اگر اُنسے بجنسہ یا بشمول دیگر واقعات کے کسی واقعۂ تنقیح طلب یا واقعۂ موثر کا وجود یا عدم وجود ازبسکہ محتمل یا غیر محتمل ہوجائے ۔

دفعہ ۳ کی تشریح مین واقعہ کے تشریح سے معلوم ہوا ہوگا کہ ہر امر کو بطور اثبات بھی بیان کرسکتے ہین اور بطور نفی بھی مثلاً مقصود بیان یہ ہے کہ زید کی حالت کا اظہار کیا جائے اور زید درحقیقت سوتا ہے ۔ تو یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ زید سوتا ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہین کہ زید جاگتا نہین ہے مفہوم دونون طرح کے بیانات کا وہی حالت دہی زید ہے پس جسطرح سے ہر امر کو بطور اثبات وسلب بیان کرسکتے ہین اسی طرح بطور اثبات وسلب ثابت بھی کرسکتے ہین ۔ وجود کی نقیض عدم ہے اور عدم کی نقیض وجود ہے ۔ اگر کسی امر کا وجود ثابت ہے تو ساتھ ہی اسکے اسکی نقیض کا عدم بھی ثابت ہو جائیگا اور اگر کسی امر کا عدم ثابت ہو تو ساتھ ہی اسکے اسکی نقیض کا وجود بھی ثابت ہو جائیگا ۔ مثلاً دن کی نقیض رات ہے اور رات کی نقیض دن ہے اگر دن کا وجود ثابت ہو جائیگا تو ساتھ ہی اسکے یہ بھی ثابت مانا جائیگا کہ رات نہین تھی اگر رات کا وجود ثابت ہو جائیگا تو ساتھ ہی اسکے یہ بھی ثابت سمجھا جائیگا کہ دن نہین تھا

بعض حالاتمین ممکن ہے کہ کسی واقعہ کے بطور اثبات ثابت کرنیکے لیے شہادت کا ملنا ممکن نہو اور بطور سلب اثبات کے لیے شہادت مل سکے مثلاً بحث یہ ہو کہ زید بتاریخ یکم جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کلکتہ مین تھا یا نہین اور اس امر کی شہادت نہ بہم پہونچ سکے کہ زید بتاریخ مذکورہ کلکتہ مین نہین تھا ـ تو واقعۂ مذکور کے مغایر یہ ثابت کرنے سے بھی وہی مقصود حاصل ہو سکتا ہے کہ زید بتاریخ مذکورہ اورنگ آباد مین تھا ـ اسلیے کہ یہ ناممکن ہے کہ یکم جنوری کو زید کلکتہ مین بھی ہو اور اورنگ آباد مین بھی پس اگر یہ ثابت ہو جاے کہ زید بتاریخ مذکورہ اورنگ آباد مین تھا تو ساتھ ہی اسکے یہ ثابت ہو جائیگا کہ زید بتاریخ مذکورہ کلکتہ مین نہین تھا ـ چونکہ نقیضین کا صادق ہونا ناممکن ہے یہ ممکن نہین کہ ایک ہی وقت دن بھی ہو اور رات بھی ہو اگر دن ہو گا تو رات نہ ہوگی اور اگر رات ہوگی تو دن نہو گا ـ غرض ایسے واقعات جنمین سے ایک دوسرے کی نقیض ہو کسی ایک کا اثبات دوسرے کے استرداد کا کافی ثبوت ہوتا ہے اس لیے کہ ایسے دو واقعات کا وجود محال ہے لیکن اگر دو واقعات کا وجود محال نہو مگر مشکل ہو تو ایسی صورت مین کسی ایک کا اثبات دوسرے کے استرداد کا ایک قیاس ہو گا ـ مثلاً ایک بکس توڑا گیا اور اُسمین سے کچھ اشیا قیمتی چوری گئین ـ جہان وہ بکس تھا وہان زید اور خالد جا سکتے تھے زید ایک کم عمر لڑکا ہے اور خالد ایک نوجوان زور آور شخص ہے ـ اور یہ امر ممکن ہے کہ زید نے اُس بکس کو توڑا ہو یا خالد نے پس زید کی ایسی کمزوری کا اثبات جسکی وجہ سے اُس بکس کا توڑنا اُسکی قوت سے خارج ہو ایک قیاس اس امر کا ہے کہ خالد کا وہ فعل ہے ـ بہر حال اس دفعہ سے مراد دو ہی قسم کے واقعات ہین یا قسم اول کے جنمین دو امرونکا وجود محال ہے یا قسم دویم کے جن مین دو امرون کا وجود مشکل ہے ـ ضمن (۱) دفعہ ہذا سے مقصود واقعات قسم اول ہین اور ضمن (۲) دفعہ ہذا سے مقصود واقعات قسم دویم ہین ـ اور بروے دفعہ ہذا واقعات مندرجۂ ذیل واقعات متعلقہ قرار پا سکتے ہین ـ

(۱) ہر واقعۂ مغایر (یعنی نقیض) واقعۂ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ـ

(۲) واقعات ذیل ـ

(الف) بعض واقعہ قرین قیاس کنندہ وجود یا عدم واقعۂ تنقیحی یا واقعہ متعلقہ ـ

(ب) بغفسہ بعید القیاس کنندہ ″ ″ ″ ″ ″ ″

(ج) بغفسہ بعید القیاس کنندہ ″ ″ ″ ″ ″ ″

(د) مع دیگر واقعات بعید القیاس کنندہ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″

تمثیل (الف) کا جز اول واقعات قسم اول سے متعلق ہے اور جزو دویم تمثیل (ب) واقعات قسم دویم سے متعلق ہے

تمثیلات

(الف) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید فلان تاریخ کو کلکتہ مین ایک جرم کا مرتکب ہوا یا نہین۔

تو یہ واقعہ کہ تاریخ مذکور کو زید لاہور مین تھا۔ واقعہ موثر ہے۔

اور یہ واقعہ کہ قریب اُسوقت کے کہ جب جرم کا ارتکاب ہوا تھا زید مقام ارتکاب سے ایک ایسے فاصلہ پر تھا کہ اُسکا مرتکب جرم ہونا گو غیر ممکن نہین تاہم ازبسکہ غیر محتمل ہے۔ واقعہ موثر ہے۔

(ب) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید ایک جرم کا مرتکب ہوا ہی یا نہین۔

حالات مقدمہ ایسے ہین کہ ارتکاب جرم مذکور خواہ زید یا عمرو یا بکر یا خالد سے بالضرور ہوا ہو گا۔ تو ہر ایک واقعہ جو اسبات پر دلالت کرتا ہو کہ جرم مذکور کا ارتکاب سوائے اُن شخصون کے

اور کسی سے نہین ہوسکتا تھا اور عمرو یا بکر یا خالد اوس کا مرتکب نہین ہوا تھا واقعہ موثر ہے—

ایک مقدمہ مین (۱) امر تجویز طلب یہ تھا کہ فریقین مین تقسیم عمل مین آئی تھی اور بروے تقسیم مذکور مدعی علیہم بعوض اپنے حصہ کے کسی خاص جائداد پر قابض ہوگئے تھے ایک درخواست اور جواب دعوے تحریری جو مدعی علیہم نے بعض سابقہ نالشات مین تقسیم جائداد اور خاص جائداد کی قبض حصول کو تسلیم کرکے داخل کیے تھے پیش ہوئے جنکی نسبت شہادت مین ناقابل پذیرائی ہونیکا اعتراض تھا حکام ہائیکورٹ کلکتہ نے تجویز فرمایا کہ دستاویزات مذکورہ مدعی علیہم کے مقابلہ مین بروے دفعات (۱۱) ضمن (۲) و (۲۱) ضمن (۳) قانون شہادت قابل پذیرائی ہین

درحقیقت دفعہ (۶) سے دفعہ ہذا تک کے مضامین ضرور مشکل ہین اور بہت تشریح طلب ہین اور عموماً واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ کا امتیاز ایک مشکل امر ہے—اسی وجہ سے ہم نے دفعات ماسبق مین چند مقدمات درج کیے ہین جنکے واقعات کو بطور تمثیلات دفعات قانون ہذا سمجھایا ہے اور جو واقعہ مقدمات مذکورہ کا جس دفعہ کے مقاصد کے بموجب واقعہ متعلقہ تھا حاشیہ مین اُسکا حوالہ درج کیا ہے—اور نیز اس دفعہ کے ذیل مین بھی ایک مقدمہ ملکہ معظمہ بنام پامر علت قتل عمد (۲) درج کرتے ہین—اور حاشیہ مین ہم اس کے واقعات کو بھی فرداً فرداً بتائین گے کہ کس کس دفعہ کے بموجب وہ وہ واقعہ متعلقہ ہین—

مقدمہ

۱۴- مئی ۱۸۵۶ء کو ولیم پامر کی تجویز عدالت اولڈبیلی مین بموجب اُن اختیارات کے جو ایکٹ ۱۹ سنہ جلوس وکٹوریا باب ۱۶ کے رو سے عدالت کوئنس بینچ کو عطا کیے گئے ہین بعلت قتل جان پارسنس کوک ساکن رگلی کے جو اسٹیفورڈشایر مین واقعہ ہے

(۱) مقدمہ گیانیا وغیرہ بنام مبارک النساء وغیرہ مندرجہ انڈین لاء رپورٹ کلکتہ جلد (۲۵) صفحہ (۲۱۰)—

(۲) مندرجہ کتاب جنرل ویوا دف دی کرمنل لاء آف انگلینڈ صفحہ (۳۵۷)—

عمل مین آئی- یہ مقدمہ بارہ روز تک زیر تجویز رہا اور ۲ مئی کو ختم ہوکر ملزم پر تجویز ثبوت جرم
صادر کی گئی اور اُسکو سزاے موت دیگئی اور بعد ازان ملزم کو شہر اسٹافورڈ مین پھانسی دیگئی
پامر ایک عام معالج طبیب ساکن رگلی تھا اور اکثر شکار مین مصروف رہتا تھا- کوک بھی
جو اُسکا بڑا دوست تھا شکاری تھا اور ملزم کے ساتھ ۱۳- نومبر ۱۸۵۵ء کو شروزبری کی
گھوڑدوڑ مین ہوکر رگلی مین واپس آیا اور وہان ٹیل بات آرمس ہوٹل مین آدھی رات
کے تھوڑی دیر بعد ۲۱ نومبر ۱۸۵۵ء کو ایسے حالات مین فوت ہوا کہ یہ شبہہ ہوتا تھا
کہ پامر نے اُسکو زہر دیا- پامر کے خلاف یہ امر تھا کہ اُسکو اپنے دوست کے قتل کی شدید وجہ
تحریک تھی اور اُسکے طریقہ عمل متوفی کی وفات سے پہلے اور وفات کے وقت اور وفات کے بعد
بشمول حالات موت سے کوئی معقول شبہہ اس امر مین باقی نہین رہتا تھا کہ اُس نے
مختلف موقعون پر انٹی مونی اور اسٹرکنیا (ست کچلہ) دیکر بذریعہ زہر متوفی کو ہلاک کیا
اور شاید انٹی منی اسٹرکنیا دینے کے ارادہ سے کھلائی گئی-

شہادت حسب ذیل تھی:- کوک کی وفات کے وقت پامر معاملات متعلقہ ہنڈویات مین
پھنسا ہوا تھا ستمبر ۱۸۵۴ء مین اُسکی بی بی کی وفات پر بعوض بیمہ جان کے اُسکو
تیرہ ہزار پونڈ سے قریب قریب یہ کل رقم اُسنے اپنے دیون کے ادا کرنے مین صرف کی
(۱) ۱۸۵۵ء مین اُسنے اور زر کثیر قرض لیا جسکی تعداد مجموعی تیرہ ہزار پانچ سو ۱۳۵۰۰
پونڈ تھی اور ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ ہنڈویان جنکی بناپر قرض لیا گیا تھا اُسکی مان کی سکاری
ہوئین تھین ان ہنڈیون کے تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد نہایت زیادہ سود پر (معمولی
طور پر ۶۰ فی صدی فی سال) بحق ایک شخص مسمی پرٹ کے جو پیشہ داد وستد کرتا تھا-
تجدید کی گئی- کوک کی وفات کے وقت پرٹ آٹھ ہنڈیون کا قابض تھا جن مین سے
چار اُسی کے نام تھین اور چار اُسکے موکل کے نام ان ہنڈیون مین سے دو واجب الادا
ہوچکی تھین اور باقی چھ مین سے بھی کچھ نومبر مین اور باقی جنوری مین واجب الادا تھین
ایک ہزار الف پونڈ کے قریب اس سال مین ادا کیا گیا تھا پس اسوقت پرٹ کا ۱۱۵۰۰ پونڈ

(۱) اسکے اوپر الزام قتل مسماۃ مذکورہ کا لگایا گیا تھا-

واجب الادا تھا یا تھوڑے عرصہ بعد واجب الادا ہونے والا تھا ان ہنڈیون کے ادا کرنیکا ذریعہ صرف وہ روپیہ تھا جو پامر کو اپنے بھائی والٹر پامر کے بیمہ جان کی بابت ملنے والا تھا اس روپیہ کی تعداد ۱۳۰۰۰ پونڈ تھی - والٹر پامر اگست ۱۸۵۵ء (۱) مین فوت ہوا اور ولیم پامر نے پریٹ کو یہ ہدایت کی کہ یہ روپیہ بیمہ جان کے دفتر سے وصول کرے لیکن اُس دفتر سے روپیہ نملا بوجہ اس وقت کے پریٹ نے پامر سے نہایت اصرار کیا کہ کچھ روپیہ ہنڈیون کے اصل یا سود کے کم کرنیکی غرض سے ادا کرے ۶ - نومبر کو اُس نے پامر اور اُسکی مان کے نام حکمنامہ جاری کرایا اور پریٹ کو یہ اطلاع دی کہ اگر کچھ روپیہ علی الحساب نہین دیا جائیگا - تو اس حکمنامہ کی تعمیل آپ کرائی جائیگی پس شروع برس کی تھوڑے دون سے کچھ پہلے پامر نے تین رقوم جنکی تعداد مجموعی آٹھ سو پونڈ تھی ادا کین اس رقم مین سے چھ سو سار پونڈ بابت اصل اور دو سو مابقی بابت سود کے دیے گئے تھے اور یہ خیال کیا گیا تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو اور روپیہ قرض لیا جائیگا -

علاوہ اُس زر کے جو پریٹ کو واجب الادا تھا مسٹر رایٹ ساکن برمنگہام کے پاس پامر کی لکھی ہوئی دس ہزار چار سو ۱۰۴۰۰ پونڈ کی ہنڈویان تھین ان مین سے کچھ ہنڈویان تعدادی چھ ہزار پانسو ۶۵۰۰ پونڈس پامر کی سکاری ہوئی معلوم ہوتی تھین اور بعض ہنڈیون کے ادا کے اطمینان مزید کے لیے دستاویز بعینامہ ولیم پامر کی کل جائداد کی نسبت تحریر کیا گیا تھا یہ ہنڈویان نومبر کے پہلے یا دوسرے ہفتہ مین واجب الادا ہوتی تھین - مسٹر پیڈوک کے پاس بھی ایک اسی قسم کی ہنڈی تعدادی دو ہزار ۲۰۰۰ پونڈ کی تھی جسکی بابت ایک ہزار ۱۰۰۰ پونڈ ہنوز ادا نہین کیے گئے تھے اور جو ۶ - نومبر ۱۸۵۵ء کے بارہ مہینے کے پہلے واجب الادا ہو چکی تھی - ۱۲ - نومبر کو ایک رقعہ ان ایکہزار پونڈ کا اسپن کے نام کا پامر نے لکھ دیا تھا اور اس رقعہ پر ۲۴ - نومبر گذشتہ کی تاریخ پڑی ہوئی تھی - قریب قریب ان کل ہنڈیون کو سیرا پامر نے سکارا تھا اور جا بجا اُسکے دستخط جعلی بنائے گئے تھے -

(۱) پامر پر اس شخص کے قتل کا بھی الزام لگایا گیا تھا -

نتیجہ یہ ہوا کہ شروزبری کی گھوڑدوڑ کے قریب پامر سے بربنا ران ہنڈیون کے جن پر سکا رنے والے کے جعلی دستخط تھے قریب بیس ہزار ۲۰۰۰۰ پونڈ کے ادا کرنے کا اصرار کیا گیا تھا اور مبلغ مذکور کے ادا کرنے کے لیے صرف پامر کے پاس تھوڑی سی ذاتی جائداد تھی جو جو ریٹ کے پاس بذریعہ بیعنامہ کے مستغرق تھی اور تیرہ ہزار پونڈ کا ایک بیمہ جان تھا جسکا روپیہ ادا کرنے سے دفتر بیمہ جان نے انکار کیا تھا اگر دفتر بیمہ جان سے اُسکو روپیہ مل جاے تو ممکن تھا کہ وہ اپنی مشکلون سے روبرآری کر سکے لیکن اُسکا رقعہ ہزار پونڈ کا اسپن کے نام تھا جسپر تاریخ ما قبل لکھی گئی تھی اور یہ ضروری تھا کہ کسی نہ کسی طرح اُسکا انتظام کیا جا یہ امر کہ اُسکے پاس کچھ اپنا ذاتی روپیہ نہ تھا اس بات سے ظاہر ہے کہ ۱۹ - نومبر کو اُسکی بینک مین اُسکے نام صرف نو پونڈ ۶ شلنگ باقی تھے اور وہ ایک کاشتکار سمی وال بینک سے ۲۵ پونڈ قرض لیکر شروزبری کی گھوڑدوڑ مین گیا تھا - پس ظاہر ہے کہ اُس کو زرکثیر کے لینے کی ایسی سخت ضرورت تھی کہ تھوڑے سے توقف مین بھی نہ صرف اُسکا دیوالہ نکلتا تھا بلکہ بعلت جعلی سکارنی کے عبارت تحریر کرنے کے اوس پر مقدمہ فوجداری قایم ہو سکتا تھا -

علاوہ اُس اضطراب کے جو رایٹ و پیڈوک و بریٹ کی ہنڈیون کی وجہ سے تھا پامر کا کوک سے بھی حساب تھا جو بقیہ مقدمہ سے متعلق ہے کوک اور اُس نے بالاشتراک ایک ہنڈی تعدادی پانسو ساٹھ پونڈ کی تحریر کی تھی اس ہنڈی کو پریٹ سے لینے تین سو پینسٹھ ساڑھے پونڈ نقد اور ایک وارنٹ شراب تعدادی ۶۵ پونڈ دیکر ادا کیا تھا اور ساٹھ پونڈ بٹے اور دیگر اخراجات کی نسبت مجرا کیے تھے اُسکی یہ خواہش تھی کہ کوک کے دو گھوڑدوڑ کے گھوڑے موسومہ پول اسٹار و سری یس بطور ضمانت مزید اُسکے حوالہ کیے جائین - پامر کی درخواست پر یہ تین سو پینسٹھ پونڈ بذریعہ ایک رقعہ کے جو کوک کے حکم سے واجب الادا تھا معہ وارنٹ شراب کے بذریعہ ڈاک ڈون کاسٹر کو اُسکے نام بھیجے گئے - پامر نے اُس رقعہ کی ظہر پر کوک کا نام لکھا اور رگلی کے بینک مین یہ روپیہ اپنے نام جمع کیا - مستغیث کی جانب سے بیان کیا گیا تھا کہ اس معاملہ سے

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کیون پامر کوک کو رفع کیا چاہتا تھا - کیونکہ اس جعلی عبارت ظہری کے
لکھنے سے اُسنے کوک کو تین سو پینسٹھ ساڑھے پونڈ کا زیان ناجائز پہونچایا تھا لیکن بخلاف
اس کے ایسا معلوم ہوا کہ جس لفافہ مین یہ رقعہ بھیجا گیا تھا - اُس مین کسی اور معاملہ کے
متعلق تین سو سا ر پونڈ کے نوٹ تھے اور چونکہ یہ ثابت نہین ہوا کہ کوک نے سکار نے
کے عوض کچھ نہ پانے کی شکایت کی پس یہ خیال کیا گیا کہ اُس نے پامر کو وہ نوٹ لے کر
رقعہ کی پشت پر اپنا نام لکھنے کی اجازت دی تھی - یہ بات قرین قیاس بھی معلوم
ہوتی ہے ورنہ اسکا کچھ سبب نہین معلوم ہوتا کہ کوک نے بلا کچھ لیے ہوئے عبارت
ظہری کو کیون تسلیم کیا اس امر کی شہادت موجود تھی کہ کوک کا ارادہ تھا کہ ہنڈوی
کے واجب الادا ہونے پر اُسکے ادا کا بندوبست کرے - مقدمہ کے اخیر مین یہ بھی
معلوم ہوا کہ ایک دو ر پانسو صمار پونڈ کی ہنڈی اس قسم کی تھی جس سے بالاشتراک
پامر اور کوک کو تعلق تھا - (۱)

۱۲ - نومبر ۱۸۵۵ء کو بروز دوشنبہ پامر کا یہ حال تھا جب وہ شروزبری کی گھوڑ دوڑ
مین گیا - کوک بھی وہان تھا اور ۱۳ - تاریخ کو بروز سہ شنبہ اُسکی گھوڑی موسومہ
پول اسٹار نے گھوڑ دوڑ موسومہ ہنڈی کیپ مین سبقت حاصل کی اس وجہ سے
کوک نے تین سو اسی سال - پونڈ بازی مین اور قریب دو ہزار الملک پونڈ کے
شرط مین جیتے اس روپیہ مین سے سات یا آٹھ سو پونڈ اُسکو گھوڑ دوڑ کے وقت
شروزبری مین مل گئے اور باقی ۱۹ - نومبر یعنے دوشنبہ آیندہ کو ٹڑھ سال مین واجب الادا تھے
(۲) گھوڑ دوڑ کے بعد کوک نے چند دوستون کو ڑیون ہوٹل مین کھانا کھانے کے لیے
بولایا اور اُس روز اور اُسکے دوسرے روز تندرست بہ ثبات عقل تھا (۳)
چہار شنبہ کی رات کو ایک شخص مسمی اسمٰعیل فشر نشستگاہ کے کمرے مین جو پامر اور کوک کا
مشترک تھا آیا اور اُس نے اُن دونو نکو اور لوگون کے ساتھ برانڈی مین پانی ملا کر پیتے ہوئے دیکھا

---

(۱) ان واقعات سے وجہ تحریک ظاہر ہوتی ہے (دفعہ ۸) - (۲) ان جملہ واقعات سے وجہ تحریک
ظاہر ہوتی ہے (دفعہ ۸) دفعہ ۱۷ و ۱۸ (۳) اشیاء کی حالت جسمین واقعات ما بعد واقع ہوئے (دفعہ ۷) -

کوک نے یہ کہکر کہ برانڈی سے گلے مین بڑی جلن پڑ گئی ہے اپنے گلاس کو رکھ دیا اور اُس مین تھوڑی سی شراب باقی تھی پامر نے بقیہ شراب کل پی لی اور ریڈ کے ہاتھ مین گلاس دیکر پوچھا کہ اسمین کچھ ہے یا نہین ریڈ نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ مین خالی گلاس دینے سے کیا نتیجہ ہے۔ تھوڑی دیر بعد کوک کمرہ سے اُٹھ گیا اور فشر سے بولا کر کہا کہ میرا جی بہت متلاتا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس ملعون پامر نے مجھکو کچھ پلا دیا ہے ۔ اوس نے فشر کو سات یا آٹھ سو پونڈ کے جمع رکھنے کے لیے دیے (۱) بعد ازان اوسکا پھر جی متلانے لگا اور تمام رات بیمار رہا اور ایک ڈاکٹر اُسکا علاج کرتا تھا اُس نے ڈاکٹر سے جسکا نام مسٹر گبسن تھا کہا کہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مجکو زہر دیا گیا اور ڈاکٹر نے اسی قیاس کے بموجب معالجہ کیا (۳) دوسرے روز پامر نے فشر سے کہا کہ کوک کہتا تھا کہ مینے برانڈی مین کچھ ملا دیا اور یہ بھی کہا کہ مین لوگون سے ایسی دل لگی نہین کرتا ہون اور یہ کہ کوک کل رات نشہ مین تھا۔ لیکن فی الحقیقت کوک نشہ مین نہ تھا (۴) فشر نے صاف صاف یہ نہین کہا کہ مین نے کوک کا روپیہ واپس کر دیا لیکن سلسلۂ شہادت سے یہ مستنبط ہوتا ہے کہ اُس نے روپیہ واپس کیا تھا (۵) کیونکہ کوک نے اُس سے کہا کہ پراٹ کو ۱۱۰ دو سو پونڈ فوراً دیدو اور اوس روپیہ مین سے جو دوشنبہ آیندہ کو ڈیڑھ سال مین میرے حساب مین بوقت طے حساب شرط تمکو ملیگا اپنا روپیہ لے لینا۔

---

(۱) عمل اوس شخص کا جس کے خلاف کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا اور بیان جس سے اُس کے طریقہ عمل کی توضیح ہوتی ہے (دفعہ ۸ تمثیل ا)۔

(۲) پامر کا انٹی منی کھلانا اسوجہ سے واقعہ متعلقہ ہے کہ وہ سلسلہ زہر خورانی کا ایک جز وہے جس سے بالآخر کوک کی وفات واقعہ ہوئی۔ کوک کے خیالات واقعات متعلقہ ہین کیونکہ وہ زہر دیے جانے سے پیدا ہوے (دفعہ ۶) اور اوسکے بیانات نسبت خیالات مذکورہ کے بطور اون بیانات کے بموجب دفعہ (۱۴) متعلق ہین جن سے ایسے حالت جسمانی کا اظہار ہوتا ہے جو متعلقہ ہوتا ہے۔

(۴) اقبال (دفعات ۱۷ و ۱۸)

(۵) وجہ تحریک (دفعہ ۸)

چہار شنبے کے روز ساڑھے دس بجے کے قریب ظاہرا اسوقت سے کچھ پہلے جب
کوک نے وہ شراب پی جس مین وہ زہر ملا ہوا تھا بتلاتا تھا ایک شخص مسمی مس بروک نے پامر کو ڈیوڑھی
مین ایک گلاس کو جس مین تھوڑا سا شفاف عرق پانی کا سا بھرا ہوا تھا لیمپ کے سامنے
کرکے دیکھتے ہوئے دیکھا اور یہ دیکھا کہ پامر اسکو ہلا رہا ہے اور اپنے ہاتھ سے چلاتا ہے
لیکن یہ بات خفیہ طور پر نہین کی گئی تھی کیونکہ مس بروک سے باتین کرتے وقت
وہ اس گلاس کو ہاتھ مین لیے ہوئے ہلاتا رہا (۱) ملزم کی طرف سے بغرض تردید اس
بیان کے جارج میاٹ طلب کیا گیا تھا اس نے بیان کیا کہ پامر اور کوک کے آنے کے
وقت مین کمرے مین تھا اور کوک نے برانڈی کی نسبت کچھ کہا لیکن جو میاٹ نے
بیان کیا وہ فشر اور ریڈ کے بیان کے خلاف تھا میاٹ نے کہا کہ مینے پامر کو برانڈی مین
کچھ ڈالتے ہوئے نہین دیکھا اور اگر کچھ چیز ڈالی جاتی تو مین اسکو ضرور دیکھ سکتا تھا اُسنے
یہ بھی حلفاً بیان کیا کہ پامر جبتک کوک خوابگاہ مین نہین گیا کمرے سے باہر نہین گیا
اس نے کوک کے جانے کا وقت اس سے بعد بتلایا جو فشر اور ریڈ نے بیان کیا تھا (۲)
لیکن اس فرق کی بہت کم وقعت تھی یہ فرق اس قسم کا تھا جو جزئیات کی نسبت ہمیشہ
شہادت مین پیدا ہوتا ہے چونکہ میاٹ پامر کا دوست تھا شاید اسکو (بلا کسی بے ایمانی
کے) اس امر کی بابت اور گواہان کی نسبت واقعات کی ایسی یاد تھی جو اسکے دوست
کے موافق تھی۔

مس بروک اور ایک شخص مسمی ہیرنگ کی شہادت سے یہ ظاہر ہوا کہ کوک
کے سوا شروز بری مین اس شام کو اور لوگون کو بھی اسی قسم کی بیماری کے علامات
ظاہر ہوئے مس بروک نے کہا کہ ہم لوگون نے اس روز یہ کہا کہ شاید شروز بری
کے پانی مین زہر ملا ہوا ہے۔ بموجب شہادت میاٹ کے خود پامر نے رگلی کو واپس آتے وقت
راستہ مین قے کی تھی۔ (۳)

(۱) طیاری (دفعہ ۸) (۲) شہادت خلاف واقعہ ماقبل کے (دفعہ ۵)۔

(۳) واقعات جنسے اس نتیجہ کی تردید ہوتی ہے جو واقعہ ماقبل سے پیدا ہوا (دفعہ ۹)۔

شہادت سے جو نسبت اُن واقعات کے ادا کی گئی جو شروز بری مین ہوے
یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُسوقت پامر کو روپیہ کی نہایت ضرورت تھی اور اُسکو معلوم تھا کہ کوک
کے پاس سات یا آٹھ سو ل- پونڈ کے نوٹ ہین اور اُسکو آیندہ دوشنبہ کے روز ایکہزار چار سو
پونڈ اور ملنے والے ہین - اس سے یہ ممکن معلوم ہوتا ہے کہ اُسکو پامر نے انٹی منی کھلائی ہو
اگرچہ اس شہادت کی وقعت جس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے اس امر کے ثابت ہونے سے
کم ہو جاتی ہے کہ غشیان اور اسہال کی بیماری اُسوقت شروزبری مین پھیلی ہوئی تھی

۱۵ نومبر کو بروز چہارشنبہ کوک اور پامر ساتھ ساتھ قریب دس بجے رات کے
رگلی واپس آ گئے - کوک ٹیلبات آرمس ہوٹل مین چلا گیا اور پامر اپنے گھر جو ٹھیک ہوٹل کے
محاذ مین واقع تھا گیا کوک ہنوز بیمار ہونے کی شکایت کرتا تھا - جمعہ کے روز اُس نے
پامر اور ایک اشخاص جیریمیہ اسمتھ کے ساتھ کھانا کھایا اور دس بجے شام کے قریب بالکل
صحیح العقل واپس آیا (۱) دوسرے روز ۸ بجے صبح (۱۷ - نومبر) کو پامر کوک کے پاس آیا
اور اُسکے لیے ایک پیالہ قہوہ مانگا ملازمہ موسومہ ملس نے کوک کو پامر کے سامنے
قہوہ دیا - جب وہ ایک یا دو گھنٹہ بعد پھر کمرہ مین گئی تو اُسنے دیکھا وہ قہوہ قے کیا ہوا
پڑا ہے (۲) اُسی روز ظاہرا قریب دوپہر کے پامر نے ایک ملازمہ کو جو متفرق کام کرتی تھی
اور جس کا نام رولی تھا ہوٹل موسومہ ایلبین مین کوک کے واسطے شوربا لینے کے لیے
بھیجا - وہ شوربا پامر کے گھر لائی اور آگ پر گرم کرنے کے لیے رکھکر کمرے سے چلی گئی - تھوڑی
دیر بعد پامر اُسے باہر لایا اور ایک پیالہ مین کر کے ٹیلبات آرمس ہوٹل کو یہ کہکر بھیجا
کہ یہ شوربا مسٹر جیریمیہ اسمتھ نے بھیجا ہے - یہ شوربا کوک کو دیا گیا جس نے پہلے اُس کے
چکھنے سے انکار کیا لیکن پامر نے اُس کہا کہ آپ کو ضرور پینا چاہیے - ملازمہ اُس شوربے کو
نیچے سے جہان وہ اُسے چھوڑ آئی تھی لے آئی اور کمرے مین رکھ کر چلی گئی

---

(۱) واقعات مابعد کا تمہیدی ہے (دفعہ ۹) اور اُس سے اشیاء کی اُس حالت کا اظہار ہوتا ہے
جس مین واقعات تنقیحی واقع ہوے (دفعہ ۷) (۲) واقعہ تنقیحی اور اُس کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ
زہر دینا ہے (دفعہ ۵) —

یہ شوربا بھی قے ہو گیا (۱) تیسرے پہر پامر نے مسٹر بمفورڈ کو جو ایک ڈاکٹر ۷۰ برس کی
عمر کا تھا کوک کے دیکھنے کے لیے بولایا اور اُس سے کہا کہ جب کوک نے میرے یہان
کھانا کھایا تھا تو اُس نے شام مین شراب بہت پی لی تھی (۲) لیکن مسٹر بمفورڈ نے
مریض مین صفراوی علامات دیکھین پائین اور مریض نے بیان کیا کہ مینے صرف
دو گلاس پیے تھے (۳) سنیچر کی شب کو کوک کی بیماری کی وجہ سے مسٹر جیرمیہ اسمتھ
اُسکے کمرے مین سویا اتوار کے روز ایک اور دو بجے کے درمیان پامر نے اپنے
باغبان مسمی ہولی کے ہاتھ کوک کے لیے شوربا بھیجا (۴) ایلزبتھ ملس ملازمہ
ٹیلی باٹ آرمس ہوٹل نے اُس شوربے کے چکھنے کے لیے دو تین چمچ پیے آدھ گھنٹہ بعد
اُسکا نہایت جی متلانے لگا - اور پانچ بجے شام تک قے کرتی رہی اور اس قدر
بیمار ہو گئی کہ لیٹ رہنے کی ضرورت ہوئی یہ شوربا کوک کے پاس بھیجا گیا اور بعد ازان
پیالہ پامر کو واپس کیا گیا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پامر نے اُس شوربے کو بیکر قے کی تھی
اگرچہ اس امر کی شہادت صاف صاف موجود نہین ہے (۵) اتوار کی ڈاک مین پامر نے
ایک ایسا خط کسی موسومہ مسٹر جونس کو جو کوک کا سب سے بڑا دوست تھا اُسکو
آکر دیکھنے کے لیے خط لکھا اور یہ لکھا کہ کوک نہایت سخت صفراوی بیماری اور اسہال
کی وجہ سے صاحب فراش ہو گیا ہے" ملازمہ ملس نے بیان کیا کہ اُس کو اسہال نہین
ہوا تھا (۶) جوابدہی مین یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ خط نہایت قوی ثبوت بے جرم ہونیکا ہی

(۱) واقعہ تنقیحی اور اُسکا نتیجہ ہے کیونکہ یہ بھی زہر دینا ہے (دفعہ ۵) -
(۲) طریقہ عمل اور بیانات جنسے طریقہ عمل کی توضیح ہوتی ہے (دفعہ ۸) (۳) اس امر سے اُس نتیجہ کی جو واقعہ قبل سے
پامر کے موافق پیدا ہوتا تھا تردید ہوتی ہے اور اُسکے طریقہ عمل کی توضیح ہوتی ہے کیونکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسکا
بیان جھوٹھا ہے (دفعہ ۹) کوک کا بیان اُسکی حالت جسم سے متعلق ہے (دفعہ ۱۴) -
(۴) واقعہ تنقیحی یعنی زہر کا دیا جانا (دفعہ ۵) -
(۵) واقعات تنقیحی کے نتایج (دفعہ ۷) -
(۶) طریقہ عمل (دفعہ ۸) اور اُسکی توضیح (دفعہ ۹) -

مستغیث کی طرف سے یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ ایک جزو اُس تدبیر کا ہے جو ملزم کے موافق شہادت بنانے کے لیے کی گئی تھی - ٹھیک نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک امر مشتبہ ہے جسکی کسی جانب کچھ وقعت نہین ہے اگرچہ جو جو شہر کہ کوک کے علامات کی نسبت بیان کیا گیا ہے ایک حد تک مشتبہ ہے -

یک شنبہ اور دوشنبہ کی درمیانی رات مین کوک کو ایک قسم کا دورہ ہوا - جب ملازمہ ملس دوشنبہ کے روز اُسکے کمرے مین گئی تو اُسنے کہا کہ مین دو منٹ کے لیے پاگل ہوگیا تھا ملازمہ نے کہا کہ تم نے بولانے کے لیے گھنٹی کیون نہین بجائی کوک نے کہا کہ مین نے خیال کیا تھا کہ تم سب غافل سوتے ہوگے اور گھنٹی کی آواز نہ سُن سکوگے اور یہ بھی کہا کہ گلی مین لڑائی کی آواز سے میرے آرام مین خلل واقع ہوا - شاید اسی وجہ سے مین جاگ پڑا اور مجکو تکلیف ہوئی لیکن مجکو ٹھیک یاد نہین - بارنس اور ملس نے پہلے اس امر کا بیان نہین کیا تھا لیکن ملزم کے وکیل کی درخواست پر دوبارہ طلب کیے جانے کے وقت یہ امر ظاہر ہوا - ملزم کی طرف سے یہ امر اسوجہ سے اہم خیال کیا گیا تھا کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ پیشتر اس سے کہ جیسا بیان کیا گیا ہے متوفی کو اسٹرکنیا کھلائی گئی اُسکو کسی قسم کا ایک دورہ ہوا تھا اور مسٹر نگلی ملزم کے خاص گواہ نے جو طبیب تھا اس لحاظ سے اس امر کا ذکر کیا (۱) دوشنبہ کے روز سوا سات ۷ یا ساڑھے ۷ کے قریب پھر پامر کوک کے پاس آیا چونکہ پامر لندن مین ۲۰ بجے کے قریب تھا پس وہ ضرور کسی ریل مین جلد واپس گیا ہوگا - دوشنبہ کے تمام روز پامر کی طبیعت بہت اچھی رہی اُس نے کپڑے پہنے اور ایک چابک سوار گھوڑے کے نکالنے والے سے ملاقات کی اور بعی مثلاً نا بند ہوگیا (۲) اس اثنا مین پامر لنڈن مین تھا اور اس نے حسب وعدہ ایک شخص موسومہ ہیرنگ سے جو گھوڑدوڑ سے تعلق رکھتا تھا ملاقات کی

(۱) واقعہ جس سے اُس نتیجہ کی جزو تردید ہوتی ہے جو واقعات ماقبل سے اخذ ہوتا ہے (دفعہ ۹) (۲) اس واقعہ سے اُس نتیجہ کی جو واقعہ ماقبل سے پیدا ہوتا ہے یعنی اس امر کی کہ پامر کوک کو زہر کھلاتا تھا تائید ہوتی ہے (دفعہ ۹) -

پامر نے اوس سے کہا کہ لوکوک کا حساب طے کرنا منظور ہے اور اُس نے ایک فہرست
مین سے اُس روپیہ کی بابت کچھ پڑھنا شروع کیا جو کوک کو شرط جیتنے کی بابت ملنے والا تھا
اور ہیرنگ اُسکی نقل کرتا گیا۔ کل روپیہ کی تعداد پورے نوسو چوراسی معالطہ پونڈ
ہوتی تھی۔ پامر نے اُس روپیہ مین سے چارسوپچاس امامت پونڈ پریٹ کو اور تین سو پچاس
سامت پونڈ پیڈوک کو دیے جانے کے ہیرنگ کو ہدایت کی۔ پیڈوک کے قرضہ کی نوعیت
شہادت مین ظاہر نہین ہوئی کیونکہ پیڈوک خود طلب نہین کیا گیا تھا پامر نے ہیرنگ
سے کہا کہ یہ چارسوپچاس امامت پونڈ اُس ہنڈوی کے حساب طے کرنے کے بابت
دیے گئے ہین جسکے ادا کرنے کی ضمانت مین کوک نے اپنے گھوڑے دیے تھے۔
اُس نے اُسی روز پریٹ کو ایک خط بعبارت ذیل لکھا:۔ جناب عالی آپ پچاس صد پونڈ
کو جو مین نے ابھی آپ کو دیے ہین اور چارسوپچاس پونڈ کو جو مسٹر ہیرنگ آپ کو دینگے
معہ اُن پانسو اور دوسو پونڈ کے جو بروز شنبہ فشر نے آپکو دیے ہین اُن دو ہزار
پونڈ کی ہنڈیون کے ادا کرنے مین محسوب کیجیے جو میری مانگی سکاری ہوئی ہین اور جو
۲۵ اکتوبر کو واجب الادا ہین (۱)۔

ہیرنگ کو آٹھ سو پونڈ سے زیادہ ملے اور اُسنے اوسکا ایک جزو پامر کی ہدایت
کے موافق صرف کیا۔ پریٹ نے پامر کے حساب مین چارسوپچاس پونڈ جمع کیے لیکن
مسٹر ہیرنگ کو اُس سے کم ملا جو ملنے کی امید تھی اور اُس نے کچھ روپیہ بابت اُس قرضہ کے
جو اُسکا کوک پر واجب الادا تھا اپنے پاس رکھا اور بموجب ہدایت پامر کے تین سو پچاس
پونڈ پیڈوک کو نہین دیے۔ اٹارنی جنرل نے اپنے جواب مین بیان کیا کہ یہ تین سو پچاس
پونڈ بعوض اس شرط کے پیڈوک کو دیے جانے والے تھے اور یہ بھی کہا کہ اس روپیہ کے
دیے جانے کی یہ غرض تھی کہ پیڈوک اُس ہزار روپیہ کے رقعہ کے بابت جس پر تاریخ
ماقبل لکھی گئی تھی اور جو ایسپین کو پیڈوک کے حساب مین دیا گیا تھا خاموشی اختیار کرے
اس امر کی کچھ شہادت موجود نہ تھی اور نہ یہ بہت اہم ہے یہ روپیہ صاف طور سے بر

(۱) طریقہ عمل اور بیانات جس سے اُسکی توضیح ہوتی ہے۔

پیشدوں کو کوک کے حساب مین (باستثناء ایک جزو کے جو ممکن ہے کہ اُسکے حساب مین ہو)
بلکہ پامر کے حساب مین دیا جانیوالا تھا۔ پامر نے اس طرح پر ۱۹۔ نومبر کو بروز شنبہ وہ کل روپیہ
جو کوک نے جیتا تھا اپنے فائدہ کے لیے صرف کیا یا صرف کرنے کی کوشش کی (۱)۔

یہان پر مناسب ہی کہ اس پانسو پونڈ کی ہنڈی کے معاملہ کا نتیجہ اخیر تحریر کیا جاے
جس سے کوک اور پامر کو بالاشتراک تعلق تھا جمعہ کے روز جب کوک اور پامر نے ساتھ ساتھ کھانا کھایا تھا
(۱۶۔ نومبر) کوک نے اپنے ایجنٹ مسٹر فشر کو حسب ذیل خط لکھا:۔ پامر اور میرے لیے یہ نہایت ضروری
ہے کہ مبلغ پانسو پونڈ ایک شخص مسمی مسٹر پریٹ ساکن مکان نمبر ۵۔ موقوعہ کوین اسٹریٹ مےفیر کو
ادا کیے جائین آج رات کو تین سو پونڈ بھیج دیے گئے ہین اور اگر آپ اس خط کے پہونچنے پر
کلہ باقی دو سو پونڈ بھی ادا فرما دین گے تو مین آپ کا نہایت ممنون ہونگا مین بروز یکشنبہ
ڈیلم سال مین یہ حساب طے کر دونگا" فشر نے یہ دو سو پونڈ ادا کیا اور بموجب اُسکے
بیان کے اُسکو یہ امید تھی کہ یکشنبہ کے روز کوک کے حساب طے ہونے کے وقت یہ روپیہ
واپس مل جاویگا۔ ۱۷۔ نومبر کو بروز شنبہ یعنی (اُس تاریخ کے ایک دن کے بعد جو کہ خط پر
پڑی ہوئی تھی) ایک شخص بموجب بیان مسٹر پریٹ کے اُسکے پاس ایک رقعہ لیکر آیا اور اُسنے
تین سو پونڈ ملزم کے حساب مین اُسکو دیے اور بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زر وہ
رقعہ نہ وہ تین سو پونڈ) وہ رقعہ فشر کا تھا۔ جب پریٹ نے کوک کی وفات کا حال سُنا تو اُسنے
پامر کو ایک خط اس مضمون کا لکھا کہ کوک کی وفات پر اب آپ کو اُن پانسو پونڈ کی ہنڈی کے
ادا کرنے کی فکر کرنا پڑیگی جو ۲۔ دسمبر کو واجب الادا ہے (۲)

ان خطوط سے جواب دہی مین بہت کام لیا گیا یہ بحث کی گئی تھی کہ ان خطوط سے یہ
ثابت ہوتا ہی کہ کوک پامر کی مدد کرتا تھا اور پریٹ کا تقاضا رفع کرنیکی اُسکو فکر تھی اور اسی وجہ سے
اُسنے نہ صرف اُسکے پانسو پونڈ کی ہنڈی کو قبول کیا بلکہ اپنے آٹھ سو پونڈ بھی قرضہ کے
ادا کرنے مین صرف کیے جانے کی اجازت دی اور یہ اجازت دی کہ ہیرنگ کے ذریعہ سے

(۱) یہ کل پامر کا طریقہ عمل ہو اور اس سے اُسکے طریقہ عمل کی توضیح ہوتی ہے (دفعات ۷ و ۸)۔

(۲) وجہ تحریک کوک کو زہر کھلانیکی (دفعہ ۹)۔

اور نہ فشر کے ذریعہ سے حساب طے کیا جاوے تاکہ فشر اُس مین سے اپنے دو سو پونڈ جو
اُسنے پریٹ کو دیے تھے منہا نہ کرسکے یہ سوال کیا گیا تھا کہ اُس حالت مین پامر کا کوک کی
وفات سے کیا فائدہ تھا خاصکر جبکہ اُسکی موت کا پہلا نتیجہ یہ ہوا کہ پریٹ نے پانسو پونڈ
کی ہنڈی کے روپیہ کی بابت تقاضا کیا -

یہ دلایل بلاشک ظاہرا صحیح معلوم ہوتی تھین اور اُنکی وقعت اس امر سے
زیادہ ہوئی کہ کوک کی وفات کے بعد پریٹ نے پامر کو پانسو پونڈ کے ادا کرنیکی بابت
ذمہ دار قرار دیا لیکن خلاف اسکے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ کیون کوک نے اپنا کُل روپیہ
جو اُسنے جیتا تھا پامر کو دیدیا اور کیون کوک نے اُن دو سو پونڈ کو جو فشر نے اُس
ہنڈوی کی بابت ادا کیے تھے جسکی نسبت کوک اور پامر دونون بالاشتراک ذمہ دار تھے
پامر کو اپنے قرضہ کے ادا کرنے مین صرف کرنے دیا اور کیون وہ پامر کے ساتھ اُس انتظام مین
شریک ہوا جس سے اُسکے اس روپیہ کی کفالت ظاہر ہوتی تھی - ان سوالات کا کوئی
جواب نہین دیا گیا تھا - تین سو پونڈ کی بابت جو فشر نے لکھا تھا کہ آج رات کو بھیجے گئے
شہادت سے یہ ثابت ہوا کہ وہ پریٹ کے پاس نہین پہونچے کیونکہ کوک کی وفات پر
اُسنے پامر سے اس روپیہ کا تقاضا کیا علاوہ برین پریٹ نے کہا کہ شنبہ کے روز مجکو
تین سو پونڈ پامر کے حساب مین وصول ہوے جنکو مینے اون دو ہزار پونڈ کی ہنڈیون
کی بابت جمع کیا جنپر جعلی سکارنی کی عبارت تحریر کی گئی تھی - پامر کو یہ روپیہ کہان سے
ملا بجانب استغاثہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ کوک نے اُسکو یہ روپیہ اُس ہنڈوی کے
جو بالاشتراک لکھی گئی تھی ادا کرنے کے لیے دیا لیکن اُسنے وہ روپیہ اپنے حساب مین
جمع کیا - شاید یہی صحیح حال ہے اس امر کا کہ کوک کی وفات کا حال سنکر پریٹ نے پامر سے
پانسو پونڈ کی ہنڈی کے ادا کرنیکا تقاضا کیا یہ جواب ہے کہ وہ ہنڈوی اصلی تھی
اور اُسکے ادا کی ضمانت مزید بذریعہ حوالگی گھوڑ دوڑ کے گھوڑون کے کی گئی تھی
اور دوسری ہنڈی پر جعلی عبارت ظہری تحریر تھی اور بہرحال کسی نہ کسی طرح اُسکا ادا کیا جانا
ضروری تھا نتیجہ یہ ہوا کہ دوشنبہ کی شام کو پامر کو شدید ضرورت کوک کے قتل کی تھی

کیونکہ اوس نے اسکی کل جائداد سوائے اوسکے دو گھوڑون کے حق راہنی سے چھین لی تھی۔

دوشنبہ کی شام کو (۱۹ نومبر) پامر رگلی واپس آیا اور ۹ بجے رات کے قریب ایک ڈاکٹر موسومہ مسٹر سالٹ کی دوکان پر گیا۔ دوکان پر نیوٹن مسٹر سالٹ کے اسسٹنٹ سے ملاقات ہوئی اور پامر نے اُس سے تین گرین اسٹرکنیا مانگا اور یہ اُسکو دیا گیا (۱) نیوٹن نے اس امر کا بطور گواہ لنڈن مین اظہار لیے جانے کے دو ایک روز سے پہلے تک کبھی ذکر نہین کیا اگرچہ تحقیقات موت کے وقت اُسکا اظہار لیا گیا تھا اُس نے اسکی یہ وجہ بتلائی کہ میرے آقا اور پامر مین لڑائی تھی اور میرا یہ خیال تھا کہ اگر سالٹ کو یہ معلوم ہوگا کہ مین نے پامر کو کوئی چیز دی تو وہ ناراض ہون گے اس مین شک نہین کہ یہ اخفا ناجائز تھا لیکن سوالات جرح مین کوئی امر ایسا ظاہر نہین ہوا جس سے یہ معلوم ہوتا ہو کہ بالارادہ حلف دروغی کی گئی۔

دوشنبہ کے تمام روز کوک کی طبیعت بہت اچھی رہی اور شام کے وقت مسٹر بیمفورڈ جو اُسکا علاج کرتا تھا اُسکے لیے چند گولیان لایا اور ہوٹل مین چھوڑ گیا ان گولیون مین نہ انٹی منی تھی اور نہ اسٹرکنیا۔ ملازمہ نے ۸ بجے کے قریب اُن گولیون کو اُسی ڈبیا مین لیجا کر کوک کے کمرہ مین میز پر رکھا ۸۔ اور ۹ بجے کے درمیان بموجب بیان ملازمہ پالمس کے پامر آیا اور ملس نے بیان کیا کہ مین نے اُسکو ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان آتشدان کے قریب بیٹھے دیکھا (۲)۔

اگر اس شہادت پر یقین کیا جاوے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ پامر کو بموجب بیان نیوٹن کے اسٹرکنیا لینے کی تھوڑی دیر بعد زہر کی گولیون کی جگہ رکھنے کا موقع تھا جو مسٹر بیمفورڈ نے بھیجی تھین لیکن اس شہادت کی تردید مین ملزم کی طرف سے ایک گواہ جیریمیہ اسمتھ جو اٹرنی تھا طلب کیا گیا تھا اُسنے بیان کیا کہ دوشنبہ کی

(۱) طیاری (دفعہ ۸)۔

(۲) طیاری۔ باقی تمہید ہے (دفعات ۷، ۹)۔

شام کو دس بجکر دس منٹ کے قریب مین نے پامر کو اسٹیفورڈ کی طرف سے ایک گاڑی مین آتے ہوئے دیکھا اور اسوقت ہم دونون کوک کے کمرہ مین ساتھ ساتھ گئے اور دو تین منٹ ٹھہرنے کے بعد پامر کی مان کی گھر گئے کوک نے کہا کہ بمیفورڈ نے میرے پاس گولیان بھیجی تھین اور مین نے انکا استعمال کیا اور پامر بہت دیر مین آیا۔ اس بیان سے کوک کا یہ مطلب تھا کہ اگر اسکو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ پامر آنے والا ہے تو وہ ان گولیون کو استعمال نکرتا اگر اس شہادت پر یقین کیا جاے تو ثابت ہوتا ہے کہ کوک نے گولیان جیسی کہ بمیفورڈ نے بھیجی تھین ویسی ہی کھا لین (۱) لیکن اسکے سے اٹرنی جنرل نے بہت سے سوالات جرح کیے اسنے نہایت کراہیت سے یہ اقبال کیا کہ اسنے والٹر ولیم پامر کے نام تیرہ ہزار پونڈ کا بیمہ جان منتقل کرنیکی گواہی تحریر کی تھی اور اسنے دفتر بیمہ کو پامر کیطرف سے پچیس پونڈ فی ہفتہ پر دس ہزار پونڈ کا بیمہ کرنیکے لیے لکھا تھا اور والٹر پامر کی وفات پر کوشش کی تھی کہ اوسکی بہبود بیمۂ مذکور کی نسبت اپنے حق سے دست برداری کرنے اور اوس سے استدعا کی گئی تھی کہ والٹر پامر کے دیگر بیمہ جات جان کی درخواست ہای پر جو اسیقدر تعداد کی بابت تھین اپنی گواہی لکھی اور اسکو انتقال کی گواہی لکھنے کی بابت ۵ پونڈ کا ایک رقعہ ملا تھا (۲)۔

اپنی تقریر مین لارڈ کیمبل نے اس گواہ کی بابت کہا کیا ایسے شخص کی گواہی پر جو بروقت شہادت اس قسم کی ذلیل باتون کا اقرار کرتا ہے یقین کیا جا سکتا ہے آپ خود کہہ سکتے ہین کہ ایسے گواہ کے بیان پر جو اس قسم کی فریبی کارروائی مین شریک ہوتا ہے کس قدر یقین کرنا چاہیے۔

یہ عجب بات ہے کہ اگرچہ سوالات جرح مین یہ گواہ اسقدر بے ایمان معلوم ہوتا تھا اور اگرچہ اوسکے بیان کی تردید ملس اور نیوٹن کے بیان سے ہوتی تھی لیکن اوسکا

(۱) شہادت خلاف وجود واقعہ آخرالذکر کے (دفعہ ۵)۔

(۲) ان سوالات جرح سے گواہ کی صداقت کا امتحان ہوتا ہے اور اسکی ایمانداری ظاہر ہوتی ہے (دفعہ ۱۴۶)۔

بیان نسبت اوس شام کو پامر کے رگلی مین آنے کے وقت کی ضرور صحیح تھا اور اون کا
بیان غلط تھا یوسٹن اسٹیشن کے انسپکٹر پولیس مسٹر میتھوز کی شہادت سے یہ ثابت ہوا
کہ ڈھائی بجے کے بعد جبکہ پامر ہیرنگ سے ملا تھا جو ریل کہ لنڈن کو آتی تھی اور جس مین پامر
آسکتا تھا ۵ بجے شام کے چلتی تھی اور اسٹیفورڈ مین رات کو پونے نو بجے پہونچتی رہتی اسٹیفورڈ
سے رگلی قریب ۱۰ میل ہے پس وہ اس فاصلہ کو ایک گھنٹہ سے بہت کم عرصہ مین طے نہین سکتا
(۱) باوجود اس کے نیوٹن کا یہ بیان تھا کہ مین نے اسکو قریب ۹ بجے کے دیکھا اور ملس کا یہ
بیان تھا کہ مین نے اسکو ۹ - یا ۱۰ - بجے کے درمیان مین دیکھا - لیکن صحیح وقت بتلانے سے
زیادہ کوئی بات مشکل نہین ہے بخلاف اسکے اگر اسمتھ کا بیان صحیح ہو تو نیوٹن اسکو اوس شب
مین قطعًا نہین مل سکتا تھا اور اگر ملس دیکھ بھی سکتا تھا تو صرف ایک لمحہ کے واسطے جب
پامر اسمتھ کے ساتھ تھا - ملس نے اسمتھ کا ذکر کبھی نہین کیا - اور اسمتھ حلفًا یہ نہین کہہ سکتا تھا
کہ اسنے یا کسی اور شخص نے اسکو ٹیل باٹ آرمس ہوٹل مین دیکھا - اس امر سے شبہہ پیدا ہوتا تھا
کہ سارجنٹ شی نے اسمتھ کی شہادت کا ذکر جوری سے نہین کیا گو اوہون نے جو وقت کی نسبت
غلطی کی اور جسکا ثبوت ملزم کی طرف سے بذریعہ شہادت پولیس انسپکٹر کے دیا گیا تھا - اوس سے
حلف دروغی کا موقع حاصل ہوا - اگر اسمتھ جھوٹھ بولنا چاہتا تو اس امر کے جاننے سے اوسکو
ایسے بیان کا موقع حاصل ہوتا تھا جو ظاہرًا صحیح معلوم ہو -

اس شہادت کے نتیجہ کی نسبت چاہین جو کچھ خیال کیا جاے یہ صاف ثابت تھا
کہ دوشنبہ اور سہ شنبہ کی درمیانی رات کے وسط مین کوک کو کسی قسم کا نہایت سخت دورہ ہوا
بارہ بجے کے قریب یا اس سے کچھ پہلے اسکی گھنٹی بجی اور وہ زور سے چلیخ اٹھا جب ملازمہ ملس
وہان گئی تو اسنے اسکو چارپائی پر بیٹھا ہوا دیکھا اور اس نے ملس سے کہا کہ ابھی جاکر
پامر کو بولا لاؤ وہ اپنے بستر کو کوٹ رہا تھا اور اس نے کہا کہ اگر مین لیٹون تو دم گھٹ کر
مرجاؤنگا اسکا سر اور گردن اور تمام جسم اچھلتا اور جھٹکتا تھا اور اسکو سانس لینے مین

(۱) واقعات جو ایک واقعہ متعلقہ سے ناموافق ہین (دفعہ ۱۱) اور جنسے ایک واقعہ متعلقہ کے واقع ہونیکے
وقت کا تعین ہوتا ہی -

بہت رقت ہوئی تھی اور اُسکی آنکھین باہر نکل آئی تھین اسکا ہاتھ جکڑ گیا تھا اُسنے ہاتھ ملے جانے کے لیے کہا۔ پام آیا اور اُسنے ایک عرق پلایا اور کچھ گولیان کھلائین اُسنے پیالہ پر موہنہ مارا اور پیالہ اور چمچ کو دانتون مین دبالیا۔ اُسنے گولیان بھی بہت مشکل سے کھائین۔ اسکے بعد اُسکی طبیعت کسی قدر درست ہوگئی اور پام اُسکے پاس تھوڑی دیر ایک آرام کرسی پر سوتا رہا (۱)۔

جرح مین ملس کی شہادت کے یہ دکھلانے سے کہ اُسنے اُس بیان کو جو اُسنے افسر تحقیقات کنندہ اسباب موت ناگہانی کے سامنے کیا تھا تبدیل کیا اور اپنے بیان کو اُن علامات کے موافق کیا جو اسٹرکنیا سے زہر دینے کی حالت مین پیدا ہوتی ہین وقعت کم کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ دکھلانے کی بھی کوشش کی گئی کہ شہادت کی مستغیث کی جانب سے اُسکو تعلیم کی گئی تھی اُسنے اکثر اُن بیانات سے جو سوالات جرح مین کیے گئے تھے انکار کیا اور بعضون کی توضیح کی (۲) نسبت اوس فرق کے جو اُسکے اُس بیان مین جو افسر تحقیقات کنندہ اسباب موت ناگہانی کے روبرو کیا گیا اور اوس بیان کے تھا جو اُسنے بروقت تجویز مقدمہ کیا تھا ایک گواہ (مسٹر گارڈ نر اٹرنی) یہ دکھلانے کے لیے طلب کیا گیا تھا کہ موت کی تحقیقات کے وقت ٹھیک طور پر اظہار نہین لیا گیا تھا (۳)۔

---

(۱) واقعۂ تفیحی یعنے زہر دینے کا نتیجہ (دفعہ ۸)۔

(۲) بیانات شہادت ماقبل سے نامطابق ہین (دفعہ ۱۵۵)۔

(۳) اظہارات جو افسر تحقیقات کنندہ اسباب موت ناگہانی کے روبرو لیے گئے تھے ثبوت مین جواز پیش ہوسکتے ہین کیونکہ وہ واقعہ متعلقہ ہین اور اونکو سرکاری ملازم نے اپنے کار منصبی کے انصرام مین قلمبند کیا تھا (دفعہ ۳۵) اور ہر دستاویز جس مین اس قسم کا اظہار قلمبند ہو پیش ہونے پر اصلی خیال کی جائے گی اور یہ قیاس کیا جائے گا کہ شہادت ٹھیک طور پر لی گئی تھی (دفعات ۷۹ و ۸۰) لیکن اس قیاس کے تردید بلا لحاظ قیاس کرینگی کی تشریح کے بموجب ہوسکتی ہے (دفعہ ۴)۔

دوسرے روز ۲۰ تاریخ کو بروز سہ شنبہ کوک کی طبیعت بہت اچھی رہی دوپہر کے وقت
اس نے جوتے صاف کرنے والے کو پامر سے یہ پوچھنے کے لیے بھیجا کہ میں ایک پیالہ قہوہ پیوں
یا نہیں پامر نے کہا کہ پینے میں کچھ ہرج نہیں ہے اور اگر ایک پیالہ قہوہ کو جو لوکر نے
طیار کیا تھا چکھا اور لوکر کے ہاتھ سے لیکر کوک کو دیا۔ یہ قہوہ تھوڑی دیر بعد قے ہو گیا (۱)
اسکے تھوڑی دیر پہلے یا بعد (وقت کا ٹھیک تعین غیر اہم ہے) پامر ہاکنس کی
دوکان پر گیا جو رگلی میں دوا بیچتا تھا اور ہاکنس کے اپرنٹس رابرٹس نے اوسکو
دو ڈرام پروسک ایسڈ اور چھ گرین اسٹرکنیا اور دو ڈرام بیٹلی سیڈیٹیو دیا (۲) جسوقت
پامر یہ دوائیاں خرید رہا تھا نیوٹن جس سے شب ما قبل کو پامر نے اسٹرکنیا خریدا تھا آیا۔
پامر اسکو یہ کہکر کہ میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں دروازہ پر لے گیا اور وہاں پہونچکر
اس سے مسٹر ایڈون سالٹ کے کاشت کی نسبت ایک سوال کیا جس سے اسکو کچھ تعلق تھا
جب وہ دونوں دروازہ پر تھے ایک اور تیسرا شخص آیا اور نیوٹن سے باتیں کرنے لگا
اس وقت پامر نے ہاکنس کی دوکان پر جاکر دواؤں کو لے لیا اور نیوٹن نے یہ
نہیں دیکھا کہ اس نے کیا چیز خریدی تھی۔ اس سے ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہے کہ پامر
یہ نہیں چاہتا تھا کہ نیوٹن یہ دیکھ پاوے کہ وہ دوکان میں کس غرض سے آیا تھا
رابرٹ اپرنٹس کے بیان کی تردید یا جھوٹ ثابت کرنیکی کوئی کوشش نہیں کی گئی (۳)
چار بجے کے قریب مسٹر جونس یعنی وہ دوست جسکو پامر نے خط لکھا تھا لٹرورتھ سے آیا
(۴) اسنے پامر کے سامنے کوک کو ملاحظہ کیا اور کہا کہ اسکی زبان صفراوی مریضوں کی
سی نہیں ہے پامر نے جواب دیا کہ آپ پہلے دیکھتے تو معلوم ہوتا۔ سہ شنبہ کے روز
تمام دن کوک کی طبیعت بہت اچھی رہی اور وہ خوش معلوم ہوتا تھا (۵) قریب

(۱) زہر دینے کا ایک جزو ہے (دفعہ ۸)۔
(۲) طیاری (دفعہ ۸)۔
(۳) طریقہ عمل (دفعہ ۸)۔ (۴) واقعہ تمہیدی (دفعہ ۹)۔
(۵) اشیاء کی حالت جس میں کوک کو زہر دیا گیا (دفعہ ۷)۔

۷ بجے شام کے مسٹر بمیفورڈ آیا اور کوک نے پامر کے سامنے اُس سے کہا کہ مجکو گولیون کے کہانے مین اعتراض ہے کیونکہ رات کو اُنکی وجہ سے مین بیمار ہو گیا تینون ڈاکٹرون مین پہر علیحدہ صلاح ہوئی پامر نے کہا کہ بمیفورڈ کلہ رات کی طرح گولیان بنا لاوے اور جونس کوک کو یہ کہکر بتلاوے کہ اُن مین کیا پڑا ہے کیونکہ اسکو مارفین کے کہانے مین جو اُن گولیون مین پڑا ہے اعتراض تہا۔ بمیفورڈ نے یہ بات منظور کی اور پامر اسکے ساتہ گہر گیا اور گولیان لین اور اُن کے بنائے جانیکے وقت موجود تہا اور اُنکو لیکر ایک گولیون کی ڈبیا مین رکہا اور اسپر ہدایت لکہی اور سات اور ۸ بجے کے درمیان اون کو لے آیا (۱) اوس روز شام کو کوک اچہا اور آرام سے رہا سنزادی علامات بالکل نہ تہین نہ قے ہوتی تہی اور نہ اسہال تہا۔ (۲)

۱۱ بجے کے قریب پامر گولیون کی ایک ڈبیا لیکر جسپر بمیفورڈ کے ہاتہ کی ہدایت لکہی ہوئی تہی آیا اُوس نے جونس سے یہ کہا کہ دیکہو ۸۰ برس کے آدمی کا کیا عمدہ خط ہی (۵) مستغیث کی جانب سے یہ بیان کیا گیا تہا کہ کوک کے یہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ جونس کو یہ بات باور کرانا چاہتا تہا کہ یہ گولیان بمیفورڈ کی بنائی ہوئی ہین۔ اسکی شہادت کی بابت یہ قابل لحاظ ہے کہ بمیفورڈ نے دوسری شب کو ۹ اور ۱۰ بجے کے درمیان مین گولیان بہیجی تہین اور نہ ۱۱ بجے پامر نے کوک سے اُن گولیون کے کہانیکا اصرار لیا گیا لیکن پہلے اُسنے یہ کہکر کہانیسے انکار کیا کہ گذشتہ شب کو اُن کے کہانے سے طبیعت بہت خراب ہو گئی تہی۔ آخرکار اُس نے گولیان کہائین اور فوراً تہوڑی دیر بعد قے کی جونس اور پامر دونون نے یہ تحقیق کرنے کے لیے دیکہا کہ گولیان نکل گئین یا نہین اور یہ معلوم ہوا کہ گولیان نہین نکلی تہین یہ بات ۱۱ بجے رات کے واقع ہوئی۔ پہر جونس نے کہانا کہایا اور ۱۲ بجے کے قریب کوک کے کمرہ مین لیٹ رہا اُسکے لیٹے ہوئے تہوڑی ہی دیر ہوئی تہی (شاید دس منٹ ہوے ہون) کہ کوک اوچہل پڑا اور چلاّیا

(۱) طیاری (دفعہ ۸)۔

(۲) عمل اور بیانات (دفعہ ۸ تمثیل ۲)

ڈاکٹر صاحب تم کو میری طبیعت خراب ہوئی ہے اور پامر کو لانے کے لیے گھنٹی بجاؤ۔
اوس نے یہ بھی کہا کہ میری گردن کی مالش کرو۔ اوسکی گردن کی پشت جکڑ گئی تھی اور سخت
ہوگئی تھی ملس دوڑ کر سڑک کے پار گئی اور پامر کی گھنٹی بجائی پامر فوراً اپنی خواب گاہ کی
کھڑکی کے سامنے آیا اور کہا کہ مین ابھی آتا ہون ۲ منٹ بعد وہ کوک کے کمرہ مین داخل ہوا
اور کہنے لگا مین نے اتنی جلدی کبھی کپڑے نہین پہنے۔ وہ معمولی کپڑے پہنے ہوے تھا۔
اس امر کی بنا پر یہ بیان کیا گیا تھا کہ کوک بولائے جانے کے انتظار مین بیٹھا ہوا تھا (۱)
پامر کے آنے تک کوک بہت بیمار ہوگیا جونس داایلز بتھ ملس پامر کمرے مین تھے اور بارنس
دروازے پر کھڑا تھا۔ اُسکی گردن کے عضلات جکڑ گئے تھے وہ زور سے چیختا تھا پامر نے
اُسکو ایک شی دی جسکو اُس نے بیان کیا کہ امونیا کی دو گولی ہین۔ معاً بعد اسکے پیشتر
اس سے کہ گولیون کا کچھ اثر ہوسکے کوک کو نہایت زور سے تشنج کا دورہ ہوا تشنج کے
شروع ہونے پر اُس نے کہا مجھکو اُٹھاؤ نہین تو دم گھٹکر مین مر جاؤنگا۔ پامر اور جونس
نے اُٹھانے کی کوشش کی لیکن اُسکے اعضا جکڑ گئے تھے اس وجہ سے وہ اُٹھا نہ سکے
کوک نے کہا کہ مجھکو کروٹ لوا دو اور اُسکے حکم کی تعمیل کی گئی اُسکے دل کی حرکت
ضعیف ہوگئی جونس نے پامر سے کہا کہ تھوڑا سا امونیا لے آؤ تا کہ مریض کو طاقت
پیدا کرنے کے لیے دیا جاے۔ وہ ایک شیشی لے آیا اور لانے کی غرض سے قریب
ایک منٹ کے غیر حاضر رہا جب وہ واپس آیا تو کوک قریب قریب مردہ ہوگیا تھا
اور چند منٹ بعد چپ چاپ اُسکی جان نکل گئی۔ یہ کل دورہ ۱۰ منٹ کے قریب قایم رہا
اُسکا جسم پیچھے کو کمان کی طرح مڑ گیا تھا اور اگر اُسکو پیٹ کے بل لٹانے کی کوشش کیجاتی
تو اُسکا سر اور پیر زمین پر رہتا جب جسم سیدھا کیا گیا تو وہ بالکل جکڑا ہوا تھا اُسکے
ہاتھ پہلوؤن کے قریب نہین رہتے تھے اور اُنکو رسی سے باندھنے کی ضرورت ہوئی
پیرون کے باندھنے کی بھی ضرورت ہوئی اور اُسکے ہاتھ کی اُنگلیاں بند ہوکر جکڑ گئی تھین یہ بات
ایک بجے کے قریب موت کے آدھ گھنٹہ یا پون گھنٹہ کے بعد واقع ہوئی (۲)۔

(۱) واقعہ تنقیحی (دفعہ ۱۵) طریقہ عمل (دفعہ ۸) (۲) کوک کی وفات معہ اُسکی تصریح کے واقعہ تنقیحی ہے (دفعہ ۵)۔

جب کوک فوت ہوگیا تو جونس پامر کو لاش کے پاس چھوڑ کر مہتمم ہوٹل سے گفتگو
کرنے گیا جونس نے کمرے سے نکل کر ملازمہ ملس کو کمرے مین بھیجا اور اُسنے دیکھا کہ پامر
کوک کے کوٹ کی جیب مین کچھ تلاش کر رہا ہے اور تکیہ اور بالش کے نیچے بھی تلاش
کر رہا ہے تھوڑی دیر بعد جونس واپس آیا اور پامر نے اُس سے کہا کہ آپ کوک کے سب سے بڑے
دوست ہین آپ اُسکی جائداد پر قبضہ کیجیے پس جونس نے اُسکی گھڑی اور کیسہ زر پر
جس مین پانچ اشرفی اور پانچ شلنگ تھے قبضہ کیا اُسکو اور کچھ روپیہ نملا پامر نے
کہا کہ کوک کی وفات سے میرا بہت نقصان ہوا کیونکہ تین چار ہزار پونڈ کی ہنڈیون کا
مین ذمہ دار ہون اور مجکو امید ہے کہ مسٹر کوک کے دوست میرا نقصان نہ ہونے
دینگے اگر وہ میری مدد نہ کرین گے تو میرے سب گھوڑے قرق ہو جائینگے اوس
کتاب کا جس مین حساب شرط مندرج تھا ذکر ہوا پامر نے کہا وہ کسی کے کچھ کام کی
نہین ہے اور اغلبا دستیاب ہوگی (۱)۔

۲۱ تاریخ کو بروز چہارشنبہ مسٹر ویدربی لنڈن کی گھوڑدوڑ کے ایجنٹ کو
جو گھوڑدوڑ کے لوگون کے سے لین دین رکھتا تھا پامر کا ایک خط ملا جس مین شروزبری
کی شرط کی بابت (منجملہ ۲۰۰ پونڈ) کے جو اُسکو پامر سے واجب الادا تھے ۳۵۰ پونڈ کا ایک رقعہ
ملفوف تھا یہ رقعہ سہ شنبہ کے روز قریب ۷ بجے شام کے عجیب حالات مین لکھا گیا تھا۔ پامر نے
رگلی کے پوسٹ ماسٹر مسٹر چیشایر کو یہ کہکر بلایا ایک رسید کا اسٹامپ لیتے آؤ اور جب
وہ آیا تو اُسکو ایک نوشتہ دیکر کہا کہ اسکے مطابق ایک رقعہ کوک کیطرف سے ویدربی کے
نام لکھو اور کہا کہ یہ رقعہ بابت اوس روپیہ کے ہے جو کوک پر ویدربی کا واجب الادا ہے
اور مین جاکر اسپر کوک کے دستخط کراؤنگا چیشایر نے رقعہ کی عبارت لکھی اور پامر اسکو لیگیا
جس وقت ویدربی کو وہ رقعہ ملا کوک کے حساب مین شرط کا روپیہ وصول نہین ہوا تھا
پس اوس نے رقعہ مذکور پامر کو واپس کیا اور سرکار کی طرف سے بروقت
تجویز مقدمہ اُسکے پیش کرنے کی پامر کو اطلاع دی گئی تھی (۲) اگرچہ رقعہ مذکور طلب کیا گیا تھا

(۱) طریقۂ عمل (دفعہ ۹)۔ (۲) طریقۂ عمل (دفعہ ۸)۔

لیکن پیش نہین کیا گیا (۱)، یہ امر مجلہ مقدمہ مین پامر کے سب سے زیادہ خلاف تھا —
اگر وہ اس رقعہ کو پیش کرتا اور یہ معلوم ہوتا کہ اُسپر فی الحقیقت کوک کے دستخط ہین
تو یہ ظاہر ہوتا کہ کسی وجہ سے کوک نے اپنا شرط کا روپیہ پامر کو دیدیا اور وہ قیاس قوی
جو پامر کے شرط کے روپیہ کو اپنے کام مین صرف کرنے سے اوسکے خلاف پیدا ہوتا ہے
زایل ہو جاتا - حقیقت یہ ہے کہ اس امر سے وجہ تحریک مقدمہ مین بہت ضعیف ہو جاتی
یا قریب قریب زایل ہو جاتی بخلاف اسکے رقعہ کا نہ پیش کرنا اس امر کے اقبال کی حد کو
پہونچتا ہے کہ وہ جعلی تھا اور اگر وہ جعلی تھا تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ پامر کوک کی
شرط کے روپیہ کا ایسے وقت پر سرقہ کرتا تھا جبکہ اسکے جلد اچھے ہو جانے کا بہت
قرینہ تھا جسکا نتیجہ یہ ہوتا کہ اُسکا جعل پکڑا جاتا - اور اگر اُسکو معلوم تھا کہ کوک
اُس رات مین فوت ہوگا تو یہ طریقہ عمل قرین قیاس ہے اور کسی قیاس پر یہ طریقہ عمل
اس قسم کی بداحتیاطی ہے کہ جو بعید از عقل معلوم ہوتی ہے (۲) —

۲۲- تاریخ کو بروز پنجشنبہ یا ۲۳- تاریخ کو بروز جمعہ پامر نے چیشائر کو پھر بلوایا
اور ایک کاغذ پیش کیا اور کہا کہ کوک نے اُسکو چند روز پیشتر دیا تھا اُس کاغذ مین
اس امر کا اقرار تھا کہ چند ہنڈیان جنکی تصریح کی گئی تھی کوک کے فائدہ کے واسطے
نہ پامر کے فائدہ کے واسطے لکھی گئی تھین - تعداد زر بہت کثیر تھی کیونکہ کم سے کم
ایک رقم ایک ہزار پونڈ کی اور دوسری ۵۰۰ پونڈ کی تھی - اس دستاویز پر کوک کے
دستخط معلوم ہوتے تھے اور پامر نے چیشائر سے اوس کاغذ پر اس امر کی گواہی لکھنے کیلیے
کہا کہ وہ نوشتہ کوک کا ہے لیکن چیشائر نے یہ بات قبول نہ کی - تجویز مقدمہ کے وقت
یہ دستاویز طلب کی گئی لیکن پیش نہین کی گئی جو کچھ کہ رقعہ کی بابت اوپر لکھا گیا ہے
وہ اس نوشتہ سے بھی متعلق ہے —

اس امر کے دکھلانے کے واسطے بھی شہادت پیش کی گئی تھی کہ پامر نے جسکے تھوڑے

---

(۱) پیش کرنے کی اطلاع کی بابت دفعہ ۶۶ ملاحظہ طلب —
(۲) نسبت ان نتایج کے دفعہ ۱۴ تمثیل ز ملاحظہ طلب ہے —

ہی عرصہ پہلے صرف ۹ پونڈ ۱۶ شلنگ بینک مین تھے اور جس نے شروزبری جانے کے لیے
۲۵- پونڈ قرض لیے تھے کوک کی وفات سے تھوڑے عرصہ بعد زر کثیر ادا کیا - اُسنے ۲۴- تاریخ کو
۱۰۰ پونڈ پریٹ کو دیے اور ایک کاشتکار مسمی سیلس بری کو بذریعہ ۵۰ پونڈ کے بینک آف انگلنڈ
کے ایک نوٹ کے ۲۲- تاریخ کو ۴۹ پونڈ ۲ شلنگ ادا کیے اور ایک بزاز موسومہ باون کو
بذریعہ دو سو پچاس پونڈ کے نوٹون کے ۲۰- تاریخ کو ۶۰ پونڈ یا اُسکے قریب دیے (۱)
ان معاملات زر کا نتیجہ عام یہ ہے کہ پامر کوک کے جیتے ہوے کل روپیہ کو اپنے تصرف
مین لایا اور یہ کوشش کی کہ بازی کے روپیہ کو بھی اپنے صرف مین لاوے اور اُسکی وفات سے
کچھ پہلے یا بعد اُسکے قبضہ مین چار سو اور ۶۰۰ پونڈ تھے جن مین سے اُس نے ۴۰۰ پونڈ
پریٹ کو دیے اگرچہ یہ امر اُس سے ذرہ پہلے واقع ہوا جبکہ روپیہ کے ادا کرنے کا اصرار کیا گیا تھا
۲۱ نومبر کو بروز چہارشنبہ مسٹر جونس لنڈن گیا اور کوک کی مان کے شوہر مسٹر اسٹیفن
سے اُسکی وفات کا ذکر کیا مسٹر اسٹیفن لٹروتھر گیا اور وہان اُسکو ایک وصیت نامہ ملا
جسکی روسے کوک نے اُسکو اپنا وصی مقرر کیا تھا اور وہان سے رگلی گیا اور وہان چارشنبہ کے روز
دوپہر کے قریب پہونچا (۲) اُس نے پامر سے کوک کے معاملات کا حال پوچھا اُس نے کہا کہ
چار ہزار کی ہنڈیان اُسکے ذمہ ہین اور مجھکو افسوس ہے کہ میرا بھی اُسپر نام لکھا ہے لیکن
میرے پاس ایک دستاویز ایک وکیل کی لکھی ہوئی کوک کی دستخطی موجود ہے جس سے
ظاہر ہوتا ہے کہ مجھکو اُن ہنڈیون سے کچھ فایدہ نہین ملا - مسٹر اسٹیفن نے کہا کہ جلد
اُسکو دفن کرنا چاہیے پامر نے خود دفن کرنے پر آمادگی ظاہر کی اور کہا کہ جسقدر جلد
ممکن ہو لاش کو بند کر دینا چاہیے اسوقت گفتگو ختم ہوگئی اور پامر نے باہر جاکر
بلا مسٹر اسٹیفن کی اجازت کے ایک موٹے کپڑے کے کفن مضبوط اور بلوط کی لکڑی
کے صندوق کے بنائے جانے کا حکم دیا (۳)-
تیسرے پہر مسٹر اسٹیفن اور جونس اور پامر اور ایک شخص مسمی بلایٹ فورڈ کوک کے سامان لے

(۱) طریقہ عمل (دفعہ ۳) (۲) واقعات تمہیدی اور توضیحی (دفعہ ۹)-

(۳) اقبال اور طریقہ عمل (دفعات ۷، ۸ و ۹)-

ساتھ ساتھ کھانا کھایا اور کھانے کے بعد مسٹر اسٹیفن نے جونس سے کوک کے حساب شرط کی کتاب
لانے کے لیے کہا۔ جونس اسکی تلاش کرنے کے لیے گیا لیکن وہ اسکو نہ ملی۔ اخیر دفعہ اس
کتاب کو ملازمہ ملس نے دیکھا تھا۔ جس نے دو شنبہ کی شب مین جب کوک لیٹا ہوا تھا
یہ کتاب اسکو دی تھی۔ اور اس نے اسکے ایک اخیر کے خانہ مین سے ایک اسٹامپ
نکالا تھا۔ پامر نے یہ سنکر وہ کتاب نہین ملتی کہا کہ وہ کتاب کسی کام کی نہین ہے۔
مسٹر اسٹیفن نے کہا کہ مین نے سنا ہے کہ اُسنے شروزبری مین بہت روپیہ جیتا تھا
پامر نے جواب دیا کہ اُس سے کچھ حاصل نہین ہے جب کوئی شخص مرجاتا ہے۔ تو شرط کا
روپیہ نہین ملتا۔ اس نے یہ ذکر نہین کیا کہ کوک کی شرط کا روپیہ بروز دوشنبہ ہیرنگ کو
مل چکا ہے۔ مسٹر اسٹیفن نے کہا کتاب کا ضرور پتہ لگانا چاہیے اور پامر نے جواب دیا
کہ وہ بیشک مل جائیگی (۱)۔

ہوٹل سے جانے سے پہلے مسٹر اسٹیفن قبل اس سے کہ صندوق بند کیا جاے لاش کے
دیکھنے کے لیے گیا اور دیکھا کہ دونون ہاتھ ڈورے سے بندہین وہ فوراً شہر واپس گیا
اور اپنے اٹرنی سے ملاقات کی۔ اور ۲۴ تاریخ کو بروز شنبہ رُگلی واپس آکر پامر سے کہا
کہ میرا ارادہ ہے کہ لاش کا ڈاکٹرون سے ملاحظہ کراؤن اور ۲۶ تاریخ کو بروز دوشنبہ
لاش کا ملاحظہ ہوا (۲)۔

لاش کا ملاحظہ پامر کے سامنے ڈاکٹر ہارلینڈ اور مسٹر ڈیون شایر نے جو ایک
طالب علم ڈاکٹری تھا بمدد ڈاکٹر مکنٹش اور مسٹر نیوٹن کے کیا متوفی کا دل خون سے
خالی اور سمٹا ہوا تھا اور معدے کے بڑے سرے پر بہت سے چھوٹے چھوٹے رائی کے
دانون کے برابر سپید زردی مایل نشانات تھے ریڑھ کا جزو بالائی اصلی حالت مین تھا
اور جانب اسفل ۲۵ جنوری تک ملاحظہ نہین کیا گیا اور اُسوقت اوس مین
چند دانے پائے گئے زبان پر چھوٹی چھوٹی پھنسیان تھین اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ

(۱) ان واقعات اور بیانات کے مجموعہ سے یہ نہایت قرین قیاس ہے کہ پامر نے حساب شرط کی کتاب کو چرا لیا
اور یہ بطور طریقہ عمل کے واقعہ متعلقہ ہے (دفعات ۸ و ۱۱) (۲) واقعات مابعد کی تمہید ہے۔

بہت عرصے ہین۔ ڈاکٹر ہارلینڈکی راے مین پھیپھڑے صحیح اور سالم تھے لیکن مسٹر ڈیون شایرکی یہ راے تھی کہ اُس مین کسی قدر خون کا انجماد تھا ملاحظہ ڈاکٹری سے پہلے اور اسکے بعد ملزم کے طریقۂ عمل مین چند باتون پر لوگون کی توجہ ہوئی نیوٹن نے کہا کہ اتوار کی رات کو اُسنے مجھے بولاکر پوچھا تھا کہ کسقدر اسٹرکنیا کھلانے سے کتّا مرجائیگا نیوٹن نے کہا کہ ایک گرین پھر پامر نے پوچھا کہ وہ پیٹ مین نکلیگا یا نہین اور موت کے بعد معدہ کی کیا حالت ہوگی نیوٹن نے کہا کہ اُس مین سوجن نہوگی اور میرے خیال مین اسٹرکنیا بھی نہ پائی جائے گی نیوٹن کا خیال ہے کہ اس کے جواب مین پامر نے تو سب ٹھیک ہے اس طرح پر کہا گویا وہ اپنے آپ باتین کرتا تھا اور اپنی اُنگلیان چٹخائین۔ جب ڈیون شایر معدہ کو چیر رہا تھا تو پامر نے اُسکو دھکا دیا اور معدہ کے اندر کی چیز کا ایک جز نکل کر پھیل گیا۔ جب پیٹ مین کوئی خاص شے نہین نکلی تو پامر نے بیمفورڈ سے کہا کہ ابھی ہم لوگون کو پھانسی نہ لگے گی سب لوگ یہ دیکھنے کے لیے کہ کیا ہوتا ہے جمع ہوآئے تھے پس یہ ممکن ہے کہ اتفاقاً دھکا لگ گیا ہو اور چونکہ یہ سب لوگونکو معلوم تھا کہ مسٹر اسٹیفن کو شبہہ ہے پس پامر کے یہ الفاظ اگرچہ ناشایستہ ہون مگر بے محل نہ تھے۔ بعد تکمیل ملاحظہ کے متوفی کے امعاء وغیرہ ایک برتن مین رکھے گئے اور اُسکے منھ دو جھلیون سے بند کیے گئے پامر نے اُس برتن کو میز پر سے اُٹھا کر دروازے کے قریب ایک جگہ رکھدیا اور جب اُسکی تلاش ہوئی تو کہا کہ میرے خیال مین یہان پر یہ برتن اچھی طرح رکھا رہے گا۔ جب برتن کو اُٹھا کر پھر میز پر رکھا تو معلوم ہوا کہ دونون جھلیون مین ایک درز کاٹنے سے ہوگئی ہے (۱)۔

ملاحظہ کے بعد مسٹر اسٹیفن اور ایک اٹرنی کا محرر اون برتنونکو جس مین امعاء وغیرہ تھے ایک گاڑی مین رکھکر اسٹافورڈ مین لایا (۲) گاڑی والے سے پامر نے پوچھا کہ کیا تم ان لوگون کو اسٹافورڈ لیجاؤگے گاڑی والے نے کہا کہ ہان پامر نے کہا کہ کیا تم مسٹر اسٹیفن کو لیجاؤگے گاڑی والے نے کہا پامر نے کہا کہ شاید تم ان برتنون کو بھی لیجاؤگے گاڑی والے نے کہا ہان۔ پامر نے پوچھا تم ان برتنون کو اُلٹ دیسکتے ہو

(۱) طریقۂ عمل (دفعہ ۸) (۲) تمہید (دفعہ ۹) —

گاڑی والے نے کہا نہین پامر نے کہا کہ یہ دس پونڈ کا نوٹ تمھارے لیے ہے اور یہ بھی کہا کہ یہ سب بیہودہ کام ہین یا کچھ ایسے ہی الفاظ کہے (۱) جرح کے وقت اس شہادت مین کچھ پیچیدگی واقع ہوئی جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ پامر مسٹر اسٹیفن کو اور نہ برتنون کو اولٹوانا چاہتا تھا لیکن بالآخر گاڑی والے (جی میارٹ) نے اپنے پہلے بیان کا اعادہ کیا فی الحقیقت اس سے کچھ فرق نہین ہوتا کہ پامر مسٹر اسٹیفن یا برتنون کو اُلٹوانا چاہتا تھا کیونکہ وہ دونون ایک ہی گاڑی مین تھے اور اگر اُلٹتے تو ساتھ ہی ساتھ اُلٹتے۔

لاش کے ملاحظہ کے تھوڑے عرصہ بعد مسٹر واٹ افسر تحقیقات کنندۂ اسباب موت ناگہانی کے روبرو تحقیقات کی گئی۔ یہ تحقیقات ۲۹۔ نومبر سے شروع ہوئی اور ۵۔ دسمبر کو ختم ہو گئی ۲۔ دسمبر کو بروز یکشنبہ پامر نے چے شایر سے پوچھا کہ کوئی نیا حال آپ کو معلوم ہے۔ چے شایر نے جواب دیا کہ مین کوئی خط نہ کھول سکا۔ لیکن بعد ازان اُسنے ایک خط جو ڈاکٹر الفریڈ ٹیلر نے لکھا تھا جسنے معدہ وغیرہ کو اندر کی شے کا تجزیہ کیا تھا کھولا یہ خط مسٹر گارڈنر مستغیث کے اٹرنی کے نام تھا چے شایر نے پامر کو اطلاع کی کہ ڈاکٹر ٹیلر نے اپنے خط مین لکھا ہے کہ اسٹرکنیا کے کچھ نشانات نہین پائے گئے پامر نے کہا مجھکو معلوم تھا کہ کچھ نشانات نہ پائے جائینگے اور مین بالکل بےگناہ ہون تھوڑی دیر بعد پامر نے مسٹر وارڈ کے نام خط لکھا جس مین مختلف سوالات بروقت تحقیقات اسباب موت گواہان سے پوچھے جانے کے واسطے لکھے گئے تھے اور یہ بھی لکھا تھا مجکو معلوم ہے کہ ڈاکٹر ٹیلر نے مسٹر گارڈنر سے کہا ہے کہ اسٹرکنیا یا پروسک ایسڈ یا افیون کے نشانات نہین پائے گئے اس امر کے واقع ہونے سے چند روز پہلے یکم دسمبر کو پامر نے مسٹر وارڈ کے نام کچھ مچھلیان اور ایک جوڑہ تیتر اور ایک مرغ بطور تحفہ کے بھیجا تھا (۲) ان امور سے بلا شک بیجا اور زیرجرایم طریق عمل ثابت ہوتا ہے چے شایر ارتکاب جرم کی پاداش مین قید کیا گیا اور لارڈ کیمپل نے افسر تحقیقات کنندہ کے طریقۂ عمل کی نسبت سخت الفاظ استعمال کیے لیکن ایسا خراب

(۱) طریقۂ عمل ہ دفعہ ۸)۔

(۲) طریقۂ عمل مع واقعات جن سے اوسکی تمہید ہوتی ہے (دفعات ۸ و ۹)۔

اور بے ایمان شخص جیسا کہ پامر ظاہرا معلوم ہوتا تھا ممکن ہے کہ اس طرح پر جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے عمل کرے اگرچہ اُس نے اوس خاص جرم کا ارتکاب نہ کیا ہو جسکا الزام اُسپر لگایا گیا۔

ایک طب کی کتاب مین جو پامر کے پاس تھی اسٹرکنیا کی بابت چند حواشی کہ مندرج تھے جن مین سے ایک یہ تھا کہ اوسکے کھلانے سے عضلات نفس مین تشنج پیدا ہوکر موت واقع ہوتی ہے یہ بیان نہین کیا گیا تھا کہ یادداشت کسی خاص غرض سے لکھی گئی تھی۔ اوسکا صرف یہ دکھلانے کے لیے استعمال کیا گیا تھا کہ پامر کو اسٹرکنیا ین کے خواص اور آثار معلوم تھے (۱)۔

اس امر سے کوک کی وفات پر اور اوس سے پہلے اور اوسکے بعد پامر کے طریقۂ عمل کی شہادت کا اختتام ہوتا ہے اُس سے بلاشبہہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پامر کو نہایت قوی جسقدر امکان ہو سکتی ہے وجہ تحریک فورًا زر کثیر کے حاصل کرنے کی تھی اور اُسنے اپنی چالاکیون سے اپنے دوست کا کل روپیہ جو حساب شرط کی بابت بروز دوشنبہ ہیر نگ کو ملا تھا غصب کیا اور بازی کے روپیہ کو بھی لینا چاہا اُس سے نہایت قوی قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اُسنے کوک کے تین سو پونڈ غصب کیے تھے جنکی نسبت کوک کا یہ خیال تھا کہ وہ پریٹ کے پاس ۱۶۔ تاریخ کو بھیجے گئے اور یہ قیاس پیدا ہوتا ہے کہ اس نے اُس روپیہ کو جو کوک کے پاس تھا اور جو اُسنے شروزبری مین پایا تھا چرایا اور یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُسنے کوک کا نام اُسکی وفات کے ایک روز قبل جعلی بنایا اور ایک اور جعلی دستاویز پر جو اون امور سے متعلق تھی جو اُس کی وفات کے ایک روز بعد واقع ہوے جعلی گواہی لکھانے کی کوشش کی اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اُسکو ہر قسم کا موقع کوک کے زہر دینے کا تھا اور اُس نے کوک کی حالت صحت کی نسبت چند بار غلط بیانات کیے اور زہر بلاہل جسکا اوسکو کچھ جائز طور پر کام نہ تھا دو مرتبہ پیشتر ایک ہی قسم کے دو دورے ہونے کے جن مین سے ایک مین موت واقع ہوئی خرید کیا۔

(۱) واقعہ جس سے علم کا اظہار ہوتا ہے۔

باقی شہادت سے یہ ثابت کرنا منظور تھا کہ علامات جو کوک کی وفات پر ظاہر ہوئین وہی
علامات تھین جو اسٹرکنیا ین کھلانے سے پیدا ہوتی ہین اور کوک کو اگرچہ کبھی انٹی منی
نہین کھلائی گئی لیکن وہ اُسکے جسم سے برآمد ہوئی تجویز مقدمہ مین کوک کی حالت
صحت کی نسبت بھی شہادت دی گئی تھی۔

وفات کے وقت کوک قریب ۲۸ برس کی عمر کا تھا اُوسکی مان اور باپ جوانی مین
فوت ہوئے تھے اور اوسکی بہن اور اُسکا سوتیلا بھائی قوی الجثہ نہ تھے - باپ سے اُسکو
بارہ ہزار پونڈ کے قریب ورا ثتاً ملے تھے اور وہ ایک وکیل کے یہان اپرنٹس کیا گیا تھا
اس پیشہ کے سیکھنے کے عوض اُس نے گھوڑ دوڑ کا شغل کیا تھا اور کسی قدر آوارہ تھا
وہ آتشک کی بیماری مین مبتلا تھا اور اپنی حالت جسمانی کی نسبت گاہ گاہ ڈاکٹر سیوج
مشورہ کیا کرتا تھا۔ ڈاکٹر سیوج نے ماہ نومبر و مئی و جون و اخیر ماہ اکتوبر ۱۸۵۴ء
مین اور پھر شروع نومبر ۱۸۵۵ء مین وفات سے چودہ روز پہلے اُسکو دیکھا تھا پس ڈاکٹر
موصوف کو اس امر کی نسبت شہادت ادا کرنے کے قابل اطمینان اور کثیر ذرایع تھے کیونکہ
جب کبھی کوک آتا تھا تو وہ اسکو نہایت غور سے دیکھتا تھا۔ ڈاکٹر سیوج نے بیان کیا
کہ اُسکی زبان پر خراب دانت کے قریب دو ہلکے زخم تھے اور اُسکے گلے مین خراش
بھی تھا کیونکہ اُسکا ایک کوا نہایت سوجا ہوا اور سرخ تھا اور اُسمین کسی چیز کے لگنے سے
درد پیدا ہوتا تھا اور دوسرا کوا بہت چھوٹا تھا کوک کو خود یہ خوف تھا کہ یہ علامات
آتشک کی وجہ سے ہین لیکن ڈاکٹر سیوج کی قطعی یہ رائے تھی کہ یہ آتشک کی
علامات نہین ہین ڈاکٹر سیوج کو بائین پھیپھڑے کے نیچے بھی کچھ بیماری معلوم ہوئی کہ
ڈاکٹر سیوج نے گھوڑدوڑ کے دوستون سے علیحدہ کرنیکی غرض سے اوسکو یہ صلاح دی کہ
فصل سرما مین غیر ملکون کی سیر کر آوے - ڈاکٹر سیوج کے خیال مین بلحاظ ضعیف ہونیکے اوسکی
حالت جسمانی عام طور پر اچھی تھی مسٹر اسٹیفن نے بیان کیا کہ جب مینے اخیر مرتبہ اُسکو زندہ دیکھا تو وہ
جیسا کچھ عرصہ پہلے ہمیشہ رہتا تھا اوس سے تندرست معلوم ہوتا تھا اور اوس کے یہ کہنے پر کہ تم
اب کچھ بیمار نہین معلوم ہوتے کوک نے اپنے سینہ پر ہاتھ مار کر جوابدیا کہ مین بالکل تندرست ہون

اوسکے دوست مسٹر جونسن نے بھی کہا کہ عام طور پر اُسکی صحت اچھی تھی اگرچہ وہ بہت قوی نہ تھا اور یہ کہ وہ شکار اور نیز کرکٹ کھیلا کرتا تھا (۱)۔

بخلاف اسکے ملزم کی طرف سے چند گواہ پیش کیے گئے تھے جنھون نے کوک کی صحت کی نسبت اسکے خلاف بیان کیا ایک شخص مسمی مسٹر سارجنٹ نے بیان کیا کہ مین متوفی کے ساتھ لیورپول مین شروزبری کی گھوڑ دوڑ سے ایک ہفتہ پہلے تھا اور متوفی نے اپنے مونھ اور گلے اور زبان کے اوپر کی جانب کی حالت مجکو دکھلائی کہ وہ زخم سے بھرے ہوئے تھے مسٹر سارجنٹ نے متوفی سے کہا کہ مجھے تعجب ہے کہ آپ باوجود مُنھ کی اس حالت کے کس طرح پر کھاتے پیتے ہین اُس نے جواب دیا کہ ہفتون اور مہینون سے میری یہی حالت ہے اور اب مین ان زخمون کا کچھ خیال نہین کرتا۔ بلاشک یہ شہادت ڈاکٹر سیوج کی شہادت سے مطابق نہین ہے (۲)۔

وفات کے وقت کوک کی صحت کی حالت دریافت ہونے کے بعد دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موت کا سبب کیا ہوا بجانب استغاثہ یہ کہا گیا تھا کہ علامات سے جو موت کے وقت ظاہر ہوئین یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسٹرکنیا کھلانے سے موت واقع ہوئی۔ مسٹر کرلنگ و ڈاکٹر ٹاد و سر بنجمین بروڈی و مسٹر ڈینیال و مسٹر سولی نے جو مشہور طبیب اور سرجن تھے مرض موسومہ ٹٹیانس (تشنج) کے خواص اور علامات بیان کیے مسٹر کرلنگ نے بیان کیا کہ ٹٹیانس مین جسم کے عضلات ارادی مین تشنج پیدا ہوتا ہے جس سے بالآخر موت واقع ہوتی ہے۔ موت یا تو حنجرہ کے بند ہو جانیکی وجہ سے دم گھٹنے سے واقع ہوتی ہے۔ یا اُس شدید اور تکلیف دہ کشاکش کی وجہ سے جو تشنج عضلات مین ہوتی ہے۔ اس مرض کی تین قسمین ہین اول وہ جس کو ایڈیو پیتھک ٹٹیانس کہتے ہین جو بلا کسی وجہ ظاہری کے پیدا ہوتا ہے دوم ٹرامیٹک ٹٹیانس جو زخمون کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور سوم اوس قسم کا

(۱) اشیا کی حالت مین جرم کا ارتکاب کیا گیا (دفعہ)۔ (۲) اشیا کی حالت جس مین ارتکاب جرم کیا گیا (دفعہ)۔

ٹٹیانس جو اسٹرکنیا برس شیا اور نکس ومکا کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے اور یہ
تینون قسمین ایک ہی قسم کے زہر کی ہین (ٹچلہ) ایڈیو پیتھک ٹیٹانس انگلستان مین بہت کم
ہوتا ہی سر بنجمین بروڈی نے صرف ایک مریض دیکھا تھا اور مشتبہ تھا کہ یہی مریض ہے
یا نہین ۔ ڈاکٹر ڈنیل نے جو ۲۸ ۔ برس تک برسٹل کے شفاخانہ مین سرجن رہا تھا
صرف دو مریض دیکھے تھے ۔ مسٹر نبلی نے جو لیڈس مین علم تشریح کا معلم تھا صرف چار
مریض دیکھے تھے ۔ لیکن ہندوستان مین یہ بیماری بہت ہوتی ہے مسٹر جیکسن نے
۲۵ ۔ برس کے تجربہ مین وہان اس قسم کے چالیس مریض کے قریب دیکھے تھے یہ بات سبنے
تسلیم کی تھی کہ اگرچہ ان دو بیماریون کے پیدا ہونے کی وجہ مختلف ہے لیکن اُنکے
علامات ایک ہی سے ہوتے ہین مختلف گواہان نے اُنکا بیان ایک ہی قسم کی عبارت
مین کیا ۔ ڈاکٹر ٹاڈ نے بیان کیا کہ اس بیماری مین پہلے جبڑے جکڑ جاتے ہین اور پھر جسم
دیگر عضلات کی بھی یہی حالت ہو جاتی ہے علامات مذکور رفتہ رفتہ پیدا ہوتی ہین جب
ایک دفعہ مرض شروع ہو جاتا ہے کبھی کبھی مرض کی شدت کم ہو جاتی ہے لیکن اُسکی علامات
کلیتاً کبھی زایل نہین ہوتی ۔ جب یہ مرض حادہ ہوتا ہے تو تین یا چار روز مین اُسکی
علامات زایل ہو جاتی ہین لیکن جب یہ مرض مزمن ہو جاتا ہے تو تین ہفتہ تک ممکن ہے
کہ قایم رہے اس امر مین کسیقدر شبہہ تھا کہ وہ حالت کونسی ہے جس مین یہ مرض
سبسے زیادہ کم عرصہ تک قایم رہا ایک حالت مین جسکا ذکر ملزم کے گواہان نے
کیا تھا یہ بیان کیا گیا تھا کہ مریض یعنی مسٹر راس کو صبح کے ۱۱ بجے یا اوس سے بھی
چند گھنٹہ پہلے یہ بیماری ہوئی (ٹھیک وقت تحقیق نہین ہوا) اور وہ ۷ بجے شام کے
فوت ہوا ۔ یہ حالت ایسی تھی کہ جس مین اون حالات مین سے جنکا ذکر ہر دو
جانب سے کیا گیا تھا مرض سب سے زیادہ کم عرصہ تک قایم رہا اگرچہ وقت کا ٹھیک تعین نہین ہوا
لیکن یہ بیان کیا گیا تھا کہ معمولی طور پر ٹٹیانس ٹرامیٹک ہو یا ایڈیوپیتھک منٹون یا گھنٹون
نہین بلکہ بہت دنون تک قایم رہتا ہے (۱) ۔

(۱) ماہرین کی رائے اور امور جنکی بنا پر رائے قایم کی گئی (دفعات ۴۵ و ۴۶) باقی شہادت اسی ذیل مین داخل ہے

ٹرامیٹک اور ایڈیوپیتھک ٹٹانس کی نوعیت کی تخصیص ہونے پر چار سوالات پیدا ہوئے اول یہ کہ آیا کوک کی وفات اس مرض مین ہوئی یا نہین - دوم یہ کہ آیا وہ ٹرامیٹک ٹٹیانس سے فوت ہوا یا نہین سیوم یہ کہ آیا وہ اڈیوپیتھک ٹٹیانس سے فوت ہوا یا نہین چہارم یہ کہ ٹٹیانس اسٹرکنیا کے کھلائے جانے سے پیدا ہوا یا نہین استغاثہ کی طرف سے ان سوالات کی نسبت یہ بیان کیا گیا تھا کہ متوفی کی وفات ٹٹیانس سے ہوئی مسٹر کرلنگ نے کہا کہ کوک کی وفات عضلات کے تشنج سے واقع ہوئی اور یہی تشریح مرض ٹٹیانس کی ہے اور مسٹر نتلی نے بھی جو ملزم کا خاص گواہ تھا اور جس نے یہ عذر کیا تھا کہ کوک کی وفات نہ معمولی ٹٹیانس سے اور نہ اُس قسم کے ٹٹیانس سے واقع ہوئی جو اسٹرکنیا کے کھانے سے پیدا ہوتا ہے یہ تسلیم کیا تھا کہ جس تشنج کے دورہ کا مسٹر جونس نے ذکر کیا ہے وہ ٹٹیانس کے دورہ سے بہت مشابہ ہے ہر دو جانب کے گواہان کی طرف سے یہ تسلیم کیا گیا تھا کہ متوفی کے مرض کے علامات ٹٹیانس کے علامات سے عام طور پر بہت مشابہ تھے جیسا کہ اُس فرق کے بیان کرنے سے ظاہر ہوتا ہے جو سرکار کی جانب سے کوک کی بیماری کے علامات اور ٹرامیٹک اور ایڈیوپیتھک ٹٹیانس کے درمیان اور ملزم کی جانب سے کوک کے مرض کے علامات اور اسٹرکنیا کھانے سے جو ٹٹیانس پیدا ہوتا ہے اوسکے علامات مین پایا جاتا ہے - پس یہ امر متحقق خیال کیا جا سکتا ہے کہ کوک کی وفات کسی نہ کسی قسم کے ٹٹیانس سے واقع ہوئی -

سرکار کی طرف سے دوسرا امر جو بیان کیا گیا تھا یہ تھا کہ متوفی کی وفات اسوجہ سے ٹرامیٹک یا ایڈیوپیتھک ٹٹیانس سے نہین ہوئی کہ اُسکے جسم مین کوئی زخم نہ تھا اور نیز اس وجہ سے کہ علامات مرض مین اختلاف تھا بجانب سرکار یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ متوفی کے مرض کے علامات وہی تھی جو اسٹرکنیا کھلانے سے پیدا ہوتے ہین -

ان امور کی نسبت شہادت حسب ذیل تھی :- مسٹر کرلنگ سے پوچھا گیا کہ (سوال) آیا متوفی کے مرض کی علامات کسی ایسے قسم کے ٹرامیٹک ٹٹیانس کی علامات سے مطابق تھی یا نہین جو اُسکے علم یا مشاہدہ مین آیا ہو - اُسنے جواب دیا کہ نہین

(سوال) ان علامات مین اون علامات سے جسکی اُسنے تصریح کی کیا فرق ہے۔
(جواب) علامات وملک فوراً ایک ساتھ پیدا ہوے تھے۔ جملہ حالات مین جنکا مجکو علم ہے
مرض کے ہونے سے پہلے ٹیٹانس کے علامات خفیف ظاہر ہوئے تھے۔ (سوال) کیا ان
علامات کی تکمیل بتدریج ہوکر موت واقع ہوئی تھی (جواب) ہان مسٹر کرلنگ نے
یہ بھی کہا کہ تشنج کے دورہ کا ایک ساتھ شروع اور ختم ہونا اس قیاس کے خلاف ہے
کہ متوفی کو ایڈیوپتھک یا ٹرامیٹک ٹیٹانس تھا اور یہ بھی کہا کہ مین نے کبھی ایسا نہین دیکھا
کہ ٹیٹانس آٹھ یا دس گھنٹے کے پہلے باعث موت ہوا ہو۔ اُس ایک حالت مین
جسمین کہ مرض بہت تھوڑی دیر قایم رہا ٹھیک ٹھیک متحقق نہ ہوسکی معمولی طور پر
یہ مرض ایکدن سے لیکر چند روز تک قایم رہتا ہے۔ سرنجمین بی۔ ڈی سے پوچھا گیا
کہ تمھاری راے مین ٹرامیک ٹیٹانس کے علامات تھے یا نہین اوس نے جواب دیا
کہ تشنج عضلات کے لحاظ سے مریض کے علامات ٹرامیٹک ٹیٹانس کے علامات ٹرامیٹک ٹیٹانس
کے علامات سے مشابہ تھے لیکن جس طریق پر کہ علامات مذکور راجع ہوئین وہ بالکل
اُس سے مختلف ہے۔ اُسنے یہ بھی بیان کیا کہ جہان تک مین نے دیکھا ہے ٹرامیٹک ٹیٹانس
کے علامات نہایت آہستہ آہستہ پیدا ہوتے ہین اور میرے خیال مین پہلے نیچے کے
جبڑے کے جکڑ جانے کی شکایت معلوم ہوتی ہے۔ (کم سے کم میرے تجربہ سے یہ بات عیان
ہوئی ہے) اور پھر اُسکے بعد پیٹھ کے عضلات مین علامات تشنج معلوم ہوتے ہین
ہاتھ اور پیر کے عضلات گردن اور پیٹھ کے عضلات کے مقابلہ مین سواے چند حالات کے
جن مین ہاتھ یا پیر وان کو کچھ ضرر واقع ہوا تھا کہ اوس حالت مین اُس ہاتھ یا
پیر مین پہلے تشنج پیدا ہوا تھا علامات خفیف ظاہر ہوتی ہین۔ مجکو معمولی ٹیٹانس
کی کوئی حالت معلوم نہین جس مین ہاتھ کے عضلات مین جیسا کہ کوک کی حالت مین واقع
ہوا پہلے تشنج پیدا ہوا ہو۔ معمولی ٹیٹانس دو یا تین دن سے کم بہت کم حالات مین
قایم رہتا ہے اور اکثر بہت زیادہ مدت تک قایم رہتا ہے مجکو صرف ایک حالت معلوم ہے جسمین یہ بیان کیا گیا تھا۔
کہ مرض بارہ گھنٹہ مین ختم ہوگیا۔ بالآخر اُس نے یہ کہا کہ مجکو کوئی حالت معلوم نہین

جسمین یہ علامات کسی مرض کی وجہ سے پیدا ہوے ہون یعنی خاص علامات سے میرا منشا نہین ہے بلکہ اُس عام طریقہ سے میرا منشا ہے جسپر ان علامات کا رجوع ہوا مسٹر ڈنیل سے پوچھا گیا کہ کوک کے مرض کی علامات ایڈیوپیتھک یا ٹرامیٹک ٹیٹانس سے مشابہ تھی یا نہین اُس نے جواب دیا کہ میری راے مین ان دو امراض سے کسی سے مشابہ نہ تھے۔ اُس نے یہ بھی کہا کہ اگر مین ان امراض سے مریض کی علامات کا فرق ظاہر کرون تو مجکو سر بنجمین بروڈی کے الفاظ کی اعادہ کی ضرورت ہوگی۔ مسٹر سولی نے کہا کہ مریض کی علامات کسی مرض سے جسکو مین نے دیکھا ہے نہین ملتی ہین اور ڈاکٹر ٹاڈ نے کہا کہ میری راے مین وہ اسٹرکنیا کے علامات تھے۔ یہی راے ایسی ہی قطعی طور پر ڈاکٹر ایلفرید ٹیلر اور ڈاکٹر ریس اور مسٹر کریس ٹین نے ظاہر کی۔ (۱)۔

اس عام شہادت کی تائید مین چند گواہ طلب کیے گئے تھے جنھون نے تین اشخاص کا ذکر کیا جو اسٹرکنیا کے زہر سے ہلاک ہوے تھے اور ایک ایسے مریض کا حال بیان کیا۔ جو اسٹرکنیا کھا کر جانبر ہوا تھا۔ مہلک حالات مین اول اگنیز فرینچ یا سینٹ کا ذکر کیا گیا تھا جسنے ۱۸۴۵ء مین گلا سوانفرمیری مین چند گولیون کو جو ایک مفلوج کے واسطے تیار کی گئی تھین اتفاقاً کھا لیا تھا۔ دائی کے بیان کے بموجب یہ لڑکی گولیان کھانے کے پون گھنٹہ بعد اور ڈاکٹر کے بیان کے بموجب (جو موجود نہ تھا) بیس منٹ بعد بیمار ہوئی۔ وہ یکایک زمین پر چت گر پڑی اور جب اُسکی پوشاک کاٹی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ بالکل جکڑ گئی ہے۔ اسکے بازو پھیل کر رہ گئے تھے اور ہاتھ بند تھے اس نے کچھ قے کی۔ اسکے جبڑے نہین چڑھے تھے اور اسکا منھ اور چہرہ پھر گیا تھا سر پیچھے کو جھکا ہوا تھا اور پیٹھ ٹیڑھی ہو گئی تھی۔ ہر چند سکنڈ بعد اُسکو سخت دورہ ہوتا تھا اور علامات کے شروع ہونے کے قریب ایک گھنٹہ کے بعد وہ فوت ہوئی۔ وہ بالکل ہوش مین تھی لاش کے ملاحظہ کے وقت اُسکا مل خالی پایا گیا۔

(۱) اشیا کی حالت جسمین جرم کا ارتکاب کیا گیا۔

دوسرا مقدمہ جسکا ذکر کیا گیا تھا مسس سارجنٹس اسمتھ کا تھا جس نے سنہ ۱۸۴۸ء
مین بمقام ڈمفرے دوا مین سلیسین کی عوض اسٹرکنیا پڑ جانے سے اتفاقاً زہر کھالیا تھا
یہ دوا اوس نے سات بجے سے ۵ یا دس منٹ پہلے کھائی تھی اور ۵ یا ۱۰ منٹ کے
بعد ایک ساتھ زور سے گھنٹہ کی آواز سنکر نوکر کے دل مین اندیشہ پیدا ہوا۔ اُس نے
اپنی مالکہ کو ایک کرسی پر جھکے ہوے دیکھا وہ ڈاکٹر کے بولانے کی ہدایت کرنے کے لیے
باہر آئی اور جب اندر واپس گئی تو اُسکو زمین پر پڑا ہوا پایا۔ وہ زور سے چیخ رہی تھی
اور ملازمہ سے کہنے لگی کہ میری ٹانگین کھینچکر سیدھی کرو اور میرے اوپر پانی ڈالو
مرنے سے چند منٹ پہلے اُس نے کہا کہ مجھکو اُلٹ دو اور اُلٹنے کے بعد وہ قریب قریب
فوراً چپ چاپ فوت ہوگئی۔ دورہ ایک گھنٹہ کے قریب قایم رہا تھا ہاتھ بند ہوگئے
اور پیر سکڑ گئے تھے۔ لاش کے ملاحظہ پر دل خالی پایا گیا۔

تیسری مریضہ مسس ڈوکا ذکر کیا گیا تھا جسکو فروری سنہ ۱۸۵۶ء مین بمقام لیڈس
اُسکے شوہر نے زہر کھلایا تھا (اور اُسکو بعد ازان پھانسی دیگئی) اوسکو دوشنبہ و
چہارشنبہ و پنجشنبہ و جمعہ و شنبہ کو اُس ہفتہ مین جو ۲۴- فروری سے شروع ہوتا تھا
پانچ دورے ہوے- اور اُسکے پیرون مین کوچن اور ہاتھون مین تشنج معلوم ہوا اُسنے
اپنے شوہر سے دورے سے پیشتر ہاتھون اور پیرون کے ملنے کے لیے کہا لیکن جب
دورہ سخت ہوتا تھا تو اُسکو ہاتھ اور پیر چھونا گوارا نہین ہوتا تھا- اس حالت مین
مہلک دورہ ڈھائی گھنٹہ قایم رہا مریضہ کے ہاتھ نصف جھک گئے تھے اور پیر
محراب کی شکل کے ہوگئے تھے پھیپھڑون مین انجماد خون ہوگیا تھا اور ریڑھ کی
ہڈی کے اندر نہایت کثیر انجماد خون تھا- اول سر کے کھولنے پر اُس مین سے بہت
خون نکلا ممکن ہے کہ اُسکا ایک جزو دل سے آیا ہو-

جو مریض کہ اسٹرکنیا کھاکر جانبر ہوا تھا ایک مفلوج تھا جو مسٹر مور کا علاج کرتا تھا
اُسنے مقدار سے زیادہ اسٹرکنیا کھائی اور قریب پون گھنٹہ کے عرصہ مین مسٹر مور نے
اُسکے ہر عضو کو جکڑا ہوا دیکھا اوسکا سر پیچھے کو کھنچ گیا تھا وہ زور سے چیختا تھا اور

بار بار کہتا تھا کہ مجکو اُٹھاؤ اور رہا کرو اور طوا اُسکی پشت پیچھے کی طرف جھک گئی تھی اُسنے
چمچ پر جس سے دوا پلانے کی کوشش کی گئی تھی مُنہ مارا اور ہمیشہ بالکل ہوش مین رہا۔
ڈاکٹر ٹیلر اور ڈاکٹر اوین ریس نے کوک کی لاش کا ملاحظہ کیا جسم مین اسٹرکنیا
نہین نکلی لیکن جگر اور بائین گردے اور طحال اور خون مین بھی اتنی منی پائی گئی
اس شہادت کی بنا پر منجانب استغاثہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ علامات اون علامات سے
مشابہ نہین ہین جو کی علامات ہین جو اسٹرکنیا کھانے سے پیدا ہوتا ہی۔ ملزم کیطرف سے
اول یہ بیان کیا گیا تھا کہ یہ علامات اُن علامات سے مشابہ نہین ہین جو اسٹرکنیا کھانے سے
پیدا ہوتی ہین اور دوم یہ کہ یہ علامات دیگر امراض کے قیاس سے بھی مطابق ہوتی ہین
اُسکی جانب سے شہادت جزو اُسکے گواہان نے ادا کی تھی اور جزو جرح کے وقت
گواہان سرکاری نے۔ جوابات جو منجانب سرکار دیے گئے تھے جزو خاص سرکاری
گواہان کے بیانات سے مستنبط ہوتے تھے جنہون نے بطریق پیش بندی انکا ذکر کیا تھا
اور جزو ملزم کے گواہان کے بیانات سے بوقت جرح حاصل کیے گئے تھے ملزم کی جانب سے سب سے
زیادہ آشکارا اور اصل دلیل یہ پیش کی گئی تھی کہ ڈاکٹر ٹیلر اور ڈاکٹر ریس کا لاش مین
اسٹرکنیا نہ پانا اس قیاس کے خلاف ہے کہ زہر مذکور دیا گیا اس امر کے متعلق ڈاکٹر ٹیلر
کی شہادت کا جزو اہم تھا کہ مین نے مختلف زہرون کے دریافت کرنے کی غرض سے
جن مین اسٹرکنیا بھی تھی کوک کے معدہ اور امعاء کو ملاحظہ کیا لیکن مجکو کوئی زہر نہین ملا
کوک کے معدہ کے اندر کی شے غایب ہو گئی لیکن امعاء کے اندر کی شے موجود تھی اور
خود معدہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک کاٹا گیا اور اُسکے اندر کے اجزا باہر
نکالے گئے اور اوپر کی جھلی جسپر اگر زہر ہوتا تو دریافت کیا جا سکتا تھا امعاء کے سطح سے
رگڑتی تھی ڈاکٹر ٹیلر کے خیال مین یہ حالت زہر کا وجود دریافت کرنے کے لیے
نہایت ناموافق تھی اور مسٹر براڈ (؟) اسٹیسن کا بھی یہی خیال تھا۔ بخلاف اسکے بہت سے
ملزم کے گواہان (مسٹر نَنلی اور ڈاکٹر لیتھبی اور مسٹر راجرس) کا یہ خیال تھا کہ اس
امر سے زہر کا وجود دریافت کرنے مین دقت پیدا ہوتی ہے لیکن زہر کا وجود دریافت کرنا

ناممکن نہین ہوجاتا۔
اسکے علاوہ ڈاکٹر ٹیلر کی یہ راے تھی کہ بلحاظ اوس طریقہ کے جسپر اسٹرکنیا اثر کرتی ہے اگر حالات موافق بھی ہون توبھی اُسکا وجود دریافت کرنا ممکن نہین۔ اُسکے وجود کا امتحان معدے پر مختلف عمل کرنے سے ہوتا ہے جب تک کہ آخر کار ایک جزو باقی نہین رہ جاتا جسکا چند اجزاے کیمیاوی کے استعمال سے اگر اسٹرکنیا موجود ہو تو رنگ تبدیل ہوجاتا ہے۔ جملہ گواہان اس امر مین متفق تھے کہ اسٹرکنیا کا اثر بذریعہ انجذاب کے ہوتا ہے یعنی یہ کہ بذریعہ عروق جاذب کے وہ معدے سے کھنچکر خون مین پہونچ جاتی ہے اور بعد ازان جسم کے مخصوص مقامات مین پہونچتی ہے اور ایک خاص حالت پر پہونچکر عضلات پر اثر کرکے باعث موت ہوتی ہے اُسکا مفراگ معدے سے نکلنے سے پہلے شروع نہین ہوتا اس امر کی بنا پر ڈاکٹر ٹیلر نے یہ بحث کی تھی کہ اگر اسٹرکنیا کی کم سے کم خوراک دیجاے توبوقت موت معدے مین وہ بالکل باقی نہین رہ سکتی اور نہ پائی جاسکتی ہے اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ اگر ملاحظہ سے پہلے اسٹرکنیا خون مین پہونچ جاے تو وہ کل خون مین منتشر ہوجاتی ہے اور خون کی کسی خاص تعداد مین نہایت کم تعداد سے زیادہ نہین ملسکتی۔ اگر نصف گرین اسٹرکنیا دی گئی ہو اور جسم مین ۲۵ پونڈ خون ہو تو ہر پونڈ خون مین صرف $\frac{1}{50}$ گرین اسٹرکنیا نکلے گی۔ اوسکی یہ بھی راے تھی کہ اسٹرکنیا مین کچھ تغیر کیمیاوی بھی واقع ہوتا ہے جسکی وجہ سے اگر اُسکی مقدار قلیل ہو تو جسم کے اجزا مین اُسکا وجود دریافت نہین کیا جاسکتا۔ المختصر اُسکی شہادت کا نتیجہ یہ تھا کہ اگر نہایت کم خوراک کھلائی جاے تو یہ امر مشتبہ ہے کہ بعد موت اسٹرکنیا معدہ مین پائی جاوے گی اور اگر وہ معدہ مین نہ پائی جاے تو اُسکا ملنا مطلقاً یقینی نہین ہے اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ امتحان جو بذریعہ تبدیل رنگ کیا جاتا ہے اُس مین دھوکا ہوسکتا ہے کیونکہ اور اشیا کے وجود سے بھی اوس قسم کے رنگ پیدا ہوسکتے ہین۔
ڈاکٹر ٹیلر نے چند تجربونکا بھی ذکر کیا جو اُنھون نے ڈاکٹر ریس کے ساتھ اس امر کے

تحقیق کرنے کے لیے جانورون پر کیے تھے کہ اسٹرکنیا کا وجود دریافت ہو سکتا ہے یا نہین
اُنھون نے چار خرگوشون کو اسٹرکنیا کھلاکر زہر دیا اور اسٹرکنیا کے متعلق اُنکے جسم پر
امتحانات کیے - اوسی حالت مین جبکہ تھوڑے تھوڑے عرصہ بعد دو گرین اسٹرکنیا دیا گیا تھا
اسٹرکنیا کے وجود کا ثبوت تلخ ذایقے اور رنگ سے ہوتا تھا - جس حالت مین کہ صرف
ایک گرین زہر کھلایا گیا صرف ذایقہ معلوم ہوتا تھا لیکن رنگ نہین معلوم ہوتا تھا - باقی
دو حالتون مین جن مین سے ایک مین ایک گرین اور دوسرے مین نصف گرین اسٹرکنیا
کھلائی گئی تھی) اُسکے وجود کے کچھ علامات نہ ظاہر ہوے ان تجربون کے ذریعے سے یہ امر قطعًا
ثابت ہوتا تھا کہ اسٹرکنیا کے نہ پائے جانے سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ کوک کے جسم
مین نہ تھی -

مسٹر نبلی اور مسٹر ہیرا پاتھر اور مسٹر راجرس اور مسٹر لیتھ بی اور مسٹر اریٹیسن نے
ڈاکٹر ٹیلر اور ڈاکٹر ریس کی شہادت کے اس جزو کی تردید کی اُنھون نے اس اصول
سے انکار کیا کہ اسٹرکنیا کا خون مین تغیر ہوتا ہے اور اُنھون نے کہا کہ ہم اُسکی نہایت
قلیل تعداد کے وجود کو بھی اوس شخص کے جسم مین جسکو وہ کھلائی گئی ہو دریافت کرسکتے ہین
اور یہ کہا کہ ہمارے یقین مین امتحان جو تبدیل رنگ سے ہوتا ہے - قابل اطمینان ہے
مسٹر ہیرا پاتھر نے کہا کہ مینے ایک کُتّے کے جگر کے ایک چھوٹے جزو کے خون مین جسکو
اسٹرکنیا کھلاکر زہر دیا گیا تھا اسٹرکنیا کا وجود دریافت کیا اور یہ بھی کہا کہ مین اسٹرکنیا
کے $\frac{1}{50}$ گرین کا وجود معلوم کرسکتا ہون اگر وہ جسم کے کسی عضو مین مل نہ گئی ہو مسٹر اشٹیسن
نے (جسکے طریقہ اداے شہادت کی لارڈ کیمبل نے بہت تعریف کی) یہی کہا کہ اگر اسٹرکنیا موجود ہو
تو مین اُسکا وجود دریافت کرنے کی امید کرتا ہون اور مین نے اُسکا وجود ایک جانور کے
جسم کے اجزا مین جسکو اسٹرکنیا دی گئی تھی معلوم کیا تھا -

اس مین شک نہین کہ اسقدر مہین ایسے امر پر شہادت کا تناقض ہے
جسکی نسبت سواے ماہرین کے کوئی شخص راے دینے کی قابلیت کا دعوے
نہین کرسکتا لیکن ملزم کی جانب کی شہادت سے یہ امر کہ کوک کے جسم مین اسٹرکنیا نہ تھی اس قدر

ثابت نہین ہوتا جسقدر یہ امر کہ اگر اوسکے جسم مین اسٹرکنیا ہوتی - تو ڈاکٹر ٹیلر کو
ضرور ملتی یا بالفاظ دیگر شہادت مذکور ملزم کے مجرم ہونے یا نہونے سے اسقدر متعلق نہ تھی
جسقدر اس مسئلہ سے کہ مسٹر ننلی اور مسٹر ہیراپاتھ ڈاکٹر ٹیلر سے زیادہ ہوشیار
تشریح کنندگان کیمیاوی ہین یا نہین اس شہادت سے یہ خیال کیا گیا تھا کہ ڈاکٹر ٹیلر
کے اعتبار مین بھی کمی واقع نہین ہوتی کیونکہ مقدمہ کا کوئی جزو باستثناء دریافت وجود
انٹی منی کے جسکی مسٹر بریبڈ نے تائید کی اور جسکی ملزم کے گواہان نے تردید نہین کی اُسکی
شہادت پر مبنی نہ تھا - کوک کی علامات کی نسبت اکثر اور گواہ ہونگی جو نہایت بڑے طبیب تھے
اور جنکی صداقت مین کچھ شبہہ نہین کیا گیا ڈاکٹر ٹیلر کی سی رائے تھی مسئلہ مذکور کی نسبت
سے ملزم کے وکیلون کو عجیب طرح کی دشواری واقع ہوئی اونکو ڈاکٹر ٹیلر کی صداقت
کی نسبت شبہہ پیدا کرنا ضرور تھا اور اونھون نے اوسکے اس نتیجہ کی تردید کی غرض سے
کہ ممکن ہے کہ کوک اسٹرکنیا سے ہلاک کیا گیا ہو اس امر کی نہایت کوشش کی لیکن اونکو
اس امر پر قائم رہنا ضرور تھا کہ وہ ہوشیار تشریح کنندہ کیمیاوی ہے کیونکہ اگر وہ اس امر
سے انکار کرتے تو اس امر کی کہ اوسکو کوک کے جسم مین اسٹرکنیا نہین ملی کچھ وقعت
باقی نہ رہتی - یہ عقدہ لاینحل تھا اگر اُسکی ہوشیاری تسلیم کی جاے تو اپنے موکل کے
جرم کا اعتراف ہوتا اور اگر اُسکے ہوشیار ہونے سے انکار کیا جاے تو اُنکی کل شہادت
کی وقعت زایل ہوتی تھی - صرف یہ ممکن تھا کہ اُسکی لیاقت کا اعتراف کیا جاے لیکن
اُسکی نیک نیتی سے انکار کیا جاے لیکن اس سے بھی بوجہ مذکورہ بالا کچھ فایدہ
نہین ہوسکتا تھا -

دوسری بحث جو ملزم کی جانب سے کی گئی تھی یہ تھی کہ کوک کی بیماری کے بعض علامات
اسٹرکنیا کی علامات سے مطابق نہ تھی مسٹر ننلی اور ڈاکٹر لیتھبی کا یہ خیال تھا کہ دورہ شروع
ہونے کے وقت کوک کا چارپائی پر بیٹھنے اور ہاتھ ہلانے اور دوا پینے اور ملے اور ہلائے
جانیکی استدعا کرنے سے اُس سے زیادہ حرکت ارادی کی قوت کا اظہار ہوتا ہے جتنی سٹرکنیا
سے زہر دیے جانے کی حالت مین ہونا قرین قیاس ہے - لیکن مسٹر سارجنٹ سلی سمتھ بھی

چارپائی سے اٹھ بیٹھی تھی اور اُس نے گھنٹی بجائی تھی اور مسس ڈ و اور مسٹر مور کے
مریضوں اور مسس سارجنٹس اسمتھ تینون نے ہلائے جانے اور ملے جانے کے آغاز دورہ
سے پیشتر استدعا کی تھی کو کہ آغاز دورہ سے پیشتر حرکات کی تھین اور پہلے دورہ مین اُسکا خاتمہ ہوگیا
مسٹر نبلی نے اس امر کا ذکر کیا کہ متوفی کا دل خالی تھا اور یہ کہا کہ مین نے اپنے تجربہ مین ہمیشہ
اون جانورون کے دل کی جانب راست بھری ہوئی پائی جنکو زہر دیا گیا تھا۔
لیکن مسس اسمتھ اور نیز سنیٹ کی حالت مین دل خالی پایا گیا اور مسس اسمتھ کا سینہ
اور شکم پہلے چیرا گیا تھا پس سر کے چیرے جانے کی وجہ سے دل خالی نہین ہوا۔ مسٹر
کرانیڈکسن نے کہا کہ اگر کوئی شخص تشنج قلب کی وجہ سے فوت ہو تو تشنج کی وجہ سے
اوسکا دل خالی ہوجائیگا اور موت کے بعد خالی پایا جائے گا پس خون کے ہونے یا
نہ ہونے سے کچھہ ثابت نہین ہوتا۔
مسٹر نبلی اور ڈاکٹر لیتھبی نے یہ بھی کہا کہ جس قدر عرصہ بعد علامات ظاہر ہوئین
وہ اسٹرکنیا دیے جانے کے قیاس کے خلاف ہے گولی کھلانے اور دورہ ہونے کے
درمیان کا وقت ٹھیک معلوم نہین کیا گیا ممکن ہے کہ یہ وقت ایک گھنٹہ ہو یا اُس سے
کم یا زیادہ ہو لیکن اگر زہر دیا گیا تو گولیون مین دیا گیا جنکا اثر پیشتر اس سے کہ وہ بخوبی
حل ہوجائین شروع نہین ہوتا اور اون کے حل ہونے کا وقت اُن اشیا پر منحصر ہے
جن سے وہ مرکب ہون مسٹر کرسٹیسن نے کہا کہ اگر گولیان ایسی شے سے بنائی گئی تھین
جس مین گوند کی قسم کی اشیا شامل ہو جس سے ہر طبیب کو واقفیت ہے تو اُنکا اثر
دیر مین پیدا ہوگا اور یہ بھی کہا کہ جسقدر علم زمانہ حال مین ہم لوگون کو ہے اُس سے
اُس وقت کا ٹھیک تعین نہین ہو سکتا جسوقت مین زہر کا اثر شروع ہوتا ہے بموجب
بیان ایک گواہ کے الفیر فرنچ کی حالت مین ڈیڑھ گھنٹہ تک زہر کا اثر نہین ہوا
اگرچہ یہ قرین قیاس ہے کہ گواہ مذکور کو وقت کے دس برس بعد ٹھیک یاد نہین رہ سکتی
ڈاکٹر ٹیلر نے بروقت جرح ایسے حالات کا ذکر کیا جن مین ڈیڑھ یا نیز دو گھنٹہ گذرنے
سے پہلے علامات ظاہر نہین ہوئے تھے۔

کوک کی علامات مین یہ خاص امور اسٹرکنیا دیے جانے کے قیاس سے مطابق نہ تھے
ظاہراً ان کل کا جواب شافی دیا گیا تھا فی الحقیقت اس امر پر کم استدلال کیا گیا تھا
کہ کوک کے مرض کی علامات اسٹرکنیا کی علامات سے مطابق نہیں ہین۔ جرح ابتدائی
مین صرف اس امر کے ظاہر کرنے کے امکان پر استدلال کیا گیا تھا کہ علامات مذکورہ
کسی اور مرض سے مطابق ہین۔

اس امر کے ثابت کرنے کے لیے مختلف بیانات کیے گئے تھے مختلف گواہان
سرکاری کی جرح کے وقت یہ اکثر بیان کیا گیا تھا کہ کوک کو ٹرامیٹک ٹٹیانس تھا
جو آتشک کے زخمون کی وجہ سے پیدا ہوا لیکن اسکی نسبت تین نہایت قوی
اعتراض تھے اول یہ کہ آتشک کے زخم موجود نہ تھے دوسرے یہ کہ ملزم کے کسی گواہ نے
یہ نہیں کہا تھا کہ کوک کو ٹرامیٹک ٹٹیانس تھا اور تیسرے یہ کہ کئی ڈاکٹرون نے جنکو
مرض آتشک کی نسبت خاص تجربہ تھا خاصکر لاک ہاسپٹل کے ڈاکٹر لی صاحب نے
یہ بیان کیا تھا کہ آتشک کے زخمون سے ٹٹیانس کا پیدا ہونا انھون نے کبھی نہیں سنا
ملزم کی طرف سے دو گواہ یہ بیان کرنے کے لیے طلب کیے گئے تھے کہ ایک شخص جس کی
کہنی اور اور مقامات پر زخم تھے اور ممکن ہے کہ زخم آتشک کے ہون ٹٹیانس سے فوت ہوا
لیکن یہ ظاہر نہین ہوا کہ اس شخص نے زخمون کو ملا تھا یا سرد ہوا پہونچا یا تھا اور کوک کے
مرض مین اس قسم کے علامات نہین پائے گئے تھے۔

دوسرا قیاس یہ تھا کہ معمولی تشنج کی وجہ سے موت واقع ہوئی یہ مسٹر نن لی نے
بیان کیا تھا لیکن وہ کوئی صورت ایسی بیان نہ کر سکا جس مین معمولی تشنج کی وجہ سے
بلا ہوش زایل ہونے کے موت واقع ہوئی ہو اسنے مبہم عبارت مین یہ بیان کیا کہ مین نے
ایسی صورتون کا ذکر سنا ہے لیکن کبھی دیکھا نہین ڈاکٹر میک ڈونیلڈ ساکن گارن گرکس
جو گلاسگو کے قریب واقع ہے بیان کیا کہ میری راے مین کوک کو صرع کا دورہ ہوا تھا
اور اس مین ٹٹیانس بھی شامل تھا۔ لیکن وہ بھی کوئی ایسی حالت بیان نہ کر سکا جس مین
مصروع کے ہوش زایل نہوے ہون اس گواہ نے یہ فرض کرنے کے عجیب وجوہ

بیان کیے کہ کوک کو کس قسم کی تشنج کا دورہ ہوا تھا۔ اُسنے کہا کہ ممکن ہے کہ تحریک نفسانی
کی وجہ سے دورہ ہوا ہو اگرچہ کوک زندگی مین قریب ایک ہفتہ پہلے موت سے بیمار تھا
اور یہ کہ یہ ممکن ہے کہ جماع سے چودہ دونکے عرصہ بعد دورۂ تشنج پیدا ہوا۔
مسٹر نٹلی اور ڈاکٹر ڈونیلڈ سے بہت سے سوالات جرح کیے گئے اون دونون سے
بالانفراد کوک کی علامت کا ذکر کیا گیا اور پوچھا گیا کہ علامات مذکور اسٹرکنیا کے زہر کی
علامات سے کن امور مین مشابہ نہین ہین اور یہ کس وجہ سے خیال کیا جا سکتا ہے
کہ علامات مذکور کسی اور وجہ سے پیدا ہوئین۔ کچھ عرصہ بعد بدقت کثیر مسٹر نٹلی کو
یہ قبول کرنا پڑا کہ دورے کے علامات اسٹرکنیا کی علامات سے بہت مشابہ تھے
اور بہت سے اسباب محرک جنسے بموجب اُسکے بیان کے دورۂ تشنج پیدا ہو سکتا تھا
اسکا نا موجود نہین ہو سکتے تھے مثلاً اُسنے بیان کیا تھا کہ تحریک اور افسردگی سے صورت
تشنج کی قابلیت ہو سکتی ہے لیکن کوک کی طبیعت مین صرف ایک ہفتہ پہلے
گھوڑ دوڑ مین بازی جیتنے کی وجہ سے جوش طبع تھا لیکن افسردگی طبع بالکل نہ تھی
کیونکہ موت سے چند گھنٹہ پیشتر وہ مسٹر جونس سے ہنسی اور مذاق کر رہا تھا۔ ڈاکٹر مسیکلنٹاش
بھی ان مشکلات کا جواب قابل اطمینان نہ دے سکا یہ ممکن نہین کہ سوالات جرح کا پورا
اثر مختصر عبارت مین بیان کیا جا سکے جو لوگ کہ سوالات جرح کے جنسے نہ صرف امر
صحیح دریافت ہوتا ہے بلکہ راستی اور سچائی کی بھی تصدیق ہوتی ہے پورے اثر کو دریافت
کیا چاہتے ہین اُنکو یہ طریقہ دریافت حق بخوبی ذہن نشین کرنا چاہیے۔
ملزم کے گواہان دیگر مین سے ڈاکٹر ہیرا پا تھ نے یہ بیان کرنا تسلیم کیا کہ اُسکے
خیال مین کوک کے جسم مین اسٹرکنا ین تھی لیکن ڈاکٹر ٹیلر کو اُسکے دریافت کرنیکا
طریقہ معلوم نہ تھا۔ اوس نے یہ بھی کہا کہ اخبار مین حالات کے پڑھنے سے میری یہ
راے ہوئی ہے لیکن یہ ظاہر نہین ہوا کہ اخبار کے بیانات اوس شہادت سے جو تجویز
مقدمہ کے وقت دی گئی تھی مختلف تھے۔ ڈاکٹر لیتھبی نے کہا کہ کوک کے مرض کے
علامات کسی شے سے جسکی اوسکو واقفیت ہے اور جسمین اسٹرکنیا شامل ہو

مطابق نہین ۔ لیکن اوس نے یہ تسلیم کیا کہ علامات مذکور مسس سارجنٹش اسمتھ کی
علامات سے جنکا اوسکے روبرو ذکر کیا گیا تھا نا مطابق تھین اور مسس سارجنٹش اسمتھ
بیشک اسٹرکنیا کھا کر فوت ہوئی تھی مسٹر پاٹرج یہ بیان کرنے کے لیے طلب کیا گیا تھا
کہ کوک کو ایرکناٹیس یعنے ریڑھ کی اندر کی جھلی کا ورم تھا جو دوانون کی وجہ سے
پیدا ہوا جو اوس جھلی پر پلٹے گئے جرح کے وقت اوس نے فوراً نہایت صاف دل
یہ اقبال کیا کہ اوسکے خیال مین کوک کو ایرکناٹیس نہ تھا کیونکہ مرض مذکور کے علامات موجود نہ تھے
علاوہ برین جب یہ پوچھا گیا کہ مسٹر جونس کی بیان کی ہوئی علامات اسٹرکنیا کی علامات سے مشابہ ہین یا نہین
تو اوسنے کہا کہ وہ بالکل مشابہ ہین اور یہ بھی کہا کہ میرے تجربہ اور علم مین کبھی یہ بات
نہین آئی کہ ایسی موت معمولی سببون سے واقع ہو۔ ڈاکٹر رابنسن نے جو نیوکیسل سے
طلب کیا گیا تھا۔ بیان کیا ۔ کہ دورہ ٹٹانس جو دورہ صرع کے بعد واقع ہوا موت کا
باعث تھا ۔ لیکن اوسنے جرح مین علانیہ اقبال کیا کہ کوک کے علامات اسٹرکنیا کے
علامات سے مشابہ ہین اور انہین سے بعض صرع کے علامات سے مشابہ نہین ہین اوسنے
یہ بھی کہا کہ اگر اسٹرکنیا کھلانے کے قیاس سے قطع نظر کی جاے اور کوئی اور سبب نہ موجود ہو
تو میرے خیال مین موت صرع کے دورہ سے واقع ہوئی اور میرا یہ خیال ہے کہ ریڑھ
کے اندر دانون کی وجہ سے ممکن ہے کہ صرع پیدا ہوئی ہو ان دانون کی موجودگی کی
وقعت مختلف گواہون کی نظر مین مختلف تھی بہت سے گواہان سرکاری نے اون کو
غیر اہم خیال کیا تھا ملزم کے اخیر گواہ ڈاکٹر رچرڈسن تھے جنھون نے بیان کیا کہ
متوفی کو ممکن ہے کہ اینجانینا پکٹورس ہو۔ لیکن اوسنے یہ بھی کہا کہ اینجانینا پکٹورس
کے علامات اسٹرکنیا کے علامات سے اسقدر مشابہ ہین کہ انمین فرق بیان کرنا
نہایت مشکل ہے ۔

اس امر کی کہ جسم مین انٹی منی پائی گئی تھی فی الحقیقت کبھی تردید نہین کی گئی
اور نہ اس امر سے انکار کرنا ممکن تھا کہ اوسکا کھلایا جانا اون علامات غثیان وغیرہ کا
باعث ہوسکتا تھا جو کوک کی وفات سے پہلے ہفتہ مین ظاہر ہوئی تھین ۔ کوئی شخص

سوائے ملزم کے اس شئے کو نہیں کھلا سکتا تھا۔
ہر دو جانب کی کل شہادت کا عام نتیجہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ کوک کے مرض الموت کی علامات بالکل سٹرکنیا کے زہر کی علامات سے بلاشبہہ معقول مشابہ ثابت ہوتی ہیں اور اس امر کے باور کرنے کی وجہ قوی ہے کہ علامات مذکورہ ہر دوسرے سبب سے نامطابق نہیں۔۔ان امور کو اس امر کے ثبوت کے ساتھ ملانے سے کہ پامر نے ہر دو دوروں کے عین قبل اسٹرکنیا خریدی اور کوک کی کل جائیداد غصب کی اس امر میں شبہہ کرنا ناممکن ہے کہ ارتکاب جرم کی نسبت رائے صحیح تھی۔
پامر کا مقدمہ اس وجہ سے اہم ہے کہ اسکی تجویز معمول سے زیادہ تصریح اور محنت کے ساتھ کی گئی اور اس وجہ سے کہ ہر دو جانب سے نہایت لیاقت کے ساتھ پیروی کی گئی۔
پیچیدہ سلسلہ واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ پامر کو قوی وجہ تحریک جرم کے ارتکاب کی تھی ارتکاب جرم کے وقت اور اوس سے پہلے اور اسکے بعد پامر کے طریقہ عمل اور ان مختلف امور سے جنسے یہ اظہار ہوتا تھا کہ مزور کوک کی موت ٹیٹانس سے جو اسٹرکنیا کھلانے سے ہو واقع ہوئی اور اس امر سے کہ پامر کو اسٹرکنیا دینے کے ذرایع موجود تھے اور اس امر سے کہ اسنے ایسی شئے کھلائی جو غالباً اسٹرکنیا تھی اور اس امر سے کہ اسنے مختلف موقعوں پر انٹی منی بھی کھلائی اور اس امر سے کہ کل مختلف قسم کے قیاس جو سوائے اسٹرکنیا دیے جانے کے اور نہج پر کوک کی وفات کی نسبت ہو سکتی ہیں بعید از عقل ہیں آٹھ یا دس مختلف واقعات کا ایک ایسا سلسلہ پیدا ہوتا ہے کہ جو بوجہ کوک کے قتل کے سبب یا نتیجہ ہونے یا نہ ہونے کے کسی نہ کسی قدر ایک دوسرے سے متعلق ہیں یا اسوجہ سے متعلق ہیں کہ وہ فی الواقع قتل کے جزو ہیں
شہادت ڈاکٹری بربناء مختلف وجوہ کے اہم ہے لیکن خاصکر اسوجہ سے کہ اوس سے تمثیل کامل معمولی طریقہ تحقیقات علمی اور ان اصول کے مشابہ ہونے کی حاصل ہوتی ہے جنکا اوپر ذکر کیا گیا اور جنپر شہادت عدالتی مبنی ہے مثلاً اگر سوال یہ ہو

کہ کوک ٹرامیٹک سے یا ایڈیو پیتھک ٹیٹانس سے فوت ہوا تو ان ہر دو امراض کی علامات
کی تحقیق پہلے بذریعہ تقسیم کیجاوےگی اور اُن کی نوعیت سرجنین بروڈی اور دیگر گواہان
کی شہادت سے ثابت کی گئی کوک کے مرض کی علامات کی رجحان کا ان علامات سے مقابلہ
کیا گیا اور ان دونون مین مشابہت نہ پائی گئی پس بذریعہ تخصیص یہ نتیجہ اخذ ہوا
کہ ان امراض سے کوک کی وفات نہین واقع ہوئی۔ یہ امر موافق منطق حسب ذیل
بیان کیا جا سکتا ہے۔

جملہ اشخاص جو ٹرامیٹک یا ایڈیو پیتھک ٹیٹانس سے فوت ہوتے ہین اُن مین
خاص علامات ظاہر ہوتی ہین۔

کوک مین وہ علامات ظاہر نہین ہوئین پس وہ ٹرامیٹک یا ایڈیو پیتھک ٹیٹانس
سے فوت نہین ہوا۔ جملہ دلایل اور اصول کی نسبت جنکا ذکر اس مقدمہ مین کیا گیا ہے
باسانی ذرا سی توجہ سے یہ دکھلایا جا سکتا ہے کہ وہ قواعد شہادت اور نیز قواعد
تخصیص و تقسیم کی مختلف امثال ہین۔

بخلاف اس کے ایسے امور غیر متعلقہ کی تعداد کثیر جو ظاہرا متعلق مقدمہ تھی
اوخال کے واسطے پیش کی گئی تھی اور اگر وہ قبول کی جاتی تو مقدمہ مین نئے اندازہ
طوالت واقع ہوتی۔ اور اصل مسئلہ کی کچھ توضیح نہ ہوتی۔ فی الحقیقت پامر اپنی
زوجہ این پامر اور اپنے بھائی والٹر پامر کے قتل کا الزام لگایا گیا تھا۔ اوسکے افعال
کی نسبت ہر قسم کی روایات زبان زد تھین لوگ کہتے تھے کہ بارہ یا چودہ آدمی مختلف
اوقات پر مختلف حالات مین اوسکے گھر سے دفن کیے گئے اور یہ بھی کہتے تھے
کہ اسنے لارڈ جارج بنٹنگ کو جو چند برس پہلے یکایک فوت ہوا تھا زہر دیا تھا
اسنے بلا شک رقعونپر جعلی سکارینکی عبارت اپنی مان کے نام سے لکھی تھی اور
وفتر ہاے بیمہ جان کو نہایت ذلیل طرایق سے کئی بار فریب دینا چاہا تھا یہ
شبہہ کرنیکی نہایت قوی وجہ ہے کہ جیمیہ اسمتھ کی شہادت جسکا اس مقدمہ مین
ذکر کیا گیا جھوٹھی تھی اور وہ نہایت چالاکی کے ساتھ بنائی گئی تھی۔ اگر پامر کی تجویز

فرانس مین ہوئی تھی - تو ان امور مین سے ہر ایک اور دیگر کثیر التعداد امور
پیش کیے جاتے اور امر متنازعہ واقعی کی اسقدر تکمیل کے ساتھ بحث نہ کیجاتی -
کسی مقدمہ سے اون اصول کی جنپر ایکٹ شہادت مبنی ہے اور اس امر کی کہ اصول
مذکور پر کسی طرح پر عملدرآمد ہونا چاہیے ایسے صاف طور پر توضیح نہین ہوتی جیسی
اس مقدمہ سے ہوتی ہے -

ایک خاص امر جسکی پامر کے مقدمہ سے خاص توضیح ہوتی ہے - ماہرین کی شہادت
کی نوعیت ہے اس امر کے متعلق احکام دفعات ۴۵ و ۴۶ - ایکٹ شہادت مین مندرج ہین
اون کے متعلق زیادہ اہم صرف یہ امر ہے کہ اس امر کا خیال رکھنا چاہیے کہ اونکی شہادت
مین یہ مفروض ہے کہ چند خاص واقعات واقع ہوے لیکن معمولی حالات مین اس سے
یہ نہین ظاہر ہوتا کہ وہ واقعات جنکی نسبت ماہرین نے راے ظاہر کی ہے فی الحقیقت
واقع ہوے مثلاً پامر کے مقدمہ مین مسٹر نیوٹن برودی اور دیگر گواہان نے بیان کیا کہ
علامات جو اُن کے سامنے بیان کی گئین اسٹرکنیا کی علامات ہین لیکن اس امر سے
کہ ملازمان اور دیگر اشخاص نے جنھون نے شہادت ادا کی اور کوک کی موت کی علامات
بیان کین صحیح بیانات کیے یا نہین اُن لوگونکو کچھ تعلق نہین اس امر پر اہالیان جوری کو
لحاظ کرنا چاہیے - فی الحقیقت ماہر سے یہ دریافت کیا جانا نہ چاہیے کہ اوسکی راے مین
وفات متوفی کی بذریعہ زہر واقع ہوئی یا نہین اُس سے صرف یہ پوچھا جانا چاہیے
کہ اگر یہ فرض کیا جاے کہ موت کے علامات صحیح بیان کیے گئے ہین تو اُسکی راے مین
موت کس وجہ سے واقع ہوئی یا یہ کہ سواے زہر کے کسی اور سبب سے بجز زہر کے
علامات بینہ پیدا ہوسکتی ہین یا نہین - لیکن یہ صرف ایک ظاہری طریقہ ہے -
ماہرین کی نسبت قواعد کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ صرف گواہ ہین اور نہ حاکم اور یہ کہ
اُنکی شہادت کا عام اصول یہ ہے کہ وہ کسقدر اہم ہے صرف بطور مادہ کے استعمال ہونا چاہیے
جسکی بناپر اور لوگ اپنی راے قایم کرین اور یہ کہ جو امر اونکو ثابت کرنا ہے یہ ہے کہ
بربناء خاص وجوہ کے اُنکی ایک خاص راے ہے اور نہ یہ امر کہ وہ مادہ جسپر اونکی

رائے مبنی ہے فی الحقیقت ہے یا نہین۔

دفعہ ۱۲ — واقعات تعیین مقدار ہرجہ

اُن نالشون مین جن مین ہرجہ کا دعوی ہو کوئی واقعہ جس سے عدالت دریافت کرسکے کہ کتنا زرہرجہ دلانا مناسب ہی۔ واقعہ موثر ہے۔

اس دفعہ کا مطلب نہایت صاف ہی کوئی ایسی پیچیدگی نہین ہے جو قابل تصریح ہو۔

ہرجہ کی تعریف — جو افعال یا ترک افعال قانونًا ناجایز ہوتے ہین اور اون کا نتیجہ فریق ثانی کے حق مین قانونًا مضر ہوتا ہے۔ اون کے ارتکاب سے فریق ضرر رسیدہ کو استحقاق نالش پیدا ہوتا ہے۔ ایسے ضرر کو ہرجہ سے تعبیر کیا جاتا ہے جو کبھی ذات سے متعلق ہوتا ہے یعنی جسم و حقوق ذاتی سے متعلق۔ کبھی جایداد منقولہ سے متعلق ہوتا ہے اور کبھی جایداد غیر منقولہ سے متعلق ہوتا ہے۔

اقسام ہرجہ — بہ لحاظ تعیین مقدار ہرجہ۔ ہرجہ کے اقسام یہ ہین جو ذیل مین مندرج کی جاتی ہین۔

(۱) ہرجہ برائے نام۔

(۲) ہرجہ بلحاظ نقصان و ضرر۔

(۳) ہرجہ عبرتی۔

تعیین مقدار ہرجہ سے کیا مراد ہے — تعیین مقدار ہرجہ سے مراد وہ اندازہ ہے جسکے موافق کسی مقدمہ مین مقدار ہرجہ واجب الادا تجویز کیا جاے۔

ہرجہ برائے نام — ہرجہ برائے نام وہ ہرجہ ہے جس مین فی الواقع نہ کوئی مالی نقصان ہوا ہو نہ کوئی بدنیتی ظاہر ہوئی ہو نہ کسی قسم کی توہین وقوع مین آئی ہو صرف مداخلت بیجائی یا خلاف ورزی حق آسایش یا مرتکبی اور خلاف ورزی محض کی بنیاد پر ہرجہ عاید کیا گیا ہو۔

ہرجہ نقصان و ضرر — ہرجہ بلحاظ نقصان و ضرر سے مراد وہ ہرجہ ہی جسمین نقصان

وضرر واقعی بیجا فعل یا ترک فعل یا نقض معاہدہ سے ظہور پذیر ہوا ہو خلاف ورزی معاہدہ کی صورت مین تو شخص متضرر کو یہ استحقاق ہے کہ اسکی حیثیت اور حالت ویسی ہی کر دیجائے جیسی کہ تعمیل معاہدہ کی صورت مین ہوتی اور جسقدر اوسکا مالی نقصان ہوا ہو اوسکی ہر طرح تکمیل ہو جانی چاہیے جس سے ظاہر ہے کہ تعین مقدار ہرجہ حساب پر موقوف ہے اور بیجا فعل یا ترک فعل سے متعلق ہے۔ جہان تک وہ جایداد منقولہ اور غیر منقولہ سے متعلق ہو اسی طور پر تعین مقدار ہرجہ ہوگا۔

ہرجہ عبرتی ہرجہ عبرتی جسے ہرجہ انتقامی بھی کہتے ہین اُسکا تعین بلحاظ نقصان وضرر کے ہوا کرتا ہے مگر اسمین مقدار ہرجہ بر حساب متعین نہین ہو سکتی۔ بلکہ عقلی طور پر اُسکی مقدار کا تعین کیا جاتا ہے بلحاظ فریقین کے حالات خاص اور فعل بیجا یا ترک فعل بیجا کے وقوع کے حالات کی بنیاد پر رائے قایم کیجاتی ہے۔ ہرجہ متعلقہ جسم یا ذات یا چال چلن یا خیالات مین جبکہ واقعات سے فریب یا بدنیتی یا عداوت یا جبر یا بیرحمی وسنگدلی ثابت ہو تو درحقیقت ہرجہ عبرتی بجائے سزا کے فعل ہوتا ہے جس سے عوام الناس کا یہ فایدہ متصور ہوتا ہے کہ آیندہ مجرم اور دیگر اشخاص کی ایسی حرکات مین جرأت باقی نہ رہیگی۔ پس ایسی صورتون مین مدعی علیہ کی حالت اور حیثیت کے لحاظ سے ہرجہ کی مقدار تجویز ہوا کرتی ہے۔

مقدمات ہرجہ مین یہ تو ضرور ہے کہ مقدار ہرجہ سے متعلق بھی ایک ایشو ہو تاکہ مقدار ہرجہ کا تعین ہو سکے۔ پس جو واقعات ایسے ہون جن سے ایسے امر تجویز طلب کی تائید یا تردید ہو وہ سب حسب منشاء دفعہ ہذا واقعات متعلقہ ہین۔

اکثر مقدمات ہرجہ متعلقہ جسم وحقوق ذاتی مین فریقین کے حالات خاص اور چال چلن وغیرہ مقدار ہرجہ کے تعین کے لیے تجویز طلب قرار پاتے ہین تاکہ بلحاظ وقعت مقدار ہرجہ تجویز کیجا سکے۔ چال چلن کے بحث سے متعلق اس قانون کے دفعہ (۵۵) ملاحظہ طلب ہے۔

دفعہ ۱۳ ۔ جب حق یا رسم کی بحث ہو تو کیا کیا واقعات متعلق ہین

جب تکرار در باب وجود کسی حق یا کسی رسم کے ہو تو واقعات مرقوم الذیل ۔ واقعات موثر ہین

(الف) ہر معاملہ جس سے حق یا رسم متنازع فیہ پیدا ہوئی تھی یا اوسکا دعوی کیا گیا تھا یا اُسمین تبدیل وقوع مین آئی تھی یا جس سے اوسکی تسلیم یا اُسکا اصرار یا انکار رہوا ہو یا جو اُسکے وجود کا نقیض تھا۔

(ب) وہ حالات خاص جنمین حق یا رسم مذکور کا دعوی یا اُسکی تسلیم یا تعمیل ہوئی تھی یا جن مین اُسکی تعمیل ہوئی تھی یا جن مین اُسکی تعمیل کی نسبت تکرار یا اصرار ہوا تھا یا وہ متروک ہوئی تھی۔

تمثیل

تکرار اس بات پر ہے کہ آیا زید فلان شکار گاہ ماہی کا حقدار ہے یا نہین ۔ تو کوئی دستاویز جسکی رو سے وہ شکار گاہ ماہی زید کے آبا و اجداد کو عطا ہوئی تھی اور شکار گاہ ماہی مذکور کو زید کے باپ کا کسی کے پاس رہن رکھنا اور بعد ازان شکار گاہ ماہی مذکور کو زید کے باپ کا بمخالفت مضمون رہن عطا کر دینا اور وہ حالت خاص جن مین

زید کا باپ اوس حق کو عمل مین لایا جن مین زید کے ہمسایون نے اوس حق کو عمل مین نہ لانے دیا - یہ سب واقعات مؤثر ہین ۔

اس دفعہ مین امور قابل تشریح حسب ذیل ہین -

(۱) حق

(۲) رسم

"حق" ایک ایسا لفظ ہے جسکی صورت مجردہ مین تعریف مشکل ہے - تاہم ناممکن نہین ہے -

حق کی تعریف حق سے مراد وہ استحقاق ہے جو کسی کو کسی شے کی ملکیت یا اُس سے استفادہ یا کسی شخص سے ایفاے عہد کرا پانے یا معاوضہ نقصان یا فعل بجا حاصل کرنے یا کسی امر سے باز رکھنے یا کسی خلاف ورزی حق و فرض کی بابت تدارک کرانیکی نسبت قانوناً حاصل ہو -

ہر حق کسی نہ کسی فرض یا وجوب کے مقابلہ مین ہوتا ہے (۱)

فرض اور وجوب کی تعریف ہر قانون خواہ ربانی ہو یا انسانی - اوامر و نواہی کا مجموعہ ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے افراد انسانی کو حکم دیا جاتا ہے کہ فلان امر کرو اور فلان امور کے ارتکاب سے اجتناب کرو - اوسکی پابندی فرض اور وجوب سے تعبیر کیجاتی ہے (۲) -

حق و فرض کا لازم و ملزوم ہونا عموماً ہر قانون کا یہی منشا ہوا کرتا ہے کہ حقوق کی حفاظت ہو اور فرض کی تعمیل کرائی جاے کسی شخص کا حق اس طرح قرار دیا جاتا ہے کہ اُسکو کسی کام کے کرنے مین یا کسی فعل سے باز رہنے مین سرکار سے مدد دیجاتی ہے - فرائض اس امر پر مشتمل ہوا کرتے ہین کہ بہ تعمیل و تائید حکم سرکار کوئی کام کیا جاے یا کسی کام سے کوئی باز رہے حق اور فرض باہم لازم و ملزوم ہین - حق سے فرض اور فرض سے

(۱) دفعہ (۱۰۴) اصول قانون مسٹر مارکبی - (۲) دفعہ (۱۰۱) اصول قانون مسٹر مارکبی -

حق لازم آتا ہے۔ یعنی جب ایک شخص کو ایک کام کرنیکا حق ہے تو اوس سے لازمی نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسرون کا فرض ہے کہ اُس کے مانع نہون علی ہذا کسی شخص پر کسی فعل کی فرضیت اس امر پر دال ہے کہ دوسرونکو اُس سے اوس کام کے لینے کا حق ہو۔

حقوق و فرایض بر اشیا و اشخاص

بعض حقوق اشخاص کو اشیا پر ہوتے ہین اور بعض حقوق اشخاص کو اشخاص پر علے ہذا فرایض اور وجوبات بھی یا بلحاظ اشیا کے کسی فعل کے کرنے یا اُس سے باز رہنے یا نہ کرنے سے متعلق ہوتے ہین یا بلحاظ اشخاص دیگر کے کسی فعل کے کرنے یا اُس سے باز رہنے یا نہ کرنے سے متعلق ہوتے ہین (۲)۔

ہر حق کے دو فریق ہوتے ہین

ہر قانونی حق مین علاوہ حکومت کے دو فریق ہوا کرتے ہین ایک وہ اشخاص جنکو کوئی حق بروئے قانون عطا ہوا ہو۔ دوسرے وہ اشخاص جنپر کوئی قانونی فرض یا وجوب عاید کیا گیا ہو (۳)۔

مدارج حقوق و فرایض

فرایض اور وجوب حسب ذیل دو درجون مین تقسیم کیے جاتے ہین۔

(۱) درجۂ اول۔

(۲) درجۂ دویم۔

فرایض و وجوبات درجۂ اول وہ فرایض و وجوبات ہین جو بذات خود قایم ہین بلا تعلق کسی دوسرے فرض یا وجوب کے۔ درجۂ دویم کے فرایض و وجوبات وہ ہین جو بذات خود یا بلا واسطہ موجود نہین ہوتے بلکہ اور فرایض و وجوبات کی تعمیل کے لیے موجود ہوتے ہین مثلاً کسی شخص کو مضرت پہونچانے سے باز رہنا فرض اولیہ ہے اور کسی شخص کو اوس مضرت کے معاوضہ مین تاوان دینے کا فرض یا وجوب ثانیہ ہے۔

پس جو حق فرض یا وجوب اولیہ کے مقابلہ مین ہو وہ حق اولیہ ہے اور جو حق فرض

(۱) دفعہ (۱۴) اصول قانون ہلس - (۲) دفعہ ۱۳۲ - اصول قانون مسٹر مارکبی - (۳) دفعہ (۱۳۱) اصول قانون مارکبی۔

یا وجوب ثانیہ کے مقابلہ مین ہو حق ثانیہ ہے (۱)۔

ہر حق و فرض کے لیے کے اشیا کا ہونا ضروری ہے۔ ہر قانونی حق اور فرض و وجوب کے لیے۔ تین چیزون کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) شخص

(۲) شے

(۳) شخص ثانی

شخص اول الذکر سے مقصود وہ شخص ہے جسکو کوئی حق حاصل ہو شخص ثانی سے مقصود وہ شخص یا اشخاص ہین جنپر اُس حق کا وجوب لازم کیا گیا ہے۔ اور شے سے مقصود کوئی شے یا کسی فعل کا کرنا یا کسی فعل سے اجتناب ہے۔ جو حقوق و فرایض کا نشانہ ہوتا ہے خواہ محسوسہ ہو یا مدرکہ مثلاً کسی شاگرد پر اوستاد کا حق۔ یا کسی جہاز پر مالک کا حق۔ یا کسی شخص کو کسی امر کے انجام دینے کا حق یا کسی کی توہین سے احتراز کا فرض (۲)۔

لوازم حق ہر حق کے ساتھ امور مفصلہ ذیل کا بھی وجود ہوا کرتا ہے۔

(۱) اشخاص۔ جنکو کسی قسم کے حقوق حاصل ہون۔ مثلاً۔ زید۔ بکر۔ خالد

(۲) جنپر حقوق ہون۔

(الف) اشخاص جنپر حقوق ہون۔ مثلاً عمر۔ ولید۔ حسن۔

(ب) اشیا جنپر حقوق ہون۔ مثلاً۔ زمین۔ مکان۔ باغ۔ تالاب۔ گھوڑا۔ روپیہ۔

(۳) وہ واقعات جنکے وقوع کی وجہ سے حق شروع ہوا یا ختم ہوا مثلاً بیع رہن۔ فعل بیجا۔ اختتام میعاد رہن۔

(۴) کیفیت و کمیت حق مثلاً حق استفادہ روشنی و ہوا۔ وحق مرور حق ہرجہ نقصان وحق ہرجہ جبرتی۔ وحق راہنی۔ وحق مرتہنی۔ وحق ملکیت۔

(۱) دفعہ (۱۴۰) اصول قانون ہالینڈ (۲) دفعہ (۲۰) اصول قانون جلس۔

(۵) حصول نتیجہ واقعی مثلاً شئی مملوکہ کا قبضہ۔
امور مذکورہ کے اقسام پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہر قسم کی بعضی
بہت سے اقسام دریافت ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اشیا قسم دویم حرف (ب) پر غور کرنے سے
اوسکے حسب ذیل اقسام مستنبط ہو سکتے ہیں۔

(۱) اشیاء مادی یا غیر مادی۔

(۲) منقولہ یا غیر منقولہ۔

(۳) قابل زوال یا نا قابل زوال۔

(۴) قابل تقسیم یا نا قابل تقسیم۔

(۵) قابل تمتع واحدانہ یا قابل تمتع مشترکانہ۔

حقوق استفادہ کسی شے کے مدت تک استعمال سے جو حقوق حاصل ہو جاتے ہیں
اور ایک زمانہ کے بعد ایک مستقل حق کی وقعت [illegible] کر لیتے ہیں وہ حقوق
استفادہ کہلاتے ہیں دفعہ (۱۵) ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۱ع مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگا
کہ حق راہ و حق استعمال چشمۂ رواں و روشنی و ہوا وغیرہ حقوق کتنے زمانہ کے
استعمال و استفادہ سے مستقل حق کی وقعت حاصل کر لیتے ہیں۔

دفعہ (۱۵) ایکٹ نمبر ۵ سنہ ۱۸۷۱ع جب آمد اور استعمال روشنی یا ہوا کا کسی مکان کے اندر یا
اسکے لیے مکان مذکور کے ساتھ بطور حق استفادہ اور استحقاقاً بلا مزاحمت احدی
میعاد بیس برس تک بآرام حاصل ہوتا رہا ہو۔
اور جب ایک شخص کی اراضی یا دیگر اشیای ملحقہ اراضی سے دوسرے شخص
کی اراضی کو جسپر کچھ بوجہ مصنوعی ڈالا گیا ہو یا اراضی مذکور کی کسی اشیاے متصلہ کو
کچھ پشتی اور سہارا بطور حق استفادہ بلا مزاحمت بیس برس تک ملتا رہا ہو
اور جب کوئی راستہ یا چشمۂ رواں یا استعمال کسی پانی کا یا کوئی ذریعہ استفادہ
(مثبت یا منفی) کسی شخص کو جو اسکا دعویدار ہو۔ بطور حق استفادہ اور استحقاقاً
بلا مزاحمت بیس برس تک علانیہ آرام کے ساتھ حاصل اور اسکے تصرف میں

رہا ہو تو حق بابت ایسی آمد اور استعمال ایسی روشنی یا ہوا کے یا سہارے یا پشتی کے یا بابت راستہ یا چشمہ یا استعمال یا پانی یا دیگر حق استفادہ کے مطلق اور مختتم ہو جائے گا۔

اور اختتام پر ایک میعاد بست سالہ کا جسکا ذکر ہوا ہے اوس نالش سے عین دو سال ماقبل کے مانند سمجھا جائیگا جو واسطے تردید اوس دعوے حق مذکور کے رجوع کی جاوے جس سے وہ میعاد متعلق ہو۔

توضیح اول ۔ کوئی شے حسب مراد اس دفعہ کے تصرف کامل مین داخل نہ سمجھی جائیگی جو اوس جایداد کے مالک یا قابض کے اقرار نامہ کے بموجب حاصل ہوئی ہو جسپر حق استفادہ کا دعوے کیا جائے اور اقرار نامہ سے واضح ہو کہ وہ حق بطور حق استفادہ کے عطا نہین ہوا تھا یا اگر بطور استفادہ کے عطا ہوا تھا تو صرف ایک میعاد معین کے لیے یا بپابندی ایسی شرط کے دیا گیا تھا جس کے ایفا ہونے پر وہ حق ساقط ہو جاوے۔

توضیح دوم ۔ کوئی شے حسب مراد دفعہ ہذا مزاحمت تصرف مین داخل نہین ہے بجز اسکے کہ اُس تصرف مین وہ مزاحمت از روے فعل کسی شخص غیر از دعویدار کے واقعی ہوئی ہو اور بجز اسکے کہ دعویدار مذکور ایک برس تک بعد حصول اطلاع مزاحمت اور علم شخص مزاحم یا اوس شخص کے جس نے مزاحمت کی یا اجازت دی ہو ایسی مزاحمت کو گوارا یا تسلیم کر لے۔

توضیح سوم ۔ چندے بند رہنا تصرف کا مطابق معاہدہ کے جو مابین مالک غالب اور مالک تابع کے ہوا ہو حسب مراد دفعہ ہذا مزاحمت تصرف مین داخل نہین ہے۔

توضیح چہارم ۔ جب حق استفادہ پانی آلودہ کرنے سے متعلق ہو تو میعاد بست سالہ مذکور اوس وقت شروع ہوگی جبکہ ایسی آلودگی سے پہلے پہل ملکیت تابع کو نقصان نمایان پہونچے۔

جبکہ جائداد جسپر حق اس دفعہ کے رو سے حاصل ہو گورنمنٹ کی تابع ہو تو اس دفعہ
مین بجائے لفظ بیس سال کے ساٹھ سال پڑھنا چاہیے۔

الفاظ حق استفادہ — اس دفعہ مین جہان "بطور حق استفادہ" لکھا گیا ہے دفعہ ۲
ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۷۱ء مین جو تقریباً اسی دفعہ کے ہم مضمون تھی "بطور آسایش" استعمال
کیا گیا تھا اب بعد غور مکرر واضعان قانون نے بجاے الفاظ مذکور یہ الفاظ رکھے ہین
حق استفادہ کے قایم ہونے کے لیے شرط ہے کہ دو اراضیات مختلف اور علیحدہ ہون۔
ایک پر صرف حق ملکیت ہو۔ اور دوسرے پر حق استفادہ جسپر حق ملکیت ہو وہ
اراضی متبوعہ ہے اور جسپر حق استفادہ ہو وہ اراضی تابعہ ہے اس لیے کہ دوسرے
قسم کی زمین اول قسم کی زمین کی تابع ہے۔ حق ملکیت اراضی متبوع کے حاصل
ہونیکے اراضی تابعہ پر حق استفادہ قایم ہو جاتا ہے اور یہ امر ضرور ہے کہ اراضی متبوعہ
اور اراضی تابعہ مختلف اشخاص کی ملکیت ہون اسلیے اگر دونون اراضی ایک ہی شخص
کی ملکیت ہون تو کوئی حق استفادہ جداگانہ قایم نہین ہو سکتا۔ اسوجہ سے کہ حق ملکیت
مین حق استفادہ بھی شامل ہے۔ چنانچہ اگر مالک ایک مکان کا کرایہ دار قریب کی
اراضی کا ہو تو بیس برس تک اپنے مکان مین اوس اراضی پر سے جبتک وہ کرایہ دار ہے
روشنی حاصل کرنے سے اوسے کوئی خاص حق حاصل نہین ہوگا اسوجہ سے کہ یہ شرط ضروری
ہے کہ روشنی بطور حق آسایش کے حاصل ہوئی ہو۔ اور حق آسایش صرف اوس
صورت مین حاصل ہو سکتا ہے جبکہ دوسری اراضی کی نسبت جس سے کہ روشنی
حاصل ہوئی ہے کوئی حق حاصل کنندہ روشنی کو حاصل نہو۔

لفظ استحقاقاً — کے معنے یہ ہین کہ ایسا استفادہ کسی کی اجازت سے نہو بلکہ بلا اجازت
و رضامندی کسی شخص کے استفادہ حاصل ہوا ہو۔ اگر کوئی استفادہ باجازت
حاصل ہوا ہو تو وہ بطور استحقاق نہین کہلایا جا سکتا۔

لفظ بلا مزاحمت — سے یہ مراد ہے کہ وہ استفادہ مابالنزاع نہ ہو۔ اسلیے کہ اگر اوس سے متعلق نزاع
ہوئی ہو اور اوسکے استعمال پر اعتراض ہوا ہو تو استفادہ بلا مزاحمت نہین متصور ہوگا۔

لفظ راستہ دوسرے کی زمین پر راستہ چلنے کے استحقاق کے یہ معنے ہین کہ وہ ایک لکیر کی طور پر راہ ہو اور کوئی ایسا حق کہ مویشی چر جانے کے وقت زمین پر پھیل کر اور تتر بتر ہو کر چلین نہین ہو سکتا۔ اسلیے کہ اگر کوئی ایسا حق ہوتا تو اصل مالک زمین تابعہ اوسپر کاشت کرنے سے باز رہتا۔ اور کوئی حق آسایش ایسا نہین ہو سکتا جس سے اصل مالک اراضی تابعہ کو اُسکی جائداد سے منفعت نہ حاصل ہو سکے۔ اور جس سے اُسکی زمین بیکار ہو جاے مالک اراضی متبوعہ کو حق آسایش صرف اسقدر حاصل ہو سکتا ہے۔ کہ جس سے اراضی تابعہ بالکل بیکار نہو جاے۔ (۱)

ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ ظاہرا غیر کی زمین کی سڑک یا نبیا یا پگڈنڈی مدت دراز تک بلا فصل استعمال کرنا بلا کسی جازت ضمنی یا صریحی کے ایک قیاس اس امر کا پیدا کرتا ہے کہ وہ استعمال زمین کا بطور استحقاق کے تھا (۲) اور ایک اور مقدمہ مین عدالت مذکور نے یہ تجویز کیا ہے کہ اُس صورت مین جبکہ استعمال و قاتو مالک اراضی نے جسپر سے راستہ تھا۔ روک دیا ہو۔ اور اپنی زمین پر قبضہ کلی کر لیا ہو تو وہ استعمال اراضی بغرض راہ باجازت مالک تصور ہوگا۔ نہ بطور استحقاق (۳)—

اور ایک اور مقدمہ مین یہ اصول قرار پایا ہے کہ اگر زید جو قریب رشتہ دار بکر کا ہی ایک مکان مین رہتا ہو جو بکر کے مکان کے متصل ہے اور بوجہ رشتہ داری کے بکر زید کو اپنی اراضی پر سے آنے جانے دیتا ہو۔ اور زید بیس برس سے زاید اوس راستہ کو استعمال کرتا رہا ہو اور بعد ازان اپنے مکان کو ایک شخص مسمی عمر کے نام بیع کر دے۔ تو ایسی صورت مین زید کو کوئی حق راہ بطور استحقاق کے حاصل ہونا نہین خیال کیا جائیگا

(۱) جگو ناتھ رائے بنام بی درگا داس ویکلی جلد ۱۵ صفحہ ۲۹۵ — ضمیر علی بنام ننگاہم ویکلی جلد اول صفحہ ۲۳۰ و جلد ۹ صفحہ ۲۱۲ گرلک چندر چودھری بنام تارنی چکرپتی ویکلی جلد ۴ صفحہ ۹۴ — گوپال گوئند چاترجی بنام گرد چرن گمن ویکلی جلد ۸ صفحہ ۴۶۹ —

(۲) محمد علی بنام چگل رامچند ویکلی جلد ۱۴ صفحہ ۱۲۴ —

(۳) ملائین لوا بنام راوکھی ویکلی جلد ۱۳ صفحہ ۹۴۴ —

اور نہ عمر مشتری کو کوئی ایسا استحقاق راہ زید دیسکتا ہے-

لفظ چشمہ رواں یا استعمال کسی پانی کا

مدراس ہائی کورٹ نے ایک مقدمہ مین یہ تجویز کیا کہ حق آسایش نسبت ایسے پانی کے جو بنی ہوئی نہر سے بہتا ہو- بمقابلہ گورنمنٹ کے ایسی ہی وقعت رکھتا ہے جیسی کہ بمقابلہ کسی عام شخص کے جو مالک زمین ہو (۱) اور ایک مقدمہ مین ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ اصول قایم کیا ہے کہ جو پانی زید کی زمین پر گرتا تھا اور ایک گڑھے مین جمع ہوتا تھا- بکر کی زمین پر بطور سیلاب کے آ منڈ آتا تھا- زید نے اوس اراضی پر ایک منڈیر بنائی جسکی وجہ سے بکر کی زمین پر پانی جانا بند ہوگیا تو یہ قرار پایا کہ مدت تک بکر کا اُس سیلاب سے جو کہ زید کی اراضی پر سے اُسکی زمین پر آتا تھا- استفادہ اُٹھانے سے کوئی حق اُسکو حاصل نہین ہو سکتا- بکر زید کی منڈیر کے تڑوانے کی نالش نہین کرسکتا (۲)-

لیکن ایک اور مقدمہ مین یہ تجویز ہوا کہ زید کو بوجہ امتداد زمانہ کے ایسا حق حاصل ہو سکتا ہے کہ ایسے تالاب سے جو کہ بکر کی اراضی مین واقع ہو پانی لیکر اپنے کھیتون کی کاشت کرے اور نالش بمقابلہ بکر کے اگر وہ زید کو پانی لینے سے منع کرے دایر ہو سکتی ہے- (۳)

ذریعہ استفادہ مثبت و منفی

استفادہ مثبت اُسکو کہتے ہین کہ جس سے ایسا حق پیدا ہوتا ہی کہ جسکے نفاذ سے دوسرے کو کسی قسم کا ضرر ہو- مثلاً ایک حق ہمسایہ کی زمین پر پرنالہ ڈالنے کا یا اُسپر سے آنے جانے کا حق جسکی نسبت نالش دایر ہوسکتی ہے- استفادہ منفی وہ ہے کہ جس سے منفیہ طور پر حق قایم ہوتا ہو- یا جس سے بالواسطہ ضرر پہونچتا ہو اور جس کے واسطے مالک زمین تابعہ کے حقوق ملکیت کی اراضی تابعہ کی نسبت کسی قدر حد قایم ہو- مثلاً یہ کہ وہ اپنی زمین پر ایسی عمارت نہ بنا سکے جسکی وجہ سے

(۱) مقدمہ مینی ساہو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۳ صفحہ (۲۱۴)-

(۲) مقدمہ مینی ساہو بنام کالی پرشاد ویکلی جلد ۱۳ صفحہ (۲۱۴)-

(۳) مقدمہ مہر لعل بنام شیو ناتھ سنگھ منفصلہ ہائیکورٹ الہ آباد ۱۴ جنوری ۱۸۶۹ء-

مالک اراضی متبوعہ کی روشنی بند ہو جاوے اس قسم کے استحقاق کی کوئی بنا ے حق قسمت اسوقت تک قایم نہین ہوتی جب تک کہ کوئی فعل صادر نہو۔

اس دفعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ استفادہ جسکی وجہ سے حق استفادہ حاصل ہوا ہے کم سے کم بیس برس کے عرصہ تک حاصل ہوتا رہا ہو اور دو سال کے اندر نالش دایر کرنیسے پہلے تک وہ استفادہ قایم رہا ہو۔

تمثیل (ب) کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ اگر مابین دو سال۔ قبل نالش دایر ہونیکے استفادہ حاصل نہ رہا ہو تو دعوے ڈسمس ہوگا۔

تمثیلات دفعہ ۱۵۔ ایکٹ نمبر ۵ ۱۸۷۱ء (الف) ایک نالش بابت مزاحمت حق آمد و رفت زمین کے ۱۸۸۱ء مین دایر ہوئی مدعا علیہ مزاحمت کرنا تسلیم کرتا ہے الا اُسکو انکار ہے نسبت حق آمد و رفت مدعی کے مدعی نے ثابت کیا کہ وہ حق مذکور پر علانیہ اور آرام کے ساتھ بطور حق استفادہ کے اور استحقاقاً اور بلا مزاحمت احدے یکم جنوری ۱۸۶۲ء سے یکم جنوری ۱۸۸۱ء تک قابض و متصرف رہا پس مدعی مستحق ڈگری پانے کا ہے۔

(ب) اُسی قسم کی نالش مین کہ وہ بھی ۱۸۸۱ء مین دایر ہوئی تھی مدعی نے صرف یہ ثابت کیا کہ وہ ۱۸۶۱ء سے ۱۸۷۸ء تک حق مذکور پر بطریق متذکرہ صدر متصرف رہا تو یہ نالش قابل ڈسمسی کے ہے کیونکہ ثابت نہین ہوا ہے کہ روز ارجاع نالش سے عین دو برس ماقبل کے اندر مدعی نے بذریعہ آمد و رفت واقعی کے حق مذکور کو نافذ کیا۔

(ج) اُسی قسم کی ایک اور نالش مین مدعی نے ثابت کیا کہ وہ پورے بیس برس تک ایسے حق پر علانیہ آرام کے ساتھ متصرف رہا۔ پھر مدعا علیہ نے یہ ثابت کیا کہ منجملہ میعاد مذکور کے ایک برس کے لیے مدعی بذریعہ پٹہ کے ملکیت تابع کے قبضہ کا مستحق ہو گیا تھا۔ اور بحیثیت پٹہ داری کے اوس حق پر متصرف رہا پس یہ نالش لایق ڈسمسی کے ہے کیونکہ مدعی حق آمد و رفت پر بیس برس کے لیے بطور حق استفادہ کے متصرف نہین رہا۔

(د) اوسی قسم کی ایک اور نالش مین مدعی نے ثابت کیا کہ وہ بیس برس تک

حق مذکور پر آرام سے علانیہ متصرف رہا۔ مدعا علیہ نے یہ ثابت کیا کہ اوس بیس برس کے عرصہ مین مدعی نے ایک مرتبہ اقبال کیا کہ اوسکی آمد و رفت استحقاقانہ تھی اور مدعا علیہ سے واسطے تصرف حق مذکور کے اجازت چاہی تھی۔ پس یہ نالش قابل ڈسمسی کے ہے کیونکہ مدعی اُس حق آمد و رفت پر بیس برس تک استحقاقاً متصرف نہین رہا ہے۔

حق شفعہ حق شفعہ درحقیقت وہ حق ہے جو بموجب شرع محمدی کے اہل اسلام مین قایم ہوا تھا۔ جب اہل اسلام نے ہندوستان کو فتح کیا اور ہندوستان مین اہل اسلام نے بود و باش اختیار کی تب اس حق کا بھی وہ استعمال کرتے رہے اس طور پر ہندوستان مین یہ حق جاری ہوا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اہل ہنود نے بھی استفادہ اوٹھانا شروع کیا رفتہ رفتہ اس حق کی ہندوستان مین اس قدر کثرت کے ساتھ ترقی ہوئی کہ عموماً ہر قوم کے لوگ اُسکو استعمال کرنے لگے اور اُس سے مستفید ہوتے رہے۔ تا آنکہ سلطنت برطانیہ ہندوستان مین قایم ہوئی اور ایک زمانہ کے تجربہ کے بعد اس سے متعلق مجلس وضع آئین و قوانین نے قواعد منضبط کیے۔ پس جہان تک کہ اہل اسلام مین حق شفعہ کا وجود ہے وہ بروے فقہ اہل اسلام ہے اور باقی اقوام مین حق شفعہ کا وجود ایک زمانہ دراز تک بطور رواج رہا۔ بعد ازان بروے قوانین حکومت وقت جس سے حق شفعہ موجودہ ہندوستان کے حسب ذیل اقسام ہو گئے۔

(۱) حسب قانون شرع محمدی۔

(۲) حسب احکام قوانین کونسل وضع آئین و قوانین۔

(۳) بروی رواج { (الف) حسب شرایط واجب العرض دیہ
(ب) حسب رواج عام }

جو حق بروی شرع محمدی ہے وہ تو انھین شرایط کے ساتھ مشروط ہے جو شرع شریف مین مندرج ہین بغیر اون شرایط لازمی کی تکمیل کے کوئی شخص مستحق

شفعہ نہیں قرار پا سکتا (۱) اور اہل ہنود کو شرعی حق شفع سے استفادہ کا کوئی استحقاق نہیں ہے (۲) اور جو حق شفعہ بروی قانون ہے وہ بغیر شرائط قانونی کے حاصل نہیں ہو سکتا (ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۲ء کی دفعہ (۹) میں شفعہ کی تعریف حسب ذیل مندرج ہے۔

"حق شفع وہ حق ہے جو بعض اشخاص کو جایداد غیر منقولہ کو خریدنے کا بعض صور توں میں ترجیح کل اور اشخاص کے حاصل ہوتا ہے" جو حق شفعہ بربنائے شرائط واجب العرض وہ ہوتا ہے اوس میں شرعی شرائط پورا کرنا لازم نہیں ہے (۳) اور نہ اُس شخص پر جو فریق واجب العرض نہ ہو حق شفعہ مذکورہ جاری ہو سکتا ہے (۴) ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۲ء کی دفعہ (۱۱) اس سے متعلق حسب ذیل ہے —

| دفعہ (۱۱) ایکٹ نمبر ۴ ۱۸۷۲ء متعلق حق شفعہ |

حق شفعہ کی نسبت خواہ حق مزبور فہرست رواج میں بندوبست کے وقت درج ہوا ہو یا نہیں یہ سمجھا جائیگا کہ وہ کل دیہات کی جماعت شرکا میں گو وہ جماعت کسی طریق پر ہو موجود ہے بشرطیکہ موجودگی کسی رفعہ یا اقرار کی اسکے برخلاف ثابت نہ ہو سکے تعلق حق مزبور کا زمین آبادی دیہ سے [illegible] جو اوسپر تعمیر ہوے اور کل اراضیات اور حصص اراضیات سے جو موضع کی حد کے درمیان واقع ہیں اور کل حقوق قابل انتقال دخیل کاری سے جو اس قسم کی اراضیات ہوں سمجھا جائیگا —

حق شفعہ قسم (ب) جو رواج عام پر مبنی ہے — وہ عام رواج پر موقوف ہے ایک مقدمہ میں

(۱) کریم الدین بنام معزالدین مورخہ ۳۱ اگست ۱۸۹۵ء نمبری ۹۳۷ منفصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی (مقدمہ چیدو یاسین بنام پہلوان رائے ویکلی رپورٹ جلد ۱۶ صفحہ ۳ —

(۲) شیخ قدرت اللہ بنام موہنی موہن شاہا بنگال لا رپورٹ جلد ۴ صفحہ ۱۳۴ و ویکلی رپورٹر جلد ۱۳ صفحہ ۲ — نظیر اجلاس کامل —

(۳) چودھری برج لال بنام راجہ گربہارے مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۶۷ء نمبر ۱۶ — منفصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی (۴) جبکشیو سنگھ بنام نتھا کرداس مورخہ ۷ فیروری ۱۸۶۹ء نمبر (۱۷۱) منفصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی —

(۱) یہ طے ہوا ہے کہ ایک ہندو دوسرے ہندو پر حسب شرایط شرع شریف دعوی کر سکتا ہے مگر بغیر ثبوت رسم ہندو پر احکام شفعہ جاری نہین ہو سکتے (۲) اور نہ عیسائیون پر (۳) ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی نے ایک مقدمہ مین (۴) یہ تجویز فرمایا ہے کہ کسی مقام پر ایک یا دو واقعہ حق شفعہ کے قایم ہونے اور جایز رکھے جانیسے رسم شفعہ نہین ثابت ہو سکتی رسم عام ہونی چاہیے۔

اس دفعہ مین لفظ حق کا استعمال بالتعمیم ہوا ہے

اس دفعہ مین جو لفظ حق" استعمال کیا گیا ہے اُسمین تمامی حقوق داخل ہین خواہ حقوق ذاتی ہون اور خواہ متعلق جایداد منقولہ یا غیر منقولہ خواہ حقوق خاص شخصی ہون جیسے زید کا حق بکر کا حق یا عام اشخاص کے حقوق ہون جیسے کسی خاص فرقہ کے حقوق یا کسی خاص قصبہ کے باشندون کے حقوق۔

دفعہ ہذا مین جو لفظ "حق" مستعمل ہے اوس مین بوجہ تعمیم حق ملکیت بھی داخل ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین (۵) اجلاس کامل ہائیکورٹ کلکتہ کے اکثر حکام نے یہ تجویز فرمایا ہے کہ لفظ حق صرف حقوق غیر مادی ہی تک محدود نہین ہے بلکہ بہت وسیع ہے اور ایک دوسرے مقدمہ مین (۶) الہ آباد ہائیکورٹ نے مقدمہ مذکور کے حوالہ سے لفظ "حق" کی وسعت پر عمل کیا ہے اس مقدمہ کے حالات یہ ہین کہ پلک دہاری سنگھ نے پان کنور ایک ہندو بیوہ پر واسطے اثبات استحقاق وراثت نسبت چند مواضع کے جو از آن شوہر پان کنور کے تھے واسطے استقرار اس امر کے کہ شوہر مسماۃ کا لاولد فوت ہو گیا اور مسماۃ نے ایک طفل کو

(۱) راجہ ارشتر بنام چھوٹک لعل مشر بنگال جلد (۸) صفحہ ۴۵۵ – (۲) سراج علی بنام رمضان بی بی – ویکلی جلد (۸) صفحہ ۲۰۲ – (۳) جھیشی لعل بنام جی کوشچن ویکلی جلد ۹ صفحہ ۲۵۰ – (۴) مقدمہ بنارسی داس بنام پھولچند مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۶۶ء نمبری ۳۱۲ منفصلہ ہائیکورٹ ممالک مغربی و شمالی – (۵) گھو لعل بنام فتح لعل – (۶) انڈین لاریپورٹ الہ آباد جلد ۱۲ صفحہ ۱–

جسکی ولدیت معلوم نہ تھی پسر اپنے شوہر کا غلط طور پر ظاہر کیا - نالش کی صرف پان کنور اس مین مدعا علیہ تھی اور اُس نے یہ بیان کیا تھا کہ طفل مذکور اوسکا بیٹا اوسکے شوہر متوفی سے تھا عدالت مرافعہ اولی نے اور ہائیکورٹ نے بصیغۂ اپیل اس نالش کو بربنائے روبیداد ڈسمس کیا بعد وفات پان کنور دلیپ نراین سنگھ بطور پسر نابالغ پان کنور زیر نگرانی صاحب کلکٹر بحیثیت مہتمم کورٹ آف وارڈز تھا بالک پارٹی نے دلیپ نراین سنگھ پر اور کلکٹر بحیثیت مہتمم مذکور واسطے قبضہ مواضع مذکور کے انہین وجوہ پر جسپر نالش سابق پیش کی گئی تھی - نالش کی - اجلاس کامل سے تجویز ہوئی کہ تجاویز عدالت مرافعہ اولی ہائیکورٹ بمقدمہ سابق اس مقدمہ حال مین بطور امر تجویز شدہ کے موثر نہین ہین (گو ابراڈرسٹ صاحب جسٹس نے اس امر سے اختلاف کیا) کہ وہ مقدمۂ حال مین شہادت مین منظور ہوسکتی ہین ایچ صاحب چیف جسٹس اور ٹرل صاحب جسٹس نے تجویز کیا کہ تجاویز مذکور حسب دفعہ ۸ یا دفعہ ۹ ایکٹ شہادت قابل مقبولی نہین ہین اور نہ اُن مین سے کوئی تجویز ایک معاملہ یا واقعہ حسب منشاء دفعہ (۳) ہین لیکن مثل نہ صرف تجاویز بمقدمہ سابق حسب دفعہ ۱۳ ضمن (ب) قطع نظر دفعہ ۴۳ کے بطور شہادت ایک خاص صورت کے جس مین حق مزعومہ مدعی کا نسبت جائداد متنازعہ حال کے اُسوقت متدعویہ اور متنازعہ تھا قابل مقبولی ہے -

ایک اور مقدمہ مین (۱) ہائیکورٹ کلکتہ نے یہ تجویز فرمائی کہ

"فیصلہ نالش اول شہادت مین قابل پذیرائی نہین ہے کیونکہ ہر دو نالشات کے امور مابہ النزاع یکسان نہ تھے"

اس تجویز کے وجوہات مین حکام ہائیکورٹ نے یہ تحریر فرمایا کہ

"قاعدہ جو مقدمات گجولال بنام فتح لال وسرندرناتھ پال چودھری بنام

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۲ -

برو جو ناتھ پال چودھری (۱) مین قرار دیا گیا ہے اہم طور پر بروے فیصلجات حکام عالیمقام پریوی کونسل بمقدمات رام رنجن چکرپتی بنام رام نراین سنگھ (۲) دیتو کنور بنام کاشو پرشاد (۳) کے محدود کیا گیا ہے۔

بعض واقعات کی موجودگی مین بعض صورتون مین فیصلہ نالش ماسبق جس مین یکی از فریقین نالش مابعد فریق نہ ہو شہادت مین بعض اغراض کے واسطے اور بعض امور نالش مابعد کے لیے قابل پذیرائی ہوتا ہے۔

اس صورت مین جبکہ نالش اول واسطے دلاپانے دو ثلث حصہ جائداد متنازعہ کے رجوع کیے گئے تھے اور نالش مابعد ایک اور مدعی نے واسطے دلاپانے باقی ایک ثلث اُسی جائداد کے رجوع کیے تھے فیصلہ نالش اول شہادت مین نہین منظور ہوسکتا علی ہذا۔ ایک نالش واسطے قبضہ اراضی کے ہوئی اُسمین مدعیان نے بروے ایک پٹہ جو شرو تریم دارگانون سے جس مین اراضی مذکور واقع تھی حاصل کیا ہوا تھا اپنے استحقاق کا دعوی کیا مدعاعلیہم نے جو مدعیان کی جزو اراضی مذکور کے قبضہ لینے مین مزاحم ہوئے یہ عذر کیا کہ اونکو حقوق مزارعت حاصل ہین اور شرو تریم دار اراضی کے مستحق نہین ہین صرف میلورم یا لگان کے مستحق ہین اس عذر کے مقابل مین مدعیان نے وہ وثیقہ جات پیش کیے جو اوس گانون کے دیگر کاشتکاران نے لکھدیے تھے اور جنسے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ محض پراکودیس یا تابع مرضی مالک ہین تجویز ہوا کہ دستاویزات محولہ بالا حسب دفعہ ۱۳ قانون شہادت قابل پذیرائی ہین (۳)

رسم | وہ قانون ہے جو نہ کسی بادشاہ نے وضع کیا ہے نہ کسی بادشاہ کے واضعان قانون نے مدون کیا ہے نہ ججون نے بنایا ہے بلکہ خود عوام الناس نے اپنی خوشی سے اپنے لیے ایک قانون بنالیا ہے۔ (۴)

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۲۲ صفحہ ۳۵۴ و لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۲۲ صفحہ (۶۰) (۲) لارپورٹ انڈین اپیل جلد ۴ صفحہ (۱۰) (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۹۴ (۴) دفعہ ۵ اصول قانون مسٹر مارکبی۔

تعریف رسم | بنی نوع انسان کے مختلف فرقون کا مختلف طرز عمل جو جس جس فرق مین زمانہ دراز سے رائج ہے اور جسکے مطابق ہمیشہ مشابہ صورتون مین اکثر اوقات متواتر مشابہ مواقعات پر ایک ہی طرح عمل ہوتا رہا ہے وہ رسم سے تعبیر کیا جاتا ہی

حدوث رسم کے مبادی | امور مندرجہ ذیل سے عمل مین استقلال پیدا ہوتا ہے اور استقلال سے جو قاعدہ بنجاتا ہے وہ رسم کہلاتا ہے - (۱)

(۱) آبا و اجداد کے عمل کی روایات کا وجود -

(۲) اہل ہمسایہ کے موجودہ عمل مشابہ کا علم -

(۳) ایسے عمل کی نسبت اس امر کا عام یقین کہ جو کچھ کیا جاتا ہی درست ہی -

شرائط رسم | کسی امر کے رسم قرار پانے کے لیے شرائط مندرجہ ذیل ضرور ہین -

(۱) رسم قدیم ہو (۲)

(۲) رسم صریح اور معین ہو - (۳)

(۳) رسم متواتر مانی گئی ہو - (۴)

---

(۱) صفحہ ۶۹ - اصول قانون مسٹر مارکبی -

(۲) ہر پرشاد بنام شیو دیال مندرجہ لا رپورٹ نمبر (۳) انڈین اپیل مقدمہ ساٹیو انجو بنام ستورا مانگا مندرجہ ۳ مدراس ہائیکورٹ رگولیشن نمبر ۵۷ - مقدمہ لالہ بنام ہیرا سنگھ مندرجہ انڈین لا رپورٹ ۲ نمبر ۲ الہ آباد صفحہ ۱۵) -

مقدمہ راوت اوجن سنگھ بنام راوت گھنشام سنگھ مندرجہ موزانڈین اپیل جلد (۵) صفحہ (۲۴۹) و مقدمہ گنیش دت سنگھ بنام مہاراجہ مہیشر سنگھ مندرجہ معزز انڈین اپیل جلد ۶ صفحہ (۱۸۷)

(۳) مقدمہ بھگوانداس بنام بالگو بند سنگھ مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد (۱) صفحہ (۹)

(۴) مقدمہ امرت ناتھ چودھری بنام گوری ناتھ چودھری مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ و مقدمہ نکندر نراین بنام رگھناتھ نراین مندرجہ ویکلی رپورٹر جلد ۶ سنہ ۱۸۶۶ء صفحہ (۲۰) و مقدمہ گامان بنام غلام محمد مندرجہ پنجاب رکارڈ نمبر ۵۲ سنہ ۱۸۸۲ء -

(۴) رسم محض غیر واجبی یا خلاف عقل یا خلاف تہذیب نہو۔ (۱)

(۵) رسم قدیم سے غیر متنازعہ فیہ رہی ہو (۲)

(۶) رسم لازمی ہو (۳)

(۷) رسم غیر متناقض ہو (۴)

شرائط مذکورہ کے ضروری ہونے کے وجوہ یہ ہین۔

شرط اول کی نسبت ظاہر ہے کہ بغیر اس کے کہ کوئی دستور جبتک کہ نہایت قدیم ثابت ہو رسم نہین قرار پا سکتا۔ جیسا کہ مقدمہ راوت ادجن سنگھ (۱) مین پریوی کونسل نے تجویز فرمایا ہے کہ۔

"جب یہ ثابت ہوگیا کہ آٹھ یا چودہ پشت سے ایک زمینداری بلطور رواج کے کل بڑے بیٹے کو ملتی رہی ہے تو اوس عملدرآمد کو ایسی رسم تصور کرنا چاہیے جسکی وقعت عام قواعد شاسترسے زیادہ ہے" اور مقدمہ ہر پرشاد (۱) حکام پریوی کونسل نے تجویز فرمایا ہے کہ۔

"رواج کا قدیم اور معین اور قرین عقل ہونا ضرور ہے" مقدمہ لالہ (۴) مسٹر جی اولڈ فیلڈ نے لکھا ہے کہ۔

"رواج کے قیام وجوب کے واسطے منجملہ اور شرائط کے قدامت ایک ضروری شرط ہے"

الکتاب مقدمات مولفہ مسٹر ای۔ پیرنس صاحب سابق چیف جسٹس بمبئی ہائیکورٹ کے صفحہ (۱۰) کے ملاحظہ سے دریافت ہوگا

---

(۱) مقدمات مندرجہ بمبئی ہائیکورٹ ریپورٹ جلد ۲ صفحہ ۱۱ و انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ ۱۴ و پنجاب کارڈ نمبر ۹ ۲ ۱۸۸۳ء و نمبر ۲۸ ۱۸۸۳ء و نمبر ۹۴ ۱۸۸۸ء و انڈین لا ریپورٹ بمبئی جلد ۱ صفحہ (۲۰۱) و نمبر ۲۸ ۱۸۸۲ء پنجاب کارڈ و انڈین لا ریپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۱۶۹ و پنجاب رکارڈ نمبر ۹ ۱۸۸۰ء (۲) مقدمہ سورانتی و نہانا پیتی راؤ بنام راجہ سورانتی مقدمہ نمبر (۱) مدراس جلد ۱ صفحہ ۵۰۴ مندرجہ ڈائجسٹ مسٹر پارلی جلد (۱) صفحہ (۳۳۲) (۳) اصول قانون مسٹر مجلس (۴) مقدمہ مسماۃ کستورا کنوری بنام منوہر دیو و سرکار بہادر بنام منوہر دیو مندرجہ صدر لینڈ ویکلی رپورٹر ۱۸۶۴ء صفحہ ۳۹ و مقدمہ شیوا تعتا پیرومال ستھورایا مندرجہ صدر لینڈ ویکلی رپورٹر جلد ہفتدہم صفحہ ۵۵۳۔

کہ جون اور میمنون کے مقدمہ مین نہایت لیاقت کے ساتھ اونھون نے وہ اصول
بیان کیے ہین جن کے بموجب ایسے مقدمات مین عمل ہونا چاہیے وہ تحریر فرماتے ہین کہ
ہماری رائے مین اگر کسی رواج کا اوس زمانہ سے جاری ہونا ثابت ہو کہ
جسکے خلاف کسی آدمی کی یاد مین کوئی امر واقع نہوا ہو اور اگر وہ رواج عامہ خلایق
کے فواید کے خلاف نہو اور نہ وہ کسی صریح قانون حاکم وقت کے مخالف ہو
تو ایسا رواج عدالتہاے قانونی کو منظور کرنا اور بجا سمجھنا چاہیے۔

ایک مقدمہ مین (۱) ہائی کورٹ حیدرآباد نے بھی یہی تجویز فرمایا ہے کہ
"رواج ثابت کرنے کے لیے ضرور ہے کہ شہادت سے زمانہ دراز کا مسلسل رواج
ثابت کیا جاے محض کسی شخص سے رواج ثابت نہین ہوتا نہ اوسکی کوئی وقعت
عدالت مین ہے۔(۱)

شرط دویم۔ بغیر اسکے کہ رسم صریح ہو اُسپر عمل کرنا سخت دشوار ہے اسوجہ سے اسکی
ضرورت ہے کہ جو رسم ہو ایسی صریح ہو جسپر عمل ممکن ہو اور جسپر عمل کرنے مین کوئی
دقت واقع نہو۔ مثلاً یہ رسم کہ سب سے زیادہ نیک نیت بیٹا قایم مقام ہو۔ ایک
نہایت پیچیدہ رسم ہوگی اس لیے کہ نیک نیتی تجویز طلب ہوگی اور بلحاظ نیک نیتی کی
عمومیت کے اسکا تصفیہ کرنا تقریباً ناممکن ہوگا کہ سب سے زیادہ نیک نیت کون بیٹا ہے
لہذا اس وجہ سے کہ رسم صریح نہین ہے اسے رسم نہین قرار دیا جا سکتا۔
اگر یہ رسم ہو کہ سب سے بڑا بیٹا قایم مقام ہو تو البتہ اس رسم مین کوئی پیچیدگی نہین ہے
اسلیے کہ یہ دریافت ہونا بہت سہل ہے کہ سب مین بڑا بیٹا کونسا ہے۔ اور یہ دستور
رسم قرار پا سکتا ہے چنانچہ ایک مقدمہ مین یہی طے ہوا ہے جسکا اس شرط سے تعلق
حاشیہ مین حوالہ دیا گیا ہے اور ایک اور مقدمہ (۲) مین الہ آباد ہائیکورٹ نے یہ
تجویز فرمایا ہے کہ رعایا کا بعض اشیا دینا ایسا رواج نہین ہے کہ اوسکی پابندی

(۱) مقدمہ گنیش امرت راؤ بنام اپناجی مندرجہ آئین دکن جلد (۴) صفحہ (۱۷) (۲) مقدمہ تجمل رائے
بنام اکبر خان مندرجہ انڈین لارپورٹ جلد ۱ سلسلۂ الہ آباد صفحہ (۴۴۰)۔

لازمی ہو۔ رواج کے جائز ہونے کے لیے اُسکا معین ہونا ضرور ہے۔
اور نیز اوسکی پابندی کے واسطے ضرور ہے کہ وہ معین ہو مصری کے کوزہ کی قامت وجسامت ڈھکرہ بھر گوبر بالکل غیر معین ہے اور نیز یہ بھی معین نہین ہے کہ کون کون سے اوقات مین یہ چیزین دیجاوینگی۔

شرط سوم۔ سے متعلق یہ بیان کرنا ضرور ہے کہ نہ چند دفعہ کا عملدرآمد کبھی دستور قدیم قرار پا سکتا ہے۔ نہ ایسا عملدرآمد جو کبھی کسی طور پر ہوا ہو کبھی کسی طرح پر قدیم عملدرآمد کیلیے تواتر بھی شرط ہے۔ اگر کسی طریقۂ عمل کا تواتر نہ ثابت ہو تو اوس طریقۂ عمل کی قدامت بھی نہین ثابت ہو سکتی۔ قدامت تواتر پر موقوف ہے۔ پس جو عملدرآمد علے التواتر قدیم نہو وہ دستور قدیم نہین قرار پا سکتا اور بغیر اسکے اُسے رسم نہین کہ سکتے یہی اُن مقدمات مین طے ہوا ہے جو شرط سوم کے حاشیۂ متعلقہ مین درج ہین۔

"شرط چہارم" سے متعلق یہ بیان کرنا ہے کہ کوئی رسم جو عامۂ خلایق کے فواید کے خلاف ہو یا خلاف تہذیب ہو وہ رسم قابل جواز نہین ہے۔ مثلاً کسی عورت منکوحہ کا بلا فارغخطی شوہر کے اوسکی حیات مین اور کسی مرد سے نکاح کر لینے کی رسم۔ یا جو اولاد نتیجۂ زنا ہو اوسکی وراثت کی رسم یا شادی کے موقعہ پر بلاوجہ دوکانداروں سے کچھ روپیہ وصول کرنیکا رسم۔ یا کسبیون کے مجمع کو دوسری عورات کے خرچی کے استفادہ سے روکنے کی رسم۔ یا نایکہ کا نوچی کے وارث ہونیکا رسم۔ جیسا کہ علے الترتیب مقدمات مندرجۂ حاشیہ شرط ہذا مین تجویز ہوا ہے اور نیز ایک اور مقدمہ۔ (۱) طوایف کا دیولچ دیوداسی کی خدمت سے متعلق خارج کر دیا گیا اس لیے کہ اوس خدمت کی عین غرض زنا سے استفادہ ہے جو رواج خلاف تہذیب تہا۔ اور نیز ایسی رسم بھی غیر واجبی اور ناقابل پابندی ہے کہ جبتک افتادہ زمین مین نمبردار اپنے مویشی نہ چرا لے پٹہ دار یا شکمیدار اپنے مویشی نہ چرا سکین۔ اسلیے کہ ممکن ہے نمبردار (یا پٹیل) کبھی اپنے مویشی نہ چرالے یا۔ پٹہ دار وشکمیدار کے دق کرنے کے لیے دیر لگاوے اور اونکا استفادہ مین

(۱) چنا امازی بنام تیگرای چیٹی۔ مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس نمبر ۱ صفحہ (۱۶۹)۔

ہرج واقع ہوا - اور چراگاہ سے پٹہ دار و شکمیدار کا استفادہ دشوار یا ناممکن ہوجای

(۱) اس رسم مین بھی چونکہ تعین وقت نہین ہے کہ کب تک نمبردار مویشی نہ چرائے جسکی وجہ سے یہ رسم بھی غیر مصرح اور ناممکن العمل ہوگئی ہے اسی وجہ سے یہ ناجایز قرار دیگئی ہے

غرض ایسے رسومات سب ناواجبی ہین - اور قابل پابندی وہی رسم قرار پاسکتی ہے جو ناواجبی نہو - ایک مقدمہ مین (۲) عدالت نے ایرلینڈ کے ایک قدیم رواج کو اسوجہ سے باطل ٹھہرایا کہ وہ غیر معین اور خلاف عقل تھا -

شرط پنجم - طریقۂ عمل کا تواتر اور اسکی قدامت اوسکے غیر متنازعہ ہونے پر منحصر ہے اگر کوئی عملدرآمد متنازعہ فیہ ہو تو ضرور ہے کہ فریقین متنازعین مین سے کسی نے عمل نہ کیا ہو اور کسی نے عمل کیا ہو تب وہ عمل ایسا ہو جائیگا جس پر کبھی عمل ہوا اور کبھی نہین ہوا جو تواتر کے خلاف ہے اور جب تواتر ثابت نہوگا تو قدامت بھی ثابت نہین ہوگی لہذا ایسا عمل رسم نہین قرار پا سکیگا جیسا کہ مقدمۂ مندرجۂ حاشیۂ شرط ہذا مین ہائیکورٹ نے تجویز کیا ہے کہ -

"اگر کوئی ملکیت برابر بلا تغیر و بلا تقسیم وارث اول کو نہین پہونچی - کبھی کبھی کئی ایک ورثہ بالاشتراک مالک ہوے تو عذر رواج خاندان برعکس تقسیم اسی ملکیت کے ٹھیک نہین ہو سکتا" غرض رسم قرار پانے کے لیے ضرور ہے کہ جو عملدرآمد رسم بیان کیا جاے اوسکا ہمیشہ سے غیر متنازعہ فیہ ہونا بھی ثابت کیا جاے -

شرط ششم - کسی عملدرآمد کے رسم قرار دینے کے لیے یہ بھی ضرور ہے کہ وہ عملدرآمد لازمی ہو اختیاری نہو اسلیے کہ بغیر لزوم کے نہ وہ تواتر ثابت ہوگا نہ وہ قدامت جو مقصود ہے - کسی عملدرآمد کا کبھی ہونا اور کبھی نہونا امور اختیاری کا خاصہ ہی - اور امور لازمی کا خاصہ اسکے بالکل خلاف ہی - ہمیشہ ایک ہی طور پر ایک سی اشکال مین عمل ضرور ہوتا ہے - پس بغیر اس کے کہ کسی عملدرآمد کے بموجب عمل لازمی ہو وہ عملدرآمد

(۱) کتاب ولیسن صاحب صفحہ (۶۳) - (۲) لی کیس ڈی ٹینسٹری ڈیوس آیرش رپورٹ صفحہ ۲۹ -

رسم کی تعریف مین داخل نہین ہو سکتا۔ مثلاً کبھی بڑا بیٹا جانشین ہوا ہو اور کبھی چھوٹا بیٹا تو یہ حجت نہین ہو سکتی کہ چھوٹے بیٹے کی جانشینی کی رسم ہے۔ دبقول مسٹر بلیک اسٹون اگر رواج یہ ہو کہ ایک پل کی نگہداشت کے واسطے تمام باشندون پر محصول لگایا جائیگا تو ہو سکتا ہے اگر بجاے اسکے یہ کہا جاے کہ پل کی تعمیر کے واسطے ہر شخص اپنے حسب مرضی چندہ دے تو یہ محض لغو ہو گا اور فی الحقیقت رواج نہوگا (۱)

شرط ہفتم۔ رسم مین عدم تناقض اسلیے ضرور ہے کہ تناقض مین شرط اول و سوئم و پنجم و ششم کبھی صادق نہین آسکتی اور بغیر شرایط مذکورہ کے کسی عملدرآمد کا رسم قرار پانا ممکن نہین۔ مثلاً قوم برہمن مین نکاح ثانی کا عدم جواز اور جواز یا برہمنون کے کسی ایک خاندان مین ان دونون رسمون کا وجود۔ یا کسی ایک قصبہ کے برہمنون مین ان دونون رسمون کا عملدرآمد کبھی رسم نہین قرار پا سکتا۔ اسلیے کہ اور شرائط اس صورت مین صادق نہین آسکینگے مقدمات مندرجہ حاشیہ شرط ہذا مین بھی جو تجویز ہوا ہے۔ اوسکا بھی یہی مقصود ہے کہ رسم غیر متناقض ہو اوس مین اس قسم کا تغیر متحقق نہ ہو۔

رسومات کے خلاف قانون ہونے کا امکان ممکن ہے کہ بعض رسومات ایسے ہون جنسے متعلق قانون مین کوئی حکم نہو اور بعض رسومات ایسے ہون جو موافق قانون ہون اور بعض رسومات ایسے ہون جو خلاف قانون ہون پس صورت اول و ثانی تو غور طلب نہین ہے البتہ صورت ثالث غور طلب ہے خلاف قانون رسومات کا جواز و عدم جواز دریافت طلب ہے۔ چونکہ قانون کے مفہوم مین قانون مذہبی اور قانون حکومت وقت دونون داخل ہین اور ہندوستان مین کثیر التعداد وہ اقوام جن مین قوانین مذہبی مکمل موجود ہین یا اہل ہنود ہین یا اہل اسلام لہذا حسب ذیل قوانین کے مخالف رسومات کا جواز و عدم جواز تصفیہ طلب ہے۔

(۱) قوانین حکومت وقت۔

---

(۱) دفعہ ۱۱۔ اصول قانون مسٹر بلیس۔

(۲) قوانین دہرم شاستر اہل ہنود۔

(۳) قوانین فقہ اہل اسلام۔

رسم خلاف قانون حکومت وقت

حکومت وقت کے قانون صریح کے خلاف کوئی رسم جایز نہین ہوسکتی۔چنانچہ ایک مقدمہ مین (۱) مدراس ہائیکورٹ نے بہت سے مقدمات کا حوالہ دیکر یہ تجویز فرمایا ہے کہ (کوئی ایسا قدیم رواج جو گورنمنٹ وقت کے قانون عدل گستری کے خلاف ہو قابل پذیرائی عدالت نہین ہے) پنجاب چیف کورٹ نے بھی ایک مقدمہ مین (۲) یہ تجویز فرمایا ہے کہ (رواج جو قانون کے خلاف ہوتا جایز ہے) اور بمبئی ہائیکورٹ نے بھی ایک مقدمہ مین (۳) یہ تجویز فرمایا کہ ایسا رواج جو قانون میعاد کے برخلاف ہو ناجایز ہے۔

رسم خلاف شرع محمدی ناجایز ہے

اہل اسلام مین جہان تک رسومات ایسے ہون جو حسب احکام نصوص وفقہ جایز ہون یا ممنوع نہون وہان تک تو قابل پابندی ہین لیکن برخلاف احکام نصوص وفقہ کوئی رسم نہ جائز ہے نہ قابل عمل ہے مثلاً اگر بھانجی یا بھتیجی سے جواز نکاح کی رسم بیان کی جاے تو اس وجہ سے کہ بروے نص بھانجی یا بھتیجی مطلقاً حرام ہین اور نکاح ناممکن ہے کبھی ایسی رسم قابل عمل نہین قرار پاسکتی۔علی ہذا بیٹیون کی متروکہ سے محرومی کی رسم۔البتہ مہر مثل کے رسم جایز قرار پاسکتی ہے۔چنانچہ اکثر مقدمات مین جو کچھ تجویز ہوا ہے وہ اسیکا بہم نتیجہ ہے ہائیکورٹ ممالک مغربی وشمالی کی اجلاس کامل نے بمقدمہ (۴) منفصلہ ۵۔ستمبر ۱۸۶۷ء یہی تجویز فرمایا ہے (کہ کوئی رسم خلاف نص واجب التعمیل نہین ہے۔

(۱) کرشنا سامی چٹی بنام ویراسامی انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱ صفحہ ۳۳۰ لغایت صفحہ ۳۴۷ اس فیصلہ مین بہت سے نظایر کا حوالہ ہے۔(۲) مقدمہ نمبر (۲۳) ۱۸۸۸ء مندرجہ پنجاب رکارڈ (۳) مقدمہ مندرجہ انڈین لارپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ (۱۷۴)۔

(۴) مقدمہ سرمست خان بنام قادر داد خان۔

رسم خلاف شاستر

کاتیائن کہتے ہین کہ بہرگو فرماتے ہین کہ کسی ملک یا گانون یا قوم یا جماعت مین جو رواج ہو اوسی پر عمل کرنا چاہیے اور اُسی کے مطابق میراث تقسیم ہونی چاہیے (۱)

بیوست منو کا ارشاد یہ ہے کہ "سناتن اچار پرم یعنی رواج قدیم دھرم ہے — اور وید اور سمرتی نے قبول کیا ہے — لہذا برہمن اور چھتری اور ویش کو چاہیے کہ دل سے اوسکی تقلید کرین — اور جو لوگ اوس سے انحراف کرتے ہین وہ وید کے پھل سے محروم رہتے ہین" (۲) بیوست منو کا یہ بھی قول ہے کہ دھرم بالی راجہ کو چاہیے کہ قومون اور جماعتون اور فرقون اور خاندانون کے دھرم پر یعنے اچار (رواج) پر خوب لحاظ کر کے اوسکو بیوہار یعنی معاملات مین جاری کرے (۳)

سمبرت منو کا قول ہے کہ جس ملک مین جو رواج چلا آیا ہو وہ اگر وید کے خلاف نہو تو اعلی دھرم ہے (۴) برہسپتی منو بھی یہی کہتے ہین کہ رواج قدیم دھرم کہلاتا ہے اور اوسپر عمل کرنا لازم ہے —

نیلکنٹھ بھی بیوہار میوکھ مین یہی کہتے ہین جو اوپر مذکور ہوا — (۵)

نارو منو کا قول ہے کہ جہان دھرم شاستر مین تناقض پایا جاوے وہان جو امر یوکتی یعنی مروج ہو وہی مقبول ہے — رواج ہی غالب ہے — اوسی سے دھرم معلوم ہوتا اور پہچانا جاتا ہے (۶) —

منو کہتے ہین کہ عمدہ اور دھرم چاری (دین کے جاری کرنے والے —) برہمنون کا دستور اگر خاندان اور قوم کے خلاف نہ ہو تو راجہ اوسکو جاری کرے (۷)

(۱) بیاد بہنکارنب باب ۴ فصل ابیوستہا چندریکا —

(۲) منو سمرتی باب ۱ — اشلوک ۱۰۸ و ۱۰۹ — (۳) منو سمرتی باب ۸ اشلوک (۴۱) —

(۴) باب ۲ فصل ابیوستہا چندریکا — (۵) بیوہار میوکھ باب ۱ فصل ۱۲ اشلوک ۱۳ —

(۶) باب (۴) فصل (۱) بیوستہا چندریکا —

(۷) منو سمرتی باب ۸ — اشلوک ۴۶ —

اسکند پران مین درج ہے کہ جب شاستر کا کوئی خاص متن نہو اور وید اور دھرم شاستر مین کوئی مخالفت نہ پائی جاے تو رواج خاندان یا رواج ملک سے دھرم کا یعنی مسئلہ متن کا تعین ہوتا ہے (۱)-

جگناتھ نے لکھا ہے کہ اس زمانہ مین جو لوگ اپنی خواہش سے جو کام کرین - اوسکو دھرم شاستر سے رد کیا جائیگا - جہان شاستر مین باہم تناقض ہو یا ایک ہی شاستر مین دو مضامین متناقض پائے جائین - وہان صرف رواج ہی کے موافق شاستر یا مضمون کا قاعدہ منضبط سمجھا جاے گا مگر جہان شاستر مین کوئی حکم پایا نہ جاے اور شاستر مخالف بھی نہو - تو وہان رواج مقبولہ ہادی تصور کیا جائیگا - اور پنڈت اور دھرم چاری برہمنون کے دستور کو ماننا چاہیے (۲) -

مسٹر ٹینچ صاحب نے تحقیقات کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ دھرم شاستر کی روسے دیس یا خاندان یا قوم یا فرقہ یا جماعت کا رواج جہان جاری ہوتا ہے - وہان وہ شاستر پر غالب ہے - (۳)

رواج کبھی قانون سابق کی تعمیل مین ہوتا ہے اور کبھی کسی قدر تغیر کے ساتھ اور کبھی مخالف - (۴) -

رواج دو طرح کا ہوتا ہے ایک خاص یعنی کسی خاندان یا خاص جماعت یا خاص گانون یا خاص مقام کا رواج جسے کلاچار کہتے ہین (۵) دوسرا عام - یعنی ملک یا قوم کا رواج

(۱) باب ۴ فصل ابیو ستھا چنے ریکا (۲) بیار بہنکا رنب - (۳) دھرم شاستر مؤلفہ مسٹر ٹینچ جلد اول صفحہ ۱۰۵ جیج دوئم

(۴) رپورٹ ولیسٹ ریور صاحبان ج نمبر ۲ - ۱۵۹ و ۱۵۵ و ۱۶۷ - مقدمہ راجہ شیترہ ... مدراس اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۱۱۵

(۵) مقدمہ جسمیر سنگھ بنام ہرکنور - نمبر ۴ ۱۸۶۷ء چیف کورٹ پنجاب نے یہ طے کیا ہو کہ سرداران ایبٹ آباد ضلع ہزارہ نے قواعد وراثت اپنی رائے جو مقرر کیے تھے انہیں گورنمنٹ نے منظور کر لیا اب وہ قانون کا حکم رکھتے ہین - اون کے بموجب عورات کو وقف نہین ہوسکتا عورات صرف گذارہ کے مستحق ہین مقدمہ بنی بیگم بنام نواب محمد عظمت علی خان نمبر ۲ ۱۸۶۸ء پنجاب چیف کورٹ نے تجویز کیا ہے کہ خاندان منڈل مین کوئی رواج ایسا نہین جو ہندو شرع قبول ہوئی لڑکے کے شرعی اپسر ہو جانے کے خلاف ہو خاندان منڈل مین بیوہ کو از روے رواج خاوند کی جائداد وراثتا نہین ملتی

جیسے وشا چار کہتے ہین (۱) عدالتون سے بھی نہایت استحکام اور صراحت کے ساتھ یہی امر طے ہوچکا ہے کہ رواج ازروے دھرم شاستر سب سے اعلی قانون ہے - اور شاستر کے تحریری احکام پر غالب و مرجح ہے - گو رواج دھرم شاستر کے خلاف ہو (۲) -
پس رواج مقبولہ کو دھرم شاستر کا ناسخ جزو اور ضمیمہ سمجھنا چاہیے نہ اوس سے علیحدہ رواج ایسا زبردست قانون ہو کہ اُس نے نہ صرف دھرم شاستر پر غلبہ حاصل کیا ہو بلکہ اور اقوام کے قوانین پر بھی غالب آگیا ہے - (۳)

رواج خاندان خاص | رواجات خاندانی کی تاثیر و وقعت کی نسبت ایک بہت مشہور مقدمہ ابراہیم بنام ابراہیم ہے جو پریوی کونسل سے فیصل ہوا ہے - اور یہ نظیر وقعت مین قانون کے برابر تسلیم کی جاتی ہے - یہ مقدمہ ایسے خاندان کے لوگون مین تھا جو پہلے ہندو تھے اور بعدہ عیسائی ہوگئے تھے - حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز کیا کہ -

وہ قانون جس مین یہ لکھا ہے کہ دھرم شاستر ہنود سے اور شرع محمدی مسلمانون سے متعلق ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ وہ اون ہندو اور مسلمانون سے متعلق نہین ہے جو محض بوجہ پیدائش ہندو یا مسلمان ہون بلکہ اُن لوگون سے کہ جو ازروے مذہب بھی ہندو خواہ مسلمان ہون اس لیے یہ مقدمہ حسب قاعدہ نیچرل جسٹس یعنے انصاف و نیک نیتی کے

(۱) مقدمہ واسدیون بنام سکرٹری آف اسٹیٹ مندرجہ انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۹ صفحہ ۱۵۷ متعلقہ رواج قوم برہمنان ملک مالابار (۲) کلکٹر مدورا بنام ستورا مالنگا مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۴۳۶ - و بنگال لارپورٹ جلد (۱) صفحہ ۱۲ ضمیمہ پریوی کونسل - بھیار ام سنگھ بنام بھیا او گرسنگھ مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۹۰ - سواے ان کے اور بہت سی نظیرین ہین جو اسی کتاب مین درج ہین - (۳) ابراہیم بنام ابراہیم سدر لینڈ ویکلی رپورٹر پریوی کونسل صفحہ ۱۰۵ - نیل کرسٹو ڈیب پرمال بنام بیر چندر بنگال لارپورٹ جلد ۱۳ صفحہ ۱۳ - راوت سنگھ بنام راوت گھنشام سنگھ مورز انڈین اپیل جلد (۵) صفحہ ۱۶۹ - اور بکثرت نظیرین ہین -

فیصل ہونا چاہیے - وہ قاعدہ جو دریاب ملحوظ رکھنے رواج اوس قوم کے ہے کہ
جس مین شخص نو مذہب شامل ہوگیا ہے - اور رواج اوس خاندان کے
جس سے اسکو علاقہ تمامی رکھا گیا ہے - بہت درست ہے اور قاعدہ
مذکور انصاف اور نیک نیتی کے مطابق ہے - رواج اور دستورات
نسبت تصرف جائداد کے سوائے اُس صورت کے کہ اُنکا جاری رہنا کسی
قانون مین محکوم ہو - تبدیل یا اُسکا استعمال نکرنے سے مسدود
ہو جاسکتے ہین - کیونکہ وہ خودبخود جاری ہوگئے تھے - اگر جدید مذہب
کے اصول اختیار کنندۂ مذہب کو بہتری کی طرف رجوع کرین اور وہ بلحاظ
اپنے ایمان کے اپنے اُن رواجون کو چھوڑ دے جو اوسکے مورث اعلیٰ
نو مذہب نے قایم رکھے تھے - تو کیا لازم ہے کہ دستورات متروکہ - بطور رایج اور جاری
رواج خاندان کے جھوٹ موٹ قانونی غرض کے لیے جاری سمجھے جائین
اور اگر امر نسبت معاملات متعلقہ ایمان کے ہو تو نسبت معاملات متعلقہ آداب شرفِ ملک کے ایسا ہو سکتا ہے
بلاشک اُن معاملات مین جو خاص اہم نہین ہین وہ عدالت جسکو
اختیار تمیزی حاصل ہے - اور جو کسی قانون مروجۂ عدالت کے رو سے
مجبور نہین ہے اُسی امر پر زیادہ لحاظ کریگی جو موجود ہے - بہ نسبت
اوس امر کے جو پہلے تھا - اور ثبوت قراین کے دیکھنے مین طریقۂ بود و باش
خود شخص موجود پر زیادہ تر لحاظ کریگی بہ نسبت اُسکے متقدمین کے
اگرچہ قوم اور نسل پر ارادہ کا اثر نہین پہونچتا ہے لیکن رواج پر
پہونچتا ہے (۱) -
بحوالہ مقدمہ مذکور پریوی کونسل نے ایک دوسرے مقدمہ مین (۲) یہ تجویز کیا کہ
جو خاندان ایک ایسی خاص قسم کا ہو کہ جس مین آدھے مسلمان اور آدھے عیسائی ہین

(۱) ابراہیم بنام ابراہیم مورز انڈین اپیل جلد ۹ صفحہ ۲۳۹ -
(۲) وینکو بنام مہالنگا - انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۱ صفحہ ۳۹۳ -

اور جن مین سب فریق صحیح النسب ہین اُس خاندان کی نسبت قانون متعلق کرنے کے لیے اوس خاندان کی خاص طریقہ زندگی پر لحاظ رکھنا چاہیے اور یہ بھی قرار دیا کہ حسب منشا وصیت نامہ کرنل اسکنر (متعلقہ مقدمہ) کے لفظ اولاد مین اولاد حرام بھی داخل ہے

رواج مخالف عام رائے

کوئی رواج اسوجہ سے ناقابل پابندی نہین ہوسکتا کہ وہ عام رائے کے خلاف ہے مثلاً- طوائفون کا لڑکیون کے بیٹی کرنے کا رواج - یا ملابار مین بھانجون کا بمحرومی اولاد کے وارث ہونیکا رواج جایز تصور کیا گیا ہے - (۱)

رواج ہی قانون ہے اونکے بموجب دھرم شاستر کے سند سمجھے جاتے ہین

بمبی ہائی کورٹ نے باجلاس کامل دقعت وقوت رواج کی نسبت تجویز کیا ہے کہ چونکہ قانوناً (۲) حکم ہے کہ درصورت نہ موجود ہونے ایسے ایکٹ یا آئین کے اُس ملک کا دستور جہان نالش پیدا ہوئی ہو وہ قانون ہوگا جسپر تجویز نالشات مین لحاظ ہونا چاہیے - جو مقدمات وراثت احاطہ بمبئی کی عدالتون مین پیش ہوتے ہین اُنکے فیصلہ کا یہ دستور ہے کہ متاکشرا اور بیوہارمیوکہ کو مستند کتب تصور کرکے انھین کے روسے مقدمات کا فیصلہ کیا جاتا ہے اس سے کوئی فرق اُس مقدس اور قطعی صورت مین نہین آتا - جو ویدون اور متعدد مسلم سمرتیون کی خصوصاً منوسمرتی کی (۳) قرار دی گئی ہے - لیکن جب کتاب کی عبارتین یا اون کی تعبیرین مختلف ہوتی ہین تو نہ صرف اصول مطابق رواج کے ٹھہرایا جاتا ہے بلکہ بنا ے اصول قانون کارروائی عدالتی مین بہ نسبت الفاظ احکام صریح کے رواج زیادہ مستند ہو (۴) اور اسی بنیاد پر کتب اصول وکتب شرح کی سند منحصر ہو - گو اکثر صورتون مین ان کتب مین وہ اصول مندرج ہین جو

(۱) مقدمہ مسماۃ چینی پارلو بنام مس آنڈ مندرجہ بنگال لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ (۱) لغایت پریوی کونسل (۲) آئین بمبئی نمبر ۲ سنہ ۱۸۲۷ء مندرجہ رپورٹ ویسٹ وبولر صاحبان صفحہ ۴ -

(۳) رپورٹ ویسٹ وبولر صاحبان صفحہ ۴۱ و ۵۶ و ۹۹ بھاؤ تاناجی اوپیٹ بنام سندر بائی رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۴ -

(۴) رپورٹ ہائی کورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۶۶ -

رواج سے قایم اور نافذ ہوے ہین۔ لیکن رواج خود بھی بموجب اصول دھرم شاستر کے بلا اعانت کتب کے غلبہ رکھتا ہے۔ اور ضرور ہے اسکو غلبہ رکھنا چاہیے (۱) رواج قانون مین ردوبدل کرتا ہے اور کبھی اسکو نامنظور و باطل کر دیتا ہے (۲) اوسکا تعلق کتب اصول سے یکسان ہے۔ رواج ملک۔ اصول کے تابع نہین ہے۔ سوائے اسکے کہ کتابون کا سایہ رواج پر بھی پڑتا ہے۔ یہ رواج ہی ہے جو کتابون کی پابندی کرتا ہے۔ اور یہ کتابین قانون کا رتبہ محض اسی معنی کر۔ اور اس حد تک اسوجہ سے رکھتی ہین کہ جس معنی کر اور جس حد تک رواج انکے قواعد کو اختیار کرلیتا ہے۔ بقول سر۔ ای۔ پیریصاحب کے کہ جو بمقدمہ میرا بائی بنام سونا بائی ایسے قانون کی صورت مین فرمایا تھا "جسکو کوئی فرقہ الہامی سمجھتا ہو۔ اصل تحقیقات جو عدالت کو کرلی چاہیے۔ وہ یہ ہے کہ کسقدر قانون مذکور کو حاکم وقت نے تسلیم یا منظور یا اختیار کیا ہے کیونکہ صرف حاکم وقت ہی کو۔ حاکم موصوف نے قانون مرتب کرنیکے قابل سمجھا ہے۔ اسیلے کہ وہی ضروری اجازت دیسکتا ہے۔ اور جسنے باضابطہ رواج ملک کو بطور قانون عدالت ہای سُپریم کورٹ سابقہ کے کتب مین تسلیم کیا ہے۔ پریوی کونسل نے بمقدمہ صاحب کلکٹر مدورا بنام موتورا مالنگا (۳) یہ فرمایا ہے کہ حاکم عدالت کا فرض منصبی جسکو دھرم شاستر کے مطابق فیصلہ کرنا چاہیے۔ زیادہ تر یہ نہین ہی کہ اسکی تحقیق کرے کہ کوئی مسئلہ متعلقہ امر متنازعہ فیہ مستند کتب سابقہ سے قابل اخذ ہے جسقدر کہ یہ دریافت کرنا اوسکا فرض ہے کہ آیا مسئلہ مذکور اوس خاص فرقہ علانے مانا ہے یا نہین۔ جو اوس ضلع سے متعلق ہے جسکی نسبت اوسکی تجویز کرنی ہے۔ اسی طور پر اسکو یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ رواج نے بھی اوس اصول کو منظور کیا ہے کیونکہ دھرم شاستر کے روسے صریح رواج بہ نسبت احکام تحریری دھرم شاستر کے زیادہ وقعت رکھتا ہے

(۱) منیو باب ہشتم باب اول فصل (۱) فقرہ ۱۳۔ (۲) مقدمات مولفہ پیریصاحب صفحہ ۱۲۳۔

(۳) مورز انڈین اپیل جلد ۱۲ صفحہ ۳۹۷ صفحہ ۴۳۶۔

مقدمہ بہیا رام سنگھ بنام بہیا اوگر سنگھ بھی قابل ملاحظہ ہے (۱)-
پس جو معنی متاکشرا یا اور کتب کے مغربی ہند مین قرار دیے گئے ہین اور اب وہ مروج
ہوگئے ہین اور رواج انکے موافق ہے - تو گو اُن کے کچھ اور معنی کہین لیے گئے ہون
یا واقعی وہ زیادہ صحیح ہون - مگر مروجہ معنے کے سواے اور کوئی معنے یا تعبیر کتب کی
قبول نکی جائیگی (۲) اگر اس طرح کا رواج جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ثابت نہ ہو تو
احکام دہرم شاستر پر عمل ہوگا - کیونکہ وہ قانون واجب التعمیل ہے (۳) ایک
مقدمہ مین رواج خلاف شاستر پر استدلال کیا گیا مگر وہ صاف اور بلاشبہہ
ثبوت سے متحقق نہین ہوا - پنڈتون نے کہا کہ گو ایسی صورت مین شاستر اور رواج
مساوی طور پر جایز ہین - لیکن شاستر پر عمل کرنا مناسب ہے (۴) اور نہ وہ رواج
بمقابلہ دہرم شاستر - قابل پذیرائی ہے جو عدالت مین مقبول نہین ہوا ہے (۵)
پریوی کونسل نے صاف طور پر یہ قرار دیا ہے کہ چھ یا سات پشت تک کسی جایداد
کی تقسیم نہو لنے سے یہ امر قایم نہ کیا جائیگا کہ شرکا ر خاندان اپنے استحقاق تقسیم سے
محروم ہین اور ملکیت ناقابل تقسیم قرار دیجاے سکیونکہ ایسے رواج سے
عام قاعدۂ دہرم شاستر معطل نہین ہو سکتا (۶) کوئی رواج کسی خاندان مین
ایک شخص کے ایسے افعال کے ثابت کرنے سے جو شاستر کے خلاف یا برعکس ہون
ایسا جایز و قایم نہین ہو سکتا ہے کہ عدالت سے نافذ کرایا جاسکے (۷)

(۱) مورز انڈین اپیل جلد ۱۳ صفحہ ۳۷۲ (۲) بہاگیر تی بائی بنام کہنوجی راو انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۱ صفحہ ۲۸۵ - اجلاس کامل - یہ بہت مستند اور کامل فیصلہ ہے آئین قریب قریب کل اسناد و نظایر پر غور ہوا ہے - (۳) راجہ سورانی وتہاناپتی راو بنام راجہ سورانی راچیندر راو مدراس صدر دیوانی رپورٹ جلد ا صفحہ ۵۹۴ ڈایجسٹ مارلی صاحب جلد ا صفحہ ۳۳۳ - (۴) و (۵) (۴) گنگا بنام جیوا بارڈیل رپورٹ جلد (۱) صفحہ (۳۸۲) (۵) نرسامل بنام بلیرام چارلو ہائی کورٹ مدراس رپورٹ جلد (۱) صفحہ (۴۲۰) (۶) ٹھاکر دریاو سنگھ بنام ٹھاکر دری سنگھ منفصلہ ۴ نومبر ۱۸۷۳ع بنگال لا رپورٹ جلد ۲۱ صفحہ ۱۶۵ - (۷) مادہوراو راگہونیندر بنام بالکشن راگہونیندر بمبئی ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۴ صفحہ (۱۱۳) -

غیر صحیح النسب اولاد کی وراثت کا رواج۔

یہ قاعدہ جو مقدمہ ہری بنام گوبند (۱) مین قرار دیا گیا ہے کہ دو جنمی قوم کے شخص کے غیر صحیح النسب اولاد وارث نہین ہوتی ہے۔ الا اوس حال مین کہ ایسا رواج ثابت ہو جاوے کہ اوسکا وارث ہونا مروج ہے گو شائیون سے متعلق ہے۔ غیر صحیح النسب ولد الزنا کے وارث ہونیکا رواج تسلیم کرنا بیجا ہوگا (۲) ایک مقدمہ مین صدر عدالت کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ کسی ملک یا صوبہ کے رواج قایم شدہ کے روسے اولاد زنا کو خواہ وہ صلبی ہو یا بتنی استحقاق وراثت پہونچتا ہو تو ایسے رواج کی تعمیل ہونی چاہیے (۳) بمبی ہائیکورٹ نے بھی ایک مقدمہ مین یہی راے ظاہر کی ہے کہ خلاصہ دھرم شاستر کا یہ ہے کہ تینون اعلی اقوام مین پسران غیر صحیح النسب مستحق نان و نفقہ کے ہین وارث نہین ہین۔ لیکن وہان وارث ہونگے جہان رواج ہو (۴)

ایک خاندان کا رواج دوسرے خاندان سے متعلق نہین کیا جا سکتا

ایک خاندان کا رواج دوسرے خاندان مین اس وجہ سے بمنزلہ قانون اور قابل پابندی تصور نہین کیا جاتا ہے کہ جس خاندان مین رواج تھا وہ اوس جائداد سے متعلق تھا جو اب دوسرے خاندان کو حاصل ہوگئی ہے۔ تجویز ہوا ہے کہ اگر کوئی جائداد جو سابق مین ایک خاندان کی تھی اور اوس مین وہ بالکل از روے رواج خاندان صرف بڑے بیٹے کو پہونچتی تھی تو اب اگر ویسی جایداد کا دوسرا خاندان مالک ہوا تو اس دوسرے خاندان کی وارث اوسکی تقسیم کرنے سے اس وجہ سے محروم نہونگے کہ وہ پہلے خاندان کے رواج کی روسے ناقابل تقسیم تھی (۵)۔

---

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبی جلد (۱) صفحہ ۹۷۵۔ (۲) نارایین بہارتی بنام سیونک بہارتی انڈین لا رپورٹ بمبی جلد ۲ صفحہ (۱۴۰)۔

(۳) سلکٹ رپورٹ صدر عدالت دیوانی جلد اول صفحہ ۳۷۔ مطبوعہ جدید۔

(۴) سماۃ ساہبی بنام گوبند انڈین لا رپورٹ بمبی جلد (۱) صفحہ (۹۰)۔

(۵) گوپال داس ستدمان دیت مہاپاتر بنام مدوتم وغیرہ۔ سلکٹ رپورٹ صدر عدالت جلد ۷ صفحہ ۲۱۳۔ مطبوعہ جدید۔

گدی نشینان مذہبی کی وراثت محض رواج پر موقوف ہے-	ایسی جائداد کے حق وراثت کی نسبت جو گدی نشین کارخانہ مذہبی (یعنی کسی مہنت) نے چھوڑی ہو

وہ قانون جسکی رو سے تجویز ہونی چاہیے صرف رواج ہے جو شہادت سے ثابت ہونا چاہیے (۱)

احکام قوانین نسبت رواج	حسب ذیل قوانین مین رواج سے متعلق احکام ہین-

(۱) ایکٹ نمبر ۴ سنہ ۱۸۷۲ء متعلقہ عدالتہائے پنجاب-

(۲) ایکٹ نمبر ۹ سنہ ۱۸۸۲ء-

(۳) بنگال ریگیولیشن نمبر ۱۱ سنہ ۱۸۲۵ء-

ایکٹ اول الذکر کی دفعات ۵ و ۶ حسب ذیل ہین-

دفعہ (۵) جو معاملات متعلق وراثت - استری دہن- نسبت نافذ شادی- جہیز و مہر تبنی- ولایت- نابالغی- ولد الحرامی- قرابت خاندان- وصیت نامجات- ترکہ کر وصیتی- ہبہ- تقسیم- سے ہون یا جو معاملات متعلق کسی رواج مذہبی- یا قانون مذہبی سے ہون اون مین قاعدہ فیصلہ کرنے کا دو طرح پر ہوگا-

اول- مطابق رواج کے گروہ یا جماعت اشخاص کے جو انصاف اور عدل اور نیک نیتی کے مخالف نہو اور جس کو کسی حاکم مجاز نے کالعدم نہ قرار دیا ہو-

دوم- مطابق قانون شرع محمدی کے اون مقدمات مین جنمین فریقین اہل اسلام ہون اور مطابق قانون دھرم شاستر اون مقدمات مین جنمین فریقین اہل ہنود ہون الا یہ قاعدہ ایسی حالتون مین مرعی نہوگا جہان قانون مذکور کسی قانون مجریہ سرکار کے رو سے منسوخ ہو گیا ہو یا اس ایکٹ کے احکام کے مخالف ہو یا کسی ایسے رواج سے اوسکی ترمیم ہو گئی ہو جسکا اس دفعہ کے ضمن ماسبق مین ذکر ہے-

دفعہ (۶) کل رسم و رواج مخصوص المقام اور رواجہای بیوپار جائز سمجھی جائینگی بشرطیکہ وہ مخالف عدل و انصاف

(۱) گیند الپوری بنام جیتر پوری منفصلہ پریوی کونسل انڈین لا رپورٹ الہ آباد جلد ۹ صفحہ (۱)

یا نیک نیتی کی نہ ہون - یا قبل نفاذ اس ایکٹ کے کسی حاکم مجاز نے اوسکو مثل کالعدم نہ قرار دیا ہو۔

دفعہ (۱) ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۷۲ء کی عبارت اس سے متعلق حسب ذیل ہے -

"کوئی عبارت مندرجہ ایکٹ ہذا مخل کسی رسم ورواج باب تجارت کی ہوگی"

ریگولیشن کی دفعہ (۲) مین یہ حکم ہے - کہ

جب کبھی کوئی صاف اور صریح رواج نسبت اراضی دریا برد اور دریا برار کی مدت مدید سے جسکی ابتدا یاد سے باہر ہو بغرض انفصال اور تجویز حقوق مالکان اراضیات ملحقہ کے جسکو ایک دریا ایک دوسرے سے علیحدہ کرتا ہو جاری ہو تو ایسا رواج تمام اون نزاعون کے تصفیہ کرنے مین جو کہ نسبت اراضی دریا برد و دریا برار کے مابین اون فریق کے ہو جنکی کہ جائداد اوس رواج کی مطیع ہو متعلق اور حاوی ہوگا - اور فیصلہ ایسے مقدمات کا حسب رواج مذکور قرار پاویگا -

ضمن (۵) دفعہ (۴) ریگولیشن مذکور مین یہ حکم ہے کہ وہ نزاعین جو کہ نسبت ایسی اراضی کے ہون جو کہ دریا برار سے حاصل ہون اور جسکا قانون مذکور مین کوئی صریح ذکر نہین ہے - عدالتین اُس اعلے شہادت کی جو کہ اُن کو بہم پہونچ سکے - پابند ہونگی نسبت رواج مقام خاص کے اگر کوئی ایسا رواج تنازع خاص سے متعلق ہو - اور اگر نہ ہو تو عدالتین موافق اصول عدل و انصاف کے عمل کرین — (۱)

رواج کے اثبات کا طریقہ رواج کا وجود یا عدم شہادت سے ثابت ہونا چاہیے[۲] اور شہادت بہ ثبوت رواج حسب ذیل پیش ہو سکتی ہے -

(۱) تحریری (الف) دستاویزات وصیت نامہ وغیرہ تحریرات حسب منشا ضمن (۷) دفعہ ۳۲ قانون ہذا -

(ب) بیانات تحریری حسب منشا ضمن ۴ - دفعہ ۳۲ قانون ہذا -

---

(۱) شرح قانون شہادت مؤلفہ اولڈ فیلڈ (۲) مقدمہ پرڈس بنام برون مندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۳ صفحہ (۴۲۰) —

(ج) داخل جات بھی یا رجسٹر یا کاغذات سرکاری حسب منشا دفعہ ۳۵ قانون ہذا۔ جیسے واجب العرض وغیرہ۔

(د) فیصلجات عدالت۔

(۲) زبانی۔ (الف) بیانات اشخاص حسب منشا ضمن ۴۔ دفعہ ۳۲۔

(ب) آراے اشخاص حسب منشا دفعہ ۴۸ و ۴۹۔

(ج) شہادت اشخاص جنھین کسی قسم کا رواج سے متعلق علم ہو۔

قسم (الف) کی نسبت تو اس سے زیادہ کچھ بھی کہنا ضرور نہین ہے۔ کہ رسم کی نسبت جو بیانات کسی دستاویز یا وصیت نامہ یا کسی اور کاغذ مین مندرج ہون وہ داخل شہادت ہو سکتے ہین قسم (ب) سے مقصود اون اشخاص کے بیانات ہین جو بطور گواہ طلب نہ کیے جائین ایسے بیانات رسم سے متعلق اگر ہون تو شہادت مین پیش ہو سکتے ہین۔ داخلہ جات کاغذات سرکاری حرف (ج) سے وہی داخلہ جات مقصود ہین جنکا دفعہ (۳۵) قانون ہذا مین ذکر ہے۔ ایک مقدمہ مین (۱) پنجاب چیف کورٹ نے یہ تجویز فرمایا ہی کہ "تحریر واجب العرض بندوبست قوی ثبوت گانون کے رواج اور گانون کے باشندون کی رضامندی کا ہے مگر وہ نا ملتی خیال نہین کیا جاتا اگر شہادت سے اور طرح ثبوت پیدا ہو تو تحریر بندوبست منسوخ ہو سکتی ہے" جس مین واجب العرض وہ پر استدلال ہے اور ایک دوسرے مقدمہ مین (۲) چیف کورٹ سے یہ تجویز ہوئی ہے کہ "واجب العرض کے وہ مقامات جو رواج کے متعلق ہین بدین مضمون ہین کہ ایک خاص رواج موجود ہے۔ زمانۂ قریب کے واجب العرض کا پیش کرنا جبکہ اندراجات زمانۂ بعید کے واجب العرض کے اندراجات کے مخالف ہون ایسے تغیر کا کسی قدر ثبوت ہے"۔ فیصلہ جات حرف (د) مین ہر قسم کے فیصلجات عدالتی داخل ہین جنمین کسی عام حق یا عام رسم سے متعلق تصفیہ ہوا ہو۔ خواہ وہ فیصلہ ایسے اشخاص مین صادر ہون جنھین مقدمہ سے تعلق ہو یا نہو۔

(۱) مقدمہ دولت بی بی و امام بی بی بنام ابراہیم وغیرہ نمبر ۹۳ سنہ ۱۸۷۸ء (۲) رحیمہ وغیرہ بنام بالا وغیرہ نمبر ۹۲ سنہ ۱۸۸۳ء مندرجہ پنجاب ریکارڈ دیوانی۔

بروے ضمن (الف) دفعہ ۱۳ و دفعہ ۴۲ قانون ہذا - ایسے مقدمات مین بھی جو مابین ایسے اشخاص کے ہون جو مقدمہ حق عام یا رسم عام مین کوئی فریق نہ ہون فیصلجات شہادت مین پیش ہو سکتے ہین -

چنانچہ ایک مقدمہ شفعہ مین ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز کیا کہ سابق کی کارروائیان عدالت کی دجو کہ مقدمات سابق مین جن کے حالات مقدمہ حال کے ہم شکل اور مشابہہ تھے اور جن مین وجود حق شفعہ کا قرار پایا تھا) ثبوت شفعہ مین داخل ہو سکتے ہین - گو وہ کارروائیان مابین فریق حال کے نہ تھین (۱) عدالت مذکور نے اپنے فیصلہ مین یہ امر بیان کیا ہو کہ عموماً کارروائیان مابین اشخاص غیر کے مقدمہ مین بطور شہادت کے داخل نہین ہو سکتین - لیکن چونکہ اس حالتمین رواج متعلق اشخاص عام کی بحث ہو تو داخل ہو سکتی ہین - اسوجہ سے کہ کارروائی فیصلہ ثبوت اس امر کا ہے کہ فلان حالت مین یہ رواج جایز رکھا گیا -

دایک درمقدمہ مین (۲) بمبئی ہائی کورٹ نے تجویز فرمایا کہ دوجود ڈلیشل فیصلجات کی واقعی تمثیلات اسقدر پیش ہونی چاہیئین کہ اون سے یہ واضح ہو کہ لوگ فی الواقع ایسے رواج کی پابندی کو تسلیم کرتے ہین ایک نالش لگان مین نقد او اراضی مقبوضہ مدعاعلیہم کی نسبت عذر کیا گیا اور یہ حجت کی گئی کہ اراضی کی پیمایش ۲۱ ۱/۲ انچ کی ہاتھ سے ہونی چاہیئے نہ ۱۸ - انچ کے ہاتھ سے جیسا کہ مدعی زمینداران نے دعوی کیا تھا - چند ڈگریات جو زمینداران نے بنام اسامیان اسی پرگنہ کے حاصل کی تھین جن مین ۱۸ - انچ کا ہاتھ قرار پایا تھا شہادت مین بتائید مدعی کی اس حجت کے پیش کی گئین - کہ اس پرگنہ مین رواج ۱۸ - انچ کے ہاتھ کا ہے تجویز ہوئی کہ اس قسم کی ڈگریات شہادت مین حسب احکام دفعہ ۱۳ - ایکٹ شہادت کے قابل پذیرائی ہین کیونکہ اون سے

(۱) مادہب چندر ناتھ لیبو اس بنام نوبین بیرو ویکلی جلد ۷ صفحہ ۲۱۰ (۲) مقدمہ منسرجہ انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۳ صفحہ ۳۴ -

شہادت خاص صورتون کی جن مین رواج مذکور کا دعوی کیا گیا تھا حاصل ہوتی ہو (۱) فیصلجات جو مابین فریقین نہ ہون شہادت مین قابل پذیرائی ہوتے ہین درصورتیکہ اون مین رواج کے سوال کا ذکر ہو (۲) ایک نالش مین جو منجانب امنای مندر واسطے دلاپانے زر متدعویہ کے بعض اراضیات کے مالکون پر جو بعض مواضعات مین واقع تھین حسب استحقاق معینہ کے جو مندر کو واجب الوصول تھا دایر ہوئی تھی تجویز ہوئی کہ فیصلجات دیگر نالشات مین بمقابلہ دیگر اشخاص کے جن مین دعاوی بموجب اوس استحقاق کے بحق امنای مندر ڈگری ہوئی تھی حسب دفعہ ۱۳۔ قانون شہادت کے متعلق ہین کیونکہ وہ ایسے واقعات کی بابت داخل شہادت ہوسکتے ہین جن مین حق متدعویہ پیش کیا گیا تھا (۳) جب کوئی نقشہ کسی عہدہ دار سرکاری نے اوس حالت مین مرتب کیا ہو کہ جب خاص محال اوس کے سپرد رہا ہو اور گورنمنٹ کے قبضہ مین وہ محال اوسوقت محض بطور ملکیت خاص کے ہو تو وہ نقشہ حسب منشاء دفعہ ۸۳۔ قانون شہادت ایسا نقشہ نہین ہے کہ جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ وہ بحکم گورنمنٹ تیار ہوا تھا اور اوسکی صحت قیاس کرلینی چاہیے مگر ایسا نقشہ حسب منشاء دفعہ ۱۳۔ ایکٹ مذکور شہادت مین لیا جاسکتا ہو (۴)۔

رسوم متعلق بیوپار رسوم بیوپار سے متعلق ایک مقدمہ مین (۵) حکام پریوی کونسل نے یہ تجویز فرمایا کہ ایسی شرائط اور قدامت کی ضرورت نہین ہے۔ جیسے شرائط اور قدامت کی اور قسم کی رسمون کی ضرورت ہے جبتک رواج پورے طور پر قایم ہوچکا ہو بلکہ قایم ہونیکی حالت مین ہو (یعنی) جب تک کہ وہ رواج اسقدر مشہور و معروف نہ ہوجاے کہ ہر معاہدہ کو اوسکے مطیع سمجھین تب تک شہادت ہر ایسی

(۱) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۳۳۔ (۲) نمبر ۳۷ پنجاب ریکارڈ ۱۸۸۹ء دیوانی۔ (۳) انڈین لارپورٹ مدراس جلد ۱۲ صفحہ (۹) (۴) انڈین لارپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۲۸۷۔

(۵) مورز انڈین اپیل جلد ۷ صفحہ ۲۶۳۔

حالت کی لیجائیگی جبکہ اوس رواج پر عمل ہوا ہو۔

ایک اور مقدمہ مین (۱) جو ہرجہ خلاف ورزی معاہدہ کی بابت تھا اور جس مین گھوڑی جو چھ مہینہ کے معاہدہ سے کرایہ پر دی گئی تھی میونسپل کے حدود سے باہر تک لیجانیکی بنیاد پر اندر دن مدت معاہدہ واپس لی گئی۔ اور مدعی علیہ کو مدعی کے عمل کے خلاف رواج تجارت ہونیکا عذر تھا جسمین اجلاس کامل ہائی کورٹ مدراس نے یہ تجویز فرمایا

رواج کا ثبوت شہادت سے ہونا چاہیے اوسکا ثبوت ایسا صاف اور صریح ہونا چاہیے کہ جو شخص معاہدہ کرے اوسکی لسنبت یہ خیال ہو کہ ضمنًا اوس کو اوس خاص رواج سے واقفیت ہے اور وہ معاہدہ تابع اوس رواج کے کرتا ہی اگر کوئی فریق ایسے رواج سے ناواقف ہو تو تحریری معاہدہ مین فرق پڑنا دشوار ہوگا رواج کا یقینی یکسان اور معقول ہونا بھی اوسکے جواز کے لیے ضرور ہے اس مقدمہ مین شہادت سے اطمینان نہین ہوتا کہ کوئی ایسا رواج تھا کہ جس سے مدعی کو واقفیت تھی شہادت ایسی موجود ہی جس سے معلوم ہوتا ہو کہ میونسپلٹی کے باہر بھی گھوڑے لیجاتے ہین۔

ایک اور مقدمہ مین (۲) ہائی کورٹ کلکتہ نے یہ تجویز فرمائی کہ۔

رواج کی نوعیت کی لسنبت جسکا ثابت کیا جانا مقدمات مذکور مین ضروری تھا اور نوعیت شہادت دربارۂ ثبوت رواج مذکور خواہ قانون قبل ازین کسی طرح پر ظاہر کیا گیا ہو تاہم جیسا کہ وہ اب ایکٹ مزارعان بنگال (دفعہ ۱۸۳ تمثیل (۱)) مین بیان کیا گیا ہے ایک انتقال مطابق رواج کے بلا رضامندی مالک اراضی کے بھی جایز ہے (۳) بعد متعلق کرنے اصول قایم کردہ پریوی کونسل

(۱) مقدمہ پراکش بنام بردن سندرجہ انڈین لا رپورٹ مدراس جلد ۱۴ صفحہ (۳۰۴)۔

(۲) مقدمہ ملک دہاری راے بنام میزرو وغیرہ مندرجہ انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۲۴ صفحہ ۹

(۳) اسپکر لا رپورٹ جلد ۵ صفحہ ۲۷۵۔

متعلق شہادت رواج تجارتی مندرجہ مقدمہ جگوبندھو گھوس بنام مانک چند
دام کے ان مقدمات مین یا تو رواج مذکور موجودگی کا نسبت جایداد مالک
اراضی کے ثابت کرنا ضروری ہوگا یا کہ رواج مذکور اوس قرب وجوار مین
اسقدر رایج ہے کہ وہ مناسب طور پر جائداد مذکور کے متعلق موجود ہونا
قیاس کیا جا سکتا ہے (۱) چونکہ قرار داد عدالت ماتحت متعلق بموجودگی
رواج کے معاملات غیر متعلقہ پر مبنی تھے اس لیے مقدمہ تجویز ثانی کے لیے
واپس کیا گیا اور مقدمہ ڈومس چندر چٹرجی بنام چندی چرن رائے
(۲) کا حوالہ دیا گیا۔

ایک نالش دخلیابی علاقہ مین جو بربنا ایک ایسے رواج منظرۂ خاندان کے تھی
کہ جسکے رو سے سوائے پسر کلان کے اور کوئی لڑکا وارث علاقہ نہین ہوسکتا تھا
اور علاقہ ناقابل تقسیم تھا گو یہ امر تو دریافت نہین ہوا کہ کیا صورت ابتدائے
قبضہ علاقہ مذکور کی تھی مگر یہ امر مسلم تھا کہ بوقت بندوبست استمراری سرکار نے
اسکا بندوبست کر دیا تھا پس بغرض وجود رواج مذکور کے یہ تجویز ہوئی کہ اگرچہ بلحاظ
حالات صورت قبضۂ قدیم علاقہ مذکور کی نسبت ضمناً یہ پایا جاتا ہی کہ بوجہ بندوبست
مذکور کے وہ باقی نہین رہا تاہم اوس حالت مین بھی کہ ابتدا اور رواج خاندانکی
ثابت نہ ہوسکے خود بندوبست کی یہ تاثیر نہ تھی کہ رواج خاندان زایل ہوجاوے
جس مقدمہ مین کہ دعوے صرف ایک رواج خاندان پر جو برابر چلا آیا ہو منتہی ہو
اوس سے قانون ۱۱ سنہ ۱۸۹۳ع متعلق ہوگا یا قانون ۱۰ سنہ ۱۸۸۰ع ازروے شہادت کے
یہ تجویز ہوئی کہ افعال اہالیان خاندان سے پایا جاتا تھا کہ گو طریقہ وراثت علاقہ
حسب بیان جاری رہا۔ تاہم اہالیان خاندان غالباً اوسکو بطور رواج خاندان
کے نہین سمجھتے تھے بلکہ منجملہ حالات یا شرائط متعلق قبضہ کے اوسکو تصور کرتے تھے

(۱) ڈولانگ وریلیز مجسٹریٹ کیسیز جلد ۳ صفحہ ۱۹ (۲) انڈین لا رپورٹ کلکتہ
جلد ۷ صفحہ ۲۹۳۔

اور لبوقت بندوبست سرکاری اُنھون نے ان سب حالات کی نسبت یہ تصور کیا
کہ وہ باقی نہین رہی اور علاقہ کی نسبت لبطور حقیقت معمولی مقبوضہ بحکم سرکار و
تابع قواعد وراثت معمولی کے عمل کیا فرض کیا جاے کہ رواج مذکور تھا تو وہ اس
قسم کا تھا کہ بلا انفساخ قانون موقوف کیا جا سکتا تھا کوئی اصول یا نظیر اس
تجویز کے لیے پائی نہین جاتی کہ طریقۂ وراثت حقیقت معمولی جو صرف رواج خاندان پر
منحصر ہوا تفاقاً یا عمداً اسطرح موقوف نہین کیا جا سکتا کہ بجاے اوسکے قاعدۂ
معمولی وراثت پر عمل کیا جائے ایسے رواج خاندان دراصل رواج ملک سے
مختلف ہین جو ایسا قانون مختص المقام ہے کہ اوس مقام مین جسمین وہ جاری ہی
اوسکی پابندی کل اشخاص پر ہوتی ہے۔(۱)
ایک مقدمہ مین ہائی کورٹ سرکار نظام نے رواج سے متعلق الیشو قایم فرمانا
تجویز کیا۔ جناب مولوی میر افضل حسین لایق چیف جسٹس کی تجویز کا
خلاصہ یہ ہے کہ۔
اگرچہ شاستر مین یہ بھی حکم ہے کہ کلجگ مین سواے صلبی اور متبنیٰ بیٹے کے اور کوئی
بیٹا نہ سمجھا جائیگا لیکن یہ بھی حکم ہے کہ اگر ۱۲ قسم کے بیٹون مین سے اور قسم کے
بیٹون کا رواج ہو تو جایز ہے پس ضرور ہے کہ ایسی حالت مین نسبت رواج
کے تنقیح قایم کیجاے۔(اور مسٹر جسٹس مولوی حافظ سید احمد رضا خانصاحب)
کی راے کا خلاصہ یہ ہے کہ۔
"از روے شاستر ایسا شخص جسکی ماں سے شادی نہو سکے متبنیٰ نہین ہو سکتا۔
رسم و رواج ایسی چیز ہے کہ اگر زمان نایادگار سے پورے طور پر ثابت ہو تو خلاف
حکم شاستر بھی وہ واجب العمل ہوگا لیکن جبکہ مدعی علیہم نے کسی ایسے رواج کا
ذکر نہین کیا ہے تو اوسکی تحقیقات ضروری نہین ہے" (۲)۔

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۱ صفحہ ۱۰۶ (۲) ہنمنتا وغیرہ بنام گوپالہ چاری آئین دکن
جلد ۳ صفحہ ۶۳۔

نمبر ۱۶

چونکہ "حق" اور "رسم" کی ایک مناسب حد تک تشریح کی جا چکی ہے - لہذا اب بیان کیا جاتا ہے کہ دفعہ ہذا کا یہ منشا ہے کہ اگر کسی مقدمہ مین حق - یا رسم - کا وجود زیر بحث ہو تو واقعات مفصلہ ذیل واقعات متعلقہ ہونگے -

(الف)

(۱) وہ معاملہ جس سے حق زیر بحث پیدا ہوا ہو -

(۲) وہ معاملہ جس سے رسم زیر بحث پیدا ہوئی ہو -

(۳) وہ معاملہ جس مین حق زیر بحث کا دعوے کیا گیا تھا -

(۴) وہ معاملہ جس مین رسم زیر بحث کا دعوے ہوا تھا -

(۵) وہ معاملہ جسمین حق مذکور مین تبدیل واقع ہوئی تھی -

(۶) وہ معاملہ جسمین رسم متذکرہ مین تبدیل وقوع پذیر ہوئی تھی -

(۷) وہ معاملہ جس مین حق مذکور تسلیم کیا گیا تھا -

(۸) وہ معاملہ جس مین رسم مذکور تسلیم کی گئی تھی -

(۹) وہ معاملہ جس مین حق مذکور پر اصرار ہوا تھا -

(۱۰) وہ معاملہ جس مین رسم مذکور پر اصرار ہوا تھا -

(۱۱) وہ معاملہ جس مین حق مذکور سے انکار کیا گیا تھا -

(۱۲) وہ معاملہ جس مین رسم مذکور سے انکار کیا گیا تھا -

(۱۳) وہ معاملہ جو حق مذکور کے وجود کا نقیض ہو -

(۱۴) وہ معاملہ جو رسم مذکور کے وجود کا نقیض ہو -

(ب)

(۱) وہ حالات خاص جن مین حق زیر بحث کا دعوے ہوا تھا -

(۲) وہ حالات خاص جن مین حق زیر بحث کا دعوے ہوا تھا -

(۳) وہ حالات خاص جن مین حق زیر بحث تسلیم کیا گیا تھا -

(۴) وہ حالات خاص جن مین رسم زیر بحث تسلیم کی گئی تھی -

(۵) وہ حالات خاص جن میں حق زیر بحث کی تعمیل ہوئی تھی۔

(۶) وہ حالات خاص جن میں رسم زیر بحث کی تعمیل ہوئی تھی۔

(۷) وہ حالات خاص جن میں حق زیر بحث کی تعمیل کی نسبت تکرار ہوئی تھی۔

(۸) وہ حالات خاص جن میں رسم زیر بحث کی تعمیل کی نسبت تکرار ہوئی تھی۔

(۹) وہ حالات خاص جن میں حق زیر بحث کی تعمیل کی نسبت اصرار ہوا تھا۔

(۱۰) وہ حالات خاص جن میں رسم زیر بحث کی تعمیل کی نسبت اصرار ہوا تھا۔

(۱۱) وہ حالات خاص جنمیں حق زیر بحث کی تعمیل متروک ہوئی تھی۔

(۱۲) وہ حالات خاص جن میں رسم زیر بحث کی تعمیل متروک ہوئی تھی۔

واقعات جن سے کہ حالت ذہنی یا جسمی ظاہر ہو واقعات متعلقہ ہیں۔

دفعہ ۱۴ - وہ واقعات جن سے طبیعت کی کسی حالت کا وجود مثل ارادہ یا علم یا نیک نیتی یا غفلت یا ناعاقبت اندیشی یا دشمنی یا دوستی بہ نسبت کسی شخص خاص کے ظاہر ہو یا جیسے کسی حالت جسمانی یا احساس جسمانی کا وجود ظاہر ہو اوس صورت میں واقعات مؤثر ہیں جبکہ کسی ویسی حالت طبیعت یا حالت جسمانی یا احساس جسمانی کا وجود واقعہ تنقیح طلب یا واقعہ مؤثر ہو۔

تشریح ۱ - اوس واقعہ مؤثر سے جس سے طبیعت کی حالت مؤثر کا وجود ظاہر ہوتا ہو ضرور ہے کہ طبیعت کی حالت کا موجود رہنا عموماً بلکہ بعلاقہ خاص امر متنازعہ فیہ کے ظاہر ہو۔

تشریح ۲- مگر جبکہ کسی ایسے شخص کی تجویز مقدمہ کے وقت جسپر کسی
جرم کا الزام لگایا ہو اوس ملزم کا کسی جرم مین اوس سے پہلے مرتکب ہونا
حسب منشاء دفعہ ہذا واقعۂ مؤثر ہو- تو اوس شخص کا سابق مین مجرم
قرار پانا بھی واقعۂ مؤثرہ ہوگا-

اس دفعہ مین اون واقعات سے بحث ہے جنسے ادراک یا احساس کا انکشاف ہو
اگر واقعۂ تنقیحی یا واقعۂ متعلقہ کسی واقعہ مدرکہ یا محسوسہ سے متعلق ہو تو ہر ایسا واقعہ
مظہر ادراک و احساس واقعہ متعلقہ ہوگا-
امور مندرجۂ ذیل ادراک سے متعلق ہین اور اونکی تمثیلات وہ ہین جو ہر امر کے
محاذی درج ہین-

امور	تمثیلات
(۱) ارادہ -	حرف (ھ) و (ط) و (ی)
(۲) علم -	" (الف) و (ب) و (ج) و (د) و (س) و (ع)
(۳) نیک نیتی-	" (و) و (ز)-
(۴) غفلت -	" (ح)
(۵) ناعاقبت اندیشی-	" (ن)
(۶) دشمنی یا دوستی-	" (ک)

امور مندرجۂ ذیل احساس سے متعلق ہین اور اونکی تمثیلات وہ ہین جو ہر امر
کے محاذی مندرج ہین-
(۱) وجود کسی حالت جسمی کا- تمثیل حرف (ص)
(۲) وجود احساس جسمانی- " " (ل)
جو تمثیلات قانون مین درج ہین اور جنکا حوالہ دیا گیا ہے اون سے بخوبی امور مذکو

ذہن نشین ہوسکتے ہین لیکن تمثیل علم حرف (الف) و (ب) مین اسکا خیال
رہنا چاہیے کہ ثبوت کامل اس امر کا ہو کہ جو اشیا قبضہ مین ہین وہ درحقیقت مسروقہ
یا سکہ قلب ہین بغیر اس امر کے کافی شہادت کے اون اشیا کا وجود علم کے
اثبات کے لیے واقعہ متعلقہ نہین ہوسکتا - اسلیے کہ ممکن ہے نیک نیتی سے
اشیا لی گئی ہون - تمثیل (ب) دفعہ ہذا تمثیل (ج) دفعہ (۶۵) قانون ہذا سے
مقابلہ کرنے کے قابل ہی -

تمثیلات

(الف) زید ملزم اس امر کا ہوا کہ اوس نے مال مسروقہ کو مسروقہ جانکر لیا
اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہونچا کہ ایک خاص شے مسروقہ اُس کے
قبضہ مین تھی -

تو یہ واقعہ کہ اوسی وقت اوسکے قبضہ مین بہت سی دیگر اشیاء مسروقہ
بھی تھین واقعۂ موثر ہے اسلیے کہ وہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ
جانتا تھا کہ ہر شے اور کُل اشیاء جو اُسکے قبضہ مین ہین مسروقہ ہین -

(ب) زید ملزم اس امر کا ہوا کہ اُسنے ایک سکۂ ملتبس جسے وہ حوالہ کرتے وقت
ملتبس جانتا تھا فریب سے دوسرے شخص کے حوالہ کیا -

تو یہ واقعہ کہ اوسکے حوالہ کرتے وقت زید کے پاس اور اور سکۂ ملتبس بھی تھے -
واقعۂ مؤثر ہے -

اور یہ واقعہ کہ زید اس امر کا سابق مین مجرم ٹھہرا تھا کہ اوس نے

ایک سکۂ ملتبس جسے وہ جانتا تھا کہ ملتبس ہے سکۂ غیر ملتبس کے طور پر
دوسرے شخص کے حوالہ کیا تھا۔ واقعۂ موثر ہے۔

(ج) زید نے عمرو پر بعلت اوس نقصان کے جو زید پر عمرو کے کُتّے سے جسے
عمرو کٹکھنا جانتا تھا عاید ہوا۔ نالش کی۔

تو یہ واقعات کہ اوس کُتّے نے قبل ازان مسمیان رفیق اور شفیق اور
لئیق کو بھی کاٹا تھا اور اون لوگون نے عمرو کے پاس اوسکی شکایت
کی تھی۔ واقعات مؤثر ہین۔

(د) تکرار اس بات پر ہی کہ زید جو ایک ہنڈوی کا سکارنے والا ہی
یہ جانتا تھا یا نہین کہ اوس شخص کا نام فرضی ہی جسکو روپئے ملنا لکھا ہی۔

تو یہ واقعہ کہ زید نے اور اور ہنڈیون کو جو اوسی طرح تحریر پائی گئی ہین
قبل ازان کہ روپئے پانے والا اگر اصل شخص ہوتا اوسکے پاس بھیج دسکتا
سکارا ہے۔ واقعۂ مؤثر ہے کیونکہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید کو معلوم تھا
کہ روپئے پانے والا فرضی شخص ہے۔

(ہ) زید پر یہ الزام لگایا گیا کہ اوسنے ایک مضمون تہمت آمیز عمرو کی بدنامی
کے ارادہ سے مشتہر کرکے اوسکے ازالۂ حیثیت عرفی کا باعث ہوا۔
تو یہ واقعہ کہ زید نے عمرو کی نسبت پہلے بھی ایسے مضامین جن سے

اوسکی عداوت بہ نسبت عمروکے ظاہر ہوتی تھی چھاپ کر مشتہر کیے تھے
واقعۂ موثر ہے۔ کیونکہ اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زید نے اس خاص
مضمون کو عمرو کی بدنامی کے ارادے سے چھاپ کر مشتہر کیا۔

اور یہ واقعات کہ زید اور عمرو کے درمیان سابق مین کوئی جھگڑا نہین تھا
بلکہ زید نے اوس مضمون کو جسکی نالش ہوئی جیسا سُنا تھا ویسا بیان کیا
واقعات موثر ہین اس لیے کہ اون سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ زید کو عمرو کی بدنامی
کا ارادہ نہ تھا۔

(و) زید نے عمرو پر نالش رجوع کی اس بنا پر کہ زید مذکور نے اوس سے
ازراہ فریب یہ بات کہی تھی کہ بکر مالدار ہے اور اسوجہ سے عمرو نے بکر پر
جو دیوالیا تھا اعتماد کیا اور نقصان اُٹھایا۔

تو یہ واقعہ کہ جب زید نے بکر کو مالدار کہا تھا اُسوقت بکر کے ہمسایہ کے
لوگ اور وہ لوگ جو اوسکے ساتھ کاروبار کرتے تھے۔ اوسے مالدار جانتے تھے
واقعۂ موثر ہے۔ کیونکہ اوس سے یہ ظاہر ہو سکتا ہے کہ زید نے نیک نیتی
کی راہ سے وہ بات کہی تھی۔

(ز) عمرو نے زید پر اوس کام کی اجرت کی بابت جو اوس نے اوس مکان مین
جسکا زید مالک ہے مسمی بکر ٹھیکہ دار کے حکم سے کیا تھا۔ نالش کی۔

زیدکا جواب یہ ہو کہ عمرو نے بکر ہی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا۔

تو یہ واقعہ کہ زید نے اوس کام کی بابت بکر کو روپے دیے واقعہ موثر ہی کیونکہ اوس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زید نے نیک نیتی کی راہ سے کار مذکور کا اہتمام بکر کے ذمہ کیا تھا اور بکر عمرو کے ساتھ اپنے نام سے نہ بحیثیت مختار زید کے معاہدہ کرنے کا منصب رکھتا تھا۔

(ج) زید پر یہ الزام لگایا گیا کہ اوسنے اوس مال کو جسے اسنے پڑا پایا از راہ بددیانتی غصب کر لیا ہے اور تکرار اس امر پر ہے کہ جبکہ اس نے اوسے لیا تھا اوس وقت آیا وہ بہ نیت نیک یہ باور کرتا تھا یا نہین کہ مال مذکور کا اصل مالک نہین ملسکتا ہے۔

تو یہ واقعہ کہ مال مذکور کے گم ہو جانے کا اشتہار عام اوس مقام مین کر دیا گیا تھا جہان زید موجود تھا۔ واقعہ موثر ہے۔ اسلیے کہ اوس سے ظاہر ہوتا ہی کہ زید بہ نیت نیک اس بات کو باور نکرتا تھا کہ مال مذکور کا اصل مالک نہین ملسکتا ہی اور یہ واقعہ کہ زید کو یہ معلوم تھا یا وہ اس امر کے باور کرنیکی وجہہ رکھتا تھا کہ بکر نے مال مذکور کے گم ہو جانیکی خبر سنکر اوسکی بنسبت ایک جھوٹا دعوی پیش کرنے کے ارادے سے اشتہار مذکور فریب ہی کی راہ سے دیا تھا۔ واقعہ موثر ہے۔ اسلیے کہ اوس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ واقعہ کہ زید اشتہار مذکور سے واقف تھا اوسکی نیت نیک کو رد نہین کرتا ہی

(ط) زید پر الزام لگایا گیا کہ اوسنے عمرو کے مار ڈالنے کی نیت سے اوس پر گولی چلائی۔ پس زید کی نیت دریافت کرنے کے لیے یہ واقعہ کہ زید نے عمرو پر پیشتر بھی گولی چلائی تھی ثابت کیا جا سکتا ہے۔

(ی) زید پر الزام لگایا گیا کہ اُس نے عمرو کے پاس دھمکی کے خطوط بھیجے۔ تو دھمکی کے خطوط جو زید نے عمرو کے پاس پیشتر بھی بھیجے تھے ثابت کیے جا سکتے ہیں اسلیئے کہ اوس سے اون خطوں کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔

(یا) تکرار اسبات پر ہے کہ آیا زید اپنی زوجۂ ہندہ پر بیرحمی کرنیکا مجرم ہے یا نہین تو ایسے الفاظ جنسے بیرحمی منظرہ کے ذرہ پہلے یا پیچھے اون کے دلون کا حال بہ نسبت ایک دوسرے کے ظاہر ہو سکے۔ واقعات موثر ہین۔

(یب) تکرار اس امر پر ہے کہ آیا زید زہر کھانے سے مر گیا یا نہین۔ تو زید نے جو باتین اپنی بیماری مین علامات بیماری کی بابت بیان کی تھین واقعات موثر ہین۔

(یج) تکرار اسبات پر ہے کہ جب زید کی حیات کا بیمہ کیا گیا تھا اُسوقت اوسکی طبیعت کی کیا کیفیت تھی۔ تو جو کچھ زید نے درخصوص احوال اپنی طبیعت کے اوس زمان مین یا پیشتر اوس زمان کے کہا ہو۔ وہ واقعہ موثر ہے۔

(دیہ) زید نے عمرو پر نالش اس بات کی رجوع کی کہ عمرو مذکور نے از راہ غفلت
اوسے ایک ایسی گاڑی کرایہ پر دی جو عقلاً قابل استعمال نہ تھی اور
اسوجہ سے زید کے چوٹ لگی -

تو یہ واقعہ کہ اُسی گاڑی کے ناقص ہونے کی خبر عمرو کو کئی بار قبل ازین
دی گئی تھی - واقعۂ موثر ہے -

اور یہ واقعہ کہ عمرو اون گاڑیون کی نسبت جو وہ کرایہ پر دیتا ہے
عادۃً غافل رہا کیا - واقعہ موثر نہین ہے -

(یہ) زید کے مقدمہ کی تجویز عمرو کے قتل کی بابت ہوئی اس بنا پر کہ اُسنے
بالارادہ اوسے گولی چلا کر مار ڈالا ہے -

تو یہ واقعہ کہ زید نے اور اور بار بھی عمرو پر گولی چلائی تھی - واقعۂ موثر ہے -
اسلیے کہ اوس سے اوسکا ارادہ عمرو کو گولی مارنیکا ظاہر ہوتا ہے -

اور یہ واقعہ کہ زید کی یہ عادت تھی کہ لوگون کے قتل کی نیت سے اون پر
گولی چلایا کرتا تھا - واقعۂ موثر نہین ہے

(یو) زید کے مقدمہ کی تجویز ایک جرم کی بابت ہوئی -

تو یہ واقعہ کہ اوس نے کوئی ایسی بات کہی تھی جس سے اوس جرم خاص
کے ارتکاب کا ارادہ ظاہر ہوتا ہے - واقعۂ موثر ہے کو

اور یہ واقعہ کہ اوسنے کوئی ایسی بات کہی تھی جس سے اوس قسم کے جرایم کے ارتکاب کا میلان عام پایا جاتا ہو۔ واقعہ موثر نہین ہے

جرم ماقبل کے حالات حسب دفعہ ہذا جرم مابعد مین واقعۂ متعلقہ نہین ہوسکتے

ایک مقدمہ مین جسکے حالات یہ تھے کہ ملزم پر مابہ الاحتفاظ ناجایز لینے کا الزام سی وکمپنی سے سنہ ۱۸۷۶ء مین تین اوقات خاص پر لگایا تھا سنوات ۱۸۷۶ اور ۱۸۷۷ اور ۱۸۷۸ء مین سی وکمپنی بطور ٹھیکہ دار کسریٹ کے کاروبار کرتی تھی۔ اور ملزم کسریٹ کے دفتر کا مہتمم تھا تجویز ہوئی کہ شہادت حسب دفعہ ۱۴۔ قابل قبولیت نہ تھی۔ گارتھ صاحب چیف جسٹس نے تجویز فرمائی کہ دفعہ ۱۴۔ اون مقدمات سے متعلق ہے۔ جنمین کوئی خاص فعل مطابق حالات طبیعت یا خیالات اوس شخص کے جو اوس کا مرتکب ہوا ہو کہیگر جرم ہو یا قابل سزا ہو نہ اون مقدمات سے جن مین بحث جرم یا بیجرمی امور واقعی پر منحصر ہو اور اوس شخص کی حالت طبیعت یا خیالات پر۔ متر صاحب جسٹس کی یہ راے ہوئی کہ اگر استحصال مابہ الاحتفاظ ناجایز متذکرہ فرد قرارداد جرم دیگر شہادت سے ثابت خیال کیا جاے اور اگر اس امر کا دریافت کرنا منظور ہو کہ مجرم نے اوس مابہ الاحتفاظ کو اپنے انجام کار منصبی مین بغرض اظہار رعایت لیا تو معاملات مذکورہ سنہ ۱۸۷۶ء ازروے دفعہ ۱۴ واقعات متعلقہ ہونگے لیکن وہ واقعات متعلقہ امر امر کے ثبوت کے واسطے نہ ہونگے کہ سنہ ۱۸۷۶ء مین روپیہ دیا گیا (۱)

انتقال جایداد بغرض ارتکاب جرم دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند حسب دفعہ ہذا واقعہ متعلقہ ہین۔

ایک مقدمہ مین جہانگیر نامی ملزم پر حسب دفعہ ۲۰۶ تعزیرات ہند الزام لگایا گیا تھا۔ کہ اوس نے فریب سے تین جائدادون کا انتقال بدست تین مختلف اشخاص کے ایک ہی دن ایک اجراے ڈگری کے روکنے کی غرض سے کردیا شہادت استغاثہ سے ثابت ہوا کہ اوس نے علاوہ اون انتقالات کے پانچ اور انتقالات

(۱) انڈین لا رپورٹ کلکتہ جلد ۵ صفحہ ۵۵۔

فریب سے ایک ہی مدعا کی غرض سے کر دیے تھے اور بحث یہ پیدا ہوئی کہ آیا وہ انتقالات داخل شہادت اس مقدمہ مین ہین یا نہین تجویز ہوئی کہ انتقالات مذکور حسب دفعہ ۱۵ قانون شہادت داخل شہادت ہو سکتے ہین اسلیے کہ یہ جملہ انتقالات قریباً اوسی زمانہ کیے گئے ہین اور جزو ایک ہی معاملے کے ہین (۱)۔

جرم جعلسازی مین جعلی کاغذات حسب دفعہ ہذا واقعہ متعلقہ ہین — تپ سیو داس پر جرم جعلسازی نسبت ایک پرامیسری نوٹ کے اور چار اور اشخاص پر اعانت جعلسازی کا جرم لگایا گیا ان چار اشخاص کے قبضہ سے اور بہت سے پرامیسری نوٹ برآمد ہوے تجویز ہوئی کہ یہ کاغذات شہادت مین قابل دخال ہین (۲)۔

دفعہ ۱۵ — کسی قسم کے افعال کا کسی فعل کا جزو ہونا افعال ارادی یا اتفاقی کی بحث مین واقعہ متعلقہ ہوتا۔ — جب تکرار اس امر پر ہو کہ آیا فلان فعل اتفاقی تھا یا ارادی۔ یا خاص علم یا ارادہ سے کیا گیا تھا تو یہ واقعہ کہ فعل مذکور اوسی طرح کے وقوعات کے سلسلے مین داخل تھا جنکے ہر ہر وقوع مین شخص فاعل تعلق رکھتا تھا واقعہ موثرہے۔

اس دفعہ مین۔ افعال کے ارادی اور اتفاقی ہونے کی تشخیص کے لیے ایک قسم کے افعال ماقبل ومابعد واقعہ متعلقہ قرار دیے گئے ہین اسلیے کہ ایک ہی قسم کے ایسے متواتر افعال جنمین فاعل کی کسی قسم کی منفعت ہو اتفاقی ہونے خلاف عقل ہین۔ تواتر اگر ثابت ہو تو اوس سے یہ نتیجہ نکلے گا کہ فعل اتفاقی نہ تھا ارادی تھا جیسا کہ تمثیل حرف (الف) دفعہ ہذا سے ظاہر ہے۔ افعال کا تواتر۔ اون کے ارادی ہونے کی دلیل ہے اسی وجہ سے ہر ایسے فعل کی نسبت جسکے وقوع مین آنے کی وجہ اتفاقی یا ارادی بیان کیجاتی ہو اور بحث یہ ہو کہ درحقیقت اتفاقاً وہ وقوع مین آیا یا ارادتاً اسی قسم کے

(۱) انڈین لا رپورٹ بمبئی جلد ۱۶ صفحہ ۳۴۱۔ (۲) ہائی کورٹ رپورٹ جلد ۱۱ صفحہ ۹۔

اور واقعات اس دفعہ کی روسے واقعات متعلقہ قرار دلیے گئے ہین۔ تمثیل (ب)
دفعہ ہذا ایک محاسب کے متواتر افعال سے متعلق ہے۔ جسنے حساب مین بہت جگہہ
غلطیان کین اور بہ مقابلہ واقعی آمدنی کے کم آمدنی درج کی۔ جس مین اوسکا فائدہ
اور صاحب آمدنی کا نقصان تھا۔ تب یہ غلطیان محض اتفاقی نہین مانی جاسکتین
اگر یہ غلطیان ایسی ہوتین کہ بعض مقامات پر واقعی آمدنی سے زیادہ وہ جمع لکھدیتا
اور بعض مقامات پر کم جسکا مجموعی نتیجہ واقعی آمدنی کے مساوی ہوجاتا تو البتہ یہ سب
غلطیان اتفاقی خیال کی جاسکتین۔ اور محاسب کی نیک نیتی پر اسکا کچھہ اثر ہوتا
گو حساب بیوقعت ہوتا۔ تمثیل (ج) دفعہ ہذا اسکے قلب کے اتفاقی اور ارادی طور پر
استعمال سے متعلق ہے جسسے استعمال کنندہ کے افعال کے ارادی ہونیکا پتہ چلتا ہے
بہرحال یکقسم کے افعال ماقبل ومابعد جنسے کسی کسی خاص فعل کے اتفاقی یا ارادی
ہونیکا پتہ چلتا ہو واقعات متعلقہ ہین۔ افعال ماقبل ومابعد جو ایک ہی قسم کے ہون
ثبوت طلب ہین اور بصورت ثبوت اون سے کسی فعل کے اتفاقی یا ارادی ہونیکی
نسبت راے قایم کیجاسکتی ہے۔

تمثیلات

(الف) زید پر الزام لگایا گیا کہ اوسنے اپنے مکان کو اس غرض
سے جلادیا کہ اُسے وہ روپے ملجائین جنپر اُسنے مکان مذکور کا بیمہ کیا تھا۔

تو یہ واقعات کہ زید کئی مکانات مین علی التوالی رہا کیا اور ہر ایک کا
بیمہ کیا گیا اور ہر مکان مین آگ لگی اور ہر مکان کے جل جانے کے بعد اوسکو
مختلف دفتر خانۂ بیمہ سے روپے ملے۔ واقعات موثر ہین۔ اسلیے کہ وہ
اسباب پر دلالت کرتے ہین کہ وہ آتش زدگیان اتفاقی نہ تھین۔

(ب) زید عمرو کے قرضداروں سے روپے وصول کرنے کے لیے متعین ہوا
اور اوسکا یہ کام ہے کہ جو روپئے وصول کرے اُنکی رقوم ایک بہی
مین لکھے لیکن اُسنے ایک رقم لکھی جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایک خاص مرتبہ
اوسنے جسقدر روپئے درحقیقت وصول کیے تھے اُس سے کم وصول ہوے
اور تکرار اس بات پر ہے کہ آیا یہ غلط رقم اتفاقاً لکھی گئی تھی یا بالارادہ
تو یہ واقعات کہ دوسری دوسری رقمین جو زید نے اوسی بہی مین لکھی ہین
جھوٹ ہین اور ہر جھوٹ داخلۂ زید کے نفع مین ہی۔ واقعات مؤثر ہین۔

(ج) زید پر الزام لگایا گیا کہ اوسنے ایک ملتبس روپیہ فریب کی نیت سے
عمرو کے حوالہ کیا۔
اور تکرار اس بات پر ہے کہ آیا اوس روپیہ کی حوالگی اتفاقی تھی یا نہین
تو یہ واقعات کہ عمرو کے حوالہ کرنے کے کچھ پیشتر یا تھوڑے عرصہ کے بعد
زید نے ملتبس روپئے بکر اور خالد اور ولید کے بھی حوالہ کیے تھے۔ واقعات
موثر ہین۔ اسلیے کہ وہ اسبات پر دلالت کرتا ہے کہ ملتبس روپیہ کا
عمرو کے حوالہ کیا جانا اتفاقی نہ تھا۔

دفعہ ۱۶ — وجود سلسلۂ کاروبار جسکی رو سے خواہمخواہ کسی فعل کا ہونا ظاہر ہو وقتِ متعلقہ ہے

جب تکرار اسبات پر ہو کہ کوئی خاص فعل وقوع مین
آیا تھا یا نہین تو وجود کسی ایسے سلسلۂ کاروبار کا

جسکے بموجب فعل مذکورہ لا محالہ کیا جاتا۔ واقعہ موثر ہے۔

تمثیلات

(الف) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا ایک خاص چٹھی بھیجی گئی تھی یا نہین
تو یہ واقعات کہ معمولی سلسلۂ کاروبار یون تھا کہ کل چٹھیان جو ایک
خاص جگہ رکھی جاتی تھین وہ ڈاک مین لگائی جاتی تھین اور وہ خاص چٹھی
اوسی جگہ مین رکھی گئی تھی۔ واقعات موثر ہین۔

(ب) تکرار اس بات پر ہے کہ آیا ایک خاص چٹھی زید کو پہونچی تھی یا نہین
تو یہ واقعات کہ وہ چٹھی حسب دستور ڈاک مین لگادی گئی تھی اور
لاوارثی چٹھیون کے سررشتہ کے ذریعہ سے واپس نہین آئی تھی۔ واقعات
مؤثر ہین۔

یہ دفعہ مسئلہ قیاس طبیعی عام پر مبنی ہے مقدمۂ کتاب ہذا کی دفعہ (۱۸) مین مسئلہ قیاس
بہت تفصیل کے ساتھ بیان کیا جاچکا ہے تمثیل (ج) قیاسات طبیعی عام مندرجہ
دفعہ مذکورہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک قسم کے نتیجہ کے لیے وہی اسباب
ہوا کرتے ہین جنسے معمولاً اوسی طرح کے نتایج پیدا ہوا کرتے ہین۔ مثلاً کسی شخص
کے ملازم کا اوسکے نام کی چٹھیان ڈاکخانہ سے روز لانا اوس شخص کو چٹھیات کے
پہونچنے کا سبب ہے اور چٹھیات کا مکتوب الیہ کو ملنا اوسکا نتیجہ ہے۔ یا چٹھیات کا ملازم
کر دیا جانا چٹھیات کے ڈاک مین پڑنے کا سبب ہے۔ اور ڈاک مین چٹھیات کا پڑنا
اوسکا نتیجہ ہے۔ اوران معمولی اسباب کے یہ معمولی نتایج ہین۔ تب اگر سلسلۂ کاروبار

مین سے سبب ثابت کر دیا جاے تو نتیجہ قیاس کیا جا سکتا ہی مثلاً عمر زید کا ملازم ہے جو روزانہ ڈاکخانہ سے زید کے نام کی چٹھیان لایا کرتا ہی اگر کسی روز کسی چٹھی کا عمر کو ڈاک خانہ سے دیا جانا ثابت کر دیا جاے تو اس سبب کا یہ نتیجہ کہ وہ چٹھی زید کو مل گئی قیاس کر لیا جا سکتا ہے۔ علی ہذا اگر یہ ثابت کر دیا جاے کہ زید کی چٹھیان عمر ڈاکخانہ مین روزانہ ڈالا کرتا تھا اور فلان چٹھی فلان روز زید نے عمر کو ڈاکخانہ مین ڈالنے کے لیے دیدی تھی تو اس سبب کا یہ نتیجہ کہ عمر نے وہ چٹھی ڈاکخانہ مین ڈال دی قیاس کیا جا سکتا ہی۔ بہر حال اس دفعہ کا منشا یہ ہی کہ جب فعل کے وقوع مین آنے یا نہ آنے کی بحث ہو تو ایسے سلسلہ کاروبار کا وجود واقعہ متعلقہ ہے جسکے رو سے اوس فعل خاص کا وقوع مین آنا ضرور ہو۔ جسکا مفہوم یہ ہے کہ ہر ایسے افعال کے اس بات یا علل ثابت کیے جائین جنکے نتایج طبیعی بھی اونکے اثبات کے ساتھ خود بخود ثابت ہو جائینگے۔ مقدمہ کتاب ہذا کی دفعہ (۱۳) سے اس دفعہ کا مطلب بخوبی سمجھ مین آ سکتا ہے لیکن یہ امر کہ سلسلہ کاروبار ایسا ہے جس سے بغرض شہادت امر بحث طلب کوئی قابل اطمینان نتیجہ نکل سکتا ہے یا نہین بالکل عدالت کی راے پر منحصر ہے۔ تا وقتیکہ مجموعی حالات کے لحاظ سے عدالت سلسلہ کاروبار کو ایسا نہ تسلیم کرے جس سے کسی خاص فعل کے وقوع کی نسبت قابل اطمینان نتیجہ نکل سکے عدالت کسی ایسے سلسلہ کاروبار کی شہادت لینے پر مجبور نہین ہو سکتی۔

دفعہ ۵ سے دفعہ ۱۶ تک کا فقہ اہل اسلام سے تطابق۔

دفعہ ۵ قانون ہذا واقعات تنقیحی اور واقعات متعلقہ سے متعلق ہے۔ اور دفعہ (۶) سے دفعہ ہذا تک اس قانون مین واقعات متعلقہ بیان کیے گئے ہین۔ دریافت طلب یہ امر ہے کہ امور مندرجہ دفعات مذکورہ سے متعلق فقہ اہل اسلام مین کیا حکم ہے۔ کتب فقہ مین گو اس طور پر تو واقعات تنقیحی اور واقعات متعلقہ اور غیر متعلقہ کا بیان نہین ہے۔ لیکن فقہا نے جن جن واقعات کی شہادتون کو نا قابل قبول تحریر فرمایا ہے

یا مجملہ فریقین کی شہادتون کی جن شہادتون کو مرجوح قرار دیا ہے اون تمام حالات اور احکام پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ احکام قانون ہذا مخالف احکام شرع شریف نہین ہین — واقعات کے متعلقہ اور غیر متعلقہ ہونے مین دفعات مذکورہ کے احکام بالمعنی مطابق احکام فقہ ہین — فرق جو کچھ ہے وہ صرف طرز بیان مین ہی فقہانے دوسری طرز پر ایسی شہادتونکو قابل اخراج قرار دیا ہے — اور مقننون نے دوسری طور پر مقصود دونون کا متحد ہے — جہان تک کتب فقہ (۱) مین ایسا احکام ہین جنکے ذریعہ سے بعض خاص واقعات کی شہادت خاص حالات مین قابل منظوری قرار دی گئی ہے — اور بعض خاص واقعات کی شہادت بعض خاص حالات مین نا قابل منظوری تجویز کی گئی ہے — اور فریقین کی شہادت پیش ہونیکی صورت مین بعض واقعات کی شہادت راجح قرار دی گئی اور بعض واقعات کی شہادت مرجوح تجویز کی گئی ہے — گو فقہانے واقعات کی نسبت کچھ نہین لکھا گواہون کے بیان کی تمثیل کا تذکرہ کرکے شہادت کو قابل قبول یا نا قابل قبول اور راجح اور مرجوح قرار دیا ہے لیکن اوسپر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ مقصود واقعات ہی ہین

---

(۱) غایۃ الاوطار — نہر الفائق — ایضاح — فتاوی القروی — بہجہ — نتیجہ — ذخیرہ — یتیمیہ — قاضی خان — مجلہ — ذخیرۃ المفتی — طحطاوی — میزان — حاوی قدسی — محیط رضی — وجیز سرخسی — علی الکمال — مجتبیٰ — مرتاشی — قنیہ — خصاف — بحر الرائق — نور العین — تسہیل — ہدایہ — فصولین — تبصرہ — جامع الکبیر — القول لمن — فیض — تاتارخانیہ — ابو السعود — جامع صغیر — کنز — وجیز کردری — غانم — تنقیح — فتح القدیر — خلاصہ — تبیین — ظہیریہ — کافی — فتاوی عالمگیری — ملتقط — فصول عمادیہ — خزانۃ المفتین — اختیار شرح مختار — واقعات حسامیہ — جوہرہ نیرہ — بدائع — آداب القاضی صدر الشہید — سراجیہ — عنایہ — مضمرات — مبسوط — عینی شرح ہدایہ — سراج المکارم — سراج الوہاج — نہایہ — عنوان القضا — تجنیس — خزانۃ الفتاوی — زاہدی — چلپی — اشباہ النظائر — خزانۃ الاکمل —

پس ایسے احکام سے اچھی طرح یہ ثابت کرنا ممکن ہے کہ جن واقعات کی شہادت
قابل منظوری یا راجح قرار دی گئی ہے وہ واقعات تنقیحی یا واقعات متعلقہ ہین
اور جن واقعات کی شہادت ناقابل منظوری یا غیر مرجح قرار دی گئی ہے وہ
واقعات غیر متعلقہ ہین - اور احکام مندرجہ کتب فقہ سے بخوبی اصول ادخال و
اخراج شہادت مندرجۂ دفعات مذکورہ مستخرج ہوسکتے ہین - قانون ہذا اکا
طرز بیان فلسفیانہ ہے اور فقہ کا بیان فلسفیانہ نہین ہے اور اسکی بڑی وجہ
یہ ہے کہ اہل اسلام کے مذہبی اور متقی لوگ فلسفہ کا پڑھنا مکروہ خیال کرتے تھے
اور فقہا اکثر منجملہ اونہین حضرات کے تھے جو بالکل مذہبی اور متقی متشرع لوگ تھے
نہ وہ فلسفی تھے نہ فلسفیانہ اونکا طرز خیال تھا - نہ فلسفیانہ طور پر اونھون نے
فقہ کی تدوین کی - گو ہر دفعہ سے متعلق بحوالہ احکام فقہ تطابق کیا جا سکتا تھا
لیکن اس مین بجز طوالت کے کوئی خاص فائدہ متصور نہین ہے اس لیے اوس سے
قطع نظر کی گئی -

جسکو تطابق منظور ہو وہ کتب فقہ کے احکام متذکرۂ بالا پر غور کرے لیکن یہ کل
احکام کسی ایک کتاب مین ملنے دشوار ہین کچھ کچھ احکام ہر ایک کتاب مین
ملینگے جن سے بعض دفعات کے احکام کا اوس طور پر تطابق ہوسکیگا جسکا اوپر
ذکر کیا گیا ہے -

شاستر سے دفعات مذکورہ کا تطابق -

شاستر مین ایسے مکمل احکام نہین ہین جنسے دفعات مذکورہ کا تطابق ممکن ہو - اگر بعض کلیات ہین تو وہ ایسے حاوی نہین ہین جن سے دفعات مذکورہ کے تطابق مین کامیابی ہو سکے -